www.besturdubooks.wordpress.com
تفسیر محمود
جلد سوم
افادات:
فقیہ ملت مفکر اسلام حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔
www.besturdubooks.wordpress.com

تفسیرِ محمود

جلد سوم

سورہ نمل تا سورہ ناس

افادات:

فقیہِ ملت مفکرِ اسلام حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

ترجمہ:

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری

رحمان پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور فون : 042-37361339
E-Mail: jamiatbooks@gmail.com

Tafseere Mahmood
by
Maulana Mufti Mahmood
ISB No: 969-8793-57-7

ضابطہ

نام کتاب	:	تفسیر محمودؒ (جلد سوم)
افادات	:	مولانا مفتی محمودؒ
اشاعت اوّل	:	جولائی ۲۰۰۶ء
اشاعتِ چہارم	:	مارچ ۲۰۱۱ء
سرورق	:	جمیل حسین
ناشر	:	محمد ریاض درانی
کمپوزنگ	:	التمش مبین
مطبع	:	اشتیاق اے مشتاق پرنٹنگ پریس
بہ اہتمام	:	محمد بلال درانی
قانونی مشیر	:	سید طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
زیر سرپرستی	:	مفتی محمود اکیڈمی پاکستان

ضبط و املاء

مولانا محمد یوسف خان استاذ الحدیث (جامعہ اشرفیہ لاہور)

مولانا حفیظ الرحمٰن بن مولانا صدر الشہید بنوں

مرتبین

مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی (جامعہ فتاح العلوم گوجرانوالہ)

مولانا عبد الرحمٰن (خطیب جامع مسجد عالی موڑ سمن آباد لاہور)

پروفیسر امجد علی شاکر (پرنسپل گورنمنٹ کالج قصور)

حافظ محمد ریاض درانی (خطیب جامع مسجد پائلٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور)

تصحیح

قاری محمد یوسف احرار

رجسٹرڈ پروف ریڈر، حکومت پنجاب

مولانا محمد عارف

اُستاذ جامعہ مدنیہ کریم پارک، راوی روڈ، لاہور

فہرست

رکوعاتہا ۷ ﴿سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ۲۷﴾ آیاتہا ۹۳

آیتیں ۹۳ سورۂ نمل مکی ہے رکوع ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾
یہ آیتیں قرآن کی اور کتاب روشن کی ہیں ایمانداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے ۝
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾
جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ
البتہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے انکے اعمال ان کے لئے اچھے کر دکھائے ہیں پس وہ سرگردان پھرتے ہیں ۝ وہی ہیں
الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى
جنہیں برا عذاب ہونا ہے اور وہ آخرت میں بڑے ہی خسارہ میں ہوں گے ۝ اور تجھے بڑے
الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ
حکمت والے علم والے کی طرف سے قرآن دیا جا رہا ہے ۝ جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے میں ابھی
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ
وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لاتا ہوں یا کوئی انگارا سلگا کر لاتا ہوں تاکہ تم سینکو ۝ پھر جب موسیٰ وہاں آئے تو آواز آئی کہ
اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾ يٰمُوْسٰٓى
جو آگ میں اور اس کے پاس ہے وہ بابرکت ہے اور اللہ پاک ہے جو تمام جہان کا رب ہے ۝ اے موسیٰ
اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ
وہ میں اللہ ہوں زبردست حکمت والا ۝ اور اپنی لاٹھی ڈال دے پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح چل رہی ہے
وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾
تو پیٹھ پھیر کر بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اے موسیٰ ڈرو مت کیونکہ میرے حضور میں رسول ڈرا نہیں کرتے ۝

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ
مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا ہو تو میں بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور اپنا ہاتھ اپنے
یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ
گریبان میں ڈال دے وہ سفید بے عیب نکلے گا یہ دونوں ملا کر نو نشانیاں فرعون اور اس کی قوم کی طرف لے کر جا
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾
کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں ○ پھر جب ان کے پاس آنکھیں کھولنے والی ہماری نشانیاں آئیں تو کہنے لگے یہ تو صاف جادو ہے ○
وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
اور انہوں نے ان کا ظلم اور تکبر سے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے پھر دیکھ مفسدوں کا انجام
الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴﴾
کیسا ہوا ○

ع ۱۶

افاداتِ محمود:

اس سورت کی ابتدائی آیتیں سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات سے بہت مشابہت رکھتی ہیں۔ کیونکہ وہاں حقانیت قرآن کریم، اقامت صلوٰۃ اور ایمان والوں کا ذکر تھا۔ اسی طرح یہاں بھی تینوں چیزوں کا ذکر ہے۔

بِشِهَابٍ قَبَسٍ الخ انگارہ سلگایا ہوا۔ پہلے انگارہ ہوتا ہے پھر اسے سلگا کر اس سے آگ روشن کی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ سورطٰہٰ کی تفسیر میں گزر چکا ہے۔ یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الخ اِنَّهٗ میں جو ضمیر ہے یہ ضمیر شان ہے یعنی اے موسیٰ شان یہ ہے کہ میں ہی وہ اللہ ہوں جو تجھ سے ہم کلام ہوا ہوں۔ کـأنـهـا جان۔ لغت عربی میں جان اس چھوٹے سے سانپ کو کہتے ہیں جو بہت زیادہ تیز چلتا ہے اور ثعبان اس بڑے جسامت والے سانپ کو کہتے ہیں جو بھاری پن کی وجہ سے تیز نہ چل سکتا ہو۔ یہاں عصائے موسیٰ پر ان دونوں متضاد صفات کا اطلاق ہوا ہے اور یہی اعجاز و معجزہ ہے کہ جسامت میں اژدھا تھا اور سرعت حرکت وسبک رفتاری میں چھوٹے سانپوں سے زیادہ تیز تھا۔ ورنہ عام طور پر بڑے سانپ تیز نہیں چل سکتے اور سانپ کو جان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جنات اکثر جب کبھی غیر شکل میں متشکل ہوتے ہیں تو سانپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا اور کہنے لگے اللہ کا شکر ہے جس نے

فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا

ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت دی ۝ اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور کہا اے

النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ

لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کے ساز وسامان دیئے گئے ہیں بے شک یہ صریح

الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

فضیلت ہے ۝ اور سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور انسان اور پرندے جمع کیے جاتے پھر اس کی جماعتیں بنائی جاتیں ۝

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ

یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان پر پہنچے ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں اپنے گھروں میں گھس جاؤ

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ

تمہیں سلیمان اور اس کی فوجیں نہ پیس ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو ۝ پھر اس کی بات سے مسکرا کے

قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

ہنس پڑا اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ

اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے ۝ اور پرندوں کی

الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۡ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَاۗىِٕبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ

حاضری لی تو کہا کیا بات ہے جو میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضر ہے ۝ میں اسے سخت

عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی صاف دلیل بیان کرے ۝ پھر تھوڑی دیر کے بعد ہدہد حاضر ہوا

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ

اور کہا کہ میں حضور کے پاس وہ خبر لایا ہوں جو حضور کو معلوم نہیں اور سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں ۝ میں نے ایک

امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

عورت کو پایا جوان پر بادشاہی کرتی ہے اوراسے ہر چیز دی گئی ہے اوراس کا ایک بڑا تخت ہے ○ میں نے پایا کہ وہ اوراس کی قوم

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہیں اورشیطان نے ان کے اعمال کوانہیں آراستہ کردکھایا ہے اورانہیں راستہ سے

عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي

روک دیا ہے سو وہ راہ پر نہیں چلتے ○ اللہ ہی کو کیوں نہ سجدہ کریں جو آسمانوں اورزمین کی چھپی ہوئی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے ○ اللہ ہی ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدۃ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

معبود نہیں ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ○ کہا ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے ○

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ

میرا یہ خط لے جا اور ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے ہاں سے واپس آجا پھر دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں ○ کہنے لگی

يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ

اے دربار والو میرے پاس ایک معزز خط ڈالا گیا ہے ○ وہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے ○ میرے سامنے تکبر نہ کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر چلی آؤ ○

افاداتِ محمود:

عَلَّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ الخ حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو معجزے دیے جاتے تھے وہ ممکنات میں سے ہوتے تھے۔ محال نہیں ہوتے تھے۔

معجزہ کی تعریف

کوئی امر جو خرق عادت ہو اور مباشرت اسباب کے بغیر اس کا ظہور ہو۔ یہ ظہور اگر ایسے شخص کے ہاتھ پر ہو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور اپنی نبوت دلائل و براہین سے مبرہن کی ہو تو معجزہ ہے اور اگر امر خرق عادت کا ظہور

ایسے شخص کے ہاتھ پر ہو جو نبی نہ ہو، لیکن نبی کا سچا اور پکا پیروکار ہو تو یہ کرامت ہے۔ جیسے حضرت فاروق اعظمؓ اور بہت سے صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کے ہاتھوں کرامات کا ظہور ہوا ہے اور اگر امر خرق عادت کا ظہور کسی کافر و فاجر کے ہاتھ پر ہو تو وہ استدراج ہے اور ڈھیل ہے جیسے دجال کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ وہ ۴۰ دن میں پوری دنیا کو چھان مارے گا۔ لوگوں کو مار کر زندہ کرے گا وغیرہ وغیرہ۔ الغرض حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی بولی سمجھا دی تھی۔ کیونکہ تمام جانور آپس میں ایک دوسرے سے اپنی اپنی زبانوں میں باتیں کرتے ہیں اور صاف نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھا رہے ہیں۔ کبھی اڑ کر چلے جاتے ہیں۔ کبھی دانہ چگنا شروع کر دیتے ہیں۔ بچوں کو کھلانے کے لیے اور طرح کی آواز نکالتے ہیں۔ خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے اور طرح کی آواز نکالتے ہیں۔ یہ حضرت سلیمانؑ کا ایک عظیم الشان معجزہ تھا۔ اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کا ہوا میں اڑنا بغیر کسی انجن اور پیٹرول کے یہ بھی معجزہ تھا۔ آپ لوگ بھی ہوائی جہاز میں جاتے ہیں، لیکن انجن تیل وغیرہ تمام مادی اسباب و وسائل اپنا کر پھر جاتے ہیں۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آج کل یورپی محققین بھی پرندوں کی بولی کو سمجھنے اور کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی حد تک اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو پھر حضرت سلیمانؑ کا معجزہ کیسے ہوا؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ معجزہ ممکنات میں سے ہوتا ہے ناممکنات اور محالات میں سے نہیں ہوتا لیکن عام خلق و عرف میں اس کا استعمال نہیں ہوتا۔ لہٰذا جزوی طور پر کسی خرق عادت چیز کا پایا جانا معجزہ کے اعجازی شان پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ (۲) اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرات انبیاءؑ کا معجزہ محض قدرت خداوندی کا کرشمہ ہوتا ہے۔ من دون مباشرۃ الاسباب اور عام لوگوں کے پاس اگر وہ چیز مباشرۃ اسباب سے میسر ہو جائے تو اس سے معجزہ کی تخصیص بالنبی کے ضابطہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا بدون باپ کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہونا یہ معجزہ ہے۔ عام لوگ ظاہری اسباب کے ملاپ کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ چیونٹی نے بڑی سمجھداری کی بات کی کہ ان کو علم نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ سے ہم پاؤں تلے روندی جائیں گی۔ اِس سے ایک تو یہ بات معلوم ہوگئی کہ چیونٹیاں مان گئیں کہ پیغمبر عالم الغیب نہیں ہوتے، لیکن بعض لوگ نہیں مانتے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ چیونٹی نے بڑی عقل مندی کی بات کہی کہ حضرت سلیمانؑ اور ان کے لشکر کا قصور نہ ہوگا، بلکہ قصور ہمارا ہوگا کیونکہ ہم جو راستہ میں ہوں گی تو روندی جائیں گی۔

وادی النمل الخ یہ چیونٹیوں کی بستی کا نام ہے جس کو قریۃ النمل بھی کہا جاتا ہے۔ چیونٹیوں کا نظام انسان کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے کہ ملک کا ایک بادشاہ بھی ہوتا ہے اور ملک (بل) کے محافظ بھی ہوتے ہیں۔ ان میں سی آئی ڈی اور انٹیلی جنس کا بھی معقول انتظام ہے۔ اگر کوئی ان کے گھر پر حملہ کرے تو سب مل کر اُسے مارتی ہیں اور کسی شکار کو پائے جانے کی صورت میں ایک چیونٹی اپنی بل میں داخل ہوتے ہی اطلاع کر دیتی ہے اور ایک

عظیم الشان لشکر عین اس اطلاع دینے والی چیونٹی کے نشان قدم پر چل پڑتا ہے اور سیدھا ہی شکار تک پہنچ جاتا ہے۔

چیونٹی نہایت ہی مستقل مزاج، جفاکش، محنت کش اور عظیم قربانی دینے والا کیڑا ہے۔ چنانچہ محمود غزنویؒ نے جب ایک دفعہ ہندوستان پر حملہ کیا اور ناکام لوٹنے لگا تو راستہ میں دن کے وقت ایک غار میں چھپ گئے تو دیکھا کہ ایک چیونٹی منہ میں دانہ لیے کسی جگہ چڑھتی ہے اور گر جاتی ہے۔ بار بار یہ کچھ ہو رہا تھا لیکن آخر کار وہ چیونٹی کامیاب ہوگئی اور چڑھ گئی۔ لہٰذا محمود غزنویؒ کے دل میں خیال آیا کہ اگر چیونٹی بار بار محنت کرنے سے کامیاب ہوسکتی ہے تو میں کیوں نہیں ہوسکتا۔ جب دوبارہ حملہ کیا تو کامیاب ہوگئے اور ہندوستان پر اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ گویا چیونٹی ہندوستان کی فتح کا سبب بنی۔

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ الخ حضرت سلیمانؑ چونکہ پرندوں سے مختلف خدمات لیتے تھے۔ مثلاً حضرت سلیمانؑ کے تخت پر سایہ کرنا، کسی جگہ پیغام پہنچانا وغیرہ۔ حضرت سلیمانؑ کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ہدہد موجود نہیں ہے۔ پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہدہد نظر نہیں آتا؟ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یا تو وہ اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول عذر پیش کردے گا یا پھر میں اسے سخت سزا دوں گا۔

ہدہد زمین کے اندر پانی کو دیکھ لیتا ہے جیسا کہ آج کل سائنس دان آلات جدیدہ کے ذریعہ معلوم کرتے ہیں۔ ہدہد دانے نہیں کھاتا بلکہ زمین سے کیڑے نکال کر کھاتا ہے اور زمین میں ۳ر۴ فٹ لمبا سوراخ کردیتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے چونکہ ہدہد کو سخت دھمکی دی تھی جیسا کہ بادشاہ رعایا کو تنبیہ کے لیے دیتا ہے تو ہدہد نے اس کے جواب میں کہا کہ میں ایک ملک کی خبر آپ کے پاس لایا ہوں جس کے متعلق آپ کو علم نہیں ہے۔ جو لوگ حضرات انبیاء کو عالم الغیب جانتے ہیں وہ اس آیت سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ جو لوگ نبی کو عالم الغیب نہیں مانتے وہ چیونٹی اور ہدہد کی مانند ہیں لیکن اُن کا یہ استدلال بالکل باطل ہے۔ کیونکہ اگر ہدہد کی یہ بات سچی ثابت نہ ہوتی تو استدلال درست تھا لیکن جب ہدہد کی بات سچی ثابت ہوگئی اور نبی نے تصدیق بھی کردی تو ان کا استدلال ہباءً منثوراً اور ورقاً غیر منثوراً ہوگیا۔

فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ الخ

ہدہد نے کہا میں نے وہ کچھ پالیا ہے جو آپ کے علم میں نہیں ہے یعنی ایک پرندہ اور جانور بھی اس بات کو سمجھتا ہے کہ نبی کا علم کائنات کے ہر ذرے کو محیط نہیں ہوتا۔ فاصلہ بھی کوئی زیادہ نہ تھا، لیکن جب تک اللہ تعالیٰ نے اطلاع نہیں فرمائی تو حضرت سلیمانؑ کو پورے ملک کا پتا نہ چل سکا کہ اتنا بڑا ملک ہے اور ایک عورت کے زیر نگیں بڑے منظم انداز سے چل رہا ہے۔ رہا یہ سوال کہ یہ تو ایک حیوان کا قول ہے خواہ چیونٹی ہو یا ہدہد سو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تصدیق فرماتے ہوئے ان کے قول کو نقل کیا ہے۔ انھیں اللہ تعالیٰ کی تصدیق میسر آگئی، اس لیے اُن کی بات سند ہے۔

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ ہد ہد نے ملکہ سبا کا تعارف کراتے ہوئے ولھا عرش عظیم کہا تھا اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے '' رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ '' کہا۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اصل میں عرش وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہے اور باقی تو کائنات کے ذرات ہیں۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

اس سے معلوم ہوا کہ مرسل (خط بھیجنے والا) کو اپنا نام شروع میں لکھنا چاہیے تا کہ مرسل الیہ (جس کی طرف خط بھیجا گیا ہے) پریشان نہ ہو اور تعارف آسان ہو۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والا ناموں کی ابتدا میں ''من محمد بن عبداللہ و رسولہ'' تحریر فرماتے تھے۔ حضرات صحابہ کرامؓ میں بھی تقریباً یہی طریقہ رائج رہا، مگر یہ کوئی امر لازم نہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ جیسے حضرت معاویہؓ وغیرہ خطوط میں آخر میں نام لکھتے تھے۔

یہاں ایک شبہ ہوسکتا ہے جو بظاہر قوی اور عقل کو لگنے والا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر حضرت سلیمانؑ نے اپنا نام مبارک خط کی ابتداء میں اور مرسل الیہا کا نام نیچے کر کے لکھا تھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی خط میں اوپر اور مرسل الیہ کا نام نیچے ہوتا تھا تو اس وجہ سے کہ انبیاء کا مقام عام لوگوں سے اور خصوصاً غیر مسلموں سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے لہٰذا ان کے نام کا اوپر ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن عام لوگ اپنا نام اوپر لکھیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کیونکہ کوئی علت مرجحہ یہاں موجود نہیں ہے؟ یا اگر برعکس صورت ہو کہ آپ کسی معزز شخصیت کو خط لکھ رہے ہیں تو وہاں اپنا نام مقدم لکھنے سے بظاہر بے ادبی ہوگی یا نہ ہوگی؟ جواب اس کا یہ ہے کہ اعتراض وشبہ اپنی جگہ پر درست ہے اسی وجہ سے حضرت امیر معاویہؓ نے مکتوب الیہ کا نام پہلے اور اپنا نام بعد میں لکھ کر اس کی عظمت وشرافت منصبی کو برقرار رکھا۔ گو اُوپر والا طریقہ بھی جائز ہے۔

خط میں بسم اللہ لکھنا

دارالحرب میں چونکہ قرآن کریم لے جانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر و بیشتر توہین و بے حرمتی کا اندیشہ رہتا ہے۔ لہٰذا جو خط دارالحرب جا رہا ہو اس میں بسم اللہ نہیں لکھنی چاہیے اور دوسرے خطوں میں لکھنی چاہیے کیونکہ خلفاء کے مکاتیب میں بسم اللہ لکھی ہوئی ملتی ہے۔ باقی آج کل عام طور پر جو ۷۸۶ کے عدد لکھنے کا سلسلہ چل پڑا ہے، یہ غلط ہے۔ اس سے بسم اللہ ادا نہیں ہوتی۔ بعض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صرف ؐ لکھ دیتے ہیں، لیکن اس سے بھی درود کا حق ادا نہیں ہوتا۔ یہ کیسی محبت ہے کہ انسان پورا درود آپ پر نہ بھیجے اور نہ لکھے اسی طرح اگر کسی کا نام محمد ہو یا محمد سے شروع ہوتا ہو تو بہت سے لوگ اس کے ساتھ بھی ؐ لکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اگرچہ فی الحقیقت اس سے درود کا حق ادا نہیں ہوتا، لیکن عرف عام میں اس کو درود کی علامت سمجھا جاتا ہے، لہٰذا یہ نشان لکھنا بے موقع، بے محل اور سوءِ ادب ہے۔ کیونکہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آتا ہے تو اس لفظ ''محمد'' کا مدلول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے اور جب کسی اور کا نام محمد ہو تو اس وقت اسم ''محمد'' کا مدلول وہی شخص ہوگا جس کا یہ نام ہے تو وہاں درود کی علامت لگانا بے تکی بات ہے۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ

کہنے لگی اے دربار والو مجھے میرے

فِيْۤ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا

کام میں مشورہ دو میں کوئی بات تمہارے حاضر ہوئے بغیر طے نہیں کرتی ○ کہنے لگے ہم بڑے طاقتور اور بڑے

بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا

لڑنے والے ہیں اور کام تیرے اختیار میں ہے سو دیکھ لے جو حکم دینا ہے ○ کہنے لگی بادشاہ جب کسی بستی میں

دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

داخل ہوتے ہیں اسے خراب کر دیتے ہیں اور وہاں کے سرداروں کے بے عزت کرتے ہیں اور ایسا ہی کریں گے ○

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ ۢبِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لے کر آتے ہیں ○ پھر جب

سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ

سلیمان کے پاس آیا فرمایا کیا تم میری مال سے مدد کرنا چاہتے ہو سو جو کچھ مجھے اللہ نے دیا ہے اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی

بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا

اپنے تحفہ سے خوش رہو ○ ان کی طرف واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر لے کر پہنچیں گے جن کا وہ مقابلہ نہ

وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ

کر سکیں گے اور ہم انہیں وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے ○ کہا اے دربار والو تم میں کوئی ہے کہ میرے پاس اس کا

بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ

تخت لے آئے اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں ○ جنوں میں سے ایک دیو نے کہا میں تمہیں

بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ

وہ لا دیتا ہوں اس سے پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے اور میں اس کے لئے طاقتور امانت دار ہوں ○ اس شخص نے کہا

عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ

جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں اسے تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہوں

فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ

پھر جب اسے اپنے روبرو رکھا دیکھا تو کہنے لگے یہ میرے رب کا ایک فضل ہے تاکہ میری آزمائش کرے کیا میں شکر کرتا ہوں

اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝۴۰

یا ناشکری اور جو شخص شکر کرتا ہے اپنے ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بھی بے پرواہ عزت والا ہے ۝

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۴۱

کہا اس کے لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو ہم دیکھیں کیا اسے پتہ لگتا ہے یا انہیں میں ہوتی ہے جنہیں پتہ نہیں لگتا ۝

فَلَمَّا جَاۗءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ

پھر جب آئی کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے کہنے لگی گویا کہ یہ وہی ہے اور ہمیں تو پہلے ہی معلوم

قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝۴۲ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا

ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں ۝ اور اسے ان چیزوں سے روک دیا جنہیں اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک

كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۴۳ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ

وہ کافروں میں سے تھی ۝ اسے کہا گیا اس محل میں داخل ہو پھر جب اسے دیکھا خیال کیا کہ

لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ قَالَتْ

وہ گہرا پانی ہے اور اپنی پنڈلیاں کھولیں کہا یہ تو ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں کہنے لگی

رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۴

اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا اور میں سلیمان کے ساتھ اللہ کی فرمانبردار ہوئی جو سارے جہان کا رب ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ الخ

ملکہ سبا کے پاس جب خط پہنچا تو اس نے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر لیا اور لوگوں سے رائے طلب کی۔ لوگوں نے کہا کہ ہم بڑی قوت وطاقت والے ہیں۔ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ملکہ نے کہا کہ بادشاہ جب فاتحانہ انداز سے کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو اس ملک کو زیر وزبر کر لیتے ہیں۔ لہٰذا جلد بازی مناسب نہیں ہے۔ ملکہ سبا نے عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے تحقیق حال کے لیے مزید معلومات حاصل کیں کہ جنگوں کی وجہ سے ہمیشہ تباہی مچتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم دنیا کی چیزوں کے کچھ تحفے تحائف، سیم وزر دے کر جنگ کو ٹال سکیں تو یہ مہنگا

سودا نہیں ہے۔ ورنہ درباریوں اور حاشیہ نشینوں نے تو کہہ دیا تھا کہ ہم بڑی طاقت وشوکت والے ہیں۔ اگر لڑنا پڑ گیا تو ہم ضرور جوہر شجاعت دکھائیں گے۔ روایات میں ہے کہ بلقیس نے غلاموں کو لڑکیوں کے لباس میں اور باندیوں کو لڑکوں کے لباس میں بھیجا تھا۔ ساتھ کچھ تحفے تحائف تھے کہ دیکھتے ہیں کہ خط بھیجنے والا کتنا سمجھدار ہے اور دنیا کے ساز وسامان سے مرعوب ہوتا ہے یا نہیں؟ حضرت سلیمانؑ نے ان کے پہنچنے سے قبل ہی دور تک جو فرش بنوایا اور محل تیار کرائے تھے اس میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی لگوائی تھی اور بیچ میں حضرت سلیمانؑ کا تخت تھا، آس پاس سلیقے سے کرسیاں لگوائی گئیں۔ ان انتظامات اور مادی اسباب کو دیکھ کر ملکہ سبا کے بھیجے ہوئے کارندے دنگ رہ گئے اور تمام تحفے تحائف حضرت سلیمانؑ نے واپس کر دیے۔ اس سے ملکہ سبا سمجھ گئی کہ یہ محض بادشاہ نہیں، بلکہ کوئی غیبی طاقت بھی اس کے ساتھ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے انہوں نے دنیاوی سامانِ زینت کو لات ماردی اور ہمیں بھی مطیع اور فرمان بردار ہونے کا جو پیغام دیا ہے وہ صرف اسی کی خوشنودی کے لیے ہے۔ دنیوی بادشاہوں کی طرح محض توسیع سلطنت ومملکت مقصود نہیں ہے اور نہ ہمیں غلام بنانا مقصود ہے۔

چنانچہ ملکہ سبا نے اپنے مشیروں اور درباریوں سے کہا کہ اب میں خود حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتی ہوں۔ وہ ۱۲ ہزار افراد سمیت وہاں سے چل پڑی۔ جب بیت المقدس سے کچھ فاصلے پر پہنچ گئی تو حضرت سلیمانؑ نے اپنے دربار میں اعلان کر دیا کہ کون ہے جو بلقیس کا تخت فوراً میرے پاس لے آئے؟ ادھر بلقیس نے آتے وقت اپنا تخت یکے بعد دیگرے سات کمروں میں بند کر کے تالے لگوا دیے تھے اور محافظ کھڑے کر دیے تھے کہ کوئی تخت کے قریب نہ آسکے۔ حضرت سلیمانؑ کو جواب دیتے ہوئے ایک جن نے کہا کہ میں تو اتنی دیر میں اس تخت کو حاضر کر سکتا ہوں جتنی دیر میں آپ مجلس قضا اور محاکمات سے اٹھتے ہیں جو کہ چار پانچ گھنٹے کا وقت ہو سکتا ہے۔ اشارہ اس طرف تھا کہ چند گھنٹے لگ سکتے ہیں، لیکن حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اس سے بھی زیادہ جلدی آنا چاہیے۔ چنانچہ جس شخص کے پاس کتاب کا علم تھا وہ کہنے لگا کہ میں پلک جھپکنے سے قبل ہی حاضر کر دوں گا۔ حضرت ابن عباسؓ کے بقول اس شخص کا نام آصف بن برخیا ہے۔ یہ حضرت سلیمانؑ کے کاتب تھے اور بقول مجاہد کے اس کا نام اسطوم تھا اور بقول قتادہ کے اس کا نام بلیخا تھا اور بقول زہیر کے اس کا نام ذوالنور تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ شخص حضرت خضرؑ تھے۔ الغرض یہ شخص اسم اعظم جانتا تھا جس کی برکت سے یہ دعا مانگی یا ذالجلال والاکرام اور بقول زہری کے یہ دعا مانگی تھی۔

یا الٰهنا واله کل شی الها واحدا لا اله الا انت ائتنی بعرشها

اے ہمارے معبود اور ہر شے کے معبود جو کہ ایک ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کا (بلقیس کا) تخت میرے پاس لا دیجیے۔ اس دعاء کا اثر فی الفور ظاہر ہوا اور تخت حضرت سلیمانؑ کے سامنے پایا گیا۔ یہ اس شخص کی کرامت تھی اور معجزہ وکرامت میں فعل اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے، لیکن باری تعالیٰ کے فعل کا ظہور کسی برگزیدہ و

پسندیدہ شخص کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ تخت لانے والے حضرت سلیمانؑ خود ہیں، لیکن یہ بات سیاقِ کلام کے بالکل منافی ہے۔ جیسا کہ مخاطب کے صیغوں سے واضح ہوتا ہے۔ بہر حال حضرت سلیمانؑ نے تخت کو سامنے دیکھ کر فرمایا "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ" آج کل لوگ اس آیت کو نئی نئی اور زیر تعمیر کوٹھیوں پر اور عمارتوں پر لکھتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ حلال ہے یا حرام ہے۔ بس "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ" لکھ دیتے ہیں۔

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا الخ بلقیس کے تخت منگوانے سے حضرت سلیمانؑ کا مقصد یہ تھا کہ یہ ملکہ ہے اور اسی طرح خرق عادت چیزوں سے اس کے متاثر ہونے کے چانس زیادہ ہیں اور اس کے تخت میں معمولی ردوبدل سے اس کی عقل وفہم کا مزید امتحان ہو جائے گا۔ چنانچہ تخت میں جو موتی اور جواہرات وغیرہ جڑے ہوئے تھے ان کی رنگتیں تبدیل کر دی گئیں اور بعض دیگر مقامات میں بھی ردوبدل کر دیا گیا۔ اسی طرح شیشے کا فرش بنایا گیا۔ نیچے پانی کی گزرگاہ بنائی گئی اور شیشہ اتنا شفاف تھا کہ اس پر قدم رکھنے سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ قدم پانی ہی میں پڑ رہے ہیں۔ اس وجہ سے ملکہ سبا نے وہاں عام دستور کے مطابق پائنچے اوپر کر لیے کہ پانی سے گزرنے کے وقت ایسے ہی کیا جاتا ہے۔ پھر اُسے بتایا گیا کہ پانی کے اوپر شیشہ ہے۔ لہٰذا کپڑے چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ملکہ سمجھ گئی کہ حضرت سلیمانؑ محض دنیوی بادشاہ نہیں ہیں، بلکہ روحانی قوت کے مالک ہیں اور جس ذات سے حضرت سلیمانؑ کا ربط وتعلق ہے، وہی معبود برحق ہے اور ہم نے آفتاب عالم تاب کی پوجا کر کے اُسے معبود ومخدوم بنا دیا۔ حالانکہ وہ انسانیت کا خادم ہے، لہٰذا قلب موضوع کر کے ہم نے واقعی اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے۔

غیر ہم جنس سے نکاح کی شرعی حیثیت

ملکہ سبا کے متعلق کتابوں میں منقول ہے کہ اس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ اس کے کچھ اثرات اس کے بدن پر محسوس ہوتے تھے۔ ممکن ہے کہ ایسا ہوا ہو، لیکن فتاویٰ شامی اور سراجیہ میں لکھا ہوا ہے کہ غیر ہم جنس سے نکاح جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہم جنس ہونا صحت نکاح کے لیے شرط ہے۔ قاضی بدرالدین احکام المرجان میں لکھتے ہیں کہ شیخ عمادالدین یونسؒ انسان اور جنیہ کے درمیان نکاح کو منع فرماتے تھے اور قرآن کریم کی اس آیت سے استدلال فرماتے تھے " وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا " یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تم میں سے جوڑے بنائے ہیں۔ (سورۃ نحل ۷۲) اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے کہ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً (سورۃ روم ۲۱)

اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے پیدا کیں تمہارے واسطے تمہاری جنس سے بیویاں تاکہ تم سکون حاصل کرو ان کے پاس اور ڈال دی تمہارے درمیان محبت ورحمت۔

اور حنابلہ کی ایک جماعت نے بھی انسان اور جنیہ کے نکاح کو سختی سے منع فرمایا ہے۔ حسن بصریؒ کا ایک قول ہے کہ گواہوں کی موجودگی میں جائز ہے۔ واللہ اعلم

وَلَقَدْ

اور ہم نے

اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو پھر وہ دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ○

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ

کہا اے میری قوم بھلائی سے پہلے برائی کو کیوں جلدی مانگتے ہو اللہ سے گناہ کیوں نہیں

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ

بخشواتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ کہنے لگے ہمیں تو تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے نحوست معلوم ہوئی کہا تمہاری نحوست اللہ کی

اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

طرف سے ہے بلکہ تم لوگ آزمائش میں ڈالے گئے ہو ○ اور اس شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ

فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے ○ کہنے لگے آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ صالح اور اس کے گھر والوں پر شبخون ماریں پھر اس کے

لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا

وارث سے کہہ دیں ہم تو اس کے کنبہ کی ہلاکت کو وقت موجود ہی نہ تھے اور بیشک ہم سچے ہیں ○ اور انہوں نے ایک داؤ کیا اور ہم نے بھی

مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ

ایسا داؤ کیا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوئی ○ پھر دیکھو ان کے داؤ کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے انہیں

وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا ○ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کے سبب سے ویران پڑے ہیں بیشک اس میں دانشمندوں کے لئے

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

عبرت ہے ○ اور ہم نے ایمان اور تقویٰ والوں کو نجات دی ○ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم کو کہا

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ

کیا تم بے حیائی کرتے ہو حالانکہ تم سمجھدار ہو ○ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر خواہش کرکے

دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۞ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

آتے ہو بلکہ تم لوگ جاہل ہو۞ پھر اس کی قوم کا اور کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ

قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۞ فَاَنْجَيْنٰهُ

یہ کہا لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاک بنتے ہیں۞ پھر ہم نے

وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۞ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ

لوط اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی بیوی کے بچا لیا ہم اس کو پیچھے رہنے والوں میں ٹھہرا چکے تھے۞ اور ہم نے ان پر مینہ برسایا پھر

الْمُنْذَرِيْنَ ۞ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا

ڈرائے ہوؤں کا مینہ برا تھا۞ کہہ دے سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے بھلا اللہ بہتر ہے یا

يُشْرِكُوْنَ ۞

جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۞

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَأَنْبَتْنَا

بھلا کس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے

بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ

اس سے رونق والے باغ اگائے تمہارا کام نہ تھا کہ ان کے درخت اگاتے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُونَ ۝٦٠ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَا أَنْهَارًا

بلکہ یہ لوگ کجروی کر رہے ہیں۝ بھلا زمین کو ٹھہرنے کی جگہ کس نے بنایا اور اس میں ندیاں جاری کیں

وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ

اور زمین کے لنگر بنائے اور دو دریاؤں میں پردہ رکھا کیا اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہے بلکہ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٦١ أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

اکثر ان میں بے سمجھ ہیں۝ بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝٦٢ أَمَّنْ

اور تمہیں زمین میں نائب بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۝ بھلا

يَّهْدِيكُمْ فِي ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ

کون ہے جو تمہیں جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راستہ بتاتا ہے اور اپنی رحمت سے پہلے کون خوشخبری کی ہوائیں

رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٦٣ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ

چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے اللہ ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے۝ بھلا کون ہے جو از سر نو خلقت کو پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قُلْ

پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے کہہ دے

هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝٦٤ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۝ کہہ دے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں

وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝٦٥ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ

کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا اور انہیں اس کی بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۝ بلکہ آخرت کے معاملہ میں تو ان کی

فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

سمجھ گئی گزری ہے بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہی ہیں ○ اور کافر کہتے ہیں کہ

كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا

کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو گئے کیا ہم زمین سے نکالے جائیں گے ○ اس کا تو ہم سے اور ہمارے

نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي

پہلے باپ دادا سے وعدہ ہوتا آیا ہے یہ تو صرف پہلوں کی کہانیاں ہیں ○ کہہ دے تم زمین میں

الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

چل پھر کر دیکھو کہ گنہگاروں کا کیا انجام ہوا ○ اور ان پر غم نہ کر

وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

اور ان کے فریب کرنے سے تنگ دل نہ ہو ○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾

سچے ہو ○ کہہ دے شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی کرتے ہو تمہاری پیٹھ کے پیچھے آ لگی ہوں ○

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ

اور بے شک تیرا رب تو لوگوں پر فضل کرتا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے ○ اور بے شک

رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ

تیرا رب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور آسمان اور زمین میں

فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ

ایسی کوئی پوشیدہ بات نہیں جو روشن کتاب میں نہ ہو ○ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل پر

عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ

اکثر ان باتوں کو ظاہر کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ○ اور بے شک وہ ایمانداروں کے لئے

لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾

ہدایت اور رحمت ہے ○ بے شک تیرا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کرے گا اور وہ غالب علم والا ہے ○

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا

سو اللہ پر بھروسہ کر بے شک تو صریح حق پر ہے ○ البتہ تو مُردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ

بہروں کو اپنی پکار سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹیں ○ اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی دور کر کے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا

ہدایت کر سکتا ہے تو ان ہی کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں سو وہی مان بھی لیتے ہیں ○ اور جب

وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ

ان پر وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

آیتوں پر یقین نہیں لاتے تھے ○

افاداتِ محمود:

اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ الخ

خروج دابۃ کا جو مضمون اس آیت میں مذکور ہے اس سے زیادہ وضاحت سے صحیح احادیث میں آیا ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اس سے پہلے یا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے صفا پہاڑی سے ایک عجیب الخلقت جانور پیدا فرمائیں گے۔ وہ مختلف سمتوں کی طرف منہ کر کے چلائے گا اور لوگوں سے ہم کلام ہوگا کہ قیامت اب بالکل قریب ہے اور ایمان والوں کی پیشانیوں پر ایک نورانی نشان لگائے گا اور ان کو جنت کی بشارت دے گا اور کفار کی پیشانیوں پر بھی ایک خاص نشان لگائے گا اور ان کو جہنمی ہونے کی خبر دے گا۔ یہ جانور بالکل اسی طرح پہاڑی سے پیدا ہوگا جیسے پتھر سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پیدا کی گئی تھی اور حکمت شاید اس کے پیدا کرنے اور لوگوں سے بات کرانے میں یہ ہو کہ جو باتیں حضرات انبیاء علیہم السلام شب و روز محنت کر کے بتلاتے تھے اور تم انکار کرتے تھے آج ایک جانور کے کہنے سے مان رہے ہو۔ واللہ اعلم

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ الخ

لَا تُسْمِعُ باب افعال سے مہموز الفاعل مضارع منفی واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اسی طرح ایک آیت سورۃ روم میں بھی ہے اور ایک سورۃ فاطر میں ہے۔ اس میں بھی مسمع صیغہ اسم فاعل باب افعال ہی سے آیا ہے۔ ان آیات کے ذیل میں بعض مفسرین نے سماع الموتی کا مسئلہ چھیڑا ہے اور مختلف انداز سے روشنی ڈالی ہے خلاصہ ان اقوال کا یہ ہے۔

(۱) ان آیات میں اسماع کی نفی ہے۔ سماع کی نفی نہیں ہے۔ (۲) منطوق کلام سے واضح ہوتا ہے کہ ان آیات میں تشبیہ ہے۔ مدلول مطابقی نفی اسماع الموتی نہیں ہے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ یہ کفار بمنزلہ اموات ہیں کیونکہ یہ کسی بات کا اثر نہیں لیتے۔ (۳) مُردوں کا سننا یا نہ سننا تو الگ بات ہے، لیکن یہ تشبیہ عدم قبول قول وعدم انفعال میں ہے۔ یہاں کفار مشبہ ہیں اور موتی مشبہ بہ ہیں اور اور قانون تشبیہ یہ ہے کہ تشبیہ کسی وصف مشترک کی وجہ سے ہوتی ہے اور وصف مشبہ بہ میں اشد ہوتا ہے بنسبت مشبہ کے۔ جیسے زید کا لاسد صفت شجاعت کی وجہ سے زید کی تشبیہ اسد کے ساتھ دی گئی ہے اور وصف شجاعت اسد میں جو کہ مشبہ بہ ہے زیادہ ہے زید کے بنسبت جو کہ مشبہ ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

اب سماع موتی کے متعلق صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے یہ اختلاف چلا آ رہا ہے کہ مُردے سنتے ہیں یا نہیں۔ دونوں طرف صحابہ اور بعد کے بڑے بڑے علماء کا میلان پایا جاتا ہے۔

ومن عادتي حب الديار لأهلها　　　وللناس فيما يعشقون مذاهب

بعض لوگ اس معاملہ میں حد سے اور ضرورت سے بڑھ کر شدت اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ انصاف کے خلاف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان آیات کے منطوق اور مدلول مطابقی اسی کو سمجھتے ہیں کہ ان آیات سے صراحۃً سماع موتیٰ کی نفی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ آیات کا مدلول مطابقی نفی سماع موتیٰ اس وجہ سے نہیں ہوسکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی مردہ فرد کو یا قوم کو دین کی دعوت تو نہیں دی کہ قبرستان میں کھڑے ہو کر آپ نے قبرستان والوں سے فرمایا ہو کہ کلمہ پڑھو اور دین اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ جب آپؐ نے پوری زندگی میں ایک بار بھی ایسا نہیں کیا ہے تو پھر آپ کو یہ کہنا کہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے یہ بات لاحاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ آیت میں تشبیہ ہے اور یہی اس کا مدلول مطابقی ہے کہ یہ لوگ جن کے قلوب مر چکے ہیں، آپ کی بات سن کر بھی ان سنے بن جاتے ہیں۔ اس کو قبول نہیں کرتے جو سننے سے اصل مقصد ہوتا ہے یہ مردوں کی مانند ہیں۔ یہاں محض سننے کی نفی نہیں۔ ورنہ ابوجہل اور ابولہب اور دیگر مشرکین مکہ وکفار کے کانوں میں نہ جانے کتنی بار آپ کی آواز پڑی ہوگی۔ سنتے تو صبح وشام تھے، لیکن مانتے نہ تھے اور اسی اسماع کی نفی مقصود ہے کہ آپ ان لوگوں کو سنا کر منوا نہیں سکتے۔ یہ لوگ سن کر قبول نہیں کرتے۔ یہ تو ایسے ہیں جیسے مُردے ہوتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ تشبیہ میں تو پھر مشبہ بہ میں وہ وصف زیادہ اشد ہوتا ہے مشبہ سے تو اس سے مردوں کا نہ سننا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ عدم قبول قول نبی اور عدم تاثیر میں ہے جیسے کوئی امیدوار قبرستان کے قریب جلسے کا اہتمام کرے اور تمام قبرستان والوں کو خطاب کرے کہ میری پارٹی میں شامل ہو جاؤ اور ووٹ مجھ کو دینا۔ یہ تقریر ایک گھنٹہ کرے یا مہینہ بھر کرے، لیکن اس کا اثر ان لوگوں پر کچھ بھی نہ ہوگا۔

کفار سب کے سب اگرچہ ایسے نہ تھے لیکن بہت سارے ایسے تھے کہ حضورؐ کی بات ماننے کے لیے تیار نہ تھے اور حضورؐ ان کے ایمان قبول نہ کرنے اور حالت کفر پر قائم رہنے کی وجہ سے ہر وقت پریشان اور غمگین رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے ذریعہ آپؐ کو تسلی دے دی کہ آپ غمگین نہ ہوں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

انک لا تسمع الموتیٰ الخ ای لا تسمعهم شیئاً ینفعهم فکذالک هٰؤلاء علی قلوبهم غشاوة وفی اٰذانهم وقر الکفر (ابن کثیر ج۳ ص۳۷۴)

آپ مردوں کو ایسی کوئی بات نہیں پہنچا سکتے جو ان کو نفع دے۔ اسی طرح ان کفار کے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور کانوں میں کفر کا بوجھ اور ثقل ہے۔ آیت کا اصل مفہوم حافظؒ کی اس تفسیر سے بالکل واضح ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ افراط و تفریط سے ہٹ کر جہاں جہاں صراحۃً قول و دلیل سے مردوں کا سننا ثابت ہو وہ بطیب خاطر تسلیم کر لینا چاہیے۔ جیسے قلیب بدر میں ڈالے گئے کفار سے حضورؐ کی گفتگو اور پھر صحابہ سے آپ کا یہ فرمانا کہ یہ لوگ تم سے زیادہ سنتے ہیں۔ اسی طرح بخاری کی حدیث کہ جب لوگ مردے کو دفن کر کے واپس جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس طرح کی اسماع خلاف عادت اور مافوق الاسباب ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بطور خرق عادت مردوں کے کانوں تک یہ آواز پہنچا سکتا ہے اور اگر وہ نہ چاہے تو اور کسی کی قدرت نہیں کہ مردوں کو سنا سکے۔

سماع الموتیٰ کا مسئلہ الگ ہے اور حیات برزخیہ کا مسئلہ الگ ہے:

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ سماع موتیٰ یا نفی سماع موتیٰ الگ مسئلہ ہے اور حیات برزخ کا مسئلہ الگ ہے۔ بعض لوگ سماع موتیٰ کے ساتھ حیات برزخیہ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ سماع موتیٰ کا قائل ہونا یا سوائے چند خاص مقامات کے عام طور پر قائل نہ ہونا یہ گمراہی نہیں ہے، لیکن حیات برزخیہ کا انکار کرنا جرم ہے اور اس عقیدہ سے بہت سی قرآنی آیات اور متواتر احادیث کی تکذیب لازم آتی ہے۔ آج کل بعض لوگ سطحی علم حاصل کر کے مسجدوں میں امام بن جاتے ہیں۔ لوگوں پر کفر اور شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔ سپیکروں میں دوسرے فرقوں کو سخت الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور بہت اخلاق سوز باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک معیار از خود مقرر کر لیا ہے۔ اس معیار پر پرکھتے ہوئے وہ اچھے بھلے مسلمانوں کو مشرک کہہ دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں جو فلاں کو مشرک نہ مانے وہ بھی مشرک ہے۔ کلمہ گو اور ضروریات دین پر ایمان رکھنے والوں کی تشبیہ حضرت ابراہیمؑ کے والد کے ساتھ دیتے ہیں۔ شرک والی آیات ان لوگوں پر منطبق کرتے ہیں۔ پھر ان کی نماز جنازہ بھی پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ بعض شدت پسند تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ ابو جہل سے ہزار درجہ بدتر ہیں (العیاذ باللہ) خواہ مخواہ اختلافی مسائل چھیڑ کر وحدت امت کو پارہ پارہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ امام مسجد کا یہ فرض ہے کہ ''**ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة**'' کے ضابطہ کے مطابق لوگوں کو دین کی تعلیم دے۔ ان کے عقائد، اعمال، عبادات، اخلاق، معاملات درست کرنے کی پوری سعی و کوشش علی منہاج النبوت کرے۔ ان کے بچوں کو

دین سکھائے۔ان کو صحیح عقائد کی تعلیم دے۔قرآن پڑھائے اسی طرح ایک جگہ قدم بھی جم جائیں گے۔ پھر اگر سختی سے بھی بات کرو گے تو لوگ سنیں گے، لیکن اگر مسجد میں امام بنتے ہی کفر اور شرک کے فتوے لگاؤ گے تو وہ مسجد سے ہی نکال باہر کریں گے۔ یوں ہی تم اس منصب کو ضائع کر دو گے۔ جس پلیٹ فارم سے دین کی بہت بڑی خدمت کر سکتے تھے کھو بیٹھو گے۔

آج کل جو جماعتیں اور تنظیمیں بنتی ہیں وہ عموماً ایک دوسرے کے مقابل بنتی ہیں۔ انسان کمزور ہے جب تقابل پر اتر آتا ہے تو اس کے ہاتھ سے انصاف کا دامن چھوٹ جاتا ہے۔ پھر وہ غلط بیانی بھی کرتا ہے۔ خلاف شرع باتیں منہ سے بھی نکالتا ہے اور قلم سے بھی۔ صرف ایک تبلیغی جماعت ہے جو کہ کسی جماعت کے مقابل نہیں بنی ہے اور ان کے کام میں تقابل کا بھی کوئی شائبہ نہیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں انسانوں کی اصلاح ہو گئی اور بہت سے لوگ جو دربار خداوندی کے باغی تھے، اب پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار بن گئے۔ جو جماعتیں تقابل میں کام کر رہی ہیں، ان سے پوچھئے کہ انہوں نے کتنے لوگوں کی اصلاح کی ہے۔ لہٰذا اگر کچھ لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہیں، قبروں کو چومتے ہیں تو ان کو مشرکین مکہ کی طرح مشرک نہ سمجھو اور نہ کہو کیونکہ وہ وحی کے منکر تھے۔ حضورؐ کی رسالت کے منکر تھے۔ الغرض اسلام کے تمام عقائد و شعائر اللہ کے منکر تھے۔ کیا یہ دونوں جماعتیں برابر ہو سکتی ہیں؟ ان لوگوں کو ان کے ساتھ کیوں ملاتے ہو؟

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو

بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۸۳﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا

جھٹلاتے تھے پھر ان کی جماعت بندی ہوگی ○ یہاں تک کہ جب سب حاضر ہوں گے کہے گا کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا

بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ

حالانکہ تم انہیں سمجھے بھی نہ تھے یا کیا کرتے رہے ہو ○ اور ان کے ظلم سے ان پر الزام قائم ہو جائے گا پھر وہ

لَا يَنْطِقُونَ ﴿۸۵﴾ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ

بول بھی نہیں سکیں گے ○ کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنائی تاکہ اس میں چین حاصل کریں اور دیکھنے کو دن بنایا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ

البتہ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں ○ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی

فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ﴿۸۷﴾

آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے سب ہی گھبرائیں گے مگر جسے اللہ چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہو کر چلے آئیں گے ○

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي

اور تو جو پہاڑوں کو جمے ہوئے دیکھ رہا ہے یہ تو بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے اس اللہ کی کاریگری سے

أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ

جس نے ہر چیز کو مضبوط بنا رکھا ہے اسے خبر ہے جو تم کرتے ہو ○ جو نیکی لائے گا سو اسے اس سے بہتر

خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ

بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بھی امن میں ہوں گے ○ اور جو برائی لائے گا

فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۹۰﴾

سو ان کے منہ آگ میں اوندھے ڈالے جائیں گے تمہیں وہی بدلہ مل رہا ہے جو تم کرتے تھے ○

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ

مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے مالک کی بندگی کروں جس نے اسے عزت دی ہے اور ہر ایک

شَیْءٍ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں ○ اور یہ بھی کہ قرآن سنادوں

فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا

پھر جوکوئی راہ پر آگیا تو وہ اپنے بھلے کوراہ پر آتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دو میں تو صرف

مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ

ڈرانے والوں میں سے ہوں ○ اور کہہ دو سب تعریف اللہ کے لئے ہے تمہیں عنقریب اپنی نشانیاں دکھادے گا پھر تم انہیں پہچان لوگے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور تیرا رب اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو ○

ع ۱۱ ۲

۲۸ سورۃ القصص مکیۃ ۴۹ — آیاتها ۸۸ — رکوعاتها ۹

سورۂ قصص مکی ہے اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ہم تجھے ایمان داروں کے فائدے کے لئے موسیٰ اور فرعون کا

بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا

کچھ صحیح حال سناتے ہیں ○ بے شک فرعون زمین پر سرکش ہو گیا تھا اور وہاں کے لوگوں کے

شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ؕ

کئی گروہ کر دیئے تھے ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا ان کے لڑکوں کو قتل کرتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا

اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى

بے شک وہ مفسدوں میں سے تھا ○ اور ہم چاہتے تھے کہ ان پر احسان کریں جو ملک میں کمزور

الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ

کئے گئے تھے اور انہیں سردار بنا دیں اور انہیں وارث کریں ○ اور انہیں ملک پر قابض کریں

وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿۶﴾

اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ چیز دکھا دیں جس کا وہ خطرہ کرتے تھے ○

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ

اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو حکم بھیجا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس کا خوف ہو تو اسے دریا میں ڈال دے

وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷﴾

اور کچھ خوف اور غم نہ کر بے شک ہم اسے تیرے پاس واپس پہنچا دیں گے اور اسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں ○

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

پھر اسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھا لیا تاکہ بالآخر وہ ان کا دشمن اور غم کا باعث بنے بے شک فرعون اور ہامان

وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ

اور ان کے لشکر خطا کار تھے ○ اور فرعون کی عورت نے کہا یہ تو میرے اور تیرے لئے آنکھوں کی

وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹

ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور انہیں کچھ خبر نہ تھی ○

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا

اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہوگیا قریب تھی کہ بے قراری کو ظاہر کردے اگر ہم اس کے دل کو صبر نہ دیتے

عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ

تاکہ اسے ہمارے وعدے کا یقین رہے ○ اور اس کی بہن سے کہا اس کے پیچھے چلی جا پھر اسے

بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ

اجنبی ہوکر دیکھتی رہی اور انہیں خبر نہ ہوئی ○ اور ہم نے پہلے سے اس پر دائیوں کو دودھ حرام

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ

کردیا تھا پھر بولی میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں جو اس کی تمہارے لئے پرورش کریں اور وہ اس کے

نٰصِحُوْنَ ۝۱۲ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ

خیر خواہ ہوں ○ پھر ہم نے اسے اس کی ماں کے پاس پہنچادیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور غمگین نہ ہو اور جان لے کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى ع

اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورا توانا ہوا

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

تو ہم نے اسے حکمت اور علم دیا اور ہم نیکوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ○ اور شہر میں لوگوں کی

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ

بے خبری کے وقت داخل ہوا پھر وہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا یہ ایک اس کی جماعت کا تھا

وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ

اور یہ دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا پھر اس نے جو اس کی جماعت کا تھا اپنے دشمن پر اس سے مدد چاہی

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ

تب موسیٰ نے اسے مکا مارا پس اس کا کام تمام کر دیا کہا یہ تو شیطانی حرکت ہے بے شک وہ کھلا دشمن

مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ

اور گمراہ کرنے والا ہے○ کہا اے میرے رب! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو مجھے بخش دے پھر اسے بخش دیا

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا

بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے○ کہا اے میرے رب! جیسا تو نے مجھ پر فضل کیا ہے پھر میں گنہگاروں کا کبھی

لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۷ فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ

مددگار نہیں ہوں گا○ پھر شہر میں ڈرتا انتظار کرتا ہوا صبح کو گیا پھر وہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی

بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۸ فَلَمَّآ

اسے پکار رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا کہ بیشک تو صریح گمراہ ہے○ پھر جب

اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ

ارادہ کیا کہ اس پر ہاتھ ڈالے جو ان دونوں کا دشمن تھا کہا اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ

اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

مجھے مار ڈالے جیسا تو نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا ہے تو یہی چاہتا ہے کہ ملک میں زبردستی

فِى الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝۱۹ وَجَآءَ رَجُلٌ

کرتا پھرے اور تو نہیں چاہتا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو○ اور شہر کے پرلے

مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہا اے موسیٰ! دریا والے ترے متعلق مشورہ کرتے ہیں کہ تجھ کو

لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۲۰ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ

مار ڈالیں سو نکل بے شک میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں○ پھر وہاں سے ڈرتا انتظار کرتا ہوا نکلا

قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۱ ع

کہا اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے بچا لے○

افاداتِ محمود:

فرعون نے اپنی حکومت اور ربوبیت کو دوام دینے کے لیے لوگوں کے فرقے بنائے اور ان کو آپس میں گروہ درگروہ تقسیم کیا۔ پھر ایک فرقہ کچھ کمزور اور ضعیف کیا۔ اُن کے لڑکے کو قتل کرتے تھے اور لڑکیوں کو لونڈیاں بنائے جاتے تھے۔ یعنی بنی اسرائیل اور بعد میں انگریز نے تقلید فرعون میں اس کو قاعدہ کلیہ اور اصول بنایا کہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" اور آج انگریز کی تقلید میں ہماری تمام حکومتوں نے اس کو اپنا وظیفہ اور وطیرہ بنایا ہے۔ بہرحال فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ فرعون نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر اس کو یہی بتلائی گئی تھی کہ بنی اسرائیل کا کوئی لڑکا تیری سلطنت کے زوال کا سبب بنے گا اور دوسرا اس وجہ سے کہ لڑکوں سے سقوطِ حکومت کا جتنا اندیشہ ہوتا ہے اتنا لڑکیوں سے نہیں ہوتا۔ نہ تو وہ حکومت کو کنٹرول کرسکتی ہے اور نہ انقلاب لاسکتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس قوم نے عورت کو اپنا سربراہ بنایا ہو وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔

عورت کی حکمرانی پر شبہ اور اس کا جواب:

اب رہا یہ سوال کہ اگر حضور کے گزشتہ ارشاد کے مطابق کوئی عورت کامیاب حکمران نہیں بن سکتی تو پھر ملکہ الزبتھ اور دیگر ممالک کی عورتیں بڑی کامیاب حکومت کیوں چلا رہی ہیں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ ملکہ الزبتھ بااختیار حکمران نہیں ہے۔ بلکہ بے دست و پا و بے اختیار مجسمہ ہے۔ کیونکہ اختیارات کا مکمل کنٹرول پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ لہٰذا ملکہ الزبتھ برائے نام حکمران ہے۔ حقیقت میں اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ (۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ ان لوگوں کی کامیاب حکومت کی بات کرنا غلط ہے کیونکہ ایک وقت ایسا گزرا ہے کہ انگلینڈ کی حکومت کے پاس اتنا بڑا رقبہ تھا کہ جس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا لیکن اب دیکھو تو حالات بدلے ہوئے ہیں اور برطانیہ سلطنت سے بہت سے حصے اپنی خود مختاری کے ساتھ آزاد ہو چکے ہیں۔ لہٰذا جب سے ان لوگوں نے عورت کو حکمران بنایا ہے تو وہ قوم تنزل کا شکار ہے جیسا کہ حالات سے بالکل ظاہر ہے اور اگر کسی ملک میں عورت حکمران ہو اور وہ حکومت کامیابی سے چل رہی ہو تو پھر یہ شاذ و نادر ہوگا۔ اس سے قرآن کریم اور مرفوعہ احادیث کے ضابطے متاثر نہیں ہوں گے۔

اب یہاں عورتوں کی حکومت ہے۔ انڈیا میں اندرا گاندھی کی ہے اور بعض دیگر ممالک میں بھی ہے۔ اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ نہ ہو اور صرف عورت فیصلے کرتی ہو تو پھر یقیناً فساد ہوگا اور اگر عورت خود فیصلے نہ کرتی ہو، بلکہ پارلیمنٹ کرتی ہو تو پھر کوئی خاص خطرہ نہیں ہے۔ کیونکہ اب عورت کی حکومت نہیں ہے، بلکہ پارلیمنٹ کی ہے۔

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ الخ

ایک قبطی جو کہ فرعون کا باورچی تھا وہ اور ایک اسرائیلی دونوں لڑ رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مظلوم اسرائیلی کی مدد فرماتے ہوئے قبطی کو ایک مکا رسید کیا۔ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک پیغمبر نے قتل ناحق کا ارتکاب کیوں کیا جس کو وہ خود عمل شیطان کہہ رہا ہے؟ جواب اس کا ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء نبوت ملنے سے قبل بھی معصوم و مصئون ہوتے ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے، لیکن یہاں دو باتیں الگ الگ ہیں ایک معیار گناہ دوسرا وہ الفاظ جو اس گناہ پر دلیل ہیں۔ ان کا مفہوم وحقیقت۔

جہاں تک قتل قبطی کا تعلق ہے تو اس کے جواز کے کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ قتل خطا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قبطی کافر حربی تھا۔ کیونکہ اس وقت تمام قبطی بنی اسرائیل سے برسرپیکار تھے۔ (۲) دوسری بات یہاں جو سمجھنے کی ہے جس کی بنا پر مذکورہ سوال پیدا ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء نبوت ملنے سے قبل اعلیٰ درجہ کے ولی ہوتے ہیں اُن کا کوئی فعل اگر غیر اولیٰ بھی ہو، جیسا کہ یہاں ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو قتال کا حکم نہ ملا تھا اور نہ انہوں نے اس سے قبل کوئی اعلان کیا تھا تا کہ ایک دوسرے سے بچے رہتے ؛ وہ اس کو بھی کبھی اللہ تعالیٰ اور کبھی وہ خود گناہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس سے انبیاء کی شان گھٹتی نہیں ہے، بلکہ ان کی قدر و منزلت، علو شان اور علو فکر نکھر کر سامنے آتی ہے کہ غیر اولیٰ فعل بھی مقربین دربار خداوندی کے شایاں شان نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مقام عالی کے اعتبار سے اسے عمل شیطان سے تعبیر فرمایا ہے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ہذا کا مشار الیہ غضب اور غصہ ہے اور غصہ کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ غصہ شیطان کے اثر سے آتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے، لہٰذا تم میں سے اگر کسی کو غصہ آ جائے تو وضو کر لیا کرے اور ہیئت تبدیل کر دیا کرے۔ کیونکہ اس سے غصہ فرو ہو جاتا ہے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاۗءَ مَدْيَنَ قَالَ

اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہا

عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاۗءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ

امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتادے گا ○ اور جب مدین کے پانی پر پہنچا وہاں لوگوں کی

اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ

ایک جماعت کو پانی پلاتے ہوئے پایا اور ان سے ورے دو عورتوں کو پایا جو اپنے جانور روکے ہوئے کھڑی تھیں کہا

مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

تمہارا کیا حال ہے بولیں جب تک چرواہے نہیں ہٹ جاتے ہم نہیں پلاتیں اور ہمارا باپ بوڑھا بڑی عمر کا ہے ○

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ

پھر ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف ہٹ کر آیا کہا اے میرے رب تو میری طرف جو اچھی چیز اتارے میں

خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَاۗءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاۗءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ

اس کا محتاج ہوں ○ پھر ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی کہا میرے باپ نے

يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ

تمہیں بلایا ہے کہ تمہیں پلائی کی اجرت دے پھر جب اس کے پاس پہنچا اور اس سے تمام

الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ

حال بیان کیا کہا خوف نہ کر تو اس بے انصاف قوم سے بچ آیا ہے ○ ان دونوں میں سے ایک بولی اے باپ!

اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ

اسے نوکر رکھ لے بے شک بہتر نوکر جسے تو رکھنا چاہے وہ ہے جو زور آور اور امانت دار ہو ○ کہا میں چاہتا ہوں کہ

اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓي اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ

اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا تجھ سے نکاح کر دوں اس شرط پر کہ تو آٹھ برس تک میری نوکری کرے پھر اگر

اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ

تو دس پورے کر دے تو تیری طرف سے احسان ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تجھے تکلیف میں ڈالوں اگر اللہ نے چاہا

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

تو مجھے نیک بختوں سے پائے گا ○ کہا میرے اور تیرے درمیان یہ وعدہ ہو چکا ان دونوں مدتوں میں سے

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ

جونسی پوری کردوں تو مجھ پر زیادتی نہ ہو اور اللہ ہمارے قول پر گواہ ہے ○ پھر جب موسیٰ وہ مدت پوری کر چکا

وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ

اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلا کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی اپنے گھر والوں سے کہا ٹھیرو میں نے ایک آگ

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

دیکھی ہے شاید تمہارے پاس وہاں کی کچھ خبر یا آگ کا انگارہ لے آؤں تاکہ تم سینکو ○

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ

پھر جب اس کے پاس پہنچا تو میدان کے داہنے کنارے سے برکت والی جگہ میں ایک درخت سے

الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا

آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں اللہ جہان کا رب ہوں ○ اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دے پھر جب

رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا

اسے دیکھا کہ سانپ کی طرح لہرا رہا ہے تو منہ پھیر کر الٹا بھاگا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا اے موسیٰ! سامنے آ اور

تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ

ڈر نہیں بے شک تو امن والوں سے ہے ○ اپنے گریبان میں اپنا ہاتھ ڈال وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا

سُوْٓءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى

نکلے گا اور رفع خوف کے لئے اپنا بازو اپنی طرف ملا سو تیرے رب کی طرف سے فرعون اور

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ

اس کے سرداروں کے لئے یہ دو سندیں ہیں بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں ○ کہا اے میرے رب! میں نے ان کے ایک

نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

آدمی کو قتل کیا ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ مجھے مار ڈالیں گے ○ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ روان ہے اسے

مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ

میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ فرمایا ہم تیرے بازو کو

عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚۛ بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ

تیرے بھائی سے مضبوط کر دیں گے اور تمہیں غلبہ دیں گے پھر وہ تم تک پہنچ نہیں سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب سے

اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ

تم اور تمہارے تابعدار غالب رہیں گے ○ پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر آیا

قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾

تو کہنے لگے کہ یہ تو محض ایک بنایا ہوا جادو ہے اور ہم نے اسے اپنے پہلے باپ دادا سے سنا ہی نہیں ہے ○

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ

اور موسیٰ نے کہا کہ میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور جس کے لئے

لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ

آخرت کا گھر ہے بے شک ظالم نجات نہیں پائیں گے ○ اور فرعون نے کہا اے سردارو!

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ

میں نہیں جانتا کہ میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود ہے پس اے ہامان! تو میرے لئے گارا پکوا پھر میرے لئے

لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾

ایک بلند محل بنوا کہ میں موسیٰ کے خدا کو جھانکوں اور بے شک میں اسے جھوٹا سمجھتا ہوں ○

وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا

اور اس نے اور اس کے لشکروں نے زمین پر ناحق تکبر کیا اور خیال کیا کہ وہ ہماری طرف

لَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

لوٹ کر نہیں آئیں گے ○ پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر انہیں دریا میں پھینک دیا سو دیکھ لو

عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ظالموں کا کیا انجام ہوا ○ اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا وہ دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ	وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ
انہیں مدد نہیں ملے گی ○	اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی	اور وہ قیامت کے دن بھی
	الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع	
	بدحالوں میں ہوں گے ○	

افاداتِ محمود:

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ الخ

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین تشریف لے گئے تو وہاں دیکھا کہ ایک کنواں ہے جس سے لوگ جانوروں کو سیراب کر رہے ہیں اور دو لڑکیاں اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں تا کہ نامحرم لوگوں سے اختلاط نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان پر ترس آیا اور پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ وہ کہنے لگی کہ ہمارے والد بزرگ، حضرت شعیبؑ بہت ضعیف ہیں خود نہیں آ سکتے اور ہم غیر محرم لوگوں کے ساتھ اختلاط کو مناسب نہیں سمجھتیں۔ لہٰذا ان لوگوں کے جانور جب سیراب ہو کر فارغ ہو جاتے ہیں تو ہم پھر اپنے جانوروں کو سیراب کرتی ہیں۔ جب لوگ فارغ ہو گئے تو انہوں نے کنویں کے اوپر پتھر رکھ دیا جو اتنا وزنی تھا کہ دس آدمی اس کو کنویں سے ہٹاتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور اس پتھر کو کنویں سے ہٹا کر جلدی جلدی ان کے جانوروں کو سیراب فرمایا۔ آج دوسرے دنوں کی نسبت یہ دونوں بہنیں جلدی گھر چلی گئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک درخت کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے۔ بقول حضرت ابن عباسؓ کے درختوں کے پتے اور خود رو سبزی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غذا تھا۔ بھوک سے نڈھال تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول ہونے کی وجہ سے اس حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرما رہے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درخت کو دیکھنے کے لیے سفر کیا۔ جب وہاں پہنچا اور اونٹ نے اس کے کچھ پتے چبائے تو کافی دیر چبانے کے بعد اُسے اُگال کر باہر پھینکا اور اُسے نگل نہ سکا۔ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے وہاں دعا مانگی اور واپس لوٹا۔ خیر حضرت شعیبؑ نے بچیوں سے جلدی آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی ایک صاحبزادی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا تا کہ آپ کو ساتھ گھر لے آئے۔ وہ باپردہ آئی اور ساتھ جانے کی وضاحت بھی کر دی کہ ایک تو ہمارے اباجان آپ کو بلا رہے ہیں اور اس غرض سے بلا رہے ہیں تا کہ آپ کو کچھ حق الخدمت پیش کرے تا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں ایک اجنبی گھر میں جانے سے متعلق کوئی تردد نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صاحبزادی سے فرمایا کہ راستہ میں میرے پیچھے پیچھے چلنا تا کہ میری نظر تجھ پر نہ پڑے اور میں اجنبی و نو وارد مسافر ہوں یہاں کے راستوں سے واقف نہیں ہوں۔ تاہم اگر چلتے ہوئے غلط

راستے پر چل پڑوں تو تو درست اور صحیح راستے پر کنکری پھینکنا تو میں اس راستے پر چل پڑوں گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیبؑ کے گھر پہنچ گئے اور اُن سے مکالمہ ہوا۔ انہوں نے تسلی دے دی کہ آپ بے فکر رہیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظالم لوگوں سے نجات عطا فرمائی ہے۔ پھر حضرت شعیبؑ کی ایک صاحبزادی نے اپنے والد سے کہا کہ اباجی آپ کو چونکہ اس وقت گھریلو ملازم کی ضرورت ہے لہٰذا اسے گھر میں ملازم رکھ لیجیے۔ کیونکہ یہ قوی بھی ہے جیسا کہ کنویں سے پتھر ہٹاتے ہوئے معلوم ہوا اور امین ہے جیسا کہ راستہ چلتے وقت معلوم ہوا۔ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت شعیبؑ کی چھوٹی صاحبزادی تھی۔ یہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لینے گئی تھی اور پھر اسی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے تین آدمی عقلمند ہوئے ہیں (۱) حضرت صدیق اکبرؓ جب انہوں نے اپنے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب فرمایا (۲) اور عزیز مصر جب اس نے اپنی بیوی سے حضرت یوسفؑ کے متعلق کہا ''اکرمی مثواہ'' (۳) اور حضرت شعیبؑ کی یہ صاحبزادی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گھر میں رکھنے کی صلاح اپنے والد کو دی۔ واللہ اعلم

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ الخ حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ میرے ہاں آٹھ سال کے عرصے تک بکریاں چراتے رہو گے اور اگر آپ اپنی خوشی سے دس سال پورے کرو گے تو آپ کی مرضی۔ حضرات انبیاء چونکہ عام لوگوں سے زیادہ دیانتدار اور زیادہ قوی کامل و مکمل ہوتے ہیں، لہٰذا احادیث میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے دس سال والی مدت پوری کی کیونکہ آٹھ سال کے بجائے دس سال کی مدت پوری کرنا افضل تھا۔ ایسے مقامات پر تو حضرات انبیاء عزیمت پر عمل کر گزرتے ہیں اور جہاں ایسا عمل کرنا ہو جو امت نے بھی کرنا ہو تو وہاں عزیمت اور رخصت، تندرستی و صحت، حضر و مسافرت وغیرہ دونوں پہلو بتا دیتے ہیں تاکہ امت مشقت میں نہ پڑے۔ جیسے مغرب کی نماز میں حضورؐ کا سورۃ اعراف پڑھنا اور بوقت ضرورت فجر کی نماز قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۞ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۞ سے پڑھانا۔ بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا، تیمم، قصر نمازیں وغیرہ یہ تمام احکام مذکورہ بالا ضابطہ کے تحت وجود میں آتے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

اور ہم نے موسیٰ کو پہلی امتوں کے ہلاک کرنے کے بعد کتاب دی تھی

الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ

جو لوگوں کے لئے بینائی اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ سمجھیں ○ اور تم

بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

غربی جانب نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور نہ اس واقعہ کو دیکھنے والے تھے ○

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ

لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں پھر ان پر مدت دراز گزاری اور تو مدین والوں میں نہیں

مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

رہتا تھا کہ انہیں ہماری آیتیں سناتا لیکن ہم رسول بھیجتے رہے ○ اور تو طور کے کنارے پر

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ

نہ تھا جب ہم نے آواز دی لیکن تیرے رب کا یہ انعام ہے تا کہ ان لوگوں کو ڈرائے جن کے پاس

مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ

تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اپنے ہی اعمال کے

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ

سبب سے ان پر مصیبت نازل ہو جائے پھر کہتے اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا تا کہ ہم تیرے حکموں کی

وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں ہوتے ○ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچا تو کہنے لگے کیوں نہیں

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

دیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا کیا انہوں نے اس چیز کا انکار نہیں کیا تھا جو موسیٰ کو اس سے پہلے دی گئی تھی کہنے لگے

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ

دونوں جادوگر آپس میں موافق ہیں اور کہا ہم کسی کو بھی نہیں مانتے ○ کہہ دو پس اللہ کے ہاں سے کوئی ایسی

اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ

کتاب لاؤ جوان دونوں سے ہدایت میں بڑھ کر ہو کہ میں اس پر چلوں اگر تم سچے ہو○ پھر اگر تمہارا کہنا نہ مانیں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

تو جان لو کہ وہ صرف اپنی خواہشوں کے تابع ہیں اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جس اللہ کی ہدایت چھوڑ کر

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ

اپنی خواہشوں پر چلتا ہو بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا○ اور البتہ ہم ان کے پاس

الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

ہدایت بھیجتے رہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں○ جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا

ایمان لاتے ہیں○ اور جب ان پر پڑھا جاتا ہے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ہمارے رب کی طرف سے یہ حق ہے

كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا

ہم تو اسے پہلے ہی مانتے تھے○ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کی وجہ سے دوگنا بدلہ ملے گا

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا

اور بھلائی سے برائی کو دور کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں○ اور جب بے ہودہ بات

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ

سنتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے اعمال تم پر سلام ہو

لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ

ہم بے سمجھوں کو نہیں چاہتے○ بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے

يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ

جسے چاہے اور وہ ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے○ اور کہتے ہیں اگر ہم تیرے ساتھ ہدایت پر چلیں تو اپنے ملک سے

مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا

اچک لئے جائیں کیا ہم نے انہیں حرم میں جگہ نہیں دی جو امن کا مقام ہے جہاں ہر قسم کے میووں کا رزق

مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٥٧ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ

ہماری طرف سے پہنچایا جاتا ہے لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے ۝ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنے

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا

سامانِ عیش پر نازاں تھے سو یہ ان کے گھر ہیں کہ ان کے بعد آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم اور

نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٥٨ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا

ہم ہی وارث ہوئے ۝ اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک ان کے بڑے شہر میں

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝٥٩

پیغمبر نہ بھیج لے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حال میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں ۝

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ

اور جو چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور اس کی زینت ہے جو چیز اللہ کے

اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٠ ع

ہاں ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے کیا تم نہیں سمجھتے ۝

افاداتِ محمود:

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ الخ

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جا رہی ہے کہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کون راہ راست پر آئے گا اور کون نہیں آئے گا۔ کیونکہ ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے استعدادوں کا فرق رکھا ہے۔ اسی پر اسلام میں داخل ہونے یا نہ ہونے کا مدار ہے۔ یہ بات نہ تو آپ کے علم میں، اور نہ اختیار میں۔ آپ اپنا فرض منصبی خوش اسلوبی سے ادا کیا کیجیے۔ ایسے لوگوں کے مسلمان ہونے نہ ہونے کے متعلق آپ سے سوال نہ کیا جائے گا۔

صحیحین میں ہے کہ یہ آیت حضورؐ کے چچا ابو طالب بن عبد المطلب کے متعلق نازل ہوئی۔ جب وہ قریب المرگ ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ دیکھا کہ ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن امیہ دونوں عبد مناف کے سرہانے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا سے فرمایا کہ کلمہ پڑھ لو تاکہ میں قیامت کے دن آپ کی سفارش کر سکوں، لیکن ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ دونوں ابو طالب کو مسلسل تلقین کرتے رہے کہ اپنے والد عبد المطلب کی ملت پر قائم رہنا اور اس سے انحراف نہ کرنا۔ چنانچہ ابو طالب کے آخری الفاظ یہ

تھے۔

علی ملة عبد المطلب یعنی میں عبدالمطلب کے دین پر مر رہا ہوں۔ابو طالب کے دل میں ایمان کی حقانیت اور محمد عربیؐ کی رسالت کی صداقت تقریباً بیٹھ چکی تھی، لیکن وہ کچھ غلط مشیروں کے مشوروں کے باعث اور کچھ خود بھی اس بات کو باعث عار سمجھ رہے تھے کہ لوگ کہیں گے جہنم کی آگ سے ڈر کر اسلام قبول کیا۔اس لیے اسلام قبول کرنے سے تو انکار کر دیا اور کہا کہ زندگی بھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت کی، ان کا ساتھ دیا، ان سے دشمنوں کے وار روکے تو وہ اس وجہ سے کیا کہ یہ بھائی عبداللہ کی نشانی اور در یتیم ہیں۔ان کا ساتھ دینا ہمارا خاندانی ونسبی فریضہ تھا (نہ کہ شرعی)۔بعض لوگ حضرت عباسؓ کا قول نقل کر کے اس سے ابو طالب کے مسلمان ہونے پر استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عباسؓ نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی مسلمان ہو گیا تھا؟ لیکن حضرت عباسؓ کے قول سے یہ استدلال درست نہیں ہے۔کیونکہ اصول حدیث کا یہ مشہور ضابطہ ہے کہ راوی تحمل حدیث کے وقت اور ادا حدیث کے وقت مسلمان ہونا چاہیے۔بعض محدثین کے ہاں تحمل حدیث کے وقت تو ایمان شرط نہیں ہے لیکن ادا حدیث کے وقت ایمان شرط ہے اور یہی قول درست ہے۔کیونکہ بہت سے صحابہ کرام سے بہت سی روایتیں ایسی ملتی ہیں کہ تحمل حدیث حالت کفر میں اور اداء حدیث حالت ایمان میں ہے اور اگر پہلے والے ضابطے پر عمل کیا جائے تو احادیث کا ایک بڑا حصہ رد اور ضائع ہو جائے گا لیکن اس بات پر تمام محدثین متفق ہیں کہ اگر کوئی روایت ایسی ہے کہ اس کا راوی بوقت تحمل حدیث اور بوقت ادا حدیث کافر ہو تو وہ روایت قابل قبول نہیں ہے اور حضرت عباسؓ مذکورہ بالا قول کی یہی پوزیشن ہے کہ حضرت عباسؓ نے ایمان لانے سے قبل اس کو سنا اور بیان کیا لیکن ایمان لانے کے بعد انہوں نے کبھی یہ روایت بیان نہیں فرمائی لہٰذا یہ قابل قبول نہیں ہے۔پھر جب ابو طالب فوت ہو گئے تو حضرت علیؓ نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عمک الضال قدمات یعنی تیرے گمراہ چچا کا انتقال ہو گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فواریہ'' یعنی اس کو مٹی میں چھپا دو۔حضورؐ نے اس کے لیے دفن کا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو عام طور پر عربی زبان اور احادیث میں استعمال کیا گیا ہے اور نہ ہی غسل، جنازہ وغیرہ کا ذکر ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضور کے الفاظ سے یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ابو طالب مسلمان نہیں ہوا تھا، بلکہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوا تھا۔جیسا کہ اس کے اپنے آخری الفاظ بھی بتا رہے ہیں۔حضورؐ چچا کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے بہت پریشان ہو رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ آپ اپنے فرائض منصبی ادا کرتے رہیے اور بعض لوگوں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے گھل گھل کر اپنی جان نہ کھپایئے۔

أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا

پھر کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو

فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ

سو وہ اسے پانے والا بھی ہو اس کے برابر ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا فائدہ دیا پھر وہ قیامت کے دن پکڑا ہوا

الْمُحْضَرِينَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ

آئے گا○ اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا میرے شریک کہاں ہیں جن کا تم

تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا

دعویٰ کرتے تھے جن پر الزام قائم ہوگا وہ کہیں گے اے رب ہمارے! وہ یہی ہیں جنہیں ہم نے بہکایا تھا

أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ

انہیں ہم نے گمراہ کیا تھا جیسا کہ ہم گمراہ تھے ہم تیرے روبرو بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے○ اور کہا جائے گا

ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ

اپنے شریکوں کو پکارو پھر انہیں پکاریں گے تو وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور عذاب دیکھیں گے کاش یہ

كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

لوگ ہدایت پر ہوتے○ اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا تم نے پیغام پہنچانے والوں کو کیا جواب دیا تھا○ پھر

عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

اس دن انہیں کوئی بات نہیں سوجھے گی پھر وہ آپس میں بھی نہیں پوچھ سکیں گے○ پھر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے

فَعَسَىٰ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ

سو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوگا○ اور تیرا رب جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے پسند کرے انہیں

لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

کوئی اختیار نہیں ہے اللہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے○ اور تیرا رب جانتا ہے جو ان کے

صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ

سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو ظاہر کرتے ہیں○ اور وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کی

وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۷۰ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۝ کہہ دو بھلا یہ تو بتاؤ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے

الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا

قیامت تک رات ہی رہنے دے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی لائے کیا

تَسْمَعُوْنَ ۝۷۱ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ

تم سنتے نہیں ہو ۝ کہہ دو بھلا یہ تو بتاؤ اگر اللہ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک دن ہی

الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۷۲

رہنے دے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے رات لائے جس میں آرام پاؤ کیا تم دیکھتے نہیں ہو ۝

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام پاؤ اور اپنے رب کا فضل تلاش کرو

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ

اور تاکہ تم شکر کرو ۝ اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا وہ کہاں ہیں جنہیں تم میرا شریک

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۷۴ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

سمجھتے تھے ۝ اور ہر امت میں سے ایک گواہ نکال کر لائیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو

فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۷۵ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ

تب جان لیں گے کہ سچی بات اللہ ہی کی تھی اور جو جھوٹ بنایا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا ۝ بے شک قارون

مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ

موسیٰ کی قوم میں سے تھا پھر ان پر اکڑنے لگا اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے تھے کہ اس کی کنجیاں

لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا اترا مت بے شک اللہ اترانے والوں کو

الْفَرِحِيْنَ ۝۷۶ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ

پسند نہیں کرتا ۝ اور جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر حاصل کر اور اپنا حصہ دنیا میں سے

مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَآ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ

نہ بھول اور بھلائی کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝٧٧ قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي ۚ أَوَلَمْ

بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۝ کہا یہ تو مجھے ایک ہنر سے ملا ہے جو میرے پاس ہے کیا اسے

يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ

معلوم نہیں کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی امتیں جو اس سے قوت میں

مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۝٧٨

بڑھ کر اور جمعیت میں زیادہ تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا ۝

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ

اپنی قوم کے سامنے اپنے ٹھاٹھ سے نکلا جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے اے کاش ہمارے لئے بھی ویسا ہی ہوتا

لَنَا مِثْلَ مَآ أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝٧٩ وَقَالَ الَّذِينَ

جیسا کہ قارون کو دیا گیا ہے بے شک وہ بڑے نصیب والا ہے ۝ اور علم والوں نے

أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ

کہا تم پر افسوس ہے اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لایا اور نیک کام کیا

لَا يُلَقَّاهَآ إِلَّا الصَّابِرُونَ ۝٨٠ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ

مگر صبر کرنے والوں کے سوا نہیں ملا کرتا ۝ پھر ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر اس کی ایسی

مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝٨١ وَأَصْبَحَ

کوئی جماعت نہ تھی جو اسے اللہ سے بچا لیتی اور نہ وہ خود بچ سکا ۝ اور وہ

الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن

لوگ جو کل اس کے مرتبہ کی تمنا کرتے تھے آج صبح کو کہنے لگے کہ ہائے شامت اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے

يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَآ أَن مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ

روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا

وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾
ہائے کافر نجات نہیں پا سکتے ○

ع

افاداتِ محمود:

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى الخ

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا، لیکن اس کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ وہ نظریاتی طور پر فرعونیوں کا ساتھ دے رہا تھا۔ ظالمانہ حکومتوں کی ہمیشہ یہ روش رہی ہے کہ جن لوگوں کو دبانا اور ان کا خون چوسنا مقصد ہوتا ہے تو وہ ان ہی کے رشتہ داروں کو اپنے ساتھ ملا کر انھیں استعمال کرتی رہتی ہیں۔ قارون، حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون کی عزت وعظمت کو دیکھ کر جلتا رہتا تھا۔ کبھی کہتا کہ چونکہ میں سرمایہ دار ہوں، لہٰذا میری قدر و منزلت ان کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ آخر کار اسے حضرت موسیٰؑ کے خلاف یہ تدبیر سوجھی کہ ایک فاحشہ عورت کو بڑی رقم کا لالچ دے کر تیار کیا کہ جب حضرت موسیٰؑ کسی مجلس میں زنا کے مفاسد اور سزا وغیرہ کا تذکرہ کریں تو لوگوں کے سامنے کہنا کہ حضرت موسیٰؑ نے میرے ساتھ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰؑ کسی مجمع میں دیگر گناہوں کے ساتھ زنا کی قباحتیں بیان فرمارہے تھے کہ اس عورت نے آگے بڑھ کر حضرت موسیٰؑ پر الزام تراشی کی۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کو شدید اور مضبوط قسمیں دے کر پوچھا جس میں اللہ تعالیٰ کے غضب کا بھی ذکر تھا تو وہ عورت گھبرا گئی اور اس نے حقیقت اور صحیح صورت حال بیان کردی کہ یہ سب کچھ مجھ کو قارون نے پیسہ دے کر سکھایا تھا۔ یہ سب حضرت موسیٰؑ کو بدنام کرنے کے لیے تھا، ورنہ اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے اس کے لیے بددعا کی۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اسے مال سمیت زمین میں دھنسا دیا اور زمین اسے برابر کھینچتی چلی جارہی ہے۔ (العیاذ باللہ)

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ

یہ آخرت کا گھر ہم انہیں کو دیتے ہیں جو ملک میں ظلم

عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور نیک انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے ○ جو بھلائی لے کر آیا اسے

خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا

اس سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آیا پس برائیاں کرنے والوں کو وہی سزا ملے گی

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ

جو کچھ وہ کرتے تھے ○ جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں لوٹنے کی جگہ پھیر لائے گا

قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ

کہہ دو میرا رب خوب جانتا ہے کہ ہدایت کون لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں پڑا ہوا ہے ○ اور تمہیں

تَرْجُوْۤا اَنْ یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا

امید نہ تھی کہ تم پر کتاب اتاری جائے گی مگر تمہارے رب کی مہربانی ہوئی پھر تم کافروں کی

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَادْعُ

طرفداری نہ کرنا ○ اور وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے بعد اس کے کہ تم پر نازل ہو چکی ہیں

اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ (وقف لازم)

روک نہ دیں اور اپنے رب کی طرف بلا اور مشرکوں میں ہرگز شامل نہ ہو ○ اور اللہ کے ساتھ اور کسی معبود کو نہ پکار

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے ○

رکوعاتہا ۷ ۲۹ سورۃ العنکبوت مکیۃ ۸۵ آیاتہا ۶۹

سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲

کیا لوگ خیال کرتے ہیں یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لائے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی ۝

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

اور جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے انہیں بھی آزمایا تھا سو اللہ انہیں ضرور معلوم کرے گا جو سچے ہیں اور

لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ

ان کو بھی جو جھوٹے ہیں ۝ کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ

برا ہے جو فیصلہ کرتے ہیں ۝ جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو سو اللہ کا وعدہ

لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ

آرہا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ۝ اور جو شخص کوشش کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے کے لئے کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بے شک اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے ۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷

ہم ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے ۝

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

شریک بنائے جسے تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان تم سب نے لوٹ کر میرے ہاں ہی آنا ہے تب میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے ۝

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَمِنَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ہم انہیں ضرور نیک بندوں میں داخل کریں گے ○ اور کچھ

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب انہیں اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے لوگوں کی تکلیف کو

كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ

اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد پہنچے تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ تھے

اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اور کیا اللہ جہان والوں کے دلوں کی باتوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہے ○ اور البتہ اللہ انہیں ضرور معلوم کرے گا

اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۞ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا

جو ایمان لائے اور البتہ منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا ○ اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں تم ہمارے طریقہ پر

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ

چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۞ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَ

بے شک وہ جھوٹے ہیں ○ اور البتہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ اور کتنے بوجھ اور

لَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۞ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى

البتہ قیامت کے دن ان سے ضرور پوچھا جائے گا ان باتوں کے متعلق جو وہ بناتے تھے ○ اور ہم نے نوح کو اس کی

قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ

قوم کی طرف بھیجا پھر وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہے پھر انہیں طوفان نے آ پکڑا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۞ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞

اور وہ ظالم تھے ○ پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور ہم نے کشتی کو جہان والوں کے لئے نشانی بنا دیا ○

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اور ابراہیم کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو تو اگر تم سمجھ رکھتے ہو

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ أَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ إِفْكًا ؕ

تمہارے لئے یہی بہتر ہے○ تم اللہ کے سوا بتوں ہی کی عبادت کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو

إِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں سو تم

عِنْدَ اللهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَإِنْ

اللہ ہی سے روزی مانگو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے○ اور اگر

تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلٰغُ

تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے بہت سی جماعتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو بس کھول کر

الْمُبِيْنُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ إِنَّ ذٰلِكَ

پہنچا دینا ہی ہے○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پہلی دفعہ مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا بے شک یہ

عَلَى اللهِ يَسِيْرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ

اللہ پر آسان ہے○ کہہ دو ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی دفعہ پیدا کیا پھر

اللهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ إِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ

اللہ آخری دفعہ بھی پیدا کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے○ جسے چاہے گا

مَنْ يَّشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

عذاب دے گا اور جس پر چاہے رحم کرے گا اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے○ اور تم زمین

فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ ع

اور آسمان میں عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللهِ وَلِقَائِهٖٓ أُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَأُولٰٓئِكَ

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں اور اس کے ملنے سے انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں اور ان کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ إِلَّآ أَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ أَوْ

دردناک عذاب ہے○ پھر اس کی قوم کا اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ اسے مار ڈالو یا

حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

جلا ڈالو پھر اللہ نے اسے آگ سے نجات دی بے شک اس میں ان کے لئے نشانیاں ہیں جو ایماندار ہیں ○

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ

اور کہا تم اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو لئے بیٹھے ہو تمہاری آپس کی محبت دنیا کی

الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ

زندگی میں ہے پھر قیامت کے دن ایک دوسرے کا انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر

بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ

لعنت کرے گا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہو گا اور تمہارے لئے کوئی بھی مددگار نہ ہو گا ○ پھر اس پر لوط ایمان لایا

وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ

اور ابراہیم نے کہا بے شک میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بے شک وہ غالب حکمت والا ہے ○ اور ہم نے اسے

اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ

اسحٰق اور یعقوب عطا کیا اور اس کی نسل میں نبوت اور کتاب مقرر کر دی اور ہم نے

اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ

اسے اس کا بدلہ دنیا میں دیا اور وہ آخرت میں بھی البتہ نیکوں سے ہو گا ○ اور لوط کو بھیجا جب

قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ

اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ

نہیں کی ○ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور تم ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلس میں

فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ

برا کام کرتے ہو پھر اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ تو ہم پر اللہ کا عذاب

اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾

لے آ اگر تو سچا ہے ○ کہا اے میرے رب ان شریر لوگوں پر میری مدد کر ○

افاداتِ محمود:

اس سورۃ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان فرمائی کہ محض ایمان کا دعویٰ کرنا کافی نہیں ہے، بلکہ ایمان والوں کو آزمایا جائے گا۔ کیونکہ انسان جب مٹی کا برتن خریدتا ہے تو اسے ٹھونک بجا کر دیکھتا ہے کہ کہیں ٹوٹا ہوا تو نہیں ہے اور پانی تو لیک نہیں ہوتا۔ لہٰذا جس ایمان کے عوض اتنی بڑی جنت ملنے کا وعدہ ہے، جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے اور لمبائی تو اللہ ہی بہتر جانتے ہیں، اس ایمان کی بھی جانچ یقیناً ہوگی کہ کتنا مضبوط ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے سخت امتحان انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے اور پھر درجہ بدرجہ، جو انبیاء کے جتنے قریبی ہوتے ہیں، اس حساب سے ان کا امتحان ہوتا ہے۔ آگے پھر ایمان والوں کو تسلی دی ہے کہ ان پر جو سختیاں ہو رہی ہیں انھیں یقین دلایا جا رہا ہے کہ ان کے عوض اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بہت کچھ تیار کر رکھا ہے۔

اس کی مزید وضاحت کے لیے آگے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ مختصراً بیان فرمایا ہے کہ حضرت نوح نے اللہ کے دین کی کتنی مدت تبلیغ فرمائی، لیکن وہ نافہم و نااہل قوم نہ مانی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو طوفان سے ہلاک کر دیا اور حضرت نوحؑ کی شان کو اور بلند فرمایا۔ اس طرح حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے اللہ کے دین کی وجہ سے بے مثال مشقتیں اٹھائیں، لیکن ان کے پائے استقلال کو ذرہ برابر جنبش نہ ہوئی۔

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ مفسرین نے اس کے متعدد معانی لکھے ہیں۔ (۱) ایک یہ ہے کہ راہ زنی اور ڈاکے ڈالتے ہو (۲) دوسرا یہ ہے کہ لوگوں کو پکڑ کر ان سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ (۳) اور تیسرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر مرد اور عورت کا جوڑا پیدا فرمایا اور وہ شرائط عدیدہ کے ساتھ ایک دوسرے سے مستفید ہوتے ہیں اور فطرت سلیمہ کے بھی یہی بات قریب تر ہے، لیکن قوم لوط نے عورت کو چھوڑ کر مردوں سے خواہش پوری کی تو مندرجہ بالا آیت کا یہی مطلب ہے کہ صحیح و راست راستہ چھوڑ کر غلط راہ پر چلتے ہو۔

وَتَأْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ''الْمُنْكَرَ'' سے مراد یا تو عام بری باتیں ہیں جو عام طور پر مجلسوں میں کی جاتی ہیں یا کفار کی بری مجالس کی باتیں کہ وہ نبی کے خلاف مشورے، جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ کرتے تھے۔ منکر سے مراد ہوا زور سے خارج کر کے گوز مارنا بھی ہے اور قوم لوط کے لوگ محفلوں میں ہوا زور سے خارج کرتے تھے، جس کی آواز لوگ سنتے تھے۔ لہٰذا زور سے ہوا خارج کرنا کہ اس کی آواز لوگوں تک پہنچ جائے جائز نہیں ہے۔ ایک طالب علم نے اس کے عدم جواز پر یوں استدلال کیا کہ اخراج الریح بالصوت حرام ہے۔ چونکہ یہ صوت عورت ہے اور صوت عورت حرام ہے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے یہ استدلال سن کر اس طالب علم کو پانچ روپے انعام دیا تھا۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے کہنے لگے ہم اس بستی کے لوگوں کو

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ

ہلاک کرنے والے ہیں یہاں کے لوگ بڑے ظالم ہیں○ کہا اس میں لوط بھی ہے

قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ٘ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ كَانَتْ

کہنے لگے ہم خوب جانتے ہیں جو اس میں ہے ہم لوط اور اس کے کنبہ کو بچالیں گے مگر اس کی بیوی وہ

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی○ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس آئے تو اسے اس کا آنا برا معلوم ہوا اور تنگ

ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۗ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ

دل ہوئے فرشتوں نے کہا خوف نہ کر اور غم نہ کھا بے شک ہم تجھے اور تیرے کنبہ کو بچالیں گے مگر تیری بیوی

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ

پیچھے رہنے والوں میں ہوگی○ ہم اس بستی والوں پر اس لئے کہ بدکاری کرتے رہے ہیں

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں○ اور ہم نے عقلمندوں کے لئے اس بستی کا نشان نظر آتا ہوا

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

چھوڑ دیا○ اور مدین کے پاس ان کے بھائی شعیب کو بھیجا پس کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ

اور قیامت کے دن کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ○ سو انہوں نے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ ۫ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟

اسے جھٹلایا تب انہیں زلزلہ نے آ پکڑا پھر وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے○ اور ہم نے عاد اور ثمود کو

وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

ہلاک کیا اور تمہیں ان کے کچھ مکانات بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ

اور انہیں راہ سے روک دیا حالانکہ وہ سمجھ دار تھے ○ اور قارون اور فرعون

وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا

اور ہامان کو ہلاک کیا اور البتہ ان کے پاس موسیٰ نشانیاں بھی لے کر آئے تھے پھر انہوں نے ملک میں سرکشی کی اور

كَانُوا سَابِقِينَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا

وہ بھاگ کر نہ جا سکے ○ پھر ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا پھر کسی پر تو ہم نے

عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ

پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے کسی کو کڑک نے آ پکڑا اور کسی کو ان میں سے زمین میں

الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا

دھنسا دیا اور کسی کو ان میں سے غرق کر دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے لیکن وہی

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ

اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے ○ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا حمایتی بنا رکھے ہیں

كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ

مکڑی کی سی مثال ہے جس نے گھر بنایا اور بے شک سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہے

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ

کاش وہ جانتے ○ بے شک اللہ جانتا ہے جسے وہ اس کے سوا پکارتے ہیں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا

اور وہ غالب حکمت والا ہے ○ اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں وہی سمجھتے ہیں

إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

جو علم والے ہیں ○ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور پر بنایا ہے بے شک اس میں

لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾

ایمان والوں کے لئے بڑی نشانی ہے ○

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ

جو کتاب تیری طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو بیشک نماز بے حیائی

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا

اور بری بات سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو○ اور اہل کتاب سے

اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا

نہ جھگڑو مگر ایسے طریقہ سے جو عمدہ ہو مگر جو ان میں بے انصاف ہیں اور کہہ دو ہم اس پر ایمان لائے

بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہونے والے ہیں○

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی ہے پھر جنہیں ہم نے کتاب دی تھی وہ تو اس پر ایمان لائے ہیں اور

هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا

ان میں سے بھی کچھ لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور ہماری آیتوں کا کافر ہی انکار کیا کرتے ہیں○ اور اس سے پہلے نہ تو

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٤٨﴾ بَلْ هُوَ

کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتا تھا اس وقت البتہ باطل پرست شک کرتے○ بلکہ وہ

اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٩﴾

روشن آیتیں ہیں ان کے دلوں میں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں کا صرف ظالم ہی انکار کرتے ہیں○

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ

اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہ اتریں کہہ دو نشانیاں تو اللہ ہی کے اختیار میں ہیں اور میں تو بس

اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ

کھول کر سنا دینے والا ہوں○ کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾

اس میں رحمت ہے اور ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے○

افاداتِ محمود:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ الخ بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو نماز انسان کو بے حیائی اور بری باتوں سے نہ روکے وہ نماز انسان کو اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ دور کر دیتی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ بنتی ہیں۔ جو گناہ ان نمازوں کے درمیانی اوقات میں کیے جاتے ہیں۔ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ تم میں سے اگر کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ پانچ وقت اس میں غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں۔آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں تین چیزیں ہونی چاہئیں، یہ تب نماز کہلائے گی۔ اخلاص، خشیت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

فالا خلاص یامره بالمعروف والخشية تنهاه عن المنكر وذكر الله القران يامره وينهاه

(ابن کثیر)

پس اخلاص انسان کو بھلائیوں پر برانگیختہ کرتا ہے اور خشیت اسے برائیوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر قرآن کریم ہے جو انسان کو اچھائیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے منع کرتا ہے۔

یہاں عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ نماز تو پڑھتے ہیں، لیکن بے حیائی اور بری باتوں سے باز نہیں آتے؟ اس کے قریب قریب وہ سوال ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ حضورؐ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے، لیکن صبح کو چوری کرتا ہے یعنی نمازی ہونے کے باوجود چور ہے۔کیا نماز اسے چوری سے نہیں روکتی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب وہ اس گناہ سے رک جائے گا۔محققین نے اس سوال کے کئی جوابات دیے ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔نماز کی صفت مذکورہ مشروط ہے اہتمام صلوٰۃ کے ساتھ۔جیسا کہ متعدد احادیث میں ترک صلوٰۃ اور ترک جماعت پر متعدد اور مختلف النوع وعیدات وارد ہوئی ہیں۔لہٰذا جو لوگ اہتمام نہیں کریں گے، وہ نماز سے پوری طرح مستفید نہیں ہو سکیں گے۔دوسری بات یہ ہے کہ نماز کی ہیئت کذائیہ ابتداء میں محدود وقت تک اور بعد میں زندگی کی ہر گھڑی میں انسان کو اعمال سیئہ سے روکتی ہے۔یعنی ابتداء میں تو جتنا وقت نماز میں گزرتا ہے، اس وقت انسان اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔قیام، قرأۃ، رکوع، سجدہ اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہتا ہے اور ہر طرح گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔پھر وقت کے ساتھ ساتھ اقامت صلوٰۃ انسان کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے اور انسان کے قلب کا آئینہ اس قدر صاف وشفاف ہوتا ہے کہ اس میں چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نظر آتا اور محسوس ہوتا ہے۔انسان اس سے بچنے کی سعی بلیغ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتا ہے۔اس طرح نمازی گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

نماز کی تاثیر جن باتوں کی وجہ سے ختم ہوتی ہے، ان سے بچنا بھی ضروری ہے۔ جیسے حدیث میں ہے کہ حرام لقمہ جب پیٹ میں پڑ جاتا ہے تو چالیس دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح دیگر اسباب وعلل کو بھی سمجھ لینا چاہیے۔ دیکھئے کہ ایک افسر ہم جیسا انسان ہوتا ہے، لیکن اس کے دفتر میں لوگ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ کھجلی تک نہیں کرتے۔ اب سوچیے شہنشاہ علی الاطلاق کے دربار میں حاضری کے کتنے آداب درکار ہوں گے۔ کیا ہم نمازوں میں وہ آداب بجالاتے ہیں؟ حضرت گنگوہیؒ کے ہاں ایک دیہاتی بیعت ہونے کے لیے آیا اور کہا کہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں، لیکن کسی عمل کی پابندی نہیں کروں گا۔ حضرت نے فرمایا فقط ایک کام کرنا یعنی نماز پڑھنا۔ اس نے تسلیم کرلیا اور نماز پڑھنے لگا۔ چند دن میں تمام گناہ چھوٹ گئے اور تمام اعمال پابندی سے کرنے لگا۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے۔ ذکر سے مراد ذکر باللسان بھی ہوسکتا ہے اور ذکر بالجنان بھی مراد ہوسکتا ہے۔ ذکر باللسان تو جیسے سبحان اللہ، الحمد للہ وغیرہ مختلف اذکار ہیں۔ بعض مخصوص بالاوقات (یعنی مخصوص اوقات کے اذکار) بعض علی الاطلاق من دون وقت وعدد (وقت اور عدد کی پابندی سے آزاد) ہیں اور ذکر بالجنان سے مراد دھیان ہے کہ ہر وقت انسان کو اللہ کا دھیان نصیب ہو۔ اس صورت میں نہ تو جھوٹ بولے گا، نہ غیبت کرے گا، نہ کم تولے گا وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا بندے کے لیے بہت بڑی بات ہے۔ حضرت عبداللہ بن ربیعہؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس نے پوچھا کیا تو ''وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ'' کا مفہوم سمجھتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! حضرت کے استفسار پر میں نے کہا کہ اس سے مراد تسبیح، تمجید اور تلاوت کلام پاک ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تم نے درست کہا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب تم لوگوں کو کسی بات کا حکم دیتے ہیں یا تمھیں کسی بات سے منع فرماتے ہیں تو تمھیں یاد کرتے ہیں۔ بس تو اللہ تعالیٰ کا تمھیں یاد کرنا بہت بڑا اعزاز ہے، بنسبت اس کے کہ تم اللہ کو یاد کرو۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ الخ

دعوت دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کی بات دلیل کے ساتھ رد کرو اور اُمید رکھو کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے دے گا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ظالم وہ لوگ ہیں جنھوں نے معاہدہ توڑا تھا۔ جیسے بنوقریظہ اور بنونضیر۔ لہٰذا بنونضیر نے عہد شکنی کی تو بنونضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور بنوقریظہ کے ساتھ معاملہ دوسرے طریقے سے ہوا، کیونکہ وہ دغابازی کر کے انسانیت کے مقام سے گر گئے تھے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

کہہ دو اللہ میرے اور تمہارے درمیان

شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا

گواہ کافی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹ پر ایمان لائے اور اللہ کا

بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۗ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى

انکار کیا وہی نقصان پانے والے ہیں ○ اور تجھ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اگر ایک وعدہ مقرر نہ ہوتا

لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ۗ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ

تو ان پر عذاب آجاتا اور البتہ ان پر اچانک آئے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ تجھ سے عذاب

بِالْعَذَابِ ۗ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

جلدی مانگتے ہیں اور بیشک دوزخ کافروں کو گھیر لینے والی ہے ○ جس دن عذاب انہیں ان کے

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ

اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے گھیر لے گا اور کہے گا جو تم کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو ○ اے میرے بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

جو ایمان لائے ہو میری زمین کشادہ ہے پس میری ہی عبادت کرو ○ ہر جاندار موت کا مزہ

الْمَوْتِ ۗ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

چکھنے والا ہے پھر ہمارے ہی پاس پھر کر آؤ گے ○ اور جو ایمان لائے اور نیک کام کیے البتہ ہم انہیں

مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ نِعْمَ اَجْرُ

جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں ہمیشہ رہیں گے عمل کرنے والوں کا

الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ

کیا اچھا بدلہ ہے ○ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے

رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ○ اور البتہ اگر تو

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ج
ان سے پوچھے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا تو ضرور کہیں گے اللہ نے
فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَ یَقْدِرُ لَہٗ ط
پھر کہاں الٹے جا رہے ہیں○ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے○ اور البتہ اگر تو ان سے پوچھے آسمان سے کس نے پانی اتارا
فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ ط قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ط بَلْ
پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا کہیں گے اللہ نے کہہ دو سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے لیکن
اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع
ان میں سے اکثر نہیں سمجھتے○

افاداتِ محمود:

یَوْمَ یَغْشٰہُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِہِمْ الخ

اس سے مراد آخرت کا عذاب ہے جو انسان کو ہر طرف سے گھیر لے گا، جیسے حدیث میں ہے کہ جس مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ مال قیامت کے دن سانپ بن جائے گا اور صاحب مال کو ڈستا جائے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا وہ مال ہوں جس سے تم نے حقوق واجبہ ادا نہیں کیے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہے

سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ عنقریب بطور طوق وہ مال ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے۔ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِہِمْ پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہنائی جائیں گی اور جہنم کا عذاب تو ویسے بھی چاروں طرف سے انسان کو ہوتا رہے گا جیسا کہ ظاہر ہے (اعاذنا اللہ منہا)

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا الخ

یعنی میرے بندو اگر چہ کسی جگہ لوگ تمہیں تنگ کرتے ہیں اور یکسوئی سے عبادت نہیں کرنے دیتے تو میری زمین بڑی فراخ ہے۔ کسی اور جگہ چلے جاؤ اور وہاں عبادت کرو۔ رہی یہ بات کہ وطن اور خانہ کعبہ وغیرہ کو چھوڑ دو گے تو ان کے چھوٹنے کا غم ہوگا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک نہ ایک دن موت نے آ لینا ہے اور یہ سب کچھ ویسے بھی چھوٹ جانا ہے، لیکن اس میں تو شان بندگی نہیں ہے۔ پھر تو مجبوراً سب کچھ چھوڑنا پڑے گا، لیکن مزہ تو یہ ہے کہ اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے عزیز و اقارب جائیدادیں، رفقاء اور بچوں کو خیر باد کہہ دیا جائے۔ جیسا کہ صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ۭ وَاِنَّ

اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا

اصل زندگی عالم آخرت کی ہے کاش وہ سمجھتے ۝ پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خاص اعتقاد سے

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا

اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں ۝ تاکہ ناشکری کریں

بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا

اس نعمت کی جو ہم نے انہیں دی تھی اور مزے اڑاتے ہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا ۝ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنا دیا ہے

وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور لوگ ان کے آس پاس سے اچک لئے جاتے ہیں کیا یہ لوگ جھوٹ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ۝

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب اس کے پاس آئے کیا

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ

دوزخ میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے ۝ اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سجھا دیں گے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

اور بیشک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ الخ یعنی دنیا کی زندگی چندروزہ ہے۔ یہ تو ہر طرح گزر سکتی ہے۔ خواہ دکھ ہو یا سکھ، لیکن آخرت کی ابدی ودائمی زندگی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہاں سکھ کے بغیر گزارہ دشوار ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الخ بیت اللہ اور خانہ کعبہ کے مجاور ہونے کی وجہ سے قریش مکہ جہاں جاتے تھے ان کی عزت وتکریم ہوتی تھی اور ہر قسم کے بیرونی خطرات کے مامون ومحفوظ تھے۔ کوئی ان کو بری نظر سے نہیں دیکھ سکتا تھا مگر پھر بھی گمراہ تھے۔ بتوں کے نام کی نذریں اور منتیں مانتے تھے۔ اگر اتفاق سے وہ کام ہو جاتا تو بتوں کے احسان

مند اور شکر گزار ہوتے تھے اور اُن سے ان کی محبت اور زیادہ ہو جاتی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے بڑے احسانات کو فراموش کیے ہوئے تھے۔

سُبُلَنَا سبل سبیل کی جمع ہے۔ مراد تمام راستے ہیں یعنی ہدایت کے تمام راستے سمجھا دیں گے۔ واللہ اعلم

رکوعاتہا ۳۰ سُورَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ ۸۴ آیاتہا

آیتیں ۶۰ سورۃ روم مکی ہے رکوع ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾

روم مغلوب ہو گئے ○ نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ○

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۗ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ

چند ہی سال میں پہلے اور پچھلے سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور اس دن مسلمان

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ

خوش ہوں گے ○ اللہ کی مدد سے مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہ غالب رحم والا ہے ○ اللہ کا

اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

وعدہ ہو چکا اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○ دنیا کی

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا

زندگی کی ظاہر باتیں جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہی ہیں ○ کیا وہ اپنے

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

دل میں خیال نہیں کرتے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے عمدگی سے

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ

اور وقت مقرر تک کے لئے بنایا ہے اور بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں ○ کیا

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا

انہوں نے ملک میں پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلوں کو کیسا انجام ہوا وہ ان سے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ

بھی بڑھ کر قوت والے تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا تھا اور ان سے بہت زیادہ آباد کیا تھا اور ان کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٩ ؕ
ان کے رسول معجزات لے کر بھی آئے تھے پھر اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۝
ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا
پھر برا کرنے والوں کا انجام بھی برا ہی ہوا اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کی
بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع
ہنسی اڑاتے رہے۝

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ سے قبل دو طاقتیں مشہور اور قوی تھیں۔ رومیوں کی طاقت اور ایرانیوں یعنی مجوسیوں کی طاقت۔ یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے حریف تھے۔ باقی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں ان دونوں کے رحم وکرم پر ہوتی تھیں۔ بعض سلطنتیں قیصر روم سے منسلک تھیں اور بعض کسریٰ سے منسلک تھیں۔ ان دو بڑی طاقتوں کا آپس میں جنگ کا تبادلہ رہتا تھا۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ روم میں چونکہ نصاریٰ رہتے تھے وہ اہل کتاب تھے، لہٰذا مذہباً اور طبعاً مسلمان انھیں اپنے قریب سمجھتے تھے اور ایران میں مجوسی آباد تھے جو کہ مشرک تھے، لہٰذا مشرکین مکہ ان کو اپنا حلیف اور قریبی خیال کرتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ اگر رومی کسی محاذ پر مغلوب ہو جاتے تو مشرکین مکہ مسلمانوں کو طعنہ دیتے اور ڈراتے دھمکاتے کہ جس طرح ایرانیوں سے رومی ہار گئے ہیں اور ان کے مقابلہ میں کمزور پڑ گئے ہیں، اسی طرح تم لوگ ہمارے مقابلہ میں کمزور پڑ جاؤ گے اور مغلوب ہو جاؤ گے اور اگر ایرانی کسی جگہ مغلوب ہوتے اور رومی غالب آ جاتے تو مسلمان خوش ہوتے اور اس کو اپنے لیے نیک فال قرار دیتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے چند سال بعد رومیوں اور ایرانیوں میں شدید جنگ ہوئی جس میں ایرانی غالب اور رومی مغلوب ہو گئے اور مصر وغیرہ بڑے بڑے علاقے نصاریٰ کے ہاتھ سے نکل گئے اور بیت المقدس میں نصاریٰ کی سب سے بڑی صلیب کو توڑ دیا اور بے شمار پادریوں کو قتل کیا اور بادی النظر میں قیصر کی طاقت مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ حتیٰ کہ خود اس کو قسطنطنیہ میں پناہ لینا پڑی اور ظاہری اسباب بالکل ایسے نہ تھے کہ دوبارہ وہ جمع خاطر ہو کر ایرانیوں پر حملہ کر سکے۔ اس واقعہ پر مشرکین مکہ نے خوب خوشی کے شادیانے بجائے اور مسلمانوں سے کہنے لگے کہ جو حشر رومیوں کا ایرانیوں نے کیا ہے، وہی حشر ہم بھی تمہارا کریں گے۔ عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ روم نازل کر کے مسلمانوں کو خوش خبری دی کہ اگرچہ اس وقت رومی مغلوب ہو گئے ہیں، لیکن آئندہ چند سال میں وہ دوبارہ غالب ہو جائیں گے۔ اس پیش گوئی کے نتیجے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب

مشرکین مکہ سے کہا کہ رومی مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے۔ چونکہ ظاہری اسباب رومی سلطنت کے حق میں بالکل نہ تھے، اس وجہ سے مشرکین مکہ اس بات کو نہایت بعید از فہم خیال کر رہے تھے۔ وہ صدیق اکبرؓ سے کہنے لگے کہ اگر واقعی مستقبل قریب میں رومی جیتیں گے تو آپ ہمارے ساتھ شرط لگالیں۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے تین اونٹوں کی شرط لگالی لیکن بیچ میں جو وقت مقرر کیا گیا وہ تین یا پانچ سال کا تھا۔ شرط مقرر کرنے کے بعد آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیا کہ میں نے مشرکین مکہ کے ساتھ مذکورہ شرط باندھ لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط کی اس صورت کے متعلق حرمت یا کراہت کے حوالہ سے تو کچھ ارشاد نہیں فرمایا کیونکہ اس وقت شرط باندھنا حرام نہیں ٹھہرا تھا، لیکن یہ ارشاد فرمایا کہ اونٹوں کی تعداد بے شک تین سے بڑھا دو، لیکن وقت بھی بڑھا دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ یعنی رومی چند سال میں غالب ہوں گے۔ یہاں وقت کا تعین نہیں ہے، لہٰذا حضرت صدیق اکبرؓ نے اونٹوں کی بھی تعداد بڑھائی اور وقت بھی بڑھا دیا۔ مدت ۵ سال کے بجائے ۹ سال کر دی گئی۔

لفظ ''بِضْعَ'' ''بِضْعٌ'' سے بنایا ہے اور ''بضع'' جملہ من اللحم تبضع یعنی گوشت سے جو ٹکڑا الگ کیا جائے اسے بضع کہا جاتا ہے اور بضع کے متعلق امام راغب المفردات میں لکھتے ہیں:

والبضع بالکسر المنقطع من العشر ویقال ذالک لما بین الثلاث الی العشرۃ وقیل بل ھو فوق الخمس دون العشرۃ (المفردات)

اور ''بضع'' بالمکسوہ کے ساتھ اس عدد کو کہا جاتا ہے جو دس سے الگ کیا گیا ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''بضع'' کا اطلاق تین سے دس تک پر ہوتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''بضع'' پانچ سے اوپر اور دس سے نیچے عدد کو کہا جاتا ہے۔

تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ ''بضع'' کا اطلاق دس سے کم عدد پر ہوتا ہے۔ لہٰذا حضورؐ کے ارشاد پر صدیق اکبرؓ نے وقت بڑھا دیا اور یہ پیش گوئی بدر کے معرکہ کے وقت پوری ہوئی۔ ایک طرف تو مسلمان غزوۂ بدر کی کامیابیوں کی خوشیاں منا رہے تھے کہ اُسی وقت یہ اطلاع بھی آ گئی کہ رومی بھی خدائی پیش گوئی کے مطابق ایرانیوں پر غالب ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی خوشی میں اور اضافہ ہوا۔ شرط میں اونٹوں کی تعداد چونکہ ایک سو کر دی گئی تھی اور مشرکین میں سے ابی ابن خلف سے یہ شرط لگائی گئی تھی اور وہ جنگ بدر میں حضور کے ہاتھ سے زخمی ہو گیا تھا تو کسی ضامن کے ذریعہ اس سے لیے گئے۔ لہٰذا سو اونٹ حضرت صدیق اکبرؓ کو اس شرط سے حاصل ہوئے۔ جب آپ سو اونٹ لے کر آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو صدقہ کر دو۔ اس وقت اگرچہ شرط حرام نہ تھی، لیکن حضرات انبیاء کو فطرت سلیمہ عطا ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نبوت ملنے سے قبل اور نبوت ملنے کے بعد راست فیصلے کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نبوت ملنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں شراب نوشی اور بت

پرستی جیسی آلودگیوں کی نفرت ڈال دی تھی۔ایک دو دفعہ رضاعی والدہ حضرت حلیمہؓ کے ہاں سے آ کر مکہ شہر میں شادی میں شریک ہوا جس میں ڈھول باجے بجائے جا رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے مجھ پر زبردست نیند طاری فرما دی۔صبح سورج کی تپش نے مجھے جگایا، جبکہ وہ محفل برخاست ہوگئی اور میرے کانوں میں قطعی طور پر کوئی ڈھول باجے کی آواز نہیں پڑی۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہ اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر اس کے پاس لوٹ کر آؤ گے ○

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ

اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار ناامید ہو جائیں گے ○ اور ان کے معبودوں میں سے کوئی ان کی

شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

سفارش کرنے والا نہ ہوگا اور اپنے معبودوں سے منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن لوگ جدا جدا ہو جائیں گے ○

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا

پھر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے سو وہ بہشت میں خوش حال ہوں گے ○ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ

جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ

ڈالے جائیں گے ○ پھر اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو ○ اور

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور پچھلے پہر بھی اور جب دو پہر ہو ○ زندہ کو مردہ سے

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع

اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ○

افاداتِ محمود:

حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ بعد والی آیت میں ارشاد ہے کہ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ تو معلوم ہوا کہ امساء بعد الزوال وقبل المغرب سے الی طلوع الفجر ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں مٹی سے بنایا پھر تم انسان بن کر پھیل رہے ہو○ اور

اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً

اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لئے تمہیں میں سے بیویاں پیدا کیں تا کہ ان کے پاس

وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

چین سے رہو اور تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں○ اور اس کی

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا مختلف ہونا ہے بیشک اس میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں○

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کے فضل کا تلاش کرنا ہے بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ

سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں○ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہیں خوف اور امید دلانے کو بجلی دکھاتا ہے اور

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

اوپر سے پانی برساتا ہے پھر اس سے زمین کو خشک ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے بے شک اس میں عقلمندوں کے لئے

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

نشانیاں ہیں○ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تمہیں

دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ

پکار کر زمین میں سے بلائے گا اسی وقت تم نکل آؤ گے○ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کے

لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ

حکم کے تابع ہیں○ اور وہی ہے جو پہلی بار بناتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور وہ اس پر آسان ہے اور

الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ

آسمانوں اور زمین میں اس کی شان نہایت بلند ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے○ وہ تمہارے لئے تمہارے ہی

مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا

حال کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کیا جن کے تم مالک ہو وہ اس میں جو ہم نے تمہیں دیا ہے تمہارے

رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

شریک ہیں پھر اس میں تم برابر ہو تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنوں سے ڈرتے ہو اس طرح ہم

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ

عقل والوں کے لئے آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں ○ بلکہ یہ بے انصاف بے سمجھے اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں پھر کون

يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

ہدایت کر سکتا ہے جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ○ سو تو ایک طرف کا ہو کر دین پر سیدھا منہ کئے

حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ

چلا جا اللہ کی دی ہوئی قابلیت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی بناوٹ میں ردوبدل نہیں یہی

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

سیدھا دین ہے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اسی کی طرف رجوع کئے رہو

وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ

اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ

اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور کئی فرقے ہو گئے سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے ○ اور لوگوں کو

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً

جب کوئی دکھ پہنچتا ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اسے پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ

تو ایک گروہ ان میں سے اپنے رب سے شرک کرنے لگتا ہے ○ تاکہ جو ہم نے انہیں دیا ہے اس کی ناشکری کریں سو فائدہ اٹھالو عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

تمہیں معلوم ہو جائے گا ○ کیا ہم نے ان کے لئے کوئی سند بھیجی ہے کہ وہ انہیں شرک کرنا بتا رہی ہے ○

وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے گذشتہ اعمال کے سبب سے
أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن
دکھ پہنچتا ہے تو فوراً نا امید ہو جاتے ہیں ○ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے
يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ
رزق کشادہ کرتا ہے اور تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ پھر رشتہ دار
حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ
اور محتاج اور مسافر کو اس کا حق دے یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا
اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۳۸﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ
چاہتے ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں ○ اور جو سود پر تم دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے
فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ
سو اللہ کے ہاں وہ نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ دیتے ہو جس سے اللہ کی رضا چاہتے ہو سو یہ وہی لوگ ہیں
هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿۳۹﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ
جن کے دُونے ہوئے ○ اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا
هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا
کیا تمہارے معبودوں میں سے کبھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے وہ پاک ہے اور ان کے شریکوں سے
يُشْرِكُونَ ﴿۴۰﴾
بلند ہے ○

ع

افاداتِ محمود:

وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ الخ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب بادل آتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پریشانی اور غم کے آثار نمودار ہو جاتے تھے آپ مسجد تشریف لے جاتے اور نماز پڑھ کر دعا میں مشغول ہو جاتے۔ بادلوں کی خیریں اللہ تعالیٰ سے مانگتے اور شرور سے پناہ مانگتے۔

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ الخ اب اللہ تعالیٰ ایک مثال کے ذریعہ مشرکین کو سمجھاتے ہیں کہ تم اپنے اموال و

کپڑوں وغیرہ میں کسی کو شریک کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہو حالانکہ تمہارے اموال، جائیدادیں بھی عارضی ہیں اور اُن پر تمہاری ملکیت بھی عارضی ہے۔ تو پھر میرے بندوں کو میری خدائی میں اور میری عبادات میں کیوں شریک کرتے ہو؟ جبکہ آسمان زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کو میں نے پیدا کیا ہے اور ان پر ہمیشہ میری ملکیت رہے گی۔ ایسے لوگ بڑے ظالم ہیں یہ انصاف نہیں کرتے ہیں۔

فِطْرَتَ اللّٰہِ الخ یہ مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہے فعل محذوف کے لیے جو کہ اتبع فعل امر کا صیغہ ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے

بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا

بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں ○ کہہ دو ملک میں چلو پھرو اور دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾ فَأَقِمْ

جو لوگ پہلے گزرے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا ان میں سے اکثر مشرک ہی تھے ○ سو تو اپنا

وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ

منہ سیدھی راہ پر سیدھا رکھ اس سے پہلے کہ وہ دن آپہنچے جسے اللہ کی طرف سے پھرنا نہیں اس دن لوگ

يَصَّدَّعُونَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾

جدا جدا ہوں گے ○ جس نے کفر کیا سو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جس نے اچھے کام کئے تو وہ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں ○

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾

تاکہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ انہیں اپنے فضل سے بدلہ دے بیشک اللہ ناشکروں کو پسند نہیں کرتا ○

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ خوشخبری لانے والی ہوائیں چلاتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی مہربانی کا کچھ مزہ چکھادے اور تاکہ

الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ اس کے فضل سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ○ اور ہم تم سے پہلے کتنے رسول

مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ

اپنی اپنی قوم کے پاس بھیج چکے ہیں سو ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا جو

أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ

گنہگار تھے اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی ○ اللہ وہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے

فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى

پھر وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر اسے آسمان میں جس طرح چاہے پھیلا دیتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ

پھر تو مینہ کو دیکھے گا کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے تو وہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

خوش ہو جاتے ہیں○ اور اگرچہ ان پر برسنے سے پہلے وہ ناامید تھے○

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ

پھر تو اللہ کی رحمت کی نشانیوں کو دیکھ کہ زمین کو خشک ہونے کے بعد کس طرح سرسبز کرتا ہے بیشک وہی مردوں کو پھر

الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے○ اور اگر ہم ایسی ہوا چلائیں کہ جس سے وہ کھیتی کو

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

زرد دیکھیں تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگ جائیں○ بے شک تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہروں کو آواز سنا سکتا ہے

اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں○ اور تم اندھوں کو ان کے الٹے راستے سے سیدھے راستہ پر نہیں لا سکتے تم تو بس انہیں لوگوں کو سنا سکتے ہو

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ

جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی ماننے والے ہیں○ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت سے پیدا کیا پھر

مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا

کمزوری کے بعد قوت عطا کی پھر قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا بنایا جو چاہتا ہے

يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ

پیدا کرتا ہے اور وہی جاننے والا قدرت والا ہے○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

ہم ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے اسی طرح وہ الٹے جاتے تھے○ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان

وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

دیا گیا تھا کہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو سو یہ قیامت کا ہی دن ہے

وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٥٦ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ

لیکن تمہیں اس کا یقین ہی نہ تھا ۝ تو اس دن ظالموں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝٥٧ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

توبہ قبول کی جائے گی ۝ اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے اور اگر تم ان کے سامنے

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي

کوئی نشانی پیش کرو تو یہ کافر کہہ دیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو ۝ جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٥٩ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ

ان کے دلوں پر یوں ہی مہر کر دیتا ہے ۝ سو تو صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے

الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝٦٠ ع

وہ تجھے بے برداشت نہ بنا دیں ۝

افاداتِ محمود:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ الخ قرآن کریم میں جہاں جہاں ریاح کا لفظ آیا ہے تو اس سے مراد رحمت و برکت والی ہوائیں ہیں اور ریح کا لفظ زیادہ تر عذاب کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ جو ادنیٰ تامل اور تدبر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

آیاتها ۳۴ (۳۱) سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ (۵۷) رکوعاتها ۴

آیتیں ۳۴ سورۃ لقمان مکی ہے رکوع ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ

یہ آیتیں حکمت والی کتاب کی ہیں ○ جو نیک بختوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ○ وہ جو

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں ○ یہی لوگ اپنے

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ

رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ○ اور بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی

لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ

باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اس کی ہنسی اڑائیں ایسے لوگوں کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا

ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں

كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

گویا اس کے دونوں کان بہرے ہیں سو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

کام کئے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں ○ جہاں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا سچا وعدہ ہو چکا اور وہ زبردست

الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

حکمت والا ہے ○ آسمانوں کو بے ستون بنایا تم انہیں دیکھ رہے ہو اور زمین میں مضبوط پہاڑ رکھ دیئے تاکہ

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا

تمہیں لے کر ادھر ادھر نہ جھکے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے مینہ برسایا پھر ہم نے

فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِنْ
زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں ○ یہ تو اللہ کی ساخت ہے پھر مجھے دکھاؤ کہ اس کے سوا غیر نے کیا
دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١١﴾ ع
پیدا کیا ہے بلکہ ظالم صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ○

افاداتِ محمود:

سورۂ نمل کی طرح سورۂ لقمان کی ابتدائی آیتیں بھی سورۂ بقرہ کی مشابہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ الخ سورت کی ابتداء میں محسنین ومتقین کی صفات بیان کرنے کے بعد اب اشقیاء وعصاۃ کی کچھ علامتیں بتلائی جاتی ہیں۔ لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگ ایسے شقی اور ازلی بد بخت ہیں کہ قرآن اور رسول کی ہدایات کے مقابلہ میں لوگوں کو فضول گوئی اور لہو ولعب میں مبتلا کرتے رہتے ہیں اور قرآن سے ان کو باز رکھنے کی سعی نامشکور کرتے ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو تھوک آسمان کی طرف پھینکی جاتی ہے وہ پھینکنے اور تھوکنے والے کے منہ پر آ پڑتی ہے۔

شانِ نزول

مذکورہ آیت کے شانِ نزول کا واقعہ صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ رؤسائے کفار میں سے نضر بن حارث بغرض تجارت فارس جاتا۔ وہاں سے قصوں اور کہانیوں پر مشتمل کتب خرید کر لاتا اور پھر لوگوں کو قرآن کریم سے دور رکھنے کے لیے ان کو شاہان عجم کے قصے سناتا اور کہتا دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو قرآن میں قوم عاد وثمود کے قصے سناتے ہیں۔ پھر نماز پڑھنے کا بھی کہتے ہیں۔ صدقہ وزکوٰۃ کا بھی حکم کرتے ہیں۔ کبھی (جہاد میں) جانیں قربان کرنے کا حکم دیتے ہیں اور میں تم لوگوں کو رستم واسفندیار کے قصے سناتا ہوں جس میں سننے کے سوا کچھ نہیں کرنا پڑتا۔

نیز اس نے ایک لونڈی خرید رکھی تھی۔ یہ لوگوں کو حضورؐ کی پر نور مجالس سے دور رکھنے کے لیے اس کا ناچ گانا سنواتا تھا اور تماش بینی کی مجلسیں منعقد کرتا تھا۔

قرآنی ہدایات عام ہیں۔ یہ شانِ نزول کے ساتھ مختص نہیں ہیں۔ لہٰذا جو عمل انسان کو اعمال صالحہ سے باز رکھے اور ان میں رکاوٹ بنے۔ وہ جائز نہیں ہے۔ چنانچہ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں:

کل ما اشغلک عن عبادۃ اللہ وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغناء ونحوھا

ہر وہ کام جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کر دے جیسے قصہ گوئی، ہنسانے کے لیے باتیں کرنا، گانے اور دیگر خرافات تو یہ سب لہو الحدیث میں شامل وداخل ہیں۔ حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کے لیے تین قسم کا کھیل جائز ہے۔ گھوڑ دوڑ (۲) تیراندازی اور نشانہ بازی (۳) اور بیوی سے ملاعبت۔ یہ تینوں کام لہو ولعب سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ان میں مصالح متعدد اور فوائد عدیدہ ہیں جو کہ ادنیٰ تامل اور غور وفکر کرنے والوں پر عیاں ہیں۔

اس زمانہ میں تو گانے والی لونڈیاں اور فضول قصوں اور کہانیوں پر مشتمل کتب لہو الحدیث کا مصداق تھیں، لیکن آج کل اگر کوئی شخص ریڈیو خرید لیتا ہے تو گویا اس نے ان تمام خرافات کا سامان کر لیا۔ اب کسی لونڈی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر کوئی ٹی وی اور کیبل وغیرہ لگوا دے تو ظلمات بعضھا فوق بعض کے مصداق ہیں۔ اب تو گویا پوری بے حیائی اور تمام خرافات گھر کی چار دیواری کے اندر میسر ہیں۔ (العیاذ باللہ)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ

اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر

لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے ○

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک کرنا

لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

بڑا بھاری ظلم ہے ○ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو

وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ○ اور اگر تجھ پر اس بات کا

عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي

زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کو تو جانتا بھی نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ

الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

نیکی سے پیش آ اور ان لوگوں کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو گئے پھر تمہیں لوٹ کر میرے ہی پاس آنا ہے پھر میں

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ

تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے ○ بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو

فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اللہ اس کو حاضر کر دے گا بے شک اللہ بڑا باریک بین (اور) باخبر ہے ○

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ

بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت آئے اس پر صبر کیا کر

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي

بیشک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہیں ○ اور لوگوں سے اپنا رخ نہ پھیر اور زمین میں

الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ

اترا کر نہ چل — بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ○ — اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کر

وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ع

اور اپنی آواز کو پست کر — بیشک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے ○

افاداتِ محمود:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ الخ

حضرت لقمانؒ کے متعلق اختلاف ہے کہ نبی تھے یا نہیں؟ سوائے ایک قول کے باقی جمہور امت اس بات پر متفق ہے کہ وہ نبی نہ تھے۔ وہ اعلیٰ درجہ کے ولی تھے۔ نیز حضرت لقمان حکیم کا زمانہ بھی کسی صحیح روایت کے مطابق متعین نہیں۔ اکثر حضرات نے لکھا ہے کہ حضرت داوٗدؑ کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ حضرت لقمان پیغمبر تو نہ تھے لیکن پاکیزہ نفس اور صالح و خدا ترس آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو غیر معمولی عقل وفہم، دانش وفراست عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے عقل کے ذریعہ ایسی باتیں کھولیں جو حضرات انبیاء کی وحی اور احکام خداوندی کے عین مطابق تھیں۔ جیسا کہ اُمت مسلمہ میں موافقات عمرؓ ہیں۔ حضرت لقمان حبشی غلام تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ بے مثال عقل وشعور آپ کو کیونکر نصیب ہوا؟ تو فرمایا خاموشی کی وجہ سے۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ الخ ظلم کی تعریف علماء نے لکھی ہے:

وضع الشئ فی غیر محله یعنی کسی چیز کو اُس کے مقام سے مختلف مقام پر رکھنا ظلم ہے اور شرک سب سے بڑا ظلم اس وجہ سے ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے جیسا کہ ارشاد ہے **ولقد کرمنا بنی ادم** الخ یعنی ہم نے بنی آدم کو شرافت بخشی اور تمام چیزوں کو ان کے کام پر لگا دیا۔ کوئی روشنی فراہم کر رہا ہے۔ کوئی فصلوں میں رنگ بھر رہا ہے۔ کوئی ذائقہ پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس کے باوجود اس خادم کو مخدوم اور اس ساجد و عابد کو معبود بنانا یقیناً بڑا ظلم اور پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ انسان اگر مقصد زندگی کو پورا کرے تو فرشتوں سے افضل ہے۔ عقائد اسلام کی کتابوں میں لکھا ہے کہ انسان دو قسم کے ہیں (۱) خواص جیسے انبیاء و رسل (۲) اور عام انسان۔ اسی طرح فرشتے بھی دو قسم کے ہیں (۱) خواص جیسے جبریلؑ، عزرائیلؑ، اسرافیلؑ وغیرہ (۲) اور عام فرشتے۔ ضابطہ یہ ہے کہ انبیاء و رسل خواص فرشتوں سے افضل ہیں اور خاص فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں اور عام انسان اگر مقصد زندگی کو پورا کرتے ہیں تو وہ عام فرشتوں سے افضل ہیں اور اگر مقصد زندگی کو پورا نہیں کرتے تو پھر جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے **اولئک کالانعام بل ھم اضل** الخ

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ الخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ **لا طاعة**

لمخلوق فی معصیة الخالق یعنی مخلوق کو خوش کرنے کے لیے خالق کو ناراض کرنا معصیت وعصیان ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔ خواہ ماں باپ کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ ابن کثیرؒ نے طبرانی کے حوالہ سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ جب میں مسلمان ہوا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ سعد یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا اپنا پرانا دین چھوڑ دو گے؟ اللہ کی قسم میں نہ کھاؤں گی، نہ پیوں گی، یہاں تک کہ مجھ کو موت آ جائے یا تم اپنا پرانا دین اپنا کر نیا مذہب چھوڑ دو گے۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں میں نے ایک دن بڑی کوشش کی، لیکن اس نے کچھ نہیں کھایا پھر دوسرے دن کوشش کی، لیکن پھر بھی اس نے کچھ نہ کھایا تیسرے دن بھی وہی کیفیت رہی پھر میں نے کہا کہ امی جان اگر تیری سو روحیں ہوں اور تجھ کو بھوک پیاس کی وجہ سے سو بار موت آ جائے تو میں پھر بھی آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ سبحان اللہ بڑی دانش اور ہمت کی بات ہے۔ ایک طرف ممتا کی محبت کی آگ سینہ میں شعلہ زن ہے۔ دوسری طرف ایمان کے بجائے کفر اور بغاوت کی ترغیب ہے یا قاتل امہ کی صدائیں بلند کی جا رہی ہیں لیکن کروڑوں جانیں قربان ہوں استقامت صحابہ کرام پر کہ ان حضرات کے پائے ثبات کو ذرہ برابر لغزش نہ ہوئی۔ فرضی اللہ عنھم وارضاھم واحشرنا معھم فی مأواھم۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ سکھ سے مسلمان ہوئے تھے، ان کی والدہ سکھ تھیں۔ تمام عمر مسلمان نہیں ہوئیں۔ مولانا نے مسلمان ہونے کے بعد تعلیم پائی پھر مدرس ہو گئے اور مدرس بننے کے بعد بھی والدہ کو اپنے ساتھ رکھا۔ یہ بڑے انقلابی آدمی تھے، والدہ کی بڑی خدمت کی اور دین کی بھی بڑی خدمت کی۔ ایک دن والدہ نے کچھ سودا منگایا، مسجد میں جماعت ہو رہی تھی۔ مولانا سودا لانے کی بجائے جماعت میں شامل ہو گئے۔ پہلے نماز پڑھی پھر جا کر سودا لے آئے تو والدہ نے کہا کہ تو نے بڑی دیر کر دی اور غصہ ہو کر حضرت کے سر پر جوتے مارتی رہیں، لیکن حضرت نے اُف تک نہیں کی۔ باوجودیکہ والدہ سکھنی تھیں اور کفر کی حالت میں مری اور مسلمان نہیں ہوئی لیکن ان حضرات نے ''وصاحبھما فی الدنیا معروفا'' کی صحیح مثال قائم کی۔

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ
اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اللہ نے تمہارے کام پر لگا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں
وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا
پوری کر دی ہیں اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں نہ انہیں علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ
كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا
روشنی بخشنے والی کتاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس پر چلو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر چلیں گے
وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾
جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو ○
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ
اور جس نے نیک ہو کر اپنا منہ اللہ کے سامنے جھکا دیا تو اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا
وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
اور آخر کار ہر معاملہ اللہ ہی کے حضور میں پیش ہونا ہے ○ اور جس نے انکار کیا پس تو اس کے انکار سے غم نہ کھا انہیں ہمارے پاس آنا ہے
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ
پھر ہم انہیں بتا دیں گے کہ انہوں نے کیا کیا ہے بیشک اللہ دلوں کے راز جانتا ہے ○ ہم انہیں تھوڑا سا عیش دے رہے ہیں پھر
نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
ہم انہیں سخت عذاب کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے ○ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا ہے
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے کہہ دو الحمد للہ بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے ○ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں
وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ
اور زمین میں ہے بیشک اللہ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے ○ اور اگر وہ جو زمین میں درخت ہیں سب قلم ہو جائیں اور

الْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾

دریا سیاہی اس کے بعد اس دریا میں سات اور دریا سیاہی کے آملیں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے ○

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾ أَلَمْ تَرَ

تم سب کا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد زندہ کرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے ○ کیا تو نے

أَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند کو

وَالْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِي إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ

کام پر لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا اور یہ کہ اللہ تمہارے کام سے خبردار ہے ○ یہ اس لئے کہ

بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ

اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جس کو وہ پکارتے ہیں جھوٹ ہے اور اللہ ہی

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ ع

بلند مرتبہ بزرگ ہے ○ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی کے فضل سے دریا میں کشتیاں چلتی ہیں تا کہ تمہیں اپنی

مِّنْ اٰيٰتِهِ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ

نشانیاں دکھائے بے شک اس میں ہر ایک صابر شاکر کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور جب انہیں سائبانوں کی طرح موج ڈھانک لیتی ہے

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۗ

تو خاص اعتقاد سے اللہ ہی کو پکارتے ہیں پھر جب انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو بعض ان میں سے راہ راست پر رہتے ہیں

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ

اور ہماری نشانیوں سے وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو بدعہد ناشکرگزار ہیں ○ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو

وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهِ ۫ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهِ

اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام

شَيْئًا ۗ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

آئے گا اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا میں نہ ڈال دے اور نہ دغاباز تمہیں اللہ سے

الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي
دھوکہ میں رکھیں۔ بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ
الْاَرْحَامِ ۗ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۗ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ
ماؤں کے پیٹوں میں ہوتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس
اَرْضٍ تَمُوْتُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾
زمین پر مرے گا بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

افاداتِ محمود:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ الخ اللہ تعالیٰ نے کشتی کے ذریعہ ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ جس طرح کشتی سمندر میں چلتی ہے اور مختلف موجوں اور حالات کا سامنا کرتی ہے کبھی تو سخت موجوں کی وجہ سے کشتی میں آہ وفغاں ہوتا ہے نہ باپ کو بیٹے اور نہ بیٹے کو باپ کا خیال ہوتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن کے مناظر المناک اور شدید ہوں گے۔ جہاں بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور دیگر رشتہ دار بھی ایک دوسرے سے بھاگیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ الخ

شانِ نزول

جلالین کے حاشیہ میں یہ روایت موجود ہے کہ حارث بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ قیامت کب آئے گی۔ میں نے بیج زمین میں ڈال دیا ہے، بارش کب آئے گی؟ اور میری بیوی حاملہ ہے۔ آیا وہ بچہ جنے گی یا بچی؟ اور میں آئندہ کل کیا کام کروں گا۔ یہ تو مجھ کو معلوم ہے کہ میری پیدائش فلاں جگہ ہوئی ہے، لیکن یہ ارشاد فرمایئے کہ میری موت کس جگہ اور کس سرزمین پر واقعہ ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے سوالوں کے جوابات کے طور پر یہ آیت نازل فرمادی۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے "مفاتیح الغیب خمس" کے عنوان سے اس کو نقل فرمایا ہے۔

خلاصہ اس آیت کا یہ ہے کہ مغیبات میں دو طرح کے امور ہوتے ہیں۔ امور تکوینیہ اور امور تشریعیہ۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کو امور تشریعیہ کا علم دیا جاتا ہے۔ پبلک کو ان ہی علوم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اخلاقیات، عبادات، معاملات وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں اور تکوینیات کی ضرورت انسان کو اس وجہ سے نہیں ہے کہ انسان مادی اسباب کے ذریعہ تکوینیات پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ مثلاً کسی شخص کو اگر معلوم ہوجائے کہ فلاں وقت اور فلاں گھڑی

میں اس کی موت آئے گی، اب نہ تو وہ اسے ٹال سکتا ہے، نہ ہی اُسے ٹالنے کا حکم ہے، لہٰذا انبیاءؑ کو تکوینیات کا علم نہیں دیا جاتا۔ اگر کسی ایک آدھ جزئیہ کا علم نبی کو بطور خرق عادت دیا جائے تو یہ معجزہ ہوگا اور اگر نبی رسول کے علاوہ کسی ایسے شخص کو دیا جائے جو صحیح اور حقیقی معنوں میں انبیاء کے نقش قدم پر چلنے والا ہو تو یہ کرامت ہوگی۔ البتہ امور تشریعیہ کی طرف انسان ہر وقت محتاج رہتا ہے کہ اللہ کے متعلق اور انبیاء کے متعلق کیا عقیدہ رکھیں گے۔ جنت، جہنم، جن، فرشتے، قبر، حساب کتاب، قرآن کریم، کتب سابقہ وغیرہ کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ نماز کیسے پڑھنی ہے، نکاح کیسے کرنا چاہیے۔ خرید فروخت سے متعلقہ مسائل یہ سب امور تشریعیہ ہیں جن کے بغیر انسان ایک قدم نہیں چل سکتا۔

آیت بالا میں اگرچہ صرف پانچ چیزوں کا ذکر ہے، لیکن اس سے مراد وہی تکوینیات والا ضابطہ ہے۔ یہاں خاص طور پر پانچ کا عدد مراد نہیں ہے۔ آیت میں سب سے پہلے قیامت کے متعلق بتلایا گیا کہ وقوع قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کہ کب آئے گی؟ احادیث سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ دس محرم الحرام کو قیامت آئے گی، لیکن کس سن میں آئے گی یہ علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی پہلی حدیث، حدیث جبرئیل ہے اس میں حضرت جبریل علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال جواب بایں الفاظ منقول ہیں۔

فاخبرنی عن الساعة قال مالمسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون فی البنیان.

(مشکوٰۃ)

تو مجھ کو قیامت کے متعلق بتلایئے کہ (کب آئے گی) آپ نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ جبریلؑ نے کہا تو اس کی علامات کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا لونڈی اپنے مالک یا آقا کو جنے گی اور یہ ہے کہ آپ برہنہ پا، برہنہ جسم، مفلس، فقیر اور بکریاں چرانے والوں کو عالی شان مکانات و عمارات میں زندگی بسر کرتے ہوئے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھو گے۔ دوسری چیز بارش ہے جس کے متعلق فرمایا کہ بارش کس وقت آئے گی اور کس جگہ آئے گی۔ کس زمانہ میں اور مکان میں کتنی ضرورت ہے پھر کون سی بارش نافع اور کون سی ضار ہوگی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ رہی یہ بات کہ محکمہ موسمیات والے جو پیش گوئی کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ مادی اور مصنوعی اسباب کے ذریعہ اگر سمندر میں سے ایک قطرہ کا علم ہو جائے تو یہ اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم بارش کے ایک ایک قطرہ کو محیط ہے۔ اس کے زمان اور مکان کو محیط ہے اور بارش ہونے سے ہزاروں سال قبل اللہ کے علم میں تھا کہ فلاں جگہ اور فلاں وقت بارش ہوگی۔ یہ بھی اللہ کے علم میں تھا کہ اس سے لوگوں کو فائدہ ہوگا یا نقصان۔ جبکہ انسانی علوم یکسر ان صفات سے خالی، عاری، بلکہ عاجز ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم سورہ دہر میں انسان

کو سمیع اور بصیر قرار دے دیا گیا ہے اور یہ دونوں لفظ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے بھی ہیں، لیکن اس لفظی اشتراک سے کوئی، باشعور انسان یہ کبھی تصور بھی نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اور انسان کا سمیع اور بصیر ہونا برابر ہے۔ اسی طرح تیسری چیز جو آیت بالا میں مذکور ہے، وہ یہ ہے کہ ارحام امہات میں جو کچھ ہے وہ بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ انسان نہیں جانتے۔ یہاں بھی بظاہر یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو ایک خاص مدت کے بعد بذریعہ الٹرا ساؤنڈ پتا چل جاتا ہے کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ پھر یہ علم اللہ کے ساتھ کیسے مختص ہوا؟ اس سوال کا جواب بھی مذکورہ بالا جواب کی طرح سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا علم کلی ہے اور کامل ہے۔ ہر طرف سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نطفہ بننے سے قبل اور پھر نطفہ ہی کو علی وجہ البصیرۃ والکمال جانتے ہیں کہ اس سے بچہ بنے گا بھی یا ضائع ہوگا۔ بننے کی صورت میں وہ کامل ہوگا یا ناقص؟ مردہ پیدا ہوگا یا زندہ؟ لڑکا ہوگا یا لڑکی' شقی ہوگا یا سعید۔ پھر اس کی دنیا میں رہنے کی مدت اور زندگی گزارنے کی پوری تفصیل سمیت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ لہٰذا ایسا علم نہ انسانوں کے پاس آسکا ہے، نہ آسکے گا۔ (۴) چوتھی چیز یہ ہے کہ انسان کو یہ علم نہیں ہے کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اگرچہ انسان کا عموماً کچھ نہ کچھ ارادہ تو ہوتا ہے، لیکن پہلا قضیہ یہ ہے کہ یہ یقینی نہیں ہے کہ اس نے کل جس کام کو کرنے کا ارادہ کیا ہے، وہی کرے گا یا کوئی اور کام سامنے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علی کا قول ہے عرفت ربی بفسخ العزائم یعنی میں نے اپنے رب کو وہاں جانا جہاں وہ انسانوں کے ارادے بدل دیتا ہے۔ وہ اگر وہی کام کر رہا ہے جس کا اس نے ارادہ کیا تھا تو پھر بھی اس کی تفصیل نہیں جانتا۔ مثلاً ایک دکاندار کا ارادہ یہی ہے کہ کل بھی دکان پر جاؤں گا اور چلا بھی جاتا ہے، لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ آج اس کا کن کن لوگوں سے پالا پڑے گا۔ گاہک آئے گا یا نہیں۔ وہ دیگر تمام تفصیلات سے بے خبر ہے۔ (۵) پانچویں چیز یہ ہے کہ انسان نہیں جانتا کہ اس کی موت کس جگہ اور کس سرزمین پر واقع ہوگی اور کس حال میں موت آئے گی۔ یہ فقط اللہ ہی جانتے ہیں۔

رکوعاتہا ۳ (۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۷۵) آیاتہا ۳۰

آیتیں ۳۰ سورۃ سجدہ مکی ہے رکوع ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کتاب جہان کے پالنے والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے ○ کیا وہ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

اس نے خود بنائی ہے بلکہ یہ سچی کتاب تیرے رب کی طرف سے ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کے پاس

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ پر آئیں ○ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور

بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

جو کچھ ان میں ہے چھ روز میں بنایا پھر عرش پر قائم ہوا تمہارے لئے اس کے سوا نہ کوئی

وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ

کارساز ہے نہ سفارشی پھر کیا تم نہیں سمجھتے ○ وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے

ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵ ذٰلِكَ

پھر اس دن بھی جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار برس ہوگی وہ انتظام اس کی طرف رجوع کرے گا ○ وہی

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ۙ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا زبردست مہربان ہے ○ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ

اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی ○ پھر اس کی اولاد نچڑے ہوئے حقیر پانی سے

مَّهِيْنٍ ۝۸ۚ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

بنائی ○ پھر اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں

وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا

اور دل بنایا تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو○ اور کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو گئے تو کیا

لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ

پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے بلکہ وہ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں○ کہہ دو تمہاری جان موت کو وہ فرشتہ قبض کرے گا

الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ ع

جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کے پاس لوٹائے جاؤ گے○ اور کبھی تو دیکھے جس وقت منکر

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے اے رب ہمارے ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں پھر بھیج دے کہ اچھے کام کریں

اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ

ہمیں یقین آ گیا ہے○ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت پر لے آتے ولیکن ہماری بات پوری

مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ

ہو کر رہی کہ ہم جنوں اور آدمیوں سے جہنم بھر کر رہیں گے○ تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو

يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّمَا

بھول گئے تھے ہم نے تمہیں بھلا دیا اور اپنے کئے کے بدلہ میں ہمیشہ کا عذاب چکھو○ بس ہماری

يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

آیتوں پر تو وہ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۱۵ السجدۃ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا

بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے○ اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے

وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۱۶ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ

پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ خرچ بھی کرتے ہیں○ پھر کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں ان کی

اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۷ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا

آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی ہے○ کیا مومن اس کے برابر ہے جو نافرمان ہو

يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ

برابر نہیں ہو سکتے○ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے ان کاموں کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے

نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا

مہمانی میں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں○ اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کا ٹھکانا آگ ہے جب وہاں سے

اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ

نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اس میں پھر لوٹا دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ

جھٹلایا کرتے تھے○ اور ہم انہیں قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ

تاکہ وہ باز آجائیں○ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جسے اس کے رب کی آیتوں سے سمجھایا جائے پھر وہ ان سے منہ موڑے

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ

ہمیں تو گنہگاروں سے بدلہ لینا ہے○ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر آپ اس کے

مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ

ملنے میں شک نہ کریں اور ہم نے ہی اسے بنی اسرائیل کے لئے راہ نما بنایا تھا○ اور ہم نے ان میں سے

اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ڜ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین بھی رکھتے تھے○ بے شک تیرا رب ہی

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے○ کیا انہیں اس سے بھی رہنمائی نہ ہوئی کہ

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ

ان سے پہلے ہم نے کتنی جماعتیں ہلاک کر دی ہیں جن کے گھروں میں یہ چلتے پھرتے ہیں بیشک اس میں بڑی نشانیاں ہیں

اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ

پھر کیا وہ سنتے بھی نہیں○ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو خشک زمین کی طرف رواں کر کے اس سے کھیتی

زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ
نکالتے ہیں جس سے ان کے چارپائے اور وہ خود بھی کھاتے ہیں پھر کیا وہ دیکھتے نہیں○ اور کہتے ہیں کہ
مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ
اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا○ کہہ دو کہ فیصلہ کے دن
الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ
کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی○ سو ان سے کنارہ کر اور انتظار کر
إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾
وہ بھی انتظار کر رہے ہیں○

افاداتِ محمود:

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ○

روئے زمین پر جو بھی کام ہو رہے ہیں، چھوٹے ہوں یا بڑے، عرش عظیم سے اس سلسلہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کا حکم لے کر زمین پر اترتے ہیں اور پھر وہ کام اللہ کی طرف سے کرتے ہیں اس دن جس کی مقدار ۱۰۰۰ ہزار سال ہے۔ مفسرین نے اس آیت کے مختلف مطلب بیان کیے ہیں۔ جن کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ ہے کہ فرشتے ایک ہی دن میں اللہ کا حکم لے کر آسمانوں سے زمین پر اترتے ہیں اور اسی دن پھر آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔ فرشتے یہ کام اگرچہ ایک دن میں کرتے ہیں لیکن تمہاری گنتی کے اعتبار سے اس کی مقدار ایک ہزار سال ہے کیونکہ آسمان و زمین کے درمیان مسافت ایک طرف سے پانچ سو برس کی ہے۔ تو یہ آنا جانا اگر انسان کرتا تو دنیا کے دنوں اور مہینوں کے اعتبار سے ہزار سال لگ جاتے۔ جیسا کہ قصر صلوٰۃ کے لیے تین دن کا سفر اور مسافت شرط ہے، لیکن آج کل ہوائی جہاز اور دیگر تیز رو سواریاں اسے چند گھنٹوں میں طے کرتی ہیں۔ چنانچہ تفسیر روح البیان (در لغت فارسی) میں ہے۔

پس عروج میکند سوئے آسماں در روزے کہ ہست اندازہ او ہزار سال از انچہ شما شمار میکنید سالے دوازدہ ماہ و ماہی سی روز یعنی فرشتہ فرومی آید از آسمان و بالا میرو د در مدتی کہ اگر آدمی رود و آید جزء ہزار سال میسر نشود زیرا کہ از زمین تا آسمان پانچ صد راہ است پس مقدار نزول و عروج ہزار سال بود (انتہٰی)

فرشتے آسمانوں پر جتنی مدت میں جاتے ہیں تمہاری گنتی کے مطابق وہ ہزار سال کی مدت ہے جو سال کے ۱۲ مہینے اور مہینہ کے ۳۰ دن ہیں، یعنی فرشتوں کا آسمان سے نیچے آنا اور پھر آسمان پر جانا اتنی مدت میں ہے کہ انسان

آئے جائے تو ہزار سال سے کم مدت میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زمین اور آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے تو آمد و رفت والی مدت کی مقدار ہزار سال ہوئی۔

(۲) بعض مفسرین کے ہاں ایک ہزار سال کے لیے دنیا کے کاموں کے انتظامات اور نقشے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ہزار سال تک وہی کام اوامر نواہی وغیرہ چلتے ہیں۔ پھر ہزار سال کے بعد اللہ تعالیٰ اور نظام دے دیتے ہیں۔

(۳) بعض مفسرین کے ہاں اللہ تعالیٰ جو احکام فرشتوں کے حوالہ کرتے ہیں تو سپرد کرنے سے قبل اس انتظام وانصرام میں ایک ہزار سال کا عرصہ گزر جاتا ہے۔

(۴) بعض مفسرین کے ہاں ''یوم'' سے قیامت کا دن مراد ہے یعنی جب سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو وجود بخشا اس وقت سے قیامت کے دن تک یہ دنیا کا نظام چلتا رہے گا پھر قیامت کے دن یہ سارا قصہ ختم ہو کر سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ جائے گا۔ لہٰذا عروج سے مراد رجوع الی اللہ ہے۔ رہی یہ بات کہ یہاں تو ''اَلْفَ سَنَةٍ'' ہے اور دوسری آیت میں ''خمسین اَلْفَ سَنَةٍ'' ہے۔ بظاہر دونوں میں تضاد ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ احوال واہوال قیامت کے اعتبار سے ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کا یہ نہایت ہی طویل دن ایمان والوں کو اتنا محسوس ہوگا جتنا ایک فرض نماز کا وقت ہوتا ہے۔ بعض مفسرین کے ہاں ''الف سنة'' سے مدت مدید مراد ہے۔ لمبی مدت بتلانا مقصود ہے۔ اس لیے کہ عقود میں الف سے زیادہ کوئی عدد نہیں ہے۔ باقی جو کچھ ہے وہ اسی کا ہیر پھیر ہے۔ اسی وجہ سے یہاں الف اور دوسری جگہ خمسین الف آیا ہے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ الخ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی وشفقت کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ بھی محبت کا ایک خاص انداز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے کچھ نعمتیں چھپا کر رکھی ہیں نہ آنکھ نے دیکھی ہیں نہ انسانی قلب پر اس کا خیال گزرا ہے۔ جب انسان دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے تو یہ نعمتیں ان کو پیش کی جائیں گی۔ کچھ جھلکیاں تو میدانِ حشر میں دیکھیں گے اور اصل نظارہ جنت میں دیکھیں گے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک بچہ سکول جاتا ہے تو جو چیزیں اس کی عدم موجودگی میں گھر آجاتی ہیں ماں وہ چیزیں چھپا کر بچے کے لیے رکھ دیتی ہے اور جب بچہ واپس آتا ہے تو ایک ایک چیز اس کو پیش کرتی ہے اور وہ خوش ہوتا رہتا ہے جس کی خوشی کو دیکھ کر ماں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ ۳۳

آیتیں ۷۳ سورۂ احزاب مدنی ہے رکوع ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کو کہا نہ مان بیشک اللہ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور اس کی تابعداری کر جو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف بھیجا گیا ہے بیشک اللہ تمہارے کاموں سے
خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ
خبردار ہے ○ اور اللہ پر بھروسہ کر اور اللہ ہی کارساز کافی ہے ○ اللہ نے کسی شخص کے سینہ میں
قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ
دو دل نہیں بنائے اور نہ اللہ نے تمہاری ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری ماں بنایا ہے اور نہ تمہارے
اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي
منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا بنایا ہے یہ تمہارے منہ کی بات ہے اور اللہ سچ فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ
السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ
بتاتا ہے ○ انہیں ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو اللہ کے ہاں یہی پورا انصاف ہے سو اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں
فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ مَوَالِيْكُمْ ؕ وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ
تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تمہیں اس میں بھول چوک ہوئے تو تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن
مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
وہ جو تم دل کے ارادہ سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ نبی مسلمانوں کے معاملہ میں ان سے بھی زیادہ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ
دخل دینے کا حقدار ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں

اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ
بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو یہ
ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ
بات لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۝ اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے اور نوح
وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝
اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے بھی اور ان سے ہم نے پکا عہد لیا تھا ۝
لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝
تا کہ سچوں سے ان کے سچ کا حال دریافت کرے اور کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے ۝

افاداتِ محمود:

اس سورت میں حلال وحرام سے متعلق متعدد احکام بیان ہوئے ہیں۔ یہ بالترتیب درج ذیل ہیں۔

(۱) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ الخ جہالت کے زمانہ میں لوگوں کا ایک خیال تو یہ تھا کہ جو بھی شخص عجیب اور غریب باتیں کرتا ہے اس کے دو دل ہوتے ہیں جیسا کہ ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے کوئی خطرہ محسوس فرمایا۔ منافقین کہنے لگے کہ آپ کے دو دل ہیں۔ ایک یہاں پر موجود لوگوں کی طرف متوجہ ہے اور دوسرا کہیں دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہے۔

(۲) دوسری بات لوگوں میں یہ مروج تھی کہ جس کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے تھے، پھر اس کو حقیقی بیٹا ہی سمجھتے تھے اور اُسے حقیقی بیٹوں والے تمام حقوق بھی دیتے تھے۔ (۳) تیسری بات یہ تھی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دیتا تو وہ ہمیشہ کے لیے شوہر پر حرام ہو جاتی۔ دوبارہ نکاح کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ اس تیسری صورت کی تفصیل تو سورہ مجادلہ پارہ ۲۸ میں آئے گی۔ بقیہ دونوں باتوں کے متعلق یہاں قدرے تفصیل سے کلام فرمایا گیا ہے۔

شانِ نزول

حضرت زیدؓ کو لوگوں نے غلام بنالیا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے اسے خرید کر پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً پیش فرما دیا۔ ان کی مکمل پرورش حضورؐ کے گھر میں ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے متبنٰی یعنی منہ بولا بیٹا بنایا۔ تمام لوگ اسے زید بن محمد کہا کرتے تھے۔ جب حضرت زیدؓ کے عزیز و اقارب کو معلوم ہوا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے تو اسے لینے کے لیے آ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عزیزوں کے ساتھ جانے کی اجازت بھی مرحمت فرما دی، مگر کاتب ازل نے زیدؓ کی قسمت میں محمد عربیؐ کی خدمت کا فریضہ سرانجام دینا لکھ دیا

تھا۔ اُنھوں نے باوجود اجازت کے ان حقیقی رشتہ داروں کی رشتہ داری کو محمد رسول اللہ کی روحانی رشتہ داری اور آپ کی غلامی پر قربان کر دیا اور وہ حضور ہی کے پاس رہ گئے۔

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے تینوں رسمی خیالات کی تردید فرمادی۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کے بطن میں دو دل نہیں رکھے۔ ہر شخص کا ایک ہی دل ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض لوگوں میں کمالات موجود ہیں، جیسے حضورؐ اور دیگر انبیاءؑ میں تو وہ تمام کمالات نبی میں من جانب اللہ ہوتے ہیں۔ ان میں ان کمالات کی اہلیت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں یہ کمال نصیب فرماتے ہیں۔ جیسے کسی کے لیے دو دل ممکن نہیں۔ اسی طرح ایک بچے کے دو حقیقی باپ اور حقیقی مائیں ممکن نہیں۔ حقیقی باپ وہ ہے جس سے یہ پیدا ہوا ہے۔ اب اگر کسی نے اس کو بیٹا کہنا شروع کیا ہو تو وہ مصنوعی ولفظی باپ تو ہو سکتا ہے لیکن حقیقی نہیں۔ اسی طرح بچے کی حقیقی ماں وہ ہے جس نے بچے کو جنم دیا ہو۔ اب اگر کسی نے بیوی کو ماں کہہ دیا تو کیا وہ بھی حقیقی ماں بن جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ بعض لوگ کسی عورت کو بہن کہنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب یہ حقیقی بہنوں کی طرح ہے اس سے پردہ نہ کرنا حتیٰ کہ اس نوعیت کی بعض منہ بولی بہنیں وصیت کر جاتی ہیں کہ جو منہ بولا بھائی بنا ہوا ہے وہی مجھے قبر میں اُتارے۔ حالانکہ یہ کام جائز نہیں، بلکہ ایک سنگین اور بدترین جرم ہے۔ قرآن کریم نے ایک تو یہ ہدایت کر دی کہ ایسے بچوں کو اپنے حقیقی والدین کی طرف منسوب کرو۔ یہی بات انصاف کی ہے تاکہ انساب اور احکام میراث میں خلل نہ پڑے۔ منہ بولا بیٹا یا بیٹی یا بہن ایسے شخص کے وارث نہیں بن سکتے۔ اس لیے ہر سرکاری وغیر سرکاری کاغذ اور ڈاکومنٹس میں بچے کے حقیقی والد کا نام لکھنا چاہیے۔

ورنہ گناہ گار اور مجرم ہوں گے۔ اسی طرح منہ بولی اولاد کو میراث دینا اور حقیقی وارثوں کو محروم کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

حضورؐ کے منہ بولے بیٹے زید کی شادی اور پھر طلاق:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں لکھا جا چکا ہے کہ جہالت کے زمانہ میں لوگ منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اور اس کی بیوی کو ہمیشہ کے لیے غیر حقیقی والد کے لیے حرام سمجھتے تھے۔ اس قبیح رسم کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر حضرت زیدؓ کے نکاح اور پھر طلاق کا سامان فراہم فرمادیا۔ قصہ یہ ہوا کہ حضرت زینب بنت اُمیمہ حضورؐ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ خاندانی شرافت وحرمت کی حامل تھیں۔ ادھر حضرت زیدؓ، باوجودیکہ جدی پشتی حر اور آزاد تھے، لیکن آپ پر وقتی طور پر غلامی کا داغ لگ چکا تھا۔ حضورؐ نے زیدؓ کے نکاح کا پیغام حضرت زینبؓ کے رشتہ داروں کو دیا تو وہ اس رشتہ پر راضی نہ ہوئے۔ جیسا کہ اسی سورت میں آگے متناً مذکور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے زینبؓ کے گھر والوں کو تنبیہ فرمائی کہ جب اللہ اور اس کے رسول کو اس جگہ زید کا رشتہ پسند ہے تو ان کے حکم کے آگے کسی کو

دم مارنے کی کیا مجال ہے؟ لہٰذا حضرت زینبؓ کے اعزہ نے اپنی مرضی اللہ اور اس کے رسولؐ کی مرضی پر قربان کر دی اور یہ شادی ہو گئی۔

حضرت زیدؓ اور زینبؓ کی شادی ہو جانے کے بعد رفتہ رفتہ حالات خراب ہونا شروع ہو گئے۔ آئے دن حضرت زیدؓ حضورؐ سے شکایت کرتے۔ حضورؐ صبر کی تلقین فرماتے تھے۔ آخر کار حضرت زیدؓ نے حضور سے کہہ ہی دیا کہ حضور میں اس کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے پھر سمجھایا کہ بندۂ خدا وہ لوگ اس رشتہ پر راضی نہ تھے، لیکن میری بھی چاہت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مرضی یہی ظاہر فرمائی تو اب اللہ کے نام کی لاج رکھ اور صبر سے کام لے، لیکن حالات جوں کے توں رہے۔ ادھر حضورؐ یہ سوچ رہے تھے کہ خدانہ خواستہ اگر زید طلاق دے دیتا ہے تو اس کا ازالہ پھر اسی صورت میں ہو سکتا ہے اور ان لوگوں کا دل رکھا جا سکتا ہے کہ میں خود زینبؓ سے شادی کر لوں کیونکہ یہ ان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہوگا۔ اس سے سابقہ غلام سے نکاح کا دھبہ بھی ڈھل جائے گا، لیکن سوچا عام لوگ، خصوصاً منافقین چرچا کریں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس رسم کی تردید آ چکی ہے، لیکن لوگوں کی زبانیں کون روکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ اس رسم کی عملی طور پر بیخ کنی کا ارادہ کر چکے ہیں۔ یہ بات اب ہو کر رہے گی، لہٰذا آپ منافقین و مخالفین کی باتوں کی پروا نہ کیجیے۔ کیا اب تک آپ کی نبوت و رسالت کے متعلق وہ تھوڑی باتیں کر چکے ہیں۔ آخر کار حضرت زیدؓ نے طلاق دے دی اور عدت گزرنے کے بعد خود اللہ تعالیٰ نے حضرت زینبؓ کا نکاح آپؐ سے کر دیا۔ بظاہر تو حضرت زینبؓ اور اس کے عزیز و اقارب کی دل جوئی بھی ہو گئی اور باطنی طور پر قیامت تک آنے والے انسانوں کو زندگی کے اس شعبہ میں ہدایت اور راستہ بھی مل گیا کہ منہ بولا بیٹا لفظی اور مصنوعی بیٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی بیوی بھی لفظی اور غیر حقیقی بہو ہوتی ہے اور متبنیٰ بنانے والا غیر حقیقی سسر ہوتا ہے، لہٰذا مطلقہ یا بیوہ ہونے کی صورت میں اس کا نکاح اُس غیر حقیقی سسر سے جائز ہوگا۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً کر کے دکھا دیا۔

حافظ ابن کثیرؒ نے مسند احمد کے حوالہ سے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب حضرت زینب کی عدت گزر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ سے فرمایا کہ جا کر زینب کو بتا دو کہ شاید اسے حرم نبوی میں جگہ نصیب ہو۔ حضرت زیدؓ نے جب آپؐ کا پیغام پہنچایا تو حضرت زینبؓ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گی کہ جو صورت بہتر ہو وہی پیدا فرما دے۔ یہ کہہ کر آپ مصلے پر تشریف لے گئیں۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم ہی میں اطلاع فرما دی کہ میں نے زینب کا نکاح آپ سے کر دیا ہے۔ اس حکم ربانی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ فرمایا اور بغیر اجازت طلب کیے حضرت زینبؓ کے گھر میں داخل ہو گئے۔ ایک جگہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وکان الذی ولّٰی تزویجها منه هو الله تعالیٰ بمعنی انه اوحی ان یدخل علیها بلا ولی ولا عقد ولا مهر ولا شهود من البشر (ابن کثیر)

یعنی حضورؐ کے ساتھ حضرت زینبؓ کے نکاح کے ولی خود اللہ تعالیٰ تھے اور اللہ تعالیٰ کے ولی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ اب حضرت زینبؓ کے ہاں بغیر کسی ولی سے بات چیت کیے، بغیر کوئی نیا عقد کیے، بغیر مہر کے اور بغیر انسانی گواہوں کے تشریف لے جائیں گے اور حضرت زینبؓ ان ظاہری لوازمات وآداب کے بغیر آپ کے نکاح میں آچکی ہیں۔

حضرت زینبؓ کا اصل نام برہ تھا، لیکن حضورؐ نے تبدیل کر کے زینب رکھ لیا تھا۔ آپ تقریباً ایک سال حضرت زید کے نکاح میں رہی تھیں اور ایک سال بعد پھر حضورؐ کے عقد میں آ گئی تھیں۔ یہ دستکاری جانتی تھیں اور اس محنت و مشقت سے جو رقم مل جاتی، وہ اللہ کی راہ میں خوب خرچ کر دیتی تھیں۔ ایک دفعہ ازواج مطہرات نے حضورؐ سے پوچھا تھا کہ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے کون رحلت فرمائے گی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ ازواج مطہرات نے یہی سمجھا کہ واقعی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے وہی دنیا سے پہلے رخصت ہوگی۔ لہٰذا ہاتھوں کو ناپا تو حضرت سودہؓ کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے، لیکن جب حضرت زینبؓ بنت جحشؓ کا انتقال پہلے ہوا تو اس وقت ازواج مطہرات سمجھ پائیں کہ ہاتھوں کے لمبے ہونے سے مراد ان کی سخاوت تھی، نہ کہ ہاتھوں کی ظاہری لمبائی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت زینبؓ کی شادی جب حضورؐ سے ہوئی تو ہم نے ولیمہ کے کھانا میں گوشت اور روٹی کھائی تھی۔

حضرت زینبؓ سے متعلق ایک اور اہم واقعہ بھی ہے جو آگے سورۂ احزاب میں بھی آ رہا ہے۔ یہ واقعہ بھی اس شادی کا تسلسل ہے، لہٰذا میں یہیں بیان کر دیتا ہوں۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ پر لوگوں کو بلوایا تو آپؐ نے لوگوں کو ہدایات دیں کہ دس دس آدمیوں پر مشتمل حلقہ بناؤ، بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ' لوگ آتے رہے اور کھا کر جاتے رہے، لیکن آخر میں کچھ لوگ آپؐ کے گھر میں کھانا کھانے کے بعد بیٹھ کر باتیں کرتے رہے اور آپ کی نو بیاہتی دلہن حضرت زینبؓ دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھی رہیں۔ آپؐ پر لوگوں کی یہ باتیں اور گھر میں بغیر ضرورت بیٹھنا نہایت شاق گزرا، مگر آپ پر صفت حیا کا غلبہ تھا۔ مہمانوں سے جانے کے لیے کہنا آپ کے کریمانہ اخلاق نے گوارا نہیں فرمایا، لیکن آپ بے چینی کے عالم میں کبھی باہر تشریف لے جاتے، کبھی اندر آ جاتے۔ دیگر ازواج مطہرات کے حجروں میں بھی جا کر ان کا سرسری طور پر حال بھی پوچھا۔ آخر میں لوگوں کو کچھ محسوس ہوا تو وہ چلے گئے۔ حضورؐ نے گھر میں داخل ہوتے ہی دروازہ پر پردہ لٹکا دیا اور تھوڑی دیر کے بعد آیت ''**یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی** الخ نازل ہوئی جب حضورؐ گھر سے باہر آئے تو اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔

حضرت زینبؓ بطور فخر دیگر ازواج مطہرات کے سامنے یہ بیان فرماتیں کہ آپ لوگوں کے نکاح تو زمین پر

آپ کے ولیوں نے کرائے اور میرا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے کرایا۔

جیسا کہ گزشتہ سطور میں بتلایا جا چکا ہے کہ حضرت زید بن حارثہؓ پہلے آزاد تھے۔ایک بار انھیں اُن کی والدہ ساتھ لے کر کہیں جا رہی تھیں کہ زید بن حارثہؓ کو لوگوں نے زبردستی اغوا کر کے غلام بنالیا اور مشہور بازار سوق عکاظ میں بیچ دیا۔پھر بذریعہ حضرت خدیجہؓ یہ حضورؐ کے پاس پہنچے اور جب انہوں نے اپنے والد اور دیگر اقرباء کے مقابلہ میں حضورؐ کے پاس رہنے کو ترجیح دی اور ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو حضورؐ نے ان کو متبنیٰ بنالیا۔یہ زید بن محمد کے نام سے پکارے جانے لگے، لیکن جب اسلام نے ''اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ'' کا ضابطہ نافذ کر دیا تو یہ زید بن حارثہ کے نام سے پکارے جانے لگے۔حضورؐ کی طرف جو نسبت تھی وہ کٹ گئی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کا نام قرآن کریم میں ذکر فرما دیا تا کہ اگر زید بن محمد کہلانے کی منقبت نہ رہی تو یہ عظمت نصیب ہو جائے۔یہ بھی بہت بڑی منقبت و عظمت ہے۔کیونکہ سوائے حضرت زیدؓ کے کسی اور صحابی کا نام قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے۔

عرب تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جس شخص پر غلامی کا داغ لگ چکا ہو اس کو بھی کسی جماعت کا امیر بنایا جا سکتا ہے، لیکن قربان جایئے اسلام کے سنہری اصولوں اور ضابطوں کے کہ غلامی اور آزادی کا فرق مٹا دیا گیا۔غزوۂ موتہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ ہی کو امیر لشکر بنا کر روانہ فرمایا اور اس جنگ میں حضرت زیدؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔اس لشکر میں حضرت جعفرؓ جیسے جلیل القدر جاں نثار صحابہ موجود تھے۔پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں جو لشکر تشکیل دیا، اس پر حضرت اسامہ بن زیدؓ کو امیر مقرر فرمایا۔لوگوں نے کچھ طعن و تشنیع کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم آج اسامہ کی امارت کے متعلق طعن و تشنیع کرتے ہو تو اس کے والد حضرت زیدؓ کی امارت کے متعلق بھی طعن و تشنیع کر چکے ہو، لیکن اللہ کی قسم کہ زید بھی امارت کے اہل تھے اور لوگوں میں مجھ کو پسند تھے اور یہ اسامہ بھی۔ان کے بعد میری نظر میں یہ پسندیدہ شخصیت ہے۔

حضرت اُسامہؓ کی والدہ حبشیہ تھیں۔اس لیے حضرت اُسامہ کی رنگت سیاہ تھی، جبکہ حضرت زید گورے رنگ کے تھے۔بعض جاہل لوگ حضرت اسامہؓ کے نسب کے متعلق لب کشائی کرتے تھے جس سے حضورؐ کو تکلیف ہوتی تھی۔بنو مدلج کے ایک قیافہ شناس شخص ایک دن اتفاق سے آ گئے۔حضرت زید و اُسامہ دونوں ایک ہی چادر کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔دونوں کے قدم باہر تھے۔مدلجی قیافہ شناس نے کہا کہ ان دونوں کے قدم بعض بعض سے ہیں یعنی ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔جیسے عموماً ماں باپ اور اولاد کے درمیان صورت و سیرت میں مشابہت ہوتی ہے۔یہ بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

عن عائشةؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها مسرور التبرق اسارية وجهه فقال الم تسمعي الى ما قال المدلجي لزيد واسامة ورأى اقد امهما ان بعض هذه الاقدام من بعض.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو خوشی کی وجہ سے آپ کا چہرہ کھل رہا تھا۔ پھر فرمایا کیا تو نے سنا نہیں کہ مدلجی (قیافہ شناس) نے حضرت زیدؓ اور اُسامہؓ کے متعلق کیا کہا ہے۔ جب اُن دونوں کے قدموں کو دیکھا تو کہا کہ بے شک یہ قدم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔

کیا قیافہ شناسی حجت شرعیہ ہے؟

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ قیافہ شناسی حجت شرعیہ تو ہے نہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم قائف کے کہنے پر کیونکر خوش ہوئے؟ اس سوال کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ قیافہ شناسی حجت شرعیہ نہیں ہے، لیکن عرب لوگ اس کو دلیل مانتے تھے اور قائف کے کہنے پر اعتماد کرتے تھے، لہٰذا یہاں قائف کا قول ان لوگوں کے خلاف حجت تھا۔ گویا جو لوگ حضرت اُسامہ کے نسب میں شکوک وشبہات کرتے تھے، وہ اپنی ہی دلیل کی روشنی میں مغلوب اور لاجواب ہو گئے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ قیافہ شناسی اگرچہ عندالاحناف حجت نہیں ہے، لیکن شوافع کے ہاں حجت ہے۔ چنانچہ علامہ عسقلانی نے لکھا ہے کہ (۱) قیافہ شناسی شوافع کے نزدیک حجت ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قائف کے قول سے خوشی وتسلی ہوئی ہے اور اگر قیافہ شناسی حجت نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کیونکر خوش ہو سکتے تھے؟ (۲) عندالاحناف قیافہ شناسی اور قول القائف حجت شرعیہ نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے **ولا تقف ما لیس لک به علم** یعنی جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ۔ رہی یہ بات کہ حضورؐ قائف کی بات پر خوش ہوئے، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ الزامی جواب تھا۔ خصم کے لیے قائف کے قول سے معترضین اور طعنہ زنی کرنے والوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو الزام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا "**فلم تقتلون انبیاء الله من قبل ان کنتم مؤمنین**" حالانکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ یہ لوگ سابقہ انبیاء پر بھی ایمان نہ رکھتے تھے، لیکن اب دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم تو سابقہ انبیاء پر ایمان رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو قائف کے قول سے قبل ہی معلوم تھا کہ محض والد کے رنگ کے ساتھ بچے کے رنگ کا نہ ملنا بچے کے حرامی ہونے کی علامت نہیں ہے۔ کئی دفعہ بچے دادا، دادی، نانا اور نانی وغیرہ کے رنگ ڈھنگ پر ہوتے ہیں، جیسا کہ تجربہ شاہد ہے۔ حضورؐ کو حضرت اسامہؓ کے نسب کے متعلق قطعاً کوئی شک وشبہ نہ تھا، لیکن جو لوگ لعن طعن کرنے والے تھے، ان کے ہاں قول القائف حجت تھا۔ لہٰذا ان کی زبانیں بند ہونے کی وجہ سے حضورؐ خوش ہو گئے تھے۔

(۳) امام مالک کے ہاں قیافہ شناس کا قول غلاموں اور لونڈیوں میں حجت ہے اور ازادلوگوں میں حجت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ الخ ایمان والوں سے نبی قریب تر ہوتا ہے، حتیٰ کہ ان کے نفسوں سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے لیے بمنزلہ

والد ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ انسان کا والد اس کے ظاہری وجود اور حیات کا سبب ہوتا ہے، جبکہ نبی امت کی روحانی اور پھر ابدی زندگی کا سبب ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا نبی کا اُمتی پر حق اور اس سے تعلق امتی کے باپ کے تعلق سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک میں تمہیں تمہاری جانوں اور تمہاری اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ اور نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آگے اسی سورت میں ارشاد فرمایا ''ولا ان تنکحوا ازواجه من بعدہٖ ابدا الخ یعنی نبی کی کسی بیوی سے کسی امتی کے لیے کبھی بھی نکاح جائز نہیں ہے۔ اس ضابطہ اور ہدایت پر عمل کرتے ہوئے آپؐ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں سے کسی نے کوئی اور نکاح نہیں کیا، لہٰذا ازواج مطہرات کا امت کے لیے مائیں ہونا محض فضیلت ہی نہیں حقیقت بھی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اے ایمان والو اللہ کے احسان کو یاد کرو جو تم پر ہوا جب تم پر کئی لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر

رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹ اِذْ جَآءُوْكُمْ

ایک آندھی بھیجی اور وہ لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ دیکھ رہا تھا۝ جب وہ لوگ

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ

تم پر تمہارے اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے

وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱

اور تم اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے۝ اس موقع پر ایماندار آزمائے گئے اور سخت ہلا دیئے گئے۝

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا

اور جبکہ منافق اور جن کے دلوں میں شک تھا کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا

غُرُوْرًا ۝۱۲ وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ

صرف دھوکا ہی تھا۝ اور جبکہ ان میں سے ایک جماعت کہنے لگی اے مدینہ والو تمہارے لئے ٹھہرنے کا موقع نہیں سو لوٹ چلو

وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ړ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ مع

اور ان میں سے کچھ لوگ نبی سے رخصت مانگنے لگے کہنے لگے کہ ہمارے گھر اکیلے ہیں اور حالانکہ وہ اکیلے نہ تھے

اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝۱۳ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا

وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے۝ اور اگر کسی طرف سے کوئی ان پر گھس آتا پھر ان سے

الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝۱۴ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ

فساد کی درخواست کی جاتی تو فساد پر آمادہ ہو جاتے اور دیر نہ کرتے مگر بہت ہی کم۝ حالانکہ اس سے پہلے اللہ سے

مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝۱۵ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ

عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے عہد کرنے کی باز پرس ہوگی۝ کہہ دو اگر تم

الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۶

موت یا قتل سے بھاگو گے تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اس وقت سوائے تھوڑے دنوں کے نفع نہیں اٹھاؤ گے۝

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ

کہہ دو کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکے اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے یا تم پر مہربانی

رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ

کرنا چاہے اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار ۝ تحقیق اللہ

اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ

تم میں سے روکنے والوں کو جانتا ہے اور جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ اور لڑائی میں

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ

بہت ہی کم آتے ہیں ۝ تم سے ہمدردی کرتے ہوئے پھر جب ڈر کا وقت آجائے تو تو انہیں دیکھے گا کہ تیری طرف دیکھتے ہیں

اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ

ان کی آنکھیں پھرتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی آئے پھر جب ڈر جاتا رہے تو تمہیں تیز زبانوں سے

بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

طعنہ دیتے ہیں مال کے لالچی ہیں یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ نے ان کے تمام

اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ

اعمال ضائع کر دیئے اور یہ بات اللہ پر بالکل آسان ہے ۝ خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں

وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ

اور اگر فوجیں آجائیں تو آرزو کریں کہ کاش ہم باہر گاؤں میں جا رہیں تمہاری خبریں

اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع ۱۸

پوچھا کریں اور اگر تم میں بھی رہیں تو بہت ہی کم لڑیں ۝

افاداتِ محمود:

غزوۂ خندق یا احزاب:

احزاب حِزْبٌ کی جمع ہے بمعنی جماعت، گروہ اور قبیلہ۔ چونکہ اس جنگ کے لیے مسلمانوں کے خلاف کفار کے بہت سے قبائل جمع ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے اس کو غزوۂ احزاب کہا جاتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ الخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بنی نضیر کو، جو یہود کا قبیلہ تھا، جلاوطن کر دیا۔ ان میں سے کچھ لوگ مکہ مکرمہ چلے گئے کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کے مخالفین کی وہیں دال گل سکتی تھی۔ لہٰذا اُن یہودیوں نے مکہ والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا اور اپنی نصرت و مدد کی یقین دہائی کرائی۔ پھر بنی غطفان اور بنی فزارہ وغیرہ کے پاس جا کر ان کو بھی مدینہ منورہ پر چڑھائی کے لیے تیار کیا۔ ان سب قبائل نے مل کر مدینہ منورہ پر ایک فیصلہ کن حملہ کی تیاری کی اور کہا کہ سارے قبائل وعشائر مل کر مدینہ منورہ پر ایسا حملہ کریں کہ مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دیں (العیاذ باللہ) چنانچہ حضرت ابو سفیان جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے کی سرکردگی میں تقریباً ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار افراد پر مشتمل لشکر جرار، جو ہر طرح کے اسلحہ اور سامان جنگ سے لیس تھا، شوال ۵ ھ میں مکہ مکرمہ سے روانہ ہوا۔

ادھر مدینہ منورہ میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے یہ رائے دی کہ حضور ہمارے ہاں تو یہ طریقہ کار ہے کہ جب دشمن کی تعداد زیادہ ہو تو جہاں سے حملے اور چڑھائی کا اندیشہ ہوتا ہے، ہم اس راستہ میں خندقیں کھود کر دشمن کا راستہ روک لیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رائے پسند آئی۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور صحابہؓ کے لیے خندق کھودنے کے حصے متعین فرما کر مع تفصیل طول وعرض نشان دہی فرما دی۔ صحابہ کرامؓ نے خندقیں کھودنا شروع کر دیں۔ حضورؐ خود بنفس نفیس خندق میں اُتر کر کھدائی فرماتے رہے اور مٹی بھی منتقل فرماتے رہے۔ صحابہ کرامؓ یہ رجز پڑھتے جاتے تھے۔

نحن الذین بایعوا محمداً   علی الجھاد ما بقینا ابدا

ہم وہ لوگ ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مرتے دم تک جہاد پر بیعت کر چکے ہیں۔

اور حضور فرماتے جاتے تھے **اللھم لا عیش الا عیش الأخرۃ فاغفر الانصار والمھاجرۃ**

اے اللہ زندگی تو حقیقت میں آخرت ہی کی زندگی ہے۔ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

خندقیں کھودنے کے دوران میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجیب عجیب دلائل اور حضورؐ کے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے، لیکن اس مختصر وقت میں زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں۔ صرف ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ خندقیں کھودنے کے دوران مسلمان بھوک سے نڈھال تھے اور پیٹوں پر پتھر باندھ کر کھدائی جاری رکھے ہوئے تھے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کی یہ حالت مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ لہٰذا میں نے جا کر گھر والوں سے مشورہ کیا اور بات طے ہوگئی کہ بکری کا چھوٹا سا بچہ جو گھر میں موجود ہے اسے ذبح کیا جائے اور ایک صاع جَو جو گھر میں موجود تھی کو پیس کر آٹا بنا دیا جائے۔ چنانچہ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کر کے گوشت بنانا شروع کیا اور میری اہلیہ نے چکی پیسنا شروع کیا۔ جب سالن اور روٹی تیار ہوگئے تو میری اہلیہ نے مجھ سے کہا کہ دیکھئے یہ کھانا چھ سات لوگوں کے لیے کافی ہے لہٰذا حضور کے ہمراہ اتنے ہی آدمی آ سکتے ہیں زیادہ نہیں۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک میں یہ بات کہہ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اُونچے ٹیلے پر تشریف لے گئے اور اعلان فرمایا کہ جابر کے گھر تم سب لوگوں کی دعوت ہے۔ اب سارا لشکر میرے گھر کی طرف اُمنڈ پڑا اور مجھے شرمندگی محسوس ہو رہی ہے کہ چھ سات آدمیوں کے لیے بنائے گئے کھانے کے لیے سارا لشکر چل پڑا ہے۔ حضور نے مجھے انتظام کرنے کی غرض سے لشکر سے آگے بھیج دیا۔ جب گھر والوں نے دیکھا کہ سارا لشکر آ رہا ہے تو پریشان ہو گئے اور مجھ سے کہا کہ آپ کو تو چھ سات آدمی کا کہا تھا۔ میں نے اللہ کے رسول سے یہ بات کہہ دی تھی لیکن انہوں نے خود ہی تمام لشکر کو آنے کے لیے فرمایا ہے۔ گھر والے کہنے لگے کہ اگر اللہ کے رسول نے ہی زیادہ لوگوں کو بلایا ہے تو پھر خیر ہے۔ جب یہ تمام حضرات گھر پہنچ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے سالن تقسیم کرنا شروع فرمایا۔ روٹیوں پر کپڑا ڈالا گیا تھا وہ بھی آپ خود ہی تقسیم فرماتے رہے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ پورے لشکر نے خوب سیر ہو کر کھایا لیکن جب ہم نے سالن، روٹی کو چیک کیا تو ہمیں اتنی بھی کمی محسوس نہیں ہو رہی تھی جتنی ایک شخص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر پڑوسیوں کو بھی دیا اور ہم نے بھی سیر ہو کر کھایا۔ جب کفار خندق کے کنارے پہنچ گئے جو مدینہ منورہ کی مشرقی جانب ہے تو وہاں ٹھہر گئے۔ وہ خندق کو پھلانگ نہ سکے۔ دست بدست لڑائی ممکن نہ تھی۔ طرفین آر پار سے تیروں کے ذریعہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے رہے۔ البتہ ایک دفعہ عمرو بن عبدود نے، جو کفار کے لشکر میں ایک جنگجو سپاہی تھا، نے چند سواروں سمیت خندق کو کسی طرف سے پار کر لیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ مقابلہ کے لیے نکلے اور پلک جھپکنے میں اس کا کام تمام کر دیا۔

یہود کا ایک قبیلہ بنو قریظہ مدینہ منورہ میں آباد تھا۔ ان کا مسلمانوں سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ہم نہ مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور نہ ہی مسلمانوں کے خلاف لڑنے والوں کا ساتھ دیں گے، بلکہ فریق ثالث بن کر لاتعلق رہیں گے۔ اس معاہدہ کے تحت ان کو مدینہ منورہ میں رہنے کی اجازت مل گئی تھی۔

جب کفار نے دیکھا کہ کوئی بات بنتی نظر نہیں آتی تو آخر کار انہوں نے بنو قریظہ کو بھی ساتھ شامل کرنے اور اتحادی بنانے کی کوششیں شروع کر دیں اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو گئے۔ بنو قریظہ نے عہد شکنی کر کے باہر سے آنے والے احزاب میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ ادھر تین ہزار جاں نثار صحابہؓ ہیں، وہ اُدھر خندق کے پار کنارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ گھروں میں خواتین اور بچے ہیں۔ آستین کا سانپ بنو قریظہ کی صورت میں نکل آیا۔ اس سے صحابہ کرام کے قلوب پر جو لرزہ خیز عالم برپا ہوا ہوگا اس کا اندازہ آپ قرآن کریم کے ان جملوں ''**اذ جاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر وتظنون باالله الظنونا ○ هنالک ابتلی المومنون وزلزلوا زلزالاً شدیدا ○** پر غور کرنے سے بخوبی کر سکتے ہیں، لیکن قربان جایئے صحابہ کرامؓ کی استقامت واستقلال کے کہ ان کے ثبات قدم کو ذرا برابر جنبش نہ ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حالت دیکھ کر صلح کا ارادہ فرمایا کہ اگر یہ قبائل اس بات پر صلح پر آمادہ ہو جائیں کہ خیبر کی کھجور کی سالانہ

آدھی فصل ہم ان کو دیا کریں گے۔ وہ جنگ کیے بغیر چلے جائیں۔قریب تھا کہ صلح نامہ لکھا جاتا، صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے کہا کہ حضورؐ اگر یہ اللہ کا حکم ہے تب تو کرگزریے اور اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے صرف اس وجہ سے کہ آپ ہماری پریشانی دور کرنا چاہتے ہیں تو ہم کفار کو کھجور کا ایک دانہ دینے کے روادار نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ فتح ہمارے قدم چومے گی۔حضور بہت خوش ہوئے اور صحابہ کرام کے ایمان کی پختگی کو سراہتے ہوئے صلح کا ارادہ ترک فرمالیا۔

اب اللہ تعالیٰ کی مدد یوں آئی کہ حضرت نعیم ابن مسعود اشجعیؓ مسلمان ہو گئے اور حضورؐ سے پوچھا کہ میں اس وقت کیا خدمت کرسکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، حالات تمہارے سامنے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے جو تمہارے لیے ممکن ہو کرگزرو۔ انہوں نے حضورؐ سے اجازت مانگی کہ کفار میں پھوٹ ڈالنے کے لیے مجھ کو بظاہر اگر کوئی بات خلاف واقعہ کرنی پڑے تو کیا اس کی گنجائش ہے؟ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمادی تو یہ سب سے پہلے بنوقریظہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تم نے عہد شکنی کر کے کیا حماقت کی ہے۔ اگر تم لوگ جنگ ہار گئے تو باہر سے آنے والے لوگ تو چلے جائیں گے، لیکن تم مسلمانوں کے پڑوس میں رہتے ہو، کیا تم ان کی جنگ و جدل اور حملوں کی تاب لاسکتے ہو؟ ان لوگوں کو حضرت نعیم کے مسلمان ہونے کی خبر نہ تھی۔ لہٰذا انھوں نے حضرت نعیم پر پورا اعتماد اور بھروسا کرتے ہوئے اُن سے پوچھا کہ اب اس مسئلے کا حل کیا ہے؟ حضرت نعیم نے کہا کہ اس کا حل یہ ہے کہ باہر سے آنے والے قبائل سے کہو کہ وہ اپنے ستر ۷۰ آدمی بطور امانت تمہارے حوالے کردیں تاکہ بھاگنے کی صورت میں ان کے آدمی تمہارے ساتھ ہوں۔ تم اکیلے نہ ہوگے اور اگر وہ لوگ اس بات کے لیے تیار نہ ہوں تو پھر ان سے معاہدہ توڑ دو اور جنگ میں شرکت سے گریز کرو۔ ان لوگوں نے کہا آپ کا مشورہ نہایت درست اور صائب ہے۔ پھر حضرت نعیم فوراً دیگر قبائل کے ہاں تشریف لے گئے۔ ان کو بھی ان کے اسلام کی خبر نہ تھی۔ وہ لوگ بھی آپ کو قابل اعتماد خیال کرتے تھے۔ ان لوگوں سے کہا کہ بنوقریظہ اپنی عہد شکنی پر پشیمان ہو چکے ہیں۔ اب وہ مسلمانوں سے صلح کرنے کے لیے تمہارے ستر آدمی مسلمانوں کو زندہ دینا چاہتے ہیں۔ تم لوگ میری بات پر اعتماد کرو اور اپنے آدمی ان کے حوالے نہ کرنا اور ان سے میرا ذکر بھی نہ کرنا۔ چنانچہ جب بنوقریظہ نے ان سے ستر آدمی مانگے تو وہ آپس میں کہنے لگے واقعی نعیم نے ہم سے سچ کہا تھا۔ نتیجتاً انھوں نے آدمی دینے سے انکار کردیا۔ اس پر بنوقریظہ نے احزاب کے ساتھ شمولیت سے انکار کردیا۔ اس طرح میں ان میں پھوٹ پڑ گئی۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر زبردست قسم کی ہوا بھیج دی۔ ان کے خیمے اکھڑ گئے۔ وہ سالن جن دیگچوں اور دیگوں میں پکاتے تھے وہ بھی ہوا میں اڑ گئیں۔

اس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں اعلان فرمایا کہ کون ہے تم میں سے جو جا کر کفار کا حال دیکھے اور پھر ہمیں بتائے، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے راوی حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ کلمات تین بار دہرائے، لیکن شدید سردی اور اندھیرے کی وجہ سے کوئی بھی نہ اُٹھا۔ آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر ارشاد فرمایا کہ حذیفہؓ تم جاؤ۔ فرمایا جاتے ہوئے حضورؐ نے میرے جسم پر ہاتھ مبارک

پھیر دیا۔اس کی برکت یہ ہوئی کہ مجھ کو جاتے ہوئے اور پھر آتے ہوئے مطلقاً کوئی سردی محسوس نہیں ہوئی۔ جاتے ہوئے حضورؐ نے یہ ہدایت فرمائی کہ حذیفہ وہاں جا کر کرنا کچھ نہیں ہے، صرف حالت دیکھ کر آنا اور مجھ کو رپورٹ کرنا ہے۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں جب کفار کے مجمع میں پہنچا ہوں تو دیکھا کہ کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ ہر چہرہ بے چین ہے، سخت اور تند ہوا چل رہی ہے۔ حضرت ابوسفیان، جو کفار کی کمان کر رہے تھے، (اسلام لانے سے قبل کا واقعہ ہے) نے اعلان کیا کہ ہر شخص اپنے ساتھ والے ساتھی کو ٹٹولے کہ ہمارے مجمع میں کوئی غیر شخص نہ ہو۔ میں ایک اہم اعلان کرنے والا ہوں۔ میں نے ساتھ والے ایک ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کیا آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔ میں فلاں قبیلے کا فلاں شخص ہوں اور پھر حضرت ابوسفیان نے اعلان کیا کہ حالات انتہائی گھمبیر ہیں۔ شدید اور تند ہوا کی وجہ سے ہمارے خیمے اُکھڑ گئے ہیں دیگچیاں بھی اڑ گئی ہیں۔ لہٰذا ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیے۔ ابوسفیانؓ آگ کے سامنے بیٹھے مجھے صاف صاف دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے ابو سفیان کو نشانہ بنانے کے لیے تیر کش سے تیر نکال کر کمان میں رکھا، لیکن پھر حضورؐ کی وہ ہدایت یاد آ گئی جو جاتے وقت آپؐ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ میں نے تیر واپس ترکش میں رکھ دیا اور واپس چلا آیا۔ حضورؐ نماز میں مشغول تھے۔ آپؐ نے چادر کا ایک کنارہ مجھ پر ڈال دیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے کفار کے حالات سے آپ کو آگاہ کیا۔ آپؐ بہت خوش ہوئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو ناکام فرما دیا جو خائب و خاسر اور بے نیل مرام واپس چلے گئے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ

البتہ تمہارے لئے رسول

اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ

اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو

كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ

بہت یاد کرتا ہے○ اور جب مومنوں نے فوجوں کو دیکھا تو کہا یہ وہ ہے جس کا ہم سے اللہ

وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں ترقی ہوگئی○

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

ایمان والوں میں سے ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا پھر ان میں سے

قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ

بعض تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی○ تا کہ اللہ

الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

سچوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور اللہ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا لوٹا یا انہیں کچھ بھی

يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

ہاتھ نہ آیا اور اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اپنے ذمہ لے لی اور اللہ طاقت ور غالب ہے○

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ

اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی انہیں ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ

دلوں میں خوف ڈال دیا بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا○ اور ان کی زمین اور ان کے

وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢٧﴾
گھروں اوران کے مالوں کا تمہیں مالک بنادیا اوراس زمین کا جس پر تم نے کبھی قدم نہیں رکھا تھا اوراللہ ہر چیز پر قادر ہے۞
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو اگر تمہیں دنیا کی زندگی اوراس کی آرائش منظور ہے
فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٢٨﴾ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ
تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلاکر اچھی طرح سے رخصت کردوں۞ اوراگر تم
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا
اللہ اوراس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تواللہ نے تم میں سے نیک بختوں کے لئے بڑااجر
عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا
تیار کیا ہے۞ اے نبی کی بیویو تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی بدکاری کرے تواسے
الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾
دگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ پر آسان ہے ۞

افاداتِ محمود:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ الخ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن اجمعین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں فقیرانہ زندگیاں گزار رہی تھیں، جس فقر پر کروڑوں بادشاہتیں قربان ہوں، لیکن جب ماحول میں عام مسلمان آسودہ حال ہو گئے، مال غنیمت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ضروریات کی کفایت فرمائی تو ازواج مطہرات نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ہمارے گھروں میں کئی کئی دن تک آگ نہیں جلتی۔ بقدر کفایت ہمارے نان ونفقہ میں اضافہ ہونا چاہیے۔ یہ بات حضرت کی نازک طبع پر نہایت ہی شاق گزری کہ کاشانہ نبوت میں ان باتوں کا کیا کام اور ازواج مطہرات کے دلوں میں ایسی بات کیوں آئی؟ آپؐ مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہوئے اور قسم کھائی کہ ایک ماہ کے لیے گھر والوں سے الگ رہوں گا۔ جب لوگوں میں اس بات کا چرچا ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ کو بہت زیادہ پریشانی ہوئی۔ ایک تو حضورؐ کی ناراضی کی وجہ سے، دوسرا اس وجہ سے کہ کہیں ان کی بیٹیوں نے اللہ کے رسولؐ کی دل آزاری کر کے اپنی عاقبت نہ خراب کر لی ہو۔ ان دونوں حضرات نے حضورؐ کے ہاں داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ جب اجازت مل گئی تو حضورؐ کے ہاں تشریف لے گئے۔ ازواج مطہرات بھی پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضورؐ خاموش تھے۔ مزاج شناس

رسالت نے سوچا کہ مجلس پر خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ ناراضی کے اثرات حضرت کے چہرہ انور پر عیاں ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے کہا کہ حضورؐ اگر مجھ سے زیدؓ کی بیٹی یعنی میری بیوی نان نفقہ کا مطالبہ کرتی تو میں اس کی گردن دبا دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر اتنے ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر ان دونوں حضرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہ کی کچھ سرزنش کریں لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔ پھر ایک ماہ بعد آیت تخییر نازل ہوئی تو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ہے۔ آپ سے میں ایک بات کرنے لگا ہوں، لیکن جلد بازی سے کام نہ لینا۔ پہلے والدین سے مشورہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ خوب جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی حضور سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے، لیکن جب حضورؐ نے مجھ سے بات کی کہ میرے گھر میں تو ٹھاٹ اور امیرانہ زندگی کی گنجائش نہیں ہے۔ جو اس زندگی پر خوش ہیں، وہ میرے گھر میں رہ سکتی ہیں اور جو اس فقیرانہ اور قناعت والی زندگی پر راضی نہیں ہیں میں ان کو دستور کے مطابق رخصت کردوں گا۔ وہ میرے گھر سے چلی جائیں۔ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا میں آپؐ کے متعلق والدین سے مشورہ کروں گی؟ ہرگز نہیں، بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی اور پسند کرتی ہوں۔ پھر یکے بعد دیگرے تمام ازواج مطہرات نے وہی جواب دیا جو حضرت عائشہؓ نے دیا تھا اور سب نے عہد کرلیا کہ آئندہ ہم اس طرح کی کوئی بات نہیں کریں گی۔ حرم نبوی میں ہونا ہمارے لیے دنیا و آخرت کا سرمایہ گراں مایہ ہے۔ لہٰذا اللہ کے رسولؐ نے سب کو برقرار رکھا۔ اس وقت حرم نبوی میں ۹/ازواج مطہرات تھیں جن کے اسماء یہ ہیں۔

حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت جویریۃ رضی اللہ عنھن وارضاھن وجزاھن اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع المسلمین واحشرنا معھن برحمتک یاارحم الراحمین

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ

اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اسے اس کا دہرا اجر دیں گے

وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

اور ہم نے اس کے لئے عزت کا رزق بھی تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیویو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرتی رہو

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ ۚ

تو دبی زبان سے بات نہ کہو کیونکہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے گا اور بات معقول کہو ○

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ

اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور گذشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو اور نماز پڑھو

وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اس

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ ۚ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ

گھر والو تم سے ناپاکی دور کرے اور تمہیں خوب پاک کرے ○ اور تمہارے گھروں میں

بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ۧ

جو اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد رکھو بیشک اللہ راز دان خبردار ہے ○

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور عاجزی کرنے والے مردوں اور عاجزی کرنے والی عورتوں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ

اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں

وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً

اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے بخشش

وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ

اور بڑا اجر تیار کیا ہے ○ اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا

اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

حکم دے تو انہیں اپنے کام میں اختیار باقی رہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

نافرمانی کی تو وہ صریح گمراہ ہوا ○ اور جب تو نے اس شخص سے کہا جس پر اللہ نے احسان کیا

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ

اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں ایک چیز چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا

وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا

اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تو اس سے ڈرے پھر جب زید اس سے حاجت

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ

پوری کر چکا تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی گناہ نہ ہو

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ

جب کہ وہ ان سے حاجت پوری کر لیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہنے والا ہے ○ نبی پر اس بات میں کوئی

مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ

گناہ نہیں ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دی ہے جیسا کہ اللہ کا پہلے لوگوں میں دستور تھا اور

اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

اللہ کا کام اندازے پر مقرر کیا ہوا ہے ○ جو لوگ اللہ کا پیغام پہنچاتے رہے اور اللہ سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

اور کسی سے نہ ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے ○ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع

لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے خاتم پر ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے ○

افاداتِ محمود:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الخ مسند احمد میں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن کریم میں مردوں کی طرح ہم عورتوں کا ذکر نہیں ہوتا تو ایک ہی دن گزرا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن کچھ فرمانے کے لیے مسجد نبوی میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب میں نے کان لگا کر سنا تو آپ لوگوں کے سامنے مندرجہ بالا آیت کی تلاوت فرما رہے تھے۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ کچھ عورتوں نے حضورؐ سے کہا تھا کہ اس سورت میں خصوصیت سے ازواج مطہرات کا ذکر ہے، لیکن عام عورتوں کا ذکر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمائی۔ عورتیں چونکہ مردوں کے تابع ہیں لہٰذا جہاں مردوں کو خطاب ہے، اس میں عورتیں خود بخود داخل ہیں اور اس خطاب میں عورتیں بھی شامل ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی دلجوئی کے لیے مذکورہ بالا آیت نازل فرمادی۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

رجال چونکہ بالغ مردوں کو کہا جاتا ہے، لہٰذا مراد یہ ہے کہ آپ لوگوں کے جسمانی باپ نہیں ہیں۔ آگے لکن حرف استدراک ہے ماقبل سے استدراک مقصود ہے کہ ابوت جسمانیہ کی نفی ہے، لیکن ابوت روحانیہ ثابت ہے۔ جیسا کہ ''وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ'' کے ساتھ دوسری قراۃ میں ''والنبی ابو ھم'' آیا ہے۔ حضورؐ کے تمام لڑکے بچپن ہی میں انتقال فرما چکے تھے۔ رضی اللہ عنہم۔ حضرت ابراہیم کا انتقال جس دن ہوا تھا اتفاق سے اس دن سورج گرہن تھا۔ بعض لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ شاید حضورؐ کے صاحبزادے کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گرہن لگ گیا ہو۔ جب یہ بات آپ کے علم میں آئی تو آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا ''ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته الخ یعنی چاند و سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو گرہن نہ کسی کی موت کی وجہ سے لگتا ہے، نہ کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تنبیہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی چاروں صاحبزادیاں بڑی تھیں۔ حضرت زینبؓ کا نکاح عمرو بن العاص سے، حضرت فاطمہؓ کا حضرت علیؓ سے، حضرت رقیہؓ اور ام کلثومؓ کا یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے ہوا تھا۔

خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ الخ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب کسی کو نئی نبوت قیامت تک نہیں ملے گی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے۔ یہاں تک کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر میں تشریف لائیں گے تو وہ بھی شریعت محمدیہ کی پیروی کریں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میری اتباع کیے بغیر چارہ نہ تھا۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال ایسی

ہے جیسے ایک دیوار تعمیر ہو رہی ہو اور آخر میں صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ جائے تو فرمایا میں وہ آخری اینٹ ہوں۔ اور بھی متواتر احادیث سے حضور کا خاتم النبیین ہونا ثابت ہے جو اس عقیدہ میں تردد کرے یا تاویلات کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرے۔ وہ شخص گمراہ اور دائرہ اسلام سے صریحاً خارج ہے۔

مرزائیوں کا ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

مرزائی عام طور پر ایک شبہ پیش کرتے ہیں کہ اگر کسی کو شیخ الحدیث کو خاتم المحدثین کہا جائے یا کسی متکلم کو خاتم المتکلمین کہا جائے تو کیا اب کسی اور محدث اور متکلم کا پایا جانا ممنوع ہے؟ لہٰذا جیسے یہ ممنوع نہیں ہیں، اسی طرح خاتم النبیین کے بعد کسی اور کا نبی ہونا بھی ممنوع نہیں ہے، لیکن جواب اس شبہ کا ایک تو یہ ہے کہ انسان کے علم کو اللہ کے علم پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے یعنی انسان اگر کسی کو خاتم المحدثین یا خاتم المتکلمین وغیرہ کہتا ہے تو فی الحال اس کے علم میں یہی شخص خاتم المحدثین یا خاتم المتکلمین ہوتا ہے، لیکن انسان کا علم قلیل اور محدود ہے، لہٰذا کل کو کسی اور جگہ کوئی اچھا اور ماہر شیخ الحدیث یا متکلم پایا جائے تو ایسا ہونا ممکن ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا علم تو کائنات کے ذرے ذرے کو محیط ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو خاتم النبیین فرمایا اور اس کے بعد بھی نبوت ملنے اور دینے کا سلسلہ جاری رہا تو کذب فی کلام اللہ لازم آئے گا۔ (۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ محدث یا متکلم ہونا، ڈاکٹر یا انجینئر ہونا یہ سب باتیں کسب سے متعلق ہیں۔ ان کے متعلق اگر کسی شخص کے لیے لفظ خاتم استعمال کیا جائے تو وہ مبالغہ پر محمول ہوگا۔ اس سے ماعدا کی نفی لازم نہیں آئے گی۔ جبکہ نبوت وہبی ہے۔ اس کا کسب اور محنت سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا لفظ خاتم النبیین معنی حقیقی پر محمول ہوگا اور سیاق وسباق کا تقاضا بھی یہی ہے۔ (۳) تیسرا جواب یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم نبوت ہونا متواتر احادیث سے بھی ثابت ہے اور نص قرآن سے بھی ثابت ہے۔ اب جو لوگ ان متواتر روایات کا انکار کر کے اس چکر میں ہیں کہ ہم حضورؐ کے بعد کسی کو حقیقی نبی تو نہیں مانتے، لیکن ظلی نبی یا بروزی نبی مانتے ہیں تو ان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متواتر ارشادات سے انکار کر کے ان لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور پس پردہ آپؐ کی رسالت ہی سے انکار کر دیا۔ تو پھر ظلی نبی یا بروزی نبی چہ معنی دارد۔ جب ان لوگوں نے ذی ظل کا ہی انکار کر دیا تو ظل کہاں ہوگا؟ نبی کی نبوت ورسالت کا انکار کر کے بھی اس کے فیض سے دوسروں کو نبی بناتے ہو۔ یہ فلسفہ عیسائیوں کے تثلیث کے عقیدہ سے زیادہ باریک ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کیا کرو ۝ اور اس کی صبح و شام پاکی بیان کرو ۝

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ

وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کے طرف نکالے اور

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝

وہ ایمان والوں پر نہایت رحم والا ہے ۝ جس دن وہ اس سے ملیں گے ان کے لئے سلام کا تحفہ ہوگا اور ان کے لئے عزت کا اجر تیار کر رکھا ہے ۝

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

اے نبی ہم نے آپ کو بلاشبہ گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ۝ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے

بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

بلانے والا اور چراغ روشن بنایا ہے ۝ اور ایمان والوں کو خوشخبری دے اس بات کی کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے

كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى

بہت بڑا فضل ہے ۝ اور کفار اور منافقین کا کہنا نہ مانیے اور ان کی ایذا رسانی کی پروا نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ

اللہ کارساز کافی ہے ۝ اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں طلاق دے دو

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ

اس سے پہلے کہ تم انہیں چھوؤ تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت نہیں ہے کہ تم ان کی گنتی پوری کرنے لگو سو انہیں کچھ فائدہ دو

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

اور انہیں اچھی طرح سے رخصت کر دو ۝ اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ کی بیویاں حلال کر دیں

الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ

جن کے آپ مہر ادا کر چکے ہیں اور وہ عورتیں جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں اور آپ کے

عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ

چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق

اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے کو پیغمبر کو دے دے بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہے

خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ

یہ خالص آپ کے لئے ہے نہ اور مسلمانوں کے لئے ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے مسلمانوں پر

اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ

ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کیا ہے تاکہ آپ پر کوئی دقت نہ رہے اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۰ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ

اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۝ آپ ان میں سے جسے چاہیں چھوڑ دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ

اور ان میں سے جسے آپ چاہیں جنہیں آپ نے علیحدہ کر دیا تھا تو آپ پر کوئی گناہ نہیں یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ

اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ

ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غمزدہ نہ ہوں اور ان سب کو جو آپ دیں اس پر راضی ہوں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے

قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝۵۱ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ

اللہ جانتا ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے۝ اس کے بعد آپ کے لئے عورتیں حلال نہیں اور نہ

اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

یہ کہ آپ ان سے اور عورتیں تبدیل کریں اگرچہ آپ کو ان کا حسن پسند آئے مگر جو آپ کی

يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝۵۲ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع

مملوکہ ہوں اور اللہ ہر ایک چیز پر نگران ہے۝ اے ایمان والو

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ

نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر اس وقت کہ تمہیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے نہ اس کی تیاری کا انتظار

اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ

کرتے ہوئے لیکن جب تمہیں بلایا جائے تب داخل ہو پھر جب تم کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور باتوں کے لئے

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي

جم کر نہ بیٹھو کیونکہ اس سے نبی کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتا ہے اور حق بات کہنے سے

مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ

اللہ شرم نہیں کرتا اور جب نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو اس میں

أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا

تمہارے اوران کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ

أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾

یہ کہ تم آپ کی بیویوں سے آپ کے بعد کبھی بھی نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے○

إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَّا جُنَاحَ

اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ تو بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ان پر اپنے

عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ

باپوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے

وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ

اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنے غلاموں کے اور اللہ سے

اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے○ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر

عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ

درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو○ جو لوگ

يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ

اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے

عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا

ذلت کو عذاب تیار کیا ہے○ اور جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو

اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾	
وہ اپنے سر بہتان	اور صریح گناہ لیتے ہیں ○

ع

افاداتِ محمود:

اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں مہر میں مال دینا لازم ہے۔ جبکہ دیگر ائمہ کے ہاں تعلیم وتعلم وغیرہ مہر میں شمار ہوسکتے ہیں۔ اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اگر کسی شخص کے ہاں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو رہن سہن میں ان کے لیے وقت مقرر کرنا شوہر کے لیے واجب ہے تا کہ کسی کے ساتھ بے انصافی نہ ہو، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عورتوں کے مابین وقت مقرر کرنا واجب نہ تھا۔ آپؐ اس قانون سے مستثنیٰ تھے۔ وجہ یہ تھی کہ اگر آپ کو اس قانون کا پابند کیا جاتا تو بہت سی مصالح شرعیہ تعطل کا شکار ہو جاتیں۔ آپؐ کو اس ضابطہ کا پابند نہیں فرمایا گیا لیکن اس کے باوجود آپؐ خود بہت خیال فرماتے تھے تا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ آپ اگر سفر پر تشریف لے جاتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام قرعہ میں نکل آتا اس کو سفر میں ساتھ رکھتے۔ اسی طرح گھر کے رہن سہن کے متعلق آپؐ ارشاد فرماتے:

اللهم هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملک ولا املک (ابن كثير)

اے اللہ یہ میری تقسیم ہے جو مرے اختیار میں ہے۔ تو میرا مواخذہ نہ فرما اس بات پر جس کا تو مالک ہے میں مالک نہیں۔ (یعنی قلبی میلان)

تعدد ازواج پر بعض مستشرقین کا شبہ اور اس کا جواب:

بعض مستشرقین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو متعدد ازواج مطہرات کے حوالہ سے اپنی احمقانہ باتوں کا نشانہ بنایا ہے۔ اگرچہ ان احمقوں کی بات اس قابل نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے۔ کیونکہ جس قوم نے باہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ فراہم کیا ہو۔ زنا ان کا عزیز ولذیذ مشغلہ ہو۔ ان کی بہن بیٹیوں نے سینکڑوں لوگوں سے دوستی کر کے اپنی حیا کی چادر سر سے اتار لی ہو۔ جس معاشرہ میں بیوی کا بہن بیٹی نہ ہونا یا بھانجی بھتیجی نہ ہونا یقینی نہ ہو۔ بھلا ایسے معاشرے کے افراد محمد عربی جیسی پاک ہستیوں کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے۔ ایسے لوگوں کے اعتراضات اس قابل تو نہیں کہ ان کے جواب دیئے جائیں، لیکن بسا اوقات اپنے خالی الذہن بھی بیگانے اور بدگماں ہو جاتے ہیں، لہٰذا چند سطریں ان کے جواب میں پیش خدمت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد ازواج میں دینی وسیاسی دونوں طرح کی مصلحتیں ہیں جیسا کہ آنے والی سطروں سے معلوم ہو جائے گا۔

ہر انسان کی زندگی دو حصوں پر منقسم ہے ایک بیرونی زندگی اور ایک گھریلو اور اندرونی زندگی۔ نبی کی زندگی

کے ہر دو پہلو امت کی ضرورت اور ان کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا وہ حصہ جو گھر سے باہر گزر رہا تھا، اس کو صحابہ کرامؓ نے علی وجہ الکمال لوگوں کے سامنے نقل فرمایا۔ خواہ وہ مسجد نبوی میں ہونے والے اعمال ہوں یا میدان کارزار کا حال ہو۔ اخلاقیات، معاملات، عبادات وغیرہ کے متعلق آپ کی تمام ہدایات وارشادات صرف ان کے الفاظ ہی نہیں، بلکہ کیفیات بھی ساتھ بیان فرمادیں۔ فرضی اللہ عنھم وارضاھم.
اب امت کے لیے آپ کی گھر سے باہر والی زندگی جتنی اہم ہے، اتنی ہی آپ کی گھریلو اور خانگی زندگی اہم ہے۔ بیرونی زندگی کے اعمال امت تک پہنچانے کے لیے تو صحابہ کرام کی جماعت موجود تھی جو تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ آپ کی گھریلو زندگی کے اعمال کو امت تک پہنچانے کے لیے عورتوں کی ایک جماعت کی ضرورت تھی۔ کیونکہ اتنے اعمال من وعن محفوظ کر کے امت تک پہنچانا ایک دو عورتوں کے بس کی بات نہ تھی۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سبب سے متعدد شادیاں فرمائی ہیں۔

(۲) مرد کی گھریلو زندگی کی رازدان عورت ہی ہوسکتی ہے۔ یہاں مرد کے مقابلہ میں عورت کی بات زیادہ باوثوق معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب چند عورتیں ہوں اور سب اِسی ایک بات پر متفق ہوں تو وہ بات زیادہ مضبوط اور بلاریب قابل تقلید ہوگی تاکہ کوئی بدباطن یہ نہ کہہ سکے کہ مرد کی بیوی نے اس کی بڑائی تو کرنی ہی کرنی ہے۔ کیونکہ جب مختلف قبائل کے مختلف مزاج کی عورتیں ہوں، پھر ان میں سرداروں کی بیٹیاں بھی ہوں اور غریبوں کی بیٹیاں بھی ہوں، لیکن اس انصاف کے علمبردار کے انصاف میں فرق نہ آیا ہو تو یقیناً یہ کمالِ نبوت ہے۔ اس کو باور کرانے کی یہی صورت تھی جو وجود میں آئی۔

(۳) ایک ایک زوجہ مطہرہ سے جو آپ کا عقد ہوا اس میں امت کے لیے بہت سی ہدایتیں، بہت سی دینی مصلحتیں اور بہت سی حکمتیں موجود ہیں۔ یہ باتیں تاریخ اسلام کی کتابوں میں مفصل مل سکتی ہیں۔ بطور نمونہ حضرت زینبؓ بنت جحش ہی کے نکاح پر غائرانہ نظر ڈالیے کہ اس میں کتنے احکام اور ہدایتیں ہیں۔ اس نکاح سے کتنی بڑی رسم کا قلع قمع ہوا۔ اسی طرح کی مصلحتیں اور ہدایات دیگر ازواج مطہرات کے نکاحوں میں ہیں۔ "قیاس کن ز گلستان من بہارِ مارا۔"

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعدد ازواج پر اعتراض کرنے والے اگر عقل و دانش سے کام لیتے ہوئے آپ کی حیات طیبہ وطاہرہ کا مطالعہ کر لیتے اور پھر ذرا انصاف بھی کرتے تو یہ اعتراض کبھی نہ کرتے۔ دیکھئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ سال کی عمر میں، جو ہر شخص کے لیے عین شباب کا زمانہ ہوتا ہے، ایک ایسی خاتون سے نکاح فرمایا جو دو بار بیوہ ہو چکی تھیں۔ ۵۳ سال کی عمر تک آپ نے اور کوئی شادی نہیں فرمائی۔ آپ نے تمام شادیاں ۵۳ سال سے ۶۳ سال کے درمیان عرصہ یعنی کل دس سال کے عرصہ میں فرمائی ہیں۔ کیا کوئی ذی شعور، جس کے دماغ میں فتور نہ ہو، یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک شخص کو ۵۳ سال تک تو کوئی خواہش یاد نہ آئی اور جب بڑھاپا شروع ہوا تو ساری

خواہشیں یاد آ گئیں، لہٰذا شادی پر شادی ہو رہی ہے (العیاذ باللہ)۔ اصل بات یہ ہے کہ بھینگی آنکھ کو ایک کا دو نظر آتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وعین الرضاء کلیلة عن کل عیب   کما ان عین السخط تبدی المساوی

خوشی کی آنکھ ہر عیب سے بند ہوتی ہے اور ناراضگی کی آنکھ کو تو عیب ہی عیب نظر آتا ہے۔

(۵) اور سیاسی مصلحت یہ تھی جو سر کردہ افراد تھے ان کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلقات اور زیادہ اچھے و مستحکم ہو گئے۔ جیسے حضرت صدیق اکبرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوسفیانؓ اور بعض رؤساء یہود وغیرہ۔ لہٰذا یہ دین کا ایک اہم باب اور مہتم بالشان معاملہ تھا جس کے بغیر چارہ نہ تھا۔ واللہ اعلم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

اے نبی اپنی بیویوں

وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ

اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے مونہوں پر نقاب ڈالا کریں یہ

اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ

اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں پھر نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ○ اگر منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ

اور وہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور مدینہ میں غلط خبریں اڑانے والے باز نہ آئیں گے

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا

تو آپ کو ہم ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہ اس شہر میں تیرے پاس نہ ٹھہریں گے مگر بہت کم ○ لعنت کئے گئے ہیں جہاں کہیں

ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ

پائے جائینگے پکڑے جائیں گے اور قتل کئے جائیں گے ○ یہی اللہ کا قانون ہے ان لوگوں میں جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا

اور آپ اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی ہرگز نہ پائیں گے ○ آپ سے لوگ قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور آپ کو کیا خبر کہ شاید قیامت قریب ہی ہو ○ بیشک اللہ نے

لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ

کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے دوزخ تیار کر رکھا ہے ○ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی دوست

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا

پائیں گے اور نہ کوئی مددگار ○ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے جائیں گے کہیں گے اے کاش ہم نے

اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا ○ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا سو انہوں نے

السَّبِيلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿۶۸﴾ ع

ہمیں گمراہ کیا ○ اے ہمارے رب انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر ○

افاداتِ محمود:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ الخ

مسلمان عورتیں جب گھروں سے باہر نکلتی تھیں تو بسا اوقات منافق وغیرہ کچھ شرارت کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ ایمان والیوں سے فرما دیں کہ باہر نکلتے وقت اپنی چادریں اوپر لیا کریں تا کہ معلوم ہو کہ یہ آزاد عورت ہے اور لونڈیوں کے لیے اگر چہ مکمل پردہ کی پابندی نہیں ہے لیکن آخر وہ بھی عورت ہی ہے۔ لہٰذا اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے وعید شدید سنائی کہ اگر یہ منافقین اپنی کرتوتوں اور نازیبا حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو رسوا اور ذلیل کر دیں گے۔ چنانچہ منافق باز نہ آئے تو تھوڑے ہی عرصہ میں رسوا و ذلیل ہو کر مدینہ منورہ سے نکل گئے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا الخ

دنیا میں بہت سے لوگ قوم کا سردار یا مذہبی پیشوا بن کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ قیامت کے روز ان کے پیروکاروں اور اطاعت گزاروں کو سزا ملے گی تو وہ دربار خداوندی میں استدعا کریں گے کہ جن لوگوں نے ہمیں راہ حق سے ہٹائے رکھا اے اللہ ان کو ہماری نسبت دوگنی سزا دیجیے کہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ مودودی صاحب نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے تقلید پر تنقید کی تھی اور لکھا تھا کہ ان مقلدین کو قیامت کے دن شرح وقایہ، کنز الدقائق اور بدائع الصنائع کے مصنفین کے دامن تلے جگہ نہیں ملے گی، لیکن بعد میں ان لوگوں پر اس مضمون کا غلط انطباق ہونا عیاں ہوا تو دوسرے ایڈیشن سے اس مضمون کو خارج کر دیا۔ اس لیے اب ہمیں اس کے رد میں زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ احکام شرعیہ مفصل مع جزئیات خالیہ و جزئیات موجودہ و جزئیات تالیہ قرآن کریم و احادیث میں موجود نہیں ہیں، بلکہ وہاں صرف اصول و مبادی موجود ہیں۔ حضرات فقہاء نے ان اصول و مبادی کی تشریح فرمائی ہے اور ان اصول سے آئندہ کے لیے جزئیات کا استنباط فرمایا ہے جو صرف مجتہدین امت ہی کر سکتے ہیں۔ یہ ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ ان پر تنقید کرنے والے ان ہی فقہاء کی تحقیقات کی روشنی میں فیصلے کرتے ہیں، لیکن زبانوں پر یہ ہے کہ ''میں نہ مانوں''۔ یہ ضد اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آئمہ فقہ، امت مسلمہ اور پوری انسانیت کے محسن ہیں۔ ان کی تقلید سے حقیقۃً اور عملاً کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ زبانی دعاوی کیے جا سکتے ہیں۔ علمائے امت نے اپنے راسخ علم کے باوجود تقلید سے گریز نہ کیا اور یہ اپنی جہالت اور کم علمی پر اس قدر نازاں ہیں کہ پناہ بخدا۔ واللہ اعلم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا
اے ایمان والو تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو ستایا پھر اللہ نے موسیٰ کو ان کی باتوں سے بری کر دیا
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾
اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا تھا○ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو○
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
تاکہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کر دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
سو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی○ ہم نے آسمانوں اور زمین
وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ
اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی پھر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھا لیا بیشک
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ
وہ بڑا ظالم بڑا نادان تھا○ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے
وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع
اور مومن مردوں اور عورتوں پر مہربانی کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے○

افاداتِ محمود:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ بنی اسرائیل نے چونکہ حضرت موسیٰ کو طرح طرح کی اذیتیں دی تھیں۔ لہٰذا اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو تنبیہ کی گئی کہ نبی کو اذیت دینی دنیا و آخرت کے نقصان و خسران کا باعث ہے۔ اس سے بچتے رہو۔ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے یہاں تین قول نقل کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ (۱) حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ دونوں کسی پہاڑ پر چڑھ گئے۔ جہاں حضرت ہارونؑ کا انتقال ہو گیا تو بنی اسرائیل نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ (العیاذ باللہ) حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارون کو قتل کر دیا۔ ظاہر بات ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو اس بات سے کتنی تکلیف پہنچی ہوگی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طریقے سے اس الزام کی تردید فرمائی اور الزام لگانے والوں کے منہ بند ہو گئے۔ (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ قارون نے ایک عورت کو رشوت دے کر تیار کیا تھا کہ لوگوں کے مجمع میں حضرت موسیٰؑ پر الزام لگائے کہ یہ میرے ساتھ گناہ میں مبتلا ہیں۔ جب عورت نے مجمع میں یہ بات کر دی تو

حضرت موسیٰؑ نے خدا کے غضب وقہر سے اُسے ڈرایا تو اُس نے سچی بات بتلا دی اور حضرت موسیٰؑ کی برأیت ظاہر ہو گئی۔ (۳) صحیحین میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر حیاء کا غلبہ تھا۔ زمانے کے دستور ورواج کے مطابق برہنہ جسم لوگوں کے سامنے نہ نہاتے تھے۔ جبکہ عام لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ برہنہ جسم مل جل کر نہاتے تھے اور ایک دوسرے سے ذرا برابر حیاء محسوس نہیں کرتے تھے۔ تو بنی اسرائیل نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت موسیٰؑ کو کوئی جسمانی بیماری لاحق ہے جس کی وجہ سے یہ ہمارے ساتھ نہیں نہاتے۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت موسیٰؑ نہانے لگے کپڑے اُتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے جب نہانے سے فارغ ہو گئے اور کپڑے لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو پتھر نے بھاگنا شروع کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ پیچھے پیچھے دوڑ رہے ہیں یہاں تک کہ پتھر ایک مجمع میں جا کر رُک گیا۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی سے تین یا پانچ وار کیے جس کے نشان پتھر پر پڑ گئے تھے۔ خیر حضرت موسیٰؑ نے کپڑے پہن لیے اور بنی اسرائیل نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حضرت موسیٰؑ کے جسم میں کوئی عیب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے ان کو بے عیب ثابت کر دیا لیکن اذیت اور تکلیف تو یقیناً پہنچی ہو گی۔

بہر حال ایمان والوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ تم بنی اسرائیل کی طرح اپنے رسول کو اذیت نے پہنچانا۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے کچھ تقسیم فرمایا تو کسی نے کہا کہ اس تقسیم سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب نہ تھی۔ جب حضورؐ کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ پر رحم فرمائے ان کو اس سے زیادہ تکلیفیں دی گئیں مگر انہوں نے صبر کیا۔ (ابن کثیر)

آیتیں ۵۴ سورہ سبا مکی ہے رکوع ٦

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَلَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاٰخِرَةِ ؕ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لئے سب تعریف ہے

وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ۝۱ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا

اور وہ حکمت والا خبردار ہے ۝ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے

يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيۡمُ الۡغَفُوۡرُ ۝۲ وَقَالَ الَّذِيۡنَ

نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ نہایت رحم والا بخشنے والا ہے ۝ اور کافر کہتے ہیں کہ

كَفَرُوۡا لَا تَاۡتِيۡنَا السَّاعَةُ ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتَاۡتِيَنَّكُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَيۡبِ ۚ لَا يَعۡزُبُ

ہم پر قیامت نہیں آئے گی کہہ دو ہاں (آئے گی) قسم ہے میرے رب غائب کے جاننے والے کی البتہ

عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَلَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ

تم پر ضرور آئے گی جس سے آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز ذرہ کے برابر بھی غائب نہیں اور نہ ذرہ سے چھوٹی اور نہ بڑی

اَكۡبَرُ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۝۳ لِّيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ

کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو لوح محفوظ میں نہ ہو ۝ تاکہ اللہ ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے انہیں کے لئے

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝۴ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓئِكَ

بخشش اور عزت والا رزق ہے ۝ اور جو ہماری آیتوں کے رد کرنے میں کوشش کرتے پھرتے ہیں ان کے لئے

لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۝۵ وَيَرَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ

ذلت کا عذاب ہے ۝ اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف

مِنۡ رَّبِّكَ هُوَ الۡحَـقَّ ۙ وَيَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۝۶ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے ٹھیک ہے اور وہ غالب تعریف کئے ہوئے کی راہ دکھاتا ہے ۝ اور کافر کہتے ہیں

هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝٧

کیا ہم تمہیں وہ آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم پورے طور پر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے۝

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي

کیا اس نے اللہ پر جھوٹ بنالیا ہے یا اسے جنون ہے نہیں بلکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے

الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝٨ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم

وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۝ کیا وہ آسمان اور زمین کو نہیں دیکھتے جو ان کے

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا

آگے اور پیچھے ہے اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر کوئی آسمان کا

مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝٩ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ ع

ٹکڑا گرادیں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندے کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۝ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝١٠ أَنِ اعْمَلْ

بزرگی دی تھی اے پہاڑو ان کی تسبیح کی آواز کا جواب دیا کرو اور پرندوں کو تابع کر دیا تھا اور ہم نے ان کے لئے لوہا نرم کر دیا تھا۝ کہ

سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝١١ وَلِسُلَيْمَانَ

کشادہ زرہیں بنا اور اندازے سے کڑیاں جوڑ اور تم سب نیک کام کرو بیشک میں جو تم کرتے ہو خوب دیکھ رہا ہوں۝ اور ہوا کو سلیمان کے

الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ

تابع کر دیا تھا جس کی صبح کی منزل مہینے بھر کی راہ اور شام کی منزل مہینے بھر کی راہ تھی اور ہم نے اس کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور کچھ جن

مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ

اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کیا کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جاتا تھا

مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝١٢ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ

تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے تھے۝ جو وہ چاہتا اس کے لئے بناتے تھے قلعے اور تصویریں اور حوض

كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ

جیسے لگن اور جمی رہنے والی دیگیں اے داؤد والو تم شکریہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں سے

الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ

شکر گزار تھوڑے ہیں○ پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم کیا تو انہیں اس کی موت کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے جو اس کے

تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا

عصا کو کھا رہا تھا پھر جب گر پڑا تو جنوں نے معلوم کیا کہ اگر وہ غیب کو جانتے ہوتے تو اس ذلت میں

فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ

نہ پڑے رہتے○ بیشک قوم سبا کے لئے ان کی بستی میں ایک نشان تھا دائیں اور بائیں

وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ

دو باغ اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اس کا شکر کرو عمدہ شہر رہنے کو اور بخشنے والا

غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ

رب○ پھر انہوں نے نافرمانی کی پھر ہم نے ان پر سخت سیلاب بھیج دیا اور ہم نے ان کے دونوں باغوں کے

ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا

بدلے میں دو باغ بدمزہ پھل کے اور جھاؤ کے اور کچھ تھوڑی سی بیریوں کے بدل دیئے○ یہ ہم نے ان کی ناشکری کا

كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا

بدلہ دیا اور ہم ناشکروں ہی کو برا بدلہ دیا کرتے ہیں○ اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں

فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا

ہم نے برکت رکھی تھی بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ہم نے ان میں منزلیں مقرر کر دی تھیں ان میں راتوں اور دنوں

آمِنِينَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ

کو امن سے چلو○ پھر انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہماری منزلوں کو دور دور کر دے اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا سو ہم نے انہیں کہانیاں بنا دیا

وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ

اور ہم نے انہیں پورے طور پر پارہ پارہ کر دیا بیشک اس میں ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں○ اور البتہ

صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا

شیطان نے ان پر اپنا گمان سچ کر دکھایا سوائے ایمانداروں کے ایک گروہ کے سب اس کے تابع ہو گئے○ حالانکہ

كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ

ان پر اس کا کوئی زور بھی نہیں تھا مگر یہی کہ ہم نے ظاہر کرنا تھا کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس سے شک میں

شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

پڑا ہوا ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے○ کہہ دو اللہ کے سوا جن کا تمہیں گھمنڈ ہے

اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا

انہیں پکارو وہ نہ تو آسمان ہی میں ذرہ بھر اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان میں

مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ

کچھ حصہ ہے اور نہ ان میں سے اللہ کا کوئی مددگار ہے○ اور اس کے ہاں سفارش نفع نہ دے گی مگر اسی کو جس کے لئے

اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ

وہ اجازت دے گا یہانتک کہ جب ان کے دل سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں سچی بات فرمائی

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ

اور وہی عالی شان سب سے بڑا ہے○ کہہ دو تمہیں آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے کہو اللہ اور بیشک ہم

اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا

یا تم ہدایت پر ہیں یا صریح گمراہی میں○ کہہ دو نہ تم پوچھے جاؤ گے اس کی نسبت جو ہم نے جرم کیا

وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ

اور نہ ہم ہی پوچھے جائیں گے اس کی بابت جو تم کرتے ہو○ کہدو ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرے گا اور وہی

الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے○ کہہ دو جنہیں تم نے اس سے شریک بنا کر ملا رکھا ہے مجھے بھی تو دکھاؤ بلکہ وہی اللہ غالب

الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

حکمت والا ہے○ اور ہم نے آپ کو جو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشی اور ڈر سنانے کے لئے لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ

نہیں جانتے○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو○ کہہ دو تمہارے لئے

يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن

ایک دن کا وعدہ ہے کہ جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو○ اور کافر کہتے ہیں ہم

نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ

اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے موجود ہے اور کاش آپ دیکھتے جب کہ ظالم اپنے رب کے

عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

حضور میں کھڑے کئے جائیں گے ایک ان میں سے دوسرے کی بات کو رد کر رہا ہوگا جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ ان سے کہیں گے

اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

جو بڑے بنتے تھے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ایماندار ہوتے○ جو لوگ بڑے بنتے تھے ان سے کہیں گے جو

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾

کمزور سمجھے جاتے تھے کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا بعد اس کے کہ وہ تمہارے پاس آچکی تھی بلکہ تم خود ہی مجرم تھے○

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا

اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ ان سے کہیں گے جو متکبر تھے بلکہ (تمہارے) رات اور دن کے فریب نے جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ

أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا

ہم اللہ کا انکار کر دیں اور اس کے لئے شریک ٹھہرائیں اور دل میں بڑے پشیمان ہوں گے جب عذاب کو سامنے دیکھے گے اور

الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۳۳﴾ وَمَا

کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈالیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اسی کا تو بدلہ پا رہے ہیں○ اور

أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۴﴾

ہم نے جس کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے دولتمندوں نے یہی کہا کہ تم جو لے کر آئے ہو ہم نہیں مانتے○

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۳۵﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي

اور یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے بڑھ کر ہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا○ کہہ دو میرا رب

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾

جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور کم کر دیتا ہے اور لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے○

افاداتِ محمود:

محراب یعنی جائے حرب، مراد قلعے ہیں۔ مسجد کے محراب کو محراب اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی شیطان سے لڑائی ہوتی ہے۔ امام سالار ہے اور مقتدی فوج ہیں یا محراب کو محراب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں انسان دنیا کی مشاغل و مصروفیات سے الگ تھلگ ہو کر یک سوئی کے ساتھ عبادت کرتا ہے۔ امام راغبؒ لکھتے ہیں

وقیل الاصل فیه ان محراب البیت صدر المجلس ثم اتخذت المساجد فسمی صدره به

یعنی محراب میں اصل یہ ہے کہ گھر کے صدر مجلس کو محراب کہا جاتا تھا۔ پھر جب مسجدیں بن گئیں تو مسجدوں کے حصہء صدر کو محراب کہا جانے لگا۔

تماثیل یعنی مجسمے بناتے تھے یہ حضرت سلیمانؑ کے دین میں جائز تھے بعد میں شریعت محمدیہ میں حرام قرار دے دیے گئے۔ سورۂ سبا میں اہم واقعہ حضرت سلیمانؑ کا ہے۔ یہ بیت المقدس کی تعمیر کر رہے تھے تمام جنات کو کام پر لگایا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کو اُن سے کام لینا منظور تھا۔ حضرت سلیمانؑ لاٹھی کے سہارے کھڑے ہو کر نگرانی فرما رہے تھے۔ چونکہ کام ابھی نامکمل تھا اور حضرت سلیمانؑ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اسی حالت میں لاٹھی کے سہارے کھڑے کھڑے وفات پا گئے اور شیشہ میں بند تھے۔ جنات کو وفات کا علم نہ ہوسکا اور یہی سمجھ کر کام کرتے رہے کہ حضرت سلیمانؑ کھڑے ہیں اور نگرانی فرما رہے ہیں۔ جب کام مکمل ہو گیا تو اُس لاٹھی کو دیمک لگ گئی اور اندر سے کھوکھلی ہونے سے حضرت سلیمانؑ زمین پر گئے۔ جنات نے جب دیکھا کہ یہ تو پرانی لاش معلوم ہوتی ہے تو پکار اُٹھے کہ اگر ہم غیب کا علم جانتے ہوتے تو پھر اس مشقت میں نہ رہتے۔ بلکہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد فوراً کام چھوڑ دیتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ الخ قوم سباء پر اللہ تعالیٰ نے بہت سے احسانات فرمائے تھے اور نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ ملک عرب میں کوئی مستقل دریا و نہریں نہیں ہوتی بلکہ سیلابی ریلے آ کر ریگستان میں جذب ہو جاتے تھے۔ زراعت اور کاشتکاری بڑی مشکل سے ہوتی تھی۔ سباء نے سب سے بڑا ڈیم سوفارب یا عزم فارب کے نام سے بنایا تھا اور چھوٹے چھوٹے ڈیم سینکڑوں کی تعداد میں بنائے گئے تھے جہاں تقریباً ۳۰۰ مربع میل زمین سیراب ہوتی تھی۔ سوفارب کے مشرق و مغرب میں دروازے تھے۔ جہاں سے پانی تقسیم ہو کر مطلوبہ مقامات میں پہنچتا تھا اور کھڑکیاں تھیں جو بوقت ضرورت کھول دی جاتی تھیں اور نہروں کے اطراف میں پھلوں کے درخت لگے ہوئے تھے۔ دائیں بائیں اتنے پھل اور فصلیں پیدا ہوتی تھیں کہ سنبھالی نہیں جاسکتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو یہ حکم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا کرو اور صرف اُس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو لیکن جب انہوں نے احکام خداوندی کو پس پشت ڈال دیا اور ناشکری کی تو وہی پانی جس سے سینکڑوں میل زمین سیراب ہوتی تھی اُس نے طوفان اور عذاب کی شکل اختیار کی اور تمام باغات صفحہ ہستی

سے مٹ گئے اور وہ زمین جس پر سرسبزی وشادابی کی سیاہ چادر بچھی رہتی تھی بالکل بنجر بن گئی اور بہترین پھلوں کے درختوں کی جگہ بدمزہ پھلوں کے درخت اُگ گئے اور منزل بہ منزل جو قریب قریب مکانات ہوتے تھے جن سے مسافروں کو سفر نہایت آسان وخوش گوار ہوتا تھا وہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ الغرض کفر اور ناشکری جیسے جرائم کے پاداش میں تمام نعمتوں سے محروم ہو گئے۔ اُمت محمدیہ کو بھی تنبیہ ہے کہ جن اعمال کی وجہ سے نعمتیں سلب ہوتی ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ الخ

اہل کتاب کو تو یہ الزام دیا جاتا ہے کہ تم جب پہلی کتابوں کو مانتے تھے تو اس کتاب کو کیوں نہیں مانتے ہو۔ جب کہ تمہاری کتابیں اس کتاب کی تصدیق بھی کرتی رہیں، لیکن یہ الزام مشرکین کو نہیں دیا جا سکتا تھا۔ وہ تو اہل کتاب نہ تھے، بلکہ وہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ سابقہ کتب کا بھی انکار کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا الخ

اب قیامت کے دن جب اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ایک دوسرے کو الزام دیں گے۔ جیسا کہ دنیا میں دستور ہے کہ جب کوئی تحریک ناکام ہوتی ہے تو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں بعض بڑے طبقے کے ہوتے ہیں اور بعض چھوٹے طبقے کے۔ چھوٹے طبقے والے بڑے طبقے والوں کو الزام دیتے ہیں کہ تم لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا اور بڑے طبقے والے چھوٹوں اور ماتحتوں کو کہتے ہیں کہ یہ تمہاری اپنی غلطی اور نادانی ہے۔ لہٰذا ہم قصور وار نہیں ہیں لیکن، ایک دوسرے کو الزام دینے سے قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِىْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

اور تمہارے مال اور اولاد ایسی چیز نہیں جو تمہیں مرتبہ میں ہمارے قریب کردے مگر جو ایمان لایا اور نیک

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کام کیے پس وہی لوگ ہیں جن کے لئے دگنا بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا اور وہی بالاخانوں میں امن سے ہوں گے ○

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ جو ہماری آیتوں کے رد کرنے میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں پکڑ کر حاضر کیے جائیں گے ○

قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

کہہ دو بیشک میرا رب ہی اپنے بندوں میں سے جسے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ کر دیتا ہے اور جو کوئی چیز بھی

مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ

تم خرچ کرتے ہو سو وہی اس کا عوض دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ○ اور جس دن وہ ان سب کو جمع کریگا پھر

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی ہیں جو تمہاری عبادت کیا کرتے تھے ○ وہ عرض کریں گے تو پاک ہے ہمارا تو تجھ سے ہی تعلق ہے نہ ان سے

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ

بلکہ یہ شیطانوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر انہیں کے معتقد تھے ○ پھر آج تم میں سے کوئی کسی کے

لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

نفع اور نقصان کا مالک نہیں اور ہم ظالموں سے کہیں گے تم اس آگ کا عذاب چکھو

الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ○ اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ محض ایسا

رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا

شخص ہے جو چاہتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں سے روک دے جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اور (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ

اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

یہ محض ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے اور کافروں نے حق کے متعلق کہا جب ان کے پاس آیا کہ یہ محض ایک صریح

مُّبِينٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ ءَاتَيْنَٰهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن

جادو ہے ۝ اور ہم نے انہیں کوئی کتاب نہیں دی کہ وہ اسے پڑھتے ہوں اور ہم نے ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا

نَّذِيرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا۟ مِعْشَارَ مَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ فَكَذَّبُوا۟ رُسُلِى

نہیں بھیجا ۝ اور ان لوگوں نے بھی جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے اور یہ لوگ اس کے دسویں حصہ کو نہیں پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا۟ لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ

پھر میرا کیسا عذاب ہوا ۝ کہہ دو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لئے دو دو ایک ایک کھڑے ہو کر

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا۟ ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَىْ

غور کرو کہ تمہارے اس ساتھی کو جنون تو نہیں ہے وہ تمہیں ایک سخت عذاب آنے سے پہلے

عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَى

ڈرانے والا ہے ۝ کہہ دو اس پر جو اجرت میں نے تم سے مانگی ہو وہ تمہارے ہی پاس رہے میری مزدوری تو

ٱللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّى يَقْذِفُ بِٱلْحَقِّ عَلَّٰمُ

اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے ۝ کہہ دو میرا رب سچا دین برسا رہا ہے اور وہ چھپی ہوئی

ٱلْغُيُوبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ ٱلْبَٰطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ

چیزوں کو خوب جانتا ہے ۝ کہہ دو حق آ گیا اور جھوٹے معبود نہ پہلی بار پیدا کرتے ہیں اور نہ دوبارہ پیدا کریں گے ۝ کہہ دو اگر میں

فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِى ۖ وَإِنِ ٱهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِىٓ إِلَىَّ رَبِّىٓ ۚ إِنَّهُۥ سَمِيعٌ

غلط راستہ پر ہوں تو میری غلطی کا وبال مجھ ہی پر ہوگا اور اگر میں سیدھی راہ پر ہوں تو اس لئے کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ

قَرِيبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ فَزِعُوا۟ فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا۟ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۵۱﴾ وَ

سننے والا قریب ہے ۝ اور کاش آپ دیکھیں جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہونگے پس نہ بچ سکیں گے اور پاس ہی سے پکڑ لئے جائیں گے ۝ اور

قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِهِۦ وَأَنَّىٰ لَهُمُ ٱلتَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ وَقَدْ كَفَرُوا۟ بِهِۦ

کہیں گے ہم اس قرآن پر ایمان لے آئے ہیں اور اتنی دور سے (ایمان کا) ان کے ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے ۝ حالانکہ پہلے تو اس کا انکار

مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِٱلْغَيْبِ مِن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ

کرتے رہے اور بے تحقیق باتیں دور ہی دور سے ہانکا کرتے تھے ۝ اور ان میں اور ان کی

وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا
خواہش میں آڑ کردی جائے گی جیسا کہ ان کے ہم خیال لوگوں کے ساتھ اس سے پہلے کیا گیا بیشک وہ بھی حیرت انگیز
فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾
شک میں پڑے ہوئے تھے ۝

ع

افاداتِ محمود:

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ الخ

اے محمدؐ! ان لوگوں سے فرمایئے کہ میں تمہیں ایک بات بتارہا ہوں تخلیہ میں بھی اور دو دو ہو کر بھی اس بات پر غور کرو کہ میری سابقہ زندگی تم لوگوں میں کس طرح گزری ہے؟ کیا تم لوگ مجھ کو صادق امین نہیں سمجھتے تھے؟ کیا میں نے اپنی ذات کے لیے تم لوگوں سے کوئی چیز مانگی ہے؟ یا میں نے اپنے آپ کو پوجنے اور اپنی عبادت کا کسی کو حکم دیا ہے؟ کیا تم لوگ یہ تمنا نہیں کرتے تھے کہ کاش ہمیں بھی یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب مل جاتی اور ہم اُن کی طرح اہل کتاب کہلاتے اور ملتِ ابراہیمی کے قریب ہوتے اور کوئی نبی اگر ہم میں سے مبعوث ہوتا تو یہ بات ہمارے لیے سرمایہ فخر ہوتی؟ لیکن اب ان تمام باتوں سے پھر گئے ہو۔ واللہ اعلم

آیاتہا ۴۵ — سُوْرَۃُ فَاطِرٍ مَّکِّیَّۃٌ ۳۵ — ۴۳ — رکوعاتہا ۵

آیتیں ۴۵ سورۂ فاطر مکی ہے رکوع ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو

وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا

تین تین چار چار پر ہیں وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کردیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○

يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ

اللہ بندوں کے لئے جو رحمت کھولتا ہے اسے کوئی بند نہیں کرسکتا اور جسے وہ بند کردے تو اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ

کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے ○ اے لوگو اللہ کے احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫

بھلا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى

پھر کہاں الٹے جارہے ہو○ اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی کئی رسول جھٹلائے گئے اور اللہ ہی کی

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں○ اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں

الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿٥﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ

نہ ڈالے اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ باز دھوکا نہ دے○ بیشک شیطان تو تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اسے

عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿٦﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ

دشمن سمجھو وہ تو اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوجائیں○ جن لوگوں نے انکار کیا ان کے لئے سخت

شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ أَفَمَنْ ع

عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے ○ بھلا جس کے

زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ

برے کام بھلے کر دکھائے ہوں پھر وہ ان کو اچھا بھی جانتا ہو (نیک کے برابر ہوسکتا ہے) پھر اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے

يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا

ہدایت کرتا ہے پھر آپ ان پر افسوس کھا کھا کر ہلاک نہ ہو جائیں کیونکہ اللہ خوب جانتا ہے

يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ

جو وہ کر رہے ہیں ○ اور اللہ ہی وہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر ہم اسے مرے ہوئے شہروں کی طرف چلاتے ہیں

فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ

پھر ہم اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ کرتے ہیں اسی طرح دوبارہ اٹھایا جانا ہے ○ جو شخص عزت چاہتا ہو

فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ

سو اللہ ہی کے لئے سب عزت ہے اسی کی طرف سب پاکیزہ باتیں چڑھتی ہیں اور نیک عمل اس کو بلند کرتا ہے اور جو لوگ

يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾ وَاللَّهُ

بری تدبیریں کرتے ہیں انہی کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی بری تدبیر ہی برباد ہوگی ○ اور اللہ

خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ

ہی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے بنایا اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی

وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ

اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہ کوئی بڑی عمر والا عمر دیا جاتا ہے اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر وہ کتاب میں درج ہے

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ

بیشک یہ بات اللہ پر آسان ہے ○ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے یہ ایک میٹھا پیاس بجھانے والا ہے کہ اس کا پینا

شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً

خوشگوار ہے اور یہ دوسرا کھاری کڑوا ہے اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جو تم

تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ فِيۡهِ مَوَاخِرَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾
پہنتے ہو اور تو جہازوں کو دیکھتا ہے کہ اس میں پانی کو پھاڑتے جاتے ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ اس کا شکر کرو۔
يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ۖ
وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے
كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ
ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے یہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اور جنہیں تم اس کے سوا
مِنۡ دُوۡنِهٖ مَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِيۡرٍ ﴿۱۳﴾ؕ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡا دُعَآءَكُمۡ ۚ وَ
پکارتے ہو وہ ایک گٹھلی کے چھلکے کے مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور
لَوۡ سَمِعُوۡا مَا اسۡتَجَابُوۡا لَكُمۡ ؕ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُوۡنَ بِشِرۡكِكُمۡ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ
اگر وہ سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تمہیں خبر رکھنے والے کی طرح
خَبِيۡرٍ ﴿۱۴﴾ ع
کوئی نہیں بتائے گا۔

افاداتِ محمود:

مَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِيۡرٍ ﴿۱۳﴾

(۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ھو اللفافة علی النواة یعنی کھجور کی گٹھلی کے اوپر جو باریک سی جھلی ہوتی ہے وہ مراد ہے اور قطمیر گٹھلی کے شگاف کو بھی کہا جاتا ہے۔ بہرحال یہاں مراد شئی قلیل ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو تم پکار رہے ہو وہ نفع نقصان اور خیر و شر کے مالک نہیں ہیں لہٰذا ان کو پکارنا یا معبود بنانا بے سود ہے۔

(۲) فتیل کے متعلق امام راغب المفردات میں لکھتے ہیں "وسمی ما فی شق النواة فتیلاً لکونه علی هیئته" یعنی کھجور کی گٹھلی کی شگاف کی باریک بتی کو فتیل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ دھاگے کی طرح ہوتی ہے۔

(۳) اور "نقیر" کے متعلق امام مذکور لکھتے ہیں "والنقیر وقبة فی ظهر النواة" یعنی کھجور کی گٹھلی کا گڑھا یا شگاف مقصد کسی کی قلت کو بیان کرنا ہوتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اے لوگو تم اللہ کی طرف محتاج ہو اور اللہ بے نیاز تعریف کیا ہوا ہے ○

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ بات اللہ تعالیٰ پر کچھ مشکل نہیں ○

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ والا اپنے بوجھ کی طرف بلائے گا تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی اٹھایا نہ جائے گا

وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا

اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی ہو بیشک آپ انہیں لوگوں کو ڈراتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم

الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي

کرتے ہیں اور جو پاک ہوتا ہے سو وہ اپنے ہی لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ اور اندھا

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾

اور دیکھنے والا برابر نہیں ہے ○ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی ○ اور نہ سایا اور نہ دھوپ ○

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ

اور زندے اور مردے برابر نہیں ہیں بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہے اور آپ انہیں

بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا

سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں نہیں ہیں ○ آپ مگر ڈرانے والے ○ بیشک ہم نے آپ کو سچا دین دے کر خوشخبری

وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ

اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت نہیں گزری مگر اس میں ایک ڈرانے والا گزر چکا ہے ○ اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو ان لوگوں نے بھی جھٹلایا ہے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ

جو ان سے پہلے ہوئے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں اور صحیفے اور کتاب روشن

الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾

لے کر آئے ○ پھر میں نے انہیں پکڑا جو منکر ہوئے پھر میرا عذاب کیسا ہوا ○

افادات محمود:

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾

یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو مردوں کو بھی سنادے، لیکن آپ کا کام تبلیغ کرنا اور دین کی بات لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔ اگر کوئی مردہ دل کافر آپ کی بات کو نہیں سنتے اور نہیں مانتے تو ان کو منوانا آپ کے قبضہ قدرت میں نہیں ہے۔ خواہ آپ کتنی ہی آرزو کیوں نہ کریں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ

آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر ہم اس کے ذریعہ سے پھل نکالتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور پہاڑوں میں

بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ

مختلف رنگوں کے کچھ تو سفید اور کچھ سرخ اور بہت سیاہ بھی ہیں ○ اور اسی طرح آدمیوں اور زمین پر

وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ

چلنے والے جانوروں اور چوپایوں کے بھی مختلف رنگ ہیں بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

بیشک اللہ غالب بخشنے والا ہے ○ بیشک جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ

اور پوشیدہ اور ظاہر اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں دیا ہے وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں کہ اس میں خسارہ نہیں ○ تا کہ اللہ انہیں

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

ان کے اجر پورے دے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دے بیشک وہ بخشنے والا قدردان ہے ○ اور وہ کتاب جو ہم نے

اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ

آپ کی طرف وحی کی ہے وہ ٹھیک ہے اس کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آچکی بیشک اللہ اپنے بندوں سے

لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ

باخبر دیکھنے والا ہے ○ پھر ہم نے اپنی کتاب کا ان کو وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پس بعض ان میں سے

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ

اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں سے میانہ رو ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں پیش قدمی کرنے والے ہیں

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ

یہی تو اللہ کا بڑا فضل ہے ○ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں وہ ان میں داخل ہونگے انہیں وہاں

اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ
سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور اس میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا ○ اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے
الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِىۡۤ اَحَلَّنَا
جس نے ہم سے غم دور کردیا بیشک ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے ○ وہ جس نے
دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا لُغُوۡبٌ ﴿۳۵﴾
اپنے فضل سے ہمیں سدا رہنے کی جگہ میں اتارا جہاں ہمیں نہ کوئی رنج پہنچتا ہے اور نہ کوئی تکلیف ○
وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقۡضٰى عَلَيۡهِمۡ فَيَمُوۡتُوۡا وَ لَا يُخَفَّفُ
اور جو منکر ہوگئے ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ ان پر قضا آئے گی کہ مرجائیں اور نہ ہی ان سے اس کا
عَنۡهُمۡ مِّنۡ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ كُلَّ كَفُوۡرٍ ﴿۳۶﴾ وَ هُمۡ يَصۡطَرِخُوۡنَ فِيۡهَا ۚ
عذاب ہلکا کیا جائے گا اس طرح ہم ہر ناشکرے کو سزا دیا کرتے ہیں ○ اور وہ اس میں چلائیں گے کہ
رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ اَوَ لَمۡ نُعَمِّرۡكُمۡ مَّا يَتَذَكَّرُ
اے ہمارے رب ہمیں نکال ہم نیک کام کریں برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی
فِيۡهِ مَنۡ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ نَّصِيۡرٍ ﴿۳۷﴾ ع
جس میں سمجھنے والا سمجھ سکتا تھا اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا تھا پس مزہ چکھو پس ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○

افاداتِ محمود:

جُدَدٌ یہ جدۃ کی جمع ہے۔ جدہ لکھیر کو کہا جاتا ہے بعض پہاڑوں میں سرخ، سفید اور دیگر رنگتوں کا ایک سلسلہ چلا ہوا ہوتا ہے جو دور دور تک چلتا ہے۔ یہ قدرت خداوندی کا شاہکار ہے اور بعض مفسرین کے ہاں ان لکھیروں سے وہ راستے اور نشانات مراد ہیں جو کہ لوگوں کے چلنے سے بن جاتے ہیں وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ اور بعض پہاڑ کالے بھجنگے ہوتے ہیں۔ شدید السواد، یعنی سخت سیاہ ہوتے ہیں جیسے انسانوں میں مختلف رنگتوں والے ہوتے ہیں۔ اس طرح پہاڑوں میں مختلف رنگ ہوتے ہیں اور انسان چونکہ مخلوق عن التراب ہے لہٰذا مناسبت ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ

اللہ تعالیٰ سے حقیقت میں ڈرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو علماء ہیں۔ یہاں علماء سے مراد محض سند یافتہ اور اصطلاحی علماء نہیں ہیں، بلکہ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ اور اس کی قدرت تامہ پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ علم کے بغیر اس کی قدرت کی حقیقی معرفت نصیب نہیں ہوتی اور اگر علم کے ہوتے ہوئے خوف اور خشیت خداوندی

نہ ہو تو وہ علم نہیں ہے۔ علم تو اس لیے ضروری ہے کہ علم کے بغیر اس کی قدرت تامہ کو جانا نہیں جا سکتا۔ لہٰذا جو خوف و خشیت علم پر مرتب ہوتے ہیں وہ نہ پائے جا سکیں گے۔ جیسے چھوٹا بچہ زہریلے سانپ کو پکڑنے اور اس کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی حقیقت و اصلیت سے نابلد ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں انگارہ منہ میں ڈال لیا تھا۔ آپ ایک لوڈ ڈ پستول کسی بچے یا پاگل کے ہاتھ میں دے دیں وہ فوراً چلا کر اپنا یا کسی اور کا نقصان کر دے گا۔ امام مسروق فرماتے ہیں ''**کفی بالعلم الخشیة و کفیٰ بالجهل العجب**'' یعنی اگر ایک انسان کو خشیت خداوندی نصیب ہوئی ہے تو اس کے لیے یہی علم کافی ہے اور اگر کوئی شخص عجب نفس، غرور و تکبر میں مبتلا ہے تو وہ جاہل ہے، خواہ وہ کثرت روایت اور مسائل کا علم رکھتا ہو۔ اس آیت میں دوسری شاذ قراۃ جو لفظ اللہ کے رفع اور علماء کے نصب کے ساتھ ہے یعنی '' اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤَا ط الخ خشیت جب منسوب الی اللہ ہو تو اس سے مراد تعظیم و تکریم ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کی زیادہ تعظیم و تکریم کرتے ہیں وہ علماء ہیں یعنی خشیت کا انجام و عاقبت مراد ہے جو کہ تعظیم ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس شاذ قراۃ کو بعض لوگوں نے کفر لکھا ہے تو پھر یہ کیسے جائز ہوگی؟ جواب یہ ہے کہ جو اس کو قراۃ شاذہ سمجھ کر پڑھے اور اس کی تاویل پر نظر ہو تو اس کے لیے کفر نہیں ہے، لیکن جو شخص بغیر تاویل کے پڑھے اس کے لیے جائز نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''**انا اعلمکم باللہ و اتقاکم به**'' میں تم لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتا ہوں اور تم لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ حاصل یہ ہوا کہ زیادہ عالم وہ کہلائے گا جس کے علم کا نتیجہ و ثمرہ کثرت تقویٰ و کثرت خشیت ہو۔ اگر تقویٰ ساتھ نہیں ہے تو پھر وہ علم نہیں ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ نے بڑے پتے کی بات کہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

من تفقه ولم یتصوف فقد تفسق ومن تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن جمع بینهما فقد تحقق (مرقاۃ)

> جو صرف فقہی مسائل سیکھے اور اس کو عملی جامہ نہ پہنائے تو وہ فاسق بن جاتا ہے اور جو صرف تصوف کی لائن پر چلے اور علم نہ سیکھے تو وہ زندیق بن جاتا ہے اور جو دونوں (علم و تصوف) کو جمع کرلے وہ حقیقت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا الخ

یعنی ہم نے نبی کے بعد اس کتاب کا وارث امت کو بنایا اور ان کو کتاب کی خدمت کے لیے چن لیا، لیکن سب انسان یکساں اور برابر نہیں ہوتے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہ ظالم ہیں اور بعض وہ ہیں جو اعمال صالحہ اور اعمال سیۂ کے اعتبار سے بین بین ہیں۔ وہ گناہ بھی کرتے ہیں اور نیک اعمال بھی کرتے ہیں۔ یہ درمیانی قسم کے لوگ ہیں۔ ایک طبقہ ان میں سے ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و مہربانی سے وہ ہر

نیک عمل میں پیش پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وہ کسی مستحب عمل کو بھی نہیں چھوڑتے۔ ان پر خوف و خشیت اتنا غالب ہے کہ حرام تو کجا، مکروہ تنزیہی کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ الخ اگر کوئی شخص نسلاً کافر ہو اور بلوغ کے ایک دن بعد بھی انتقال کر جائے تو اس کو وہ تمام سزائیں ملیں گی جو ۸۰ سال کے کافر کے لیے ہیں۔ کیونکہ بلوغ نقطہ تکمیل ہے اور بلوغ سے قبل عقل بالکل معدوم نہیں ہوتی بلکہ تدریجاً تدریجاً سفل سے علو کی طرف ترقی کرتی رہتی ہے اور بعد از بلوغ مکمل ہو جاتی ہے اور انسان حق کی تلاش میں سوچتا رہتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَٰلِمُ غَيْبِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب جانتا ہے بیشک وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے ۝

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں قائم مقام بنایا پس جو کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر ہوگا اور

يَزِيدُ الْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ

کافروں کا کفران کے رب کے ہاں ناراضگی کے سوا اور کچھ نہیں زیادہ کرتا اور کافروں کا کفر بجز نقصان کے اور کچھ

إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي

نہیں زیادہ کرتا ۝ کہہ دو کیا تم نے اپنے ان معبودوں کو بھی دیکھا جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ مجھے

مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا

دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا ان کا کچھ حصہ آسمانوں میں بھی ہے یا انہیں ہم نے کوئی کتاب دی ہے کہ

فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا

وہ اس کی سند رکھتے ہیں (نہیں) بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو

غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا

دھوکا دیتے ہیں ۝ بیشک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے اس سے کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل جائیں اور اگر وہ

إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوا

دونوں اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو ان کو کوئی بھی اس کے بعد روک نہیں سکتا بیشک وہ بردبار بخشنے والا ہے ۝ اور وہ اللہ کی

بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ لَئِن جَآءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى

پختہ قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی بھی ڈرانے والا آیا تو ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت پر

الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا

ہوں گے پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا تو اس سے ان کو اور بھی نفرت بڑھ گئی ۝ کہ ملک میں

فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ

سرکشی اور بری تدبیریں کرنے لگ گئے اور بری تدبیر تو تدبیر کرنے والے ہی پر الٹ پڑتی ہے پھر کیا

يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ

وہ اسی برتاؤ کے منتظر ہیں جو پہلے لوگوں سے برتا گیا پس تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

اللہ کے قانون میں کوئی تغیر نہیں پائے گا ۝ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھتے ان لوگوں کا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ

کیسا برا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور اللہ

اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا

ایسا نہیں ہے کہ اسے کوئی چیز آسمانوں میں اور نہ زمین میں عاجز کردے بیشک وہ جاننے والا

قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ

قدرت والا ہے ۝ اور اگر اللہ لوگوں سے ان کے اعمال پر گرفت کرتا تو سطح زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

لیکن وہ انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے پس جب ان کا وقت مقرر آجائے گا تو بیشک اللہ اپنے

بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے ۝

(۳۶) سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۴۱)

آیتیں ۸۳ سورۂ یٰسین مکی ہے رکوع ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰسٓ ۞ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۞ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞

قرآن حکمت والے کی قسم ہے۔ بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھے راستہ پر۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۞ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۞

غالب رحمت والے کا اتارا ہوا ہے۔ تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے سو وہ غافل ہیں۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

ان میں سے اکثر پر خدا کا فرمان پورا ہو چکا ہے پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بیشک ہم نے ان کی گردنوں میں

اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۞ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

طوق ڈال دیئے ہیں پس وہ ٹھوڑیوں تک ہیں سو وہ اوپر کو سر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۞ وَسَوَآءٌ

بنادی ہے اور ان کے پیچھے بھی ایک دیوار ہے پھر ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے کہ وہ دیکھ نہیں سکتے۔ اور ان پر

عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ

برابر ہے کیا آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بیشک آپ اسی کو ڈرا سکتے ہیں

اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۞ اِنَّا

جو نصیحت کی پیروی کرے اور بن دیکھے رحمٰن سے ڈرے پس خوشخبری دے دو اس کو بخشش اور اجر کی جو عزت والا ہے۔ بیشک

نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اس کو لکھتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو کتاب واضح

فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۞

(لوحِ محفوظ) میں محفوظ کر رکھا ہے۔

افاداتِ محمود:

لِتُنْذِرَ قَوْمًا الخ یہ بات درست ہے کہ جس قوم کی اصلاح آپ کے ذمے لگائی گئی ہے اور ابتدائی طور پر جس قوم سے آپ کا پالا پڑا ہے صدیوں سے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ہے۔ یہ بھی غافل ہیں اور ان کے آباء واجداد بھی غافل تھے۔ ان کی اصلاح اور ان کو کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید وسنت کی صاف شفاف شاہراہ پر لا کھڑا کرنا یقیناً من عزم الامور اور نہایت ہی مشکل کام ہے۔ اس راستے میں مشکلیں پیش آئیں گی لیکن آپ ملول وغمگین نہ ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے اور آپ کا یہ سچا اور صاف ستھرا دین ہر کچے پکے مکان تک پہنچ کر رہے گا۔

اَغْلٰلًا الخ

یعنی جاہلانہ رسمیں، آباؤ اجداد کے طور وطریق اور غلط عقائد واعمال وغیرہ کے طوق جو ان کے گلوں میں ڈال دیے گئے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳

اور ان سے بستی والوں کا حال مثال کے طور پر بیان کر جبکہ ان کے پاس رسول آئے ○

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ

جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا انہوں نے ان کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے مدد کی پھر انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف

مُّرْسَلُوْنَ ۝۱۴ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ

بھیجے گئے ہیں○ انہوں نے کہا تم کچھ اور نہیں ہو مگر ہماری طرح انسان ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝۱۵ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝۱۶ وَمَا عَلَيْنَآ

تم اور کچھ نہیں ہو مگر جھوٹ بول رہے ہو○ انہوں نے کہا ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں○ اور ہمارے ذمہ

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۷ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ

کھلم کھلا پہنچا دینا ہی ہے○ انہوں نے کہا ہم نے تو تمہیں منحوس سمجھا ہے اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے

وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۸ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ

اور تمہیں ہمارے ہاتھ سے ضرور دردناک عذاب پہنچے گا○ انہوں نے کہا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو اسے نحوست

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝۱۹ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ

سمجھتے ہو) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو○ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہا اے میری قوم

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۰ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۲۱

رسولوں کی پیروی کرو○ ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت پانے والے ہیں○

افاداتِ محمود:

اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اس بستی سے مراد انطاکیہ ہے۔ یہ وہ بستی ہے جہاں حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام تشریف لے گئے تھے۔ انھوں نے وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا تھا، لیکن انہوں نے کھانا دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کما مر فی سورۃ الکھف

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳ مرسلون سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ہیں۔ پہلے دو حواری تھے۔ پھر تیسرا بھی ان کی تائید و تعاون کے لیے روانہ کر دیا، تاکہ لوگوں کو صحیح راہ حق سمجھائیں۔ چنانچہ لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم پیغمبر کی طرف سے بھیجے ہوئے ہو اور تم لوگوں کی کیا فضیلت اور کیا

خصوصیت ہے کہ اس منصب کے لیے تم ہی لوگ متعین ہوئے ہو؟ ان تین بزرگوں نے جن کے نام شمعون، یوحنا اور بولص ہیں، کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایلچی ہیں، جو باذن اللہ بیماروں کو صحت مند کر دیتے ہیں۔ شہر کے دور افتادہ علاقہ سے ایک شخص جس کا نام حبیب نجار تھا ان لوگوں کے پاس آیا۔ یہ شخص فطری طور پر نیک اور کثرت سے صدقہ کرنے والا تھا، لیکن جذام کی بیماری اس میں سرایت کر گئی تھی۔ وہ شدید بیمار تھا۔ ان بزرگوں کے پاس آنے سے اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت عطا فرمائی۔ وہ ان کی وساطت اور ترغیب سے ایمان لے آیا اور اپنی بستی والوں کو بھی اس بات کی تبلیغ کرنے لگا کہ ایسے نیک اور بے غرض لوگوں کی بات مان جاؤ۔ یہ تمہاری بھلائی چاہتے ہیں۔ خود ہدایت یافتہ ہیں اور تم سے کسی قسم کی اجرت وغیرہ بھی طلب نہیں کرتے۔ عربی کا ایک مقولہ ہے کہ "الناس علی دین ملوکھم"، یعنی لوگ اپنے اپنے بادشاہوں کے مذہب پر ہوتے ہیں۔ انطاکیہ کا بادشاہ انطیخش ایک مشرک شخص تھا۔ بتوں کی پرستش کرتا تھا۔ دوسرے لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔ ان لوگوں نے مل کر حبیب نجار کو پتھروں سے رجم کرنا شروع کر دیا۔ ایک بھی شخص اس کو چھڑوانے نہیں آیا۔ آخر کار لوگوں نے اسے شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض اسے جنت نصیب فرمادی (قیل ادخل الجنة) شہید ہوتے ہی جنت میں داخل کر دیا گیا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ مجاہدین کی روحیں دن بھر جنت کی نعمتوں سے محظوظ و مستفید ہوتی رہتی ہیں۔ رات کو عرش کے نیچے آ کر قندیلوں میں محو آرام ہوتی ہیں۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعۡبُدُ الَّذِيۡ فَطَرَنِيۡ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنۡ

اور میرے لئے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۝ کیا میں

دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغۡنِ عَنِّيۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا

اس کے سوا اوروں کو معبود بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھے تکلیف دینے کا ارادہ کرے تو ان کی سفارش کچھ بھی میرے کام نہ آئے اور نہ

يُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيۡۤ اِذًا لَّفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّكُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿۲۵﴾ قِيۡلَ

وہ مجھے چھڑا سکیں ۝ بے شک تب میں صریح گمراہی میں ہوں گا ۝ بے شک میں تمہارے رب پر ایمان لایا پس میری بات سنو ۝ کہا گیا

ادۡخُلِ الۡجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِيۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيۡ رَبِّيۡ وَجَعَلَنِيۡ مِنَ

جنت میں داخل ہو جا اس نے کہا اے کاش! میری قوم بھی جان لیتی ۝ کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے

الۡمُكۡرَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا

عزت والوں میں کر دیا ۝ اور ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد کوئی فوج آسمان سے نہ اتاری اور نہ ہم

مُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ

اتارنے والے تھے ۝ صرف ایک ہی چیخ تھی کہ جس سے وہ بجھ کر رہ گئے ۝ کیا افسوس ہے بندوں پر

مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ

ان کے پاس ایسا کوئی بھی رسول نہیں آیا جس سے انہوں نے ہنسی نہ کی ہو ۝ کیا یہ نہیں دیکھ چکے کہ ہم نے ان سے پہلے

مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا

کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا وہ ان کے پاس لوٹ کر نہیں آئے ۝ اور سب کے سب ہمارے پاس

مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ

حاضر ہیں ۝ اور ان کے لئے خشک زمین بھی ایک نشانی ہے جسے ہم نے زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا جس سے

يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ

وہ کھاتے ہیں ۝ اور اس میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ان میں

الۡعُيُوۡنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ

چشمے جاری کئے ۝ تاکہ وہ اس کے پھل کھائیں اور یہ چیزیں ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہیں ہیں پھر کیوں شکر نہیں کرتے ۝ وہ ذات پاک ہے

الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں کو گونا گوں بنایا اور خود ان میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جنہیں وہ نہیں جانتے ○

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ

اور ان کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے کہ ہم اس کے اوپر سے دن کو اتار دیتے ہیں پھر ناگہاں وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں○ اور سورج

تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ

اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ زبردست خبردار کا اندازہ کیا ہوا ہے ○ اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر کر دی ہیں

حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

یہاں تک کہ پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے○ نہ سورج کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے

وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا

اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے اور ہر ایک ایک آسمان میں تیرتا پھرتا ہے○ اور ان کے لئے یہ بھی نشانی ہے ہم نے

ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾

ان کی نسل کو بھری کشتی میں سوار کیا○ اور ان کے لئے اسی طرح کی اور بھی چیزیں بنائی ہیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں○

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً

اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے پھر نہ ان کا کوئی فریاد رس ہوتا اور نہ وہ بچائے جاتے ○ مگر یہ ہماری

مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

مہربانی ہے اور انہیں ایک مدت تک فائدہ دینا ہے○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے سامنے اور پیچھے آنے والے عذاب سے ڈرو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

تاکہ تم پر رحم کیا جائے○ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے ایسی کوئی بھی نشانی نہیں آتی کہ جس سے وہ منہ نہ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ

موڑ لیتے ہوں○ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے رزق میں سے کچھ خرچ کیا کرو تو کافر ایمانداروں سے کہتے ہیں

اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَیَقُوْلُوْنَ

کیا ہم اسے کھلائیں کہ اگر اللہ چاہتا تو خود اسے کھلا سکتا تھا تم جو ہو تو صاف گمراہی میں پڑے ہوئے ہو○ اور کہتے ہیں

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً
یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو○ وہ صرف ایک چیخ ہی کا انتظار کر رہے ہیں
تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
جو انہیں آلے گی اور وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے○ پس نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف
يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾
واپس جا سکیں گے○

ع ۱۸

افاداتِ محمود:

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا

چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے بڑی نشانیاں ہیں۔ ان کے ذمہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی جو خدمت مقرر فرمائی ہے، وہ برابر سرانجام دے رہے ہیں۔ کیا مجال کہ ایک منٹ کے لیے ان میں سے کوئی آگے پیچھے ہو جائے۔ رات دن کے بڑھنے اور گھٹنے کا سسٹم آفتاب سے وابستہ ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں کب سے ان سیاروں کو خلق کر کے متحرک کیا گیا ہے اور یہ کب تک چلتے رہیں گے۔ سبحان اللہ چاند، سورج اور دیگر سیارے جس نظم ونسق سے چل رہے ہیں، واقعی ان سے اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ یہاں قرأۃ مشہورہ ومتواترہ تو وہی ہے جو قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہے اور دوسری قرأۃ جو حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے، وہ یہ ہے " وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لَا مُسْتَقَرَّ لَهَا " یعنی سورج چل رہا ہے اور اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، بلکہ مسلسل چل رہا ہے۔ اس قرأۃ کے متعلق تو کوئی اشکال والی بات نہیں ہے، لیکن یہاں اکثر مفسرین نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے۔ اس پر کچھ اشکال پیدا ہوتا ہے، لہٰذا حدیث اور اشکال کا جواب درج ذیل ہیں۔ حدیث یہ ہے۔

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لأبی ذر حین غربت الشمس اتدری این تذھب؟ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال صلی اللہ علیہ وسلم فانھا تذھب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن لھا ویوشک ان تسجد فلا یقبل منھا وتستأذن فلا یوذن لھا ویقال لھا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا فذالک قولہ تعالٰی والشمس تجری لمستقر لھا (تفسیر ابن کثیر ج ۳)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہوتے وقت مجھ سے پوچھا کہ ابوذر تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا

رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بے شک یہ جاتے جاتے عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (اگلے دن طلوع کے لیے) اجازت طلب کرتا ہے تو اس کو اجازت مل جاتی ہے اور عنقریب وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور (اگلے دن طلوع کے لیے) اجازت طلب کرے گا تو اس کو اجازت نہیں ملے گی، بلکہ اس سے کہا جائے گا جس راستہ سے آیا ہے، اسی پر لوٹ جا۔ چنانچہ اس دن غروب کے تھوڑی دیر بعد یہ مغرب ہی سے طلوع ہو جائے گا یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا۔

اس حدیث پر ایک مشہور اشکال یہ ہے کہ جس وقت سورج سجدہ کرتا ہے تو بادی النظر میں سورج کو توقف کرنا چاہیے وہ وقفہ خواہ طویل ہو یا مختصر، لیکن سجدہ کی مناسبت سے کچھ دیر اس کو رک جانا چاہیے۔ خصوصاً جتنی دیر وہ سجدہ میں صرف کرتا ہے، لیکن مشاہدہ گواہ ہے کہ آج تک کسی کو سورج کا توقف محسوس نہیں ہوا۔ کیونکہ سورج جب مشرق سے طلوع ہوتا ہے تو مغرب کی طرف درختوں اور ٹیلوں کے سائے لمبے لمبے ہوتے ہیں جو بتدریج کم ہوتے جاتے ہیں۔ پھر زوال کے بعد مشرق کی طرف سائے ڈھل جاتے ہیں اور بتدریج لمبے ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا ہے اور پھر سایہ ہی سایہ ہوتا ہے۔ لہٰذا سورج کا جتنا دورانیہ ہے طلوع سے غروب تک اس دوران میں اس کا سفر مسلسل ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ سجدہ کس وقت کرتا ہے یا سجدہ کی کوئی خاص کیفیت ہے جس کے لیے توقف اور ٹھہرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ قدیم اور جدید مفسرین حضرات نے اپنے اپنے انداز سے اس سوال کو حل کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ بعض لوگوں نے حدیث ہی میں کلام کیا ہے کہ سورج کا سجدہ کرنا بظاہر سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا حدیث کی سند یا متن میں کلام کر کے اپنے آپ کو اس ذمہ داری سے عہدہ برآء ہونے کی کوشش کی ہے، لیکن یہ جواب کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ اب میں جو جواب دینا چاہتا ہوں اس کا سمجھنا دو مقدمات پر موقوف ہے۔ پہلے دو باتیں بطور مقدمہ سمجھ لو پھر سوال اور جواب کو سمجھنا ان شاء اللہ آسان ہو جائے گا۔

پہلا مقدمہ یہ ہے کہ الشمس ''نفوس مدرکہ میں سے ہے۔ الشمس لہا ادراک جیسے انسان کا نفس مدرکہ ہے اسی طرح شمس بھی نفس مدرک ہے کیونکہ شمس کا سجدہ کرنا اور اگلے دن طلوع ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کرنا اس کے نفس مدرکہ ہونے کی بین دلیل ہے، دوسری بات یہ ہے کہ آگے ارشاد ہوتا ہے '' وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ۝ '' يَسْبَحُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم ہے اور واو، نون کے ساتھ جو جمع آتی ہے وہ ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ شمس بالکل بے شعور نہیں ہے، ورنہ ''تسبح'' صیغہ واحد مونث غائب استعمال ہوتا جو کہ غیر ذوی العقول کی جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

دوسرا مقدمہ یہ ہے کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نفس ذی نفس سے الگ اور مجرد ہو کر کوئی اور صورت مثالیہ اختیار

کر لیتا ہے۔ نیز یہ نفس صور متعددہ اختیار کر سکتا ہے اس کے متعدد شواہد موجود ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو شب معراج میں جو جماعت کرائی تھی تو اُس موقع پر انبیاء علیہم السلام مثالی صورتوں میں بیت المقدس میں موجود ہوئے تھے ورنہ ان کے دھڑ اور جسم یعنی اجسامِ مبارکہ تو قبروں میں ودیعت تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثالی صورت تھی اور فرمایا کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کا قد لمبا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا گویا کہ وہ ابھی حمام سے باہر آئے ہیں اور حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھا کہ اونٹنی کا مہار پکڑے ہوئے پہاڑ پر سے نیچے اتر رہے ہیں اور تلبیہ پڑھ رہے ہیں ''وزمام الابل من اللیف'' یعنی اونٹنی کے مہار کی جو رسی تھی وہ کھجور کے پتوں سے یا درختوں کے اندر کی باریک غلاف سے بنی ہوئی تھی۔ اور بھی روایتیں ہیں۔ یہ بخاری و مسلم یعنی صحاح کی روایتیں ہیں ان روایات کی تاویل صور مثالیہ کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے، ورنہ ان تمام اور صحیح احادیث کا انکار کرو گے۔

آمدم برسر مطلب

مذکورہ بالا دونوں مقدموں کی تفصیل کو سامنے رکھتے ہوئے حدیث ابی ذر میں شمس کے سجدہ کا جو ذکر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ سورج صورت مثالیہ کے ساتھ تحت العرش سجدہ کرتا ہے۔ لہٰذا نہ اس کو توقف کی ضرورت ہے نہ سکون کی۔ اب اگر کوئی یہ اشکال پیش کرے کہ یہ تو عقل کے خلاف ہے یا یہ بات عقل میں آتی نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو سب لوگ ایک جیسے نہیں کہ یہ بات کسی کی بھی سمجھ میں نہ آئے، بلکہ اکثر لوگوں کو تو سمجھ آ ہی جاتی ہے اور اگر بعض لوگوں کو سمجھ نہیں بھی آتی تو یہ بات چنداں مضر نہیں ہے۔ کیونکہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اگر کوئی اسے یہ باور کرانا چاہے کہ باہر اتنی بڑی دنیا موجود ہے تو وہ یقین نہیں کرے گا۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ کنویں میں مینڈک نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ کیا اس سے زیادہ پانی ہو سکتا ہے؟ نیز ''تحت العرش'' سے عرش کا کوئی خاص مقام مراد ہے ورنہ تمام آسمان پورے طور پر عرش کے نیچے ہیں۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

اور چاند کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں وہ اپنی منزلیں ۲۸ دن میں طے کر کے پھر نئے سفر کا آغاز کرتا ہے اور آخر میں خشک ٹہنی کی طرح باریک ہو جاتا ہے خواہ کھجور کا خوشہ ہو یا انگور وغیرہ کا۔

اختلاف مطالع متحقق ہے:

اختلاف مطالع خواہ چاند کا ہو یا سورج کا متحقق ہے۔ کیونکہ اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ چاند اور

سورج اگر ایک جگہ غروب ہوتے ہیں تو دوسری جگہ طلوع ہوتے ہیں۔ خصوصاً ان ممالک میں جہاں رات دن کا فرق ہے؟ یعنی ایک جگہ رات ہے تو دوسری جگہ دن ہے۔ اتنے دور افتادہ ممالک میں اختلاف مطالع یقیناً متحقق ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ اب چاند سورج کے ساتھ غروب ہو جائے تو اس کے دیکھنے کے امکانات نہیں ہیں۔ اگر کچھ فاصلے پر ہو تو پھر نظر آ سکتا ہے۔ چاند سورج کے بالعکس ہے یعنی سورج مشرقی ممالک اور مشرقی علاقوں میں پہلے نظر آتا ہے اور چاند مغربی ممالک اور مغربی علاقوں میں پہلے نظر آتا ہے۔ مثلاً سورج غروب ہوتے وقت چاند اور سورج میں ۱۲ بارہ درجہ کا فرق نہ ہو تو ہم پاکستانیوں کو چاند نظر نہیں آ سکتا، لیکن سعودی عرب اور پاکستان کا چار گھنٹے کا فرق ہے۔ لہٰذا چاند آہستہ آہستہ سورج کے بعد نمودار ہوا اور سعودی عرب میں نظر آ گیا۔ معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع متحقق ہے۔

آیا اختلافِ مطالع چاند کا معتبر ہے یا نہیں؟

چاند کا اختلاف مطالع اگر معتبر قرار نہ مانا جائے تو پھر مشرق والوں کو چاند نظر آ جائے تو مغرب والوں پر صوم اور عیدین لازم ہوں گی اور اگر مغرب والوں کو نظر آ جائے تو مشرق والوں پر صوم اور عیدین لازم ہوں گی اور اگر اختلاف فی المطالع معتبر قرار دے دیا جائے تو پھر نہ مشرق والوں کی رؤیت مغرب والوں کے لیے حجت ہے اور نہ مغرب والوں کی رؤیت مشرق والوں کے لیے حجت بلکہ ''لکل اهل بلدة رؤيتهم'' کے قانون پر عمل ہوگا، تو امام شافعیؒ کے ہاں اختلاف مطالع معتبر ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں معتبر نہیں ہے۔ لہٰذا احناف کے مذہب کے مطابق مغرب والوں کے رؤیت سے مشرق والوں پر روزہ واجب ہوگا۔

اختلاف مطالع الشمس بالاتفاق معتبر ہے

صلوٰت خمسہ میں تو بالاتفاق اختلاف مطالع شمس معتبر ہے یعنی نمازیں اپنے اپنے ملک اور اپنے اپنے علاقہ کے اعتبار سے پڑھی جائیں گی۔ اگر ایک جگہ زوال ہو گیا ہے تو ان کے لیے ظہر کی نماز پڑھنا اس وقت میں جائز ہے اور جہاں زوال نہیں ہوا وہاں ابھی نمازِ ظہر نہیں پڑھی جاسکتی۔ وقس علی هذا. اسی طرح سحری اور افطار صوم میں بھی معتبر ہے۔ علامہ شامی نے ایک جزئیہ لکھا ہے کہ اگر کوئی بلند و بالا منار ہے اس پر کوئی شخص چڑھا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ مجھ کو سورج نظر آ رہا ہے ابھی غروب نہیں ہوا، لیکن زمین پر جو لوگ ہیں ان کو نظر آ رہا ہے کہ سورج غروب ہو چکا ہے اور انہوں نے روزہ افطار کر لیا ہے تو ان کا افطار کرنا درست ہے اور جو شخص منار پر ہے اس کے لیے ہنوز افطار درست نہیں۔ تاوقتیکہ سورج غروب ہوتا اُسے نظر نہ آ جائے۔ آج کل جہازوں میں یہ غلطی ہو رہی ہے کہ جہاز فضا میں ہزاروں فٹ بلندی پر محو پرواز ہوتا ہے تو کپتان اُس ملک کے اس شہر کے وقت کے مطابق افطار صوم کا اعلان کرتا ہے جس شہر اور ملک سے انہوں نے سفر کا آغاز کیا تھا۔ حالانکہ یہ غلط اور جہالت کی بات

ہے۔ کیونکہ جہاز میں سوار تمام افراد کو سورج نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ابھی غروب نہیں ہوا۔ ان کے لیے افطاری کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ میری موجودگی میں کئی بار یہ واقعہ پیش آیا۔ میں نے جہاز میں کھڑے ہو کر اس بات کی مخالفت کی اور لوگوں کو منع کیا کہ جب سورج سامنے نظر آ رہا ہے تو ان حالات میں غروب آفتاب تک افطاری جائز نہیں۔

ایک دفعہ ہم ڈھاکا جا رہے تھے۔ لاہور میں افطاری کر کے جب جہاز پر بیٹھ گئے اور وہ بلند ہوا تو سورج نظر آنے لگا۔ ہمارا روزہ صحیح ہو گیا تھا، لیکن اب جہاز میں ہمارے لیے کچھ کھانا جائز نہیں تھا۔ کیونکہ سورج نظر آ رہا تھا۔ رمضان کا دن تھا تو میں نے اس وقت کہا کہ کیا عجیب مسئلہ ہے صحیح افطاری کے بعد کھانا پینا بھی جائز نہیں ہے اور نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ باقی اختلاف مطالع ۵۰۰ سو میل کے اندر معتبر نہیں ہے اگر پانچ سو میل سے فاصلہ زیادہ ہو تو پھر معتبر ہے۔ لہٰذا پاکستان کے اندر اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ پورے ملک میں روزہ اور عیدین کا ایک ہی حکم ہے۔ اگر کسی ملک میں ۲۳ گھنٹے دن اور ایک گھنٹہ رات ہو تو ۲۳ گھنٹے روزہ ہوگا اور افطاری وسحری کے لیے وہی ایک گھنٹہ ہوگا اور اگر ۲۳ گھنٹے رات اور ایک گھنٹہ دن ہو تو ایک گھنٹہ روزہ ہوگا اور ۲۳ گھنٹے رات کے ہوں گے جس میں کھانا پینا جائز ہوگا۔

ثبوتِ رمضان اور دیگر مہینوں کے ثبوت میں فرق ہے

ثبوت رمضان اور گیارہ مہینوں کے ثبوت میں فرق ہے۔ ثبوت رمضان کے لیے اگر مطلع ابر آلود ہو تو ایک گواہ کافی ہے اور بقیہ گیارہ مہینوں کے ثبوت کے لیے دو گواہ ضروری ہیں۔ اگر مطلع ابر آلود نہ ہو تو پھر جمع عظیم ہونا چاہیے جس سے پورا پورا اعتماد حاصل ہو۔ نیز گواہوں میں عدالت بھی شرط ہے اور حضور الشاہد عند القاضی بھی، لہٰذا اگر شہادت دینے والی عورت ہو تو قاضی کے سامنے وہ حجاب میں نہیں رہے گی اور ٹیلیفون، خطوط اور تار وغیرہ بھی معتبر نہیں ہیں۔ کیونکہ ان سے مکمل طور پر معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ صرف یہ نہیں کہ اسلامی قوانین میں یہ چیزیں غیر معتبر ہیں، بلکہ دنیا کی تمام عدالتوں میں ٹیلیفون اور تار وغیرہ غیر معتبر ہیں۔ نیز شہادۃ عند الحاکم شرط ہے یعنی مجاز اتھارٹی کے پاس شہادت دینا شرط ہے۔ اگر مسجد کے امام صاحب کے پاس شہادت دیں تو کافی نہیں، نیز ایک ضلع کا حاکم صرف اپنے ضلع کا حاکم ہوتا ہے۔ رؤیت ہلال میں کتاب القاضی الی القاضی بھی جائز نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے جو اعلان ہوگا وہ پورے ملک کے لیے ہوگا۔ خواہ صوم یا عید اور جو اعلان صرف صوبائی سطح پر کیا جائے اور مرکز کی تائید حاصل نہ ہو تو وہ قول دوسرے صوبے میں حجت نہیں ہے۔

رؤیت ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت

اس وقت جو رؤیت ہلال کمیٹی ہے چونکہ گورنمنٹ نے اس کو مکمل اختیارات دے دیے ہیں، لہٰذا وہ مجاز اتھارٹی ہے۔ اگر قواعد شرعیہ کے موافق صاف صاف گواہی لے لے اور فیصلہ کرے تو درست ہوگا اور اس فیصلہ کو

عوام تک پہنچانے کے لیے شہادت شرط نہیں ہے۔لہٰذا ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اگر رؤیت یا عدم رؤیت کی خبر نشر ہو جاتی ہے تو وہ قابل قبول ہوگی۔اب موجودہ کمیٹی میں چونکہ سب علماء ہیں، لہٰذا اس کمیٹی کا فیصلہ نافذ ہوگا اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس کمیٹی کے فیصلے کی جو خبر شائع ہوگی وہ درست ہوگی۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١

اور صور پھونکا جائے گا تو وہ فوراً اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں آئیں گے ○

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ

کہیں گے کہ ہائے افسوس کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھایا یہی ہے جو رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے

الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣

سچ کہا تھا ○ وہ تو صرف ایک ہی زور کی آواز ہوگی پھر وہ سب ہمارے سامنے حاضر کئے جائیں گے ○

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤ إِنَّ

پھر اس دن کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور تم اسی کا بدلہ پاؤ گے جو کیا کرتے تھے ○ بے شک

أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝٥٥ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

بہشتی اس دن مزہ سے دل بہلا رہے ہوں گے ○ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں تختوں پر

الْأَرَائِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝٥٦ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝٥٧ سَلٰمٌ قَوْلًا

تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ○ ان کے لئے وہاں میوہ ہوگا اور انہیں ملے گا جو وہ مانگیں گے ○ پروردگار نہایت رحم والے کی طرف سے

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝٥٨ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٥٩ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يٰبَنِيْ

انہیں سلام فرمایا جاوے گا ○ اے مجرمو! آج الگ ہو جاؤ ○ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تمہیں

اٰدَمَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٦٠ وَّأَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا

تاکید نہ کر دی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے ○ اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦١ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

سیدھا راستہ ہے ○ اور البتہ اس نے تم میں سے بہت لوگوں کو گمراہ کیا تھا کیا پس تم

تَعْقِلُوْنَ ۝٦٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٦٣ إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ

نہیں سمجھتے تھے ○ یہی دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ آج اس میں داخل ہو جاؤ اس کے بدلے جو تم

تَكْفُرُوْنَ ۝٦٤ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ

کفر کیا کرتے تھے ○ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہمارے ساتھ ان کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
اس پر جو وہ کیا کرتے تھے○ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھیں مٹا ڈالیں پس وہ راستہ کی طرف دوڑیں
فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا
پھر وہ کیونکر دیکھ سکیں○ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی صورتیں ان کی جگہوں پر مسخ کر دیں پس نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ ہی
يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾
واپس لوٹ سکیں○

ع

افاداتِ محمود:

فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ اس شغل سے یا تو مراد آپس کی ملاقاتیں ہیں کہ گول میز کانفرنس کی طرح تمام جنتی اپنے اپنے حلقوں میں آمنے سامنے ہوں گے۔ ملاقاتیں کرتے رہیں گے یا یہ مراد ہے کہ دیدار خداوندی میں مصروف ہوں گے۔ جو ہر جمعہ کو ہوا کرے گی۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

اور ہم جس کی عمر زیادہ کرتے ہیں بناوٹ میں اسے الٹا گھٹاتے چلے جاتے ہیں کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے ○ اور ہم نے

الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ

نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ ان کے مناسب ہی تھا یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے ○ تاکہ جو زندہ ہے

حَیًّا وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ

اسے ڈرائے اور کافروں پر الزام ثابت ہو جائے ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے اپنے ہاتھوں سے

اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

چارپائے بنائے جن کے وہ مالک ہیں ○ اور انہیں ان کے بس میں کر دیا ہے پھر ان میں سے کسی پر چڑھتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں ○

وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور ان کے لئے ان میں بہت سے فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں پھر کیوں شکر نہیں کرتے ○ اور اللہ کے سوا انہوں نے اور معبود

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں ○ وہ ان کی مدد نہیں کر سکیں گے اور وہ ان کے حق میں ایک فریق (مخالف) ہوں گے جو حاضر کئے جائیں گے ○

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ

پھر آپ ان کی بات سے غمزدہ نہ ہوں بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○ کیا آدمی نہیں جانتا کہ

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ

ہم نے اسے منی کے ایک قطرہ سے بنایا ہے پھر وہ کھلم کھلا دشمن بن کر جھگڑنے لگا ○ اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور

نَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ

اپنا پیدا ہونا بھول گیا کہنے لگا بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے ○ کہہ دو انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے

اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ

انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ سب کچھ بنانا جانتا ہے ○ وہ جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے

الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

آگ پیدا کر دی کہ تم جھٹ پٹ اس سے آگ سلگا لیتے ہو ○ کیا وہ جس نے آسمانوں اور

وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾
زمین کو بنا دیا اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور بنائے کیوں نہیں وہ بہت کچھ بنانے والا ماہر ہے۔
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ
اس کی تو یہ شان ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے کہ ہو سو وہ ہو جاتی ہے۔ پس وہ ذات پاک ہے
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

افاداتِ محمود:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ شعر کہنے کی نہ تھی۔ اگر آپ نے کوئی مقفیٰ یا مسجع کلام ارشاد فرمایا بھی ہے تو وہ ایک اتفاقی بات تھی۔ بالا رادہ آپ شعر نہ کہتے تھے، بلکہ شعر کو بھی آپ چند الفاظ آگے پیچھے کر کے نثر کی شکل میں کہا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ شعر

ستبدی لک الا یام ما کنت جاھلا

ویاتیک بالاخبار مالم تزودی

یعنی زمانہ تمہیں ان باتوں کا تعارف کرا دے گا جو تم نہیں جانتے تھے اور آئندہ ایسی باتوں کا انکشاف تمہارے سامنے کرے گا جو تمہارے پاس پہلے سے نہ ہوں گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے دوسرے مصرع کو قلب موضوع کر کے یوں پڑھا ویاتیک مالم تزودی بالاخبار تا کہ کوئی شاعر ہونے کا شبہ نہ کرے۔ واللہ اعلم

آیاتها ۱۸۲ ۳۷ سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ ۵۶ رکوعاتها ۵

سورۃ الصّٰفّٰت مکی ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝۱ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝۲ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝۳ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی قسم ہے۝ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۝ پھر ذکر الٰہی کے تلاوت کرنے والوں کی۝ البتہ تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ۝۴ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ

ایک ہی ہے۝ آسمانوں اور زمین اور اس کے اندر کی سب چیزوں کا اور مشرقوں کا رب ہے۝ ہم نے نیچے کے آسمان کو

الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۝۶ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى

ستاروں سے سجایا ہے۝ اور اسے ہر ایک سرکش شیطان سے محفوظ رکھا ہے۝ وہ عالم بالا کی باتیں

الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹

نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۝ بھگانے کے لئے اور ان پر ہمیشہ کا عذاب ہے۝

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

مگر جو کوئی اچک لے جائے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارہ پڑتا ہے۝ پس ان سے پوچھئے کیا ان کا بنانا زیادہ مشکل ہے

اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲

یا ان کا جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے بے شک ہم نے انہیں لیسدار مٹی سے پیدا کیا ہے۝ بلکہ آپ نے تو تعجب کیا اور وہ ٹھٹھا کرتے ہیں۝

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا

اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہیں کرتے۝ اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ہنسی کرتے ہیں۝ اور کہتے ہیں یہ تو محض

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶ اَوَاٰبَآؤُنَا

صریح جادو ہے۝ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے

الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ

باپ دادا بھی؟ کہہ دو ہاں اور تم ذلیل ہونے والے ہو گے؟ پس وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی پس ناگہاں وہ

يَنظُرُونَ ۝١٩ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝٢٠ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ

دیکھنے لگیں گے ○ اور کہیں گے ہائے ہماری کمبختی! جزا کا دن یہی ہے ○ یہی فیصلے کا دن ہے جسے تم

تُكَذِّبُونَ ۝٢١ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝٢٢ مِن دُونِ

جھٹلایا کرتے تھے ○ انہیں جمع کر دو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کی بیویوں کو اور جن کی وہ عبادت کرتے تھے ○ سوائے

اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝٢٣ وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ۝٢٤ مَا لَكُمْ لَا

اللہ کے پھر انہیں جہنم کے راستہ کی طرف ہانک کر لے جاؤ ○ اور انہیں کھڑا کرو ان سے دریافت کرنا ہے ○ تمہیں کیا ہوا کہ

تَنَاصَرُونَ ۝٢٥ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝٢٦ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ○ بلکہ آج کے دن وہ سر جھکائے کھڑے ہوں گے ○ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَتَسَاءَلُونَ ۝٢٧ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝٢٨ قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا

پوچھے گا ○ کہیں گے بے شک تم ہمارے پاس دائیں طرف سے آتے تھے ○ کہیں گے بلکہ تم خود ہی

مُؤْمِنِينَ ۝٢٩ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝٣٠

ایمان والے نہیں تھے ○ اور ہمیں تم پر کوئی زور نہیں تھا بلکہ تم ہی سرکش لوگ تھے ○

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝٣١ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝٣٢ فَإِنَّهُمْ

پھر ہم سب پر ہمارے رب کا قول پورا ہو گیا کہ ہم سب عذاب چکھنے والے ہیں ○ پھر ہم نے تمہیں بھی گمراہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے ○ پھر

يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝٣٣ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝٣٤ إِنَّهُمْ كَانُوا

اس دن عذاب میں وہ سب یکساں ہوں گے ○ بے شک ہم مجرموں سے ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں ○ بے شک وہ ایسے تھے کہ

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝٣٥ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا

جب ان سے کہا جاتا تھا کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے ○ اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک

لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝٣٦ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝٣٧ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو

شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے ○ بلکہ وہ حق لایا ہے اور اس نے سب رسولوں کی تصدیق کی ہے ○ بے شک اب تم

الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝٣٨ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٣٩ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝٤٠

دردناک عذاب چکھو گے ○ اور تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے ○ مگر جو اللہ کے خالص بندے ہیں ○

أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ﴿٤٢﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٤٣﴾ عَلَىٰ

یہی لوگ ہیں جن کے لئے رزق معلوم ہے○ میوے اور انہیں کو عزت دی جائے گی○ نعمتوں کے باغوں میں○ ایک

سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ﴿٤٦﴾

دوسرے کے سامنے تختوں پر○ ان میں صاف شراب کا دور چل رہا ہوگا○ سفید پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی○

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ﴿٤٧﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿٤٨﴾

نہ اس میں درد سر ہوگا اور نہ انہیں اس سے نشہ ہوگا○ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی آنکھوں والی ہوں گی○

كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿٤٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٥٠﴾

گویا کہ وہ پردے میں رکھے ہوئے انڈے ہیں○ پس وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر آپس میں سوال کریں گے○

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾

ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا○ وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو تصدیق کرنے والوں میں ہے○

أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾

کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں بدلہ دیا جائے گا○ کہے گا کیا تم بھی دیکھنا چاہتے ہو○

فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا

پس وہ جھانکے گا تو اسے دوزخ کے درمیان دیکھے گا○ کہے گا اللہ کی قسم! تو تو قریب تھا کہ مجھے ہلاک ہی کردے○ اور اگر

نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ

میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی حاضر کئے ہوئے مجرموں میں ہوتا○ پس کیا اب ہم مرنے والے نہیں○ مگر ہمارا پہلی بار کا مرنا

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ

اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا○ بے شک یہی بڑی کامیابی ہے○ ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو

الْعَامِلُونَ ﴿٦١﴾ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾

عمل کرنا چاہئے○ کیا یہ اچھی مہمانی ہے یا تھوہر کا درخت○ بے شک ہم نے اسے ظالموں کے لئے آزمائش بنایا ہے○

إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾

بے شک وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں اُگتا ہے○ اس کا پھل گویا کہ سانپوں کے پھن ہیں○

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ

پس بے شک وہ اس میں سے کھائیں گے پھر اس سے اپنے پیٹ بھر لیں گے○ پھر اس پر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ سے) ملا کر

حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾

دیا جائے گا○ پھر بے شک دوزخ کی طرف ان کا لوٹنا ہوگا○ کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا تھا○

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

پھر وہ ان کے پیچھے دوڑتے چلے گئے○ اور البتہ ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں○ اور البتہ ہم نے ان میں

فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ

ڈرانے والے بھیجے تھے○ پھر دیکھ جنہیں ڈرایا گیا تھا ان کا کیا انجام ہوا○ مگر اللہ کے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ

خالص بندے○ اور ہمیں نوح نے پکارا پس ہم کیا خوب جواب دینے والے ہیں○ اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو

الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾

بڑی مصیبت سے نجات دی○ اور ہم نے اس کی اولاد ہی کو باقی رہنے والی کر دیا○ اور ہم نے ان کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی○

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

کہ سارے جہاں میں نوح پر سلام ہو○ بے شک ہم نیکو کاروں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں○ بے شک وہ ہمارے ایماندار

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

بندوں میں تھے○ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا○ اور بے شک اسی کے طریق پر چلنے والوں میں ابراہیم بھی تھا○ جبکہ وہ پاک دل سے

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ

اپنے رب کی طرف رجوع ہوا○ جبکہ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو○ کیا تم جھوٹے معبودوں کو

اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾

اللہ کے سوا چاہتے ہو○ پھر تمہارا پروردگارِ عالم کی نسبت کیا خیال ہے○ پھر اس نے ایک بار ستاروں میں غور سے دیکھا○

فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا

پھر کہا بے شک میں بیمار ہوں○ پس وہ لوگ اس کے ہاں سے پیٹھ پھیر کر واپس پھرے○ پس وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گیا پھر کہا

تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ

کیا تم کھاتے نہیں؟ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں؟ پھر وہ بڑے زور کے ساتھ دائیں ہاتھ سے ان کے توڑنے پر پل پڑا۔ پھر وہ اس کی طرف

يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

دوڑتے ہوئے بڑھے○ کہا کیا تم پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو○ حالانکہ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا اور جو تم بناتے ہو○

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾

انہوں نے کہا اس کے لئے ایک مکان بناؤ پھر اس کو آگ میں ڈال دو○ پس انہوں نے اس سے داؤ کرنے کا ارادہ کیا سو ہم نے انہیں ذلیل کر دیا○

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ بتائے گا○ اے میرے رب! مجھے ایک صالح (لڑکا) عطا کر○

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ

پس ہم نے اسے ایک لڑکے حلم والے کی خوشخبری دی○ پھر جب وہ اس کے ہمراہ چلنے پھرنے لگا کہا اے بیٹا! بے شک میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ

اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ

میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے ابا! جو حکم آپ کو ہوا ہے کر دیجئے آپ مجھے انشاء اللہ

شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ

صبر کرنے والوں میں پائیں گے○ پس جب دونوں نے تسلیم کر لیا اور اس نے اسے پیشانی کے بل ڈال دیا○ اور ہم نے اسے پکارا کہ

يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

اے ابراہیم!○ تو نے خواب سچا کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں○ البتہ یہ

الْبَلٰۗؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

صریح آزمائش ہے○ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دیا○ اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے رہنے دی○

سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

ابراہیم پر سلام ہو○ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں○ بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے○

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓي اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ

اور ہم نے اسے اسحٰق کی بشارت دی کہ وہ نبی (اور) نیک لوگوں میں سے ہوگا○ اور ہم نے ابراہیم اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں اور

ذُرِّیَّتِہِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع

ان کی اولاد میں سے کوئی نیک بھی ہیں اور کوئی اپنے آپ پر کھلم کھلا ظلم کرنے والے ہیں۔

افاداتِ محمود:

وَالصّٰفّٰتِ سے یا تو فرشتوں کی صفیں مراد ہیں یا طیور مراد ہیں جب وہ ہوا میں اڑتے اور پر کھولتے ہیں ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں۔ ان کی بھی صفیں نظر آتی ہیں۔ نمازیوں کی صفیں بھی مراد ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ جب نمازی لوگ صفیں بنا کر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔ یا مجاہدین کی صفیں مراد ہوسکتی ہیں کیونکہ مجاہدین جب صفیں بناتے ہیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔

یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ الخ

اس بات میں اختلاف ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیلؑ ہیں یا حضرت اسحاقؑ۔ حضرت ابن مسعودؓ کی ایک روایت میں ہے کہ **یوسف بن یعقوب بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراھیم**۔ اس روایت کے مطابق تو ذبیح حضرت اسحاقؑ ٹھہرتے ہیں، لیکن اکثر روایات کے مطابق ذبیح حضرت اسماعیلؑ ہیں۔ حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا تو آپ کو خطاب کر کے کہا "**السلام علیک یا بن الذبیحین**" تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ بعد میں جب حضرت معاویہؓ سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے تو حضرت معاویہؓ نے کہا کہ حضورؐ چونکہ اولاد اسماعیل میں سے ہیں، لہٰذا ایک ذبیح تو وہ ہوئے۔ دوسرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کے نام ذبح کا قرعہ نکل آیا تھا، لہٰذا آپ دو ذبیح کے بیٹے ہوئے۔

حضور کے والد گرامی کے ذبیح ہونے کا قصہ یوں ہے کہ آپ کے دادا خواجہ عبدالمطلب نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے؟ "احفر برۃ" انھوں نے پوچھا کہ برہ کیا ہے تو وہ صاحب جواب دیے بغیر چلے گئے۔ پھر دوسرے دن خواب میں وہی صاحب ان سے کہہ رہا ہے "احفر طیبۃ" انھوں نے پوچھا طیبہ کیا ہے؟ تو وہ صاحب حسب سابق بغیر جواب دیے چلے گئے۔ پھر تیسرے دن خواب میں اُس نے پھر کہا احفر مضنونۃ انھوں نے پوچھا مضنونہ کیا ہے؟ وہ پھر بغیر جواب کے چلے گئے پھر چوتھے روز خواب میں کہا احفر زم زم یعنی زم زم کا کنواں کھودیے۔ انھوں نے پوچھا زم زم کیا ہے؟ اس شخص نے کہا:

قلت وما زم زم قال لا تنزف ابدا ولا تذم تسقی الحجیج الأعظم وھی بین الفرث والدم عند نقرۃ الغراب الأعصم (سیرۃ ابن ہشام)

میں نے پوچھا زم زم کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ نہ تو اس کا پانی خشک ہوگا اور نہ کم۔ وہ

حاجیوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو سیراب کرے گا اور (علامت اس کی یہ ہے کہ) وہ گوبر اور خون کے درمیان ہے جہاں سرخ چونچ والے کوے ٹھونگیں مارتے ہیں۔

لوگ بتوں کی نذر کے جانوروں کو جہاں ذبح کرتے تھے وہاں گوبر اور خون بھی ہوتا تھا اور کوے وغیرہ بھی آتے جاتے تھے۔ جیسا کہ ایسی جگہوں پر کووں کا آنا عمومی مشاہدہ ہے۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد خواجہ عبدالمطلب نے بھائیوں اور عزیز و اقارب سے کہا کہ میرے دست و بازو بن کر زم زم کا کنواں کھودنے میں میری مدد کرو، لیکن لوگوں نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی اور بات ٹال دی۔ کہنے لگے کہ اس ریگستان میں بغیر کسی ظاہری سبب کے کھدائی کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ خواجہ عبدالمطلب کا اس وقت ایک ہی بیٹا حارث تھا۔ خواجہ عبدالمطلب نے اس وقت یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے ہاں دس بیٹے ہوئے اور میری زندگی میں جوانی کو پہنچ گئے تو ایک بیٹے کو اللہ کے نام پر ذبح کروں گا۔ یہ کہہ کر باپ بیٹے نے کھدائی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ زم زم کا کنواں نمودار ہوا۔ یہ بہت خوش ہو گئے۔ پھر جب دس بیٹے پیدا ہو کر جوانی کو پہنچ گئے تو عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ ''اوف بنذرک''۔ اپنی نذر کو پورا کر۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوئے اور بات بھی سمجھ میں آ گئی تو دسوں بیٹوں کو جمع کر کے اپنی نذر کا سارا واقعہ ان سے بیان کیا۔ ان سب نے یک زبان ہو کر آمادگی ظاہر کر دی کہ ابا جان ہم میں سے آپ جس کو چاہیں خوشی سے ذبح کر دیں۔ عبدالمطلب نے بیٹوں کے نام قرعہ ڈالا تو قرعہ حضرت عبداللہ کے نام کا نکلا۔ عبدالمطلب اس کو خوشی خوشی ذبح کے لیے لے جانے لگے تو تمام عزیز و اقارب نے مشورہ دیا کہ فلاں کاہنہ سے اس معاملہ میں رائے لی جائے۔ اس کی رائے یہ ہوئی کہ ایک طرف حضرت عبداللہ ہوں اور ایک طرف دس اونٹ ہوں۔ پھر قرعہ ڈالا جائے۔ اگر قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکل آئے تو دس کا مزید اضافہ کیا جائے۔ اسی طرح دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ۔ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت عبداللہ کا نام نکلنے پر اونٹوں کی تعداد بڑھاتے گئے۔ یہاں تک کہ جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو قرعہ اونٹوں کے نام کا نکل آیا۔ اس وقت خواجہ عبدالمطلب نے سو اونٹ قربان کر دیے۔ اس وقت سے انسانی دیت سو اونٹ مقرر ہوئی۔ اسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا۔ لہٰذا اس واقعہ کے بعد حضرت عبداللہ ذبیح کہلاتے تھے۔

دوسری دلیل حضرت اسماعیلؑ کے ذبیح ہونے کی یہ ہے کہ ذبح کا واقعہ حرم میں پیش آیا تھا اور حجاز مقدس کی طرف حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ہجرت کرنے والے فرزند اسماعیلؑ ہیں نہ کہ حضرت اسحاقؑ۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت اسحاقؑ کی بشارت کے ساتھ ان کی نبوت کا بھی ذکر ہے اور نبوت عام طور پر بلوغت کے بعد ملتی ہے گویا نبوت ملنے سے قبل ذبح کا حکم ممکن نہیں۔ اُس وقت حضرت اسماعیلؑ ہی بالغ تھے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ یہ بشارت موجود تھی۔ حضرت اسحاقؑ کے ہاں ایک بیٹے کی پیدائش ہو گی جس کا نام

یعقوب ہوگا، اُس وقت تو ان کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی تو ذبح کا حکم کیونکر دیا جاسکتا تھا، لہٰذا ان سب حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ذبیح اسماعیلؑ تھے، نہ کہ حضرت اسحاقؑ ۔ رہا یہ سوال کہ اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ ممکن ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بتا دیا ہو کہ ذبح نہیں ہونے دوں گا۔ سو یہ شبہ غلط اور ناشی لاعن دلیل ہے کیونکہ یہ بات شان امتحان کے بالکل خلاف ہے کہ اتنا بڑا واقعہ محض ایک لاحاصل کھیل اور فعل عبث بن جائے۔ یہ نہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے اور نہ انبیاء علیہم السلام کے۔ واللہ اعلم

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور البتہ ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ

اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔ اور ہم نے ان کی مدد کی پس وہی

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

غالب رہے۔ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی۔ اور ہم نے دونوں کو راہ راست پر چلایا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي

اور ان کے لئے آئندہ نسلوں میں یہ باقی رکھا۔ کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ بے شک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔ اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھا۔

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر بنانے والے کو چھوڑ دیتے ہو۔

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ

اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا رب ہے۔ پس انہوں نے اسے جھٹلایا پس بے شک وہ حاضر کئے جائیں گے۔ مگر جو

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

اللہ کے خالص بندے ہیں۔ اور ہم نے اس پر پچھلے لوگوں میں چھوڑا۔ کہا الیاس پر سلام ہو۔ بے شک ہم اسی طرح

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔ اور بے شک لوط بھی رسولوں میں سے تھا۔

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

جبکہ ہم نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو نجات دی۔ مگر ایک بڑھیا کو جو عذاب پانے والوں میں رہ گئی۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ

اور بے شک تم ان کے پاس سے صبح کے وقت گزرتے ہو۔ اور رات میں بھی پس کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اور بے شک یونس بھی

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ

رسولوں میں سے تھا ○ جبکہ وہ بھاگ گیا اس کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی ○ پھر قرعہ ڈالا تو وہی

الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

خطا کاروں میں تھا ○ پھر اسے مچھلی نے لقمہ بنالیا اور وہ پشیمان تھا ○ پس اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھا ○

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا

تو وہ اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ○ پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ○ اور ہم نے

عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

اس پر ایک درخت بیلدار اگا دیا ○ اور ہم نے اس کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کے پاس بھیجا ○ پس وہ لوگ ایمان لائے

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ

پھر ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا ○ پس ان سے پوچھیے کیا آپ کے رب کے لئے تو لڑکیاں ہیں اور ان کے لئے لڑکے ○ کیا

خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور وہ دیکھ رہے تھے ○ خبردار! بے شک وہ اپنے جھوٹ سے کہتے ہیں ○

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ جھوٹے ہیں ○ کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹوں سے زیادہ پسند کیا ہے ○ تمہیں کیا ہوا کیسا فیصلہ کرتے ہو ○

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پس کیا تم غور نہیں کرتے ○ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے ○ پس اپنی کتاب لے آؤ اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ

سچے ہو ○ اور انہوں نے اس کے اور جنوں کے درمیان رشتہ قائم کر دیا ہے اور جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ضرور

لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ

حاضر کئے جائیں گے ○ اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو وہ بناتے ہیں ○ مگر اللہ کے خاص بندے ○ پس بے شک تم

وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ

اور جنہیں تم پوجتے ہو ○ کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے ○ مگر اسی کو جو خود دوزخ میں جانے والا ہے ○ اور ہم میں سے

اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ اِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ﴿۱۶۶﴾
کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کے لئے ایک درجہ معین نہ ہو ○ اور بے شک ہم صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں ○ اور بے شک ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں ○
وَ اِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ
اور وہ تو کہا کرتے تھے ○ اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی کوئی کتاب ہوتی ○ تو ہم اللہ کے خاص
الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوۡا بِهٖ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدۡ سَبَقَتۡ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
بندے ہوتے ○ پس انہوں نے اس کا انکار کیا سو وہ جان لیں گے ○ اور ہمارا حکم ہمارے بندوں کے حق میں جو رسول ہیں
الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمۡ لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ
پہلے سے ہو چکا ہے ○ بے شک وہی مدد دیئے جائیں گے ○ اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا ○ پھر آپ ان سے
حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا
کچھ مدت تک منہ موڑ لیجئے ○ اور انہیں دیکھتے رہیے پس وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کیا وہ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں ○ پس جب
نَزَلَ بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۱۷۸﴾
ان کے میدان میں آنازل ہوگا تو کیسی بری صبح ہوگی ان کی جو ڈرائے گئے ○ اور ان سے کچھ مدت منہ موڑ لیجئے ○
وَّ اَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾
اور دیکھتے رہیے سو وہ بھی دیکھ لیں گے ○ آپ کا رب پاک ہے عزت کا مالک ہے ان باتوں سے جو بیان کرتے ہیں ○
وَ سَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۸۲﴾
اور رسولوں پر سلام ہو ○ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○

رکوعاتہا ۵ ﴿۳۸ سُوْرَۃُ صٓ مَکِّیَّۃٌ ۳۸﴾ آیاتہا ۸۸

سورۂ صٓ مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا

قرآن کی قسم ہے جو سراسر نصیحت ہے○ بلکہ جو لوگ منکر ہیں وہ محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں○ ہم نے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ

ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دی ہیں سوانہوں نے بڑی ہائے پکار کی اور وہ وقت خلاصی کا نہ تھا○ اور انہوں نے تعجب کیا کہ

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا

ان کے پاس انہیں میں سے ڈرانے والا آیا اور منکروں نے کہا کہ یہ تو ایک بڑا جھوٹا جادوگر ہے○ کیا اس نے کئی معبودوں کو صرف ایک

وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤی

معبود بنا دیا بے شک یہ بڑی عجیب بات ہے○ اور ان میں سے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر

اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَاۤ

جمے رہو بے شک اس میں کچھ غرض ہے○ ہم نے یہ بات اپنے پچھلے دین میں نہیں سنی یہ تو ایک

اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ

بنائی ہوئی بات ہے○ کیا ہم میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی بلکہ انہیں تو میری نصیحت میں بھی شک ہے

بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹

بلکہ انہوں نے میرا ابھی عذاب بھی نہیں چکھا○ کیا ان کے پاس تیرے خدائے غالب فیاض کی رحمت کے خزانے ہیں○

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا

یا انہیں آسمانوں اور زمین کی حکومت اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حاصل ہے تو سیڑھیاں لگا کر چڑھ جائیں○ وہاں

هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

ان کے لشکر شکست پائیں گے○ ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور میخوں والا

ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِنْ

فرعون○ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے بھی جھٹلا چکے ہیں یہی وہ لشکر ہیں○ ان

كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا

سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا پس میرا عذاب آموجود ہوا○ اور یہ ایک ہی چیخ کے منتظر ہیں جسے

لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ

کچھ دیر نہیں لگے گی○ اور کہتے ہیں اے رب ہمارے! ہمارا حصہ ہمیں حساب کے دن سے پہلے ہی دے دے○ ان کی

عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ

ان باتوں پر صبر کر اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کر جو بڑا طاقتور تھا بے شک وہ رجوع کرنے والا تھا○ بے شک ہم نے پہاڑوں کو

مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾

اس کے تابع کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح کو تسبیح کرتے تھے○ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے ہر ایک اس کے تابع تھا○

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ

اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور ہم نے اسے نبوت دی تھی اور مقدمات کے فیصلے کرنے کا سلیقہ (دیا تھا)○ اور کیا آپ کو جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی

إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ

جب وہ عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر آئے○ جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرایا کہا ڈر نہیں دو جھگڑنے والے ہیں

بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ

ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے پس آپ ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے اور بات کو دور نہ ڈالئے اور ہمیں سیدھی راہ پر

الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ

چلائیے○ بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دُنبی ہے پس اس نے کہا

أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ

مجھے وہ بھی دے دے اور اس نے مجھے گفتگو میں دبا لیا ہے○ کہا البتہ اس نے تجھ پر ظلم کیا جو تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کیا

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں مگر جو ایماندار ہیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ
اور انہوں نے نیک کام بھی کیے اور وہ بہت ہی کم ہیں اور داؤد سمجھ گیا کہ ہم نے اسے آزمایا ہے پھر اس نے اپنے رب سے معافی مانگی
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ
اور سجدہ میں گر پڑا اور توبہ کی○ پھر ہم نے اس کی یہ غلطی معاف کر دی اور اس کے لئے ہمارے ہاں مرتبہ اور اچھا
مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا
ٹھکانا ہے○ اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں بادشاہ بنایا ہے پس تم لوگوں میں انصاف سے فیصلہ کیا کرو اور
تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
نفس کی خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ ہٹا دے گی بے شک جو لوگ اللہ کی راہ سے گمراہ ہوتے ہیں
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾
ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے○

افاداتِ محمود:

وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ بعض مفسرین کے ہاں تا زائدہ ہے۔ بعض کے ہاں لا نافیہ کے ساتھ کبھی کبھی تا مل جاتی ہے جیسے لیت ہے۔ لا نافیہ اور تا زائدہ جیسے جب ثم کے ساتھ درج ذیل شعر میں آیا ہے۔

ولقد امر علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ الخ

اس آیت کی تشریح میں بعض مفسرین نے بہت سے رطب و یابس واقعات اکٹھے کر دیے ہیں، لیکن نہ ان باتوں کی کوئی اصل ہے اور نہ ہی آیت کی تشریح میں ایسی بے سروپا روایات کی ضرورت ہے، بلکہ من گھڑت روایات کی انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنا ہے خصوصاً بعض ایسی روایتیں جو کسی طرح بھی حضرات انبیاء کی شایان شان نہیں ہیں۔ یہ سب روایات کسی طور بھی مناسب نہیں۔ حافظ ابن کثیر اور دیگر محققین نے یہی لکھا ہے کہ ایسی روایات کو نقل کرنے سے مکمل اجتناب ہونا چاہیے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش کی نوعیت

اصل صورت حال جو مستدرک حاکم وغیرہ میں منقول ہے یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے گھر میں عبادت کے لیے ایک خاص اور انوکھا طریقہ کار وضع فرمایا تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں سے کوئی گھڑی ایسی نہ گزرتی تھی جس

میں حضرت داؤدؑ کے گھر کا کوئی فرد عبادت نہ کرتا ہو۔ ہر گھڑی گھر کا کوئی نہ کوئی فرد مصلے پر عبادت میں مشغول و مصروف ہوتا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل پر ایک خیال گزرا کہ ہم لوگوں نے عبادت کا خوب طریقہ اپنا رکھا ہے جس کی برکت سے ہر وقت کوئی نہ کوئی بندہ مصلے پر مشغول فی العبادۃ ہوتا ہے۔ گو یہ بات درست اور واقعہ کے مطابق تھی، لیکن اللہ تعالیٰ کو ناگوار گزری یہ بات مسلمہ ہے کہ مقربین کا ایسی باتوں پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تمہارے پاس جو بھی کچھ ہے ہماری توفیق سے ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے کوئی بڑا عالم ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تو یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناگوار گزری۔ اس کے نتیجہ میں آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانا پڑا اور وہاں آپ کو امور تکوینیہ میں سے چند چیزیں معلوم ہوئیں۔

اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو آزمائش میں مبتلا کیا تا کہ وہ جان لے کہ ان کی عبادت کا یہ طور وطریق اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل و مہربانی سے ہے، ان کا ذاتی کمال نہیں ہے۔ آزمائش کی نوعیت یہ تھی کہ جس وقت خود حضرت داؤد کی عبادت کا وقت تھا اور وہ عبادت میں مشغول تھے، اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے بھیج دیے جو مکان کو پھلانگتے ہوئے اندر آ گئے۔ ان میں سے ایک نے اپنا دعویٰ بیان کیا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ۹۹ دنبے ہیں اور میرے پاس ایک دنبہ ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ یہ ایک دنبہ مجھے دے دو اور یہ باتوں میں مجھ پر غالب ہے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے فوراً فیصلہ سنا دیا کہ یہ شخص ظالم ہے اور تجھ سے ایک دنبہ مانگتے ہوئے ظلم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ جتنی دیر میں حضرت داؤدؑ نے مدعی کا بیان سنا اور پھر فیصلہ کیا، اتنی دیر عبادت میں خلل تو پڑ ہی گیا۔ لہٰذا حضرت داؤدؑ سمجھ گئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آزمائش تھی۔ پیغمبرانہ شان کے مطابق آپ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گئے اور معذرت کر لی۔ یہ مضمون پیچھے مفصل گزر چکا ہے کہ اس نوعیت کے واقعات ''حسنات الابرار سیئات المقربین'' کے قبیل سے ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات سے حضرات انبیاء کی عظمت اور قرب خداوندی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ دربار خداوندی کے کتنے قریب تر ہیں جہاں ذرا برابر سہو بھی برداشت نہیں۔

وَخَرَّ رَاكِعًا الخ سجدہ تلاوت واجب ہے اور اس کی وہی شرائط ہیں جو نماز کی ہیں۔ لہٰذا سجدہ تلاوت بلا وضو جائز نہیں ہے۔ بخاری شریف میں باب سجود القرآن میں ایک جگہ ترجمۃ الباب میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی طرف یہ نسبت کی گئی ہے کہ وہ بے وضو سجدۂ تلاوت ادا کرتے تھے لیکن اس پر کوئی دلیل قائم نہیں کی گئی۔ صرف اس باب میں اس کو ذکر کیا گیا ہے جہاں مشرکین اور مسلمانوں کے مشترکہ سجدے کا بیان ہے۔ غالباً اس روایت سے بایں طور استدلال مطلوب ہے کہ مشرکین کا وضو نہیں ہوتا اور نہ وہ وضو کے اہل ہیں۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ بے وضو سجدہ تلاوت جائز ہے۔

(۱) لیکن یہ دلیل نہایت ہی رکیک اور کمزور ہے کیونکہ مشرکین کا تو سجدہ ہی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ ان کے بے وضو سجدہ کرنے سے بلاوضو جواز سجدہ پر استدلال کیا جائے۔

(۲) اور اگر مشرکین نے بے وضو سجدہ کیا بھی تھا تو شارع علیہ السلام نے کب ان سے فرمایا تھا کہ بے وضو تمہارا سجدہ جائز ہے؟

(۳) بخاری ج۱ ص۱۴۶ پر حضرت امام زہری کا یہ قول منقول ہے کہ

وقال الزهری لا تسجد الا ان تكون طاهرا فاذا سجدت وانت فی حضر فاستقبل القبلة فان كنت راكباً فلا علیك حیث كان وجهك الخ

اور زہریؒ نے کہا ہے کہ تیرے لیے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ جب تک کہ تو پاک نہ ہو اور اگر تو اس حال میں سجدہ تلاوت کرے کہ تو شہر میں ہے تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے اور اگر تو اس حال میں سجدہ کرے کہ تو سفر پر ہو تو پھر قبلے کی طرف منہ کرنا تجھ پر لازم نہیں ہے۔ تو جس طرف متوجہ ہو اس طرف کو کرلیا کر۔

حضرت امام زہریؒ کے قول سے وضو اور استقبال قبلہ دونوں کا شرط ہونا واضح ہوتا ہے۔ لہٰذا سجدۂ تلاوۃ مثل سجدہ الصلوٰۃ ہے بلاوضو جائز نہیں ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
اور ہم نے آسمان اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾
اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے بیکار تو پیدا نہیں کیا یہ تو ان کا خیال ہے جو کافر ہیں پھر کافروں کے لئے ہلاکت ہے جو آگ ہے ۝

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ
کیا ہم کردیں گے ان کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کی طرح جو زمین میں فساد کرتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو

الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ
بدکاروں کی طرح کردیں گے ۝ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی بڑی برکت والی تاکہ وہ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ
عقلمند نصیحت حاصل کریں ۝ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا کیسا اچھا بندہ تھا بے شک وہ رجوع کرنے والا تھا ۝ جب اس کے سامنے

عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ
شام کے وقت تیز رو گھوڑے حاضر کئے گئے ۝ تو کہا میں نے مال کی محبت کو یادِ الٰہی سے

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾
عزیز سمجھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا ۝ ان کو میرے پاس لوٹا لاؤ پس پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار) پھیرنے لگا ۝

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
اور ہم نے سلیمان کو آزمایا تھا اور اس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا تھا پھر وہ رجوع ہوا ۝ کہا اے میرے رب! مجھے معاف کر

وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا
اور مجھے ایسی حکومت عنایت فرما کہ کسی کو میرے بعد شایاں نہ ہو بے شک تو بہت بڑا عنایت کرنے والا ہے ۝ پھر ہم نے ہوا کو

لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ
اس کے تابع کردیا کہ وہ اس کے حکم سے بڑی نرمی سے چلتی تھی جہاں اسے پہنچنا ہوتا تھا ۝ اور شیطانوں کو جو سب معمار

وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ
اور غوطہ زن تھے ۝ اور دوسروں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ۝ یہ ہماری بخشش ہے پس احسان کر یا

اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾	ع
اپنے پاس رکھ کوئی حساب نہیں ○ اور البتہ (سلیمان) کے لئے ہمارے پاس مرتبہ اور عمدہ مقام ہے ○	

افاداتِ محمود:

رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ الخ

تقریباً بیس ہزار عمدہ نسل کے گھوڑے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دکھلائے گئے۔ ان کا معاینہ فرماتے ہوئے دیر ہوگئی۔ عام طور پر انبیاء علیہم السلام ایسی چیزوں کی طرف التفات نہ فرماتے تھے، لیکن یہ گھوڑے چونکہ جہاد کے لیے تیار کیے گئے تھے، اس لیے حضرت سلیمانؑ کو محبوب تھے۔ جب ان کی وجہ سے نماز کا حرج ہوا تو سب کو سامنے کر کے سب کے یا بعض کے کھونچے کاٹ ڈالے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منقش چادر کو دروازہ پر سے ہٹانے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مجھ کو نماز میں اس کا خیال آیا ہے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک دفعہ قسم کھائی تھی کہ آج رات تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس نتیجہ میں جو بچے پیدا ہوں گے وہ سب مجاہد ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کریں گے۔ اس وقت حضرت سلیمانؑ کی بیویوں کی تعداد ۷۰، ۹۰ یا ۱۰۰ تھی۔ آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے تھے۔ ان شاء اللہ نہ کہنے کا اثر یہ ہوا کہ تمام عورتوں میں سے صرف ایک بیوی کے ہاں ایک ادھورا بچہ پیدا ہوا اور کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا۔ وہ بھی ناتمام بچہ۔ جب دایہ نے یہ بچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے کرسی پر ڈال دیا کہ یہی ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو ناتمام ہے۔ اس پر حضرت سلیمانؑ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان شاء اللہ نہ کہنے کی مجھ سے کوتاہی ہوئی۔ مجھے بخش دیجیے اور ساتھ ہی ایک اور دعاء فرمائی کہ مجاہد تو پیدا نہ ہوئے جو دین کی تقویت اور نشر و اشاعت کا سبب بنتے۔ اب مجھے ایک بے مثال حکومت نصیب فرما تا کہ تیری اطاعت اور غلبہ دین کا خوب چرچا ہو۔

حضرت سلیمان کی قسم کا واقعہ بخاری و مسلم میں موجود ہے، لیکن مودودی صاحب نے انکار کر کے اس واقعہ کا مذاق اڑایا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ اگر رات کو منٹوں پر تقسیم کریں اور متعدد بیویوں پر تقسیم کریں تو عشاء کے بعد کوئی شخص مقاربت شروع کر دے تو بھی صبح تک یہ فعل بیویوں کے ساتھ ممکن نہیں۔ دراصل یہ مودودی صاحب کا علمی انحطاط اور اعتقادی تزلزل ہے۔ انھیں یہ استبعاد اس وجہ سے محسوس ہوا کہ انھوں نے نبی کو عام لوگوں پر قیاس کیا۔ حالانکہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السّلام عام لوگوں کی نسبت علمی، عملی اور جسمانی لحاظ سے انتہائی بلند و بالا اور ممتاز مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ مولانا روم نے خوب کہا ہے: کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا

اور ہمارے بندے

أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ

ایوب کو یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور عذاب پہنچایا ہے ○ اپنا پاؤں (زمین پر) مار

هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا

یہ ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو ہے ○ اور ہم نے ان کو ان کے اہل وعیال اور کتنے ہی اور بھی اپنی مہربانی سے عنایت فرمائے

وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ

اور عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے ○ اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو کا مٹھا لے کر مارے اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے ایوب کو

صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

صابر پایا وہ بڑے اچھے بندے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے ○ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا

یاد کر جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے ○ بے شک ہم نے انہیں ایک خاص فضیلت دی یعنی ذکر آخرت کے لئے چن لیا تھا ○ اور بے شک

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِنَ

وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ نیک بندوں میں سے تھے ○ اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کر اور یہ سب نیک

الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ

لوگوں میں سے تھے ○ یہ نصیحت ہے اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے ○ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ان کے لئے ان کے دروازے

الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ

کھولے جائیں گے ○ وہاں تکیہ لگا کر بیٹھیں گے وہاں بہت سے میوے اور شراب طلب کریں گے ○ اور ان کے پاس

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا

نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی ○ یہی ہے جس کا تم سے حساب کے دن کے لئے وعدہ کیا جاتا ہے ○ بے شک یہ ہمارا رزق ہے

مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ﴿٥٤﴾ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ

جو کبھی ختم نہیں ہوگا ○ یہی بات ہے اور بے شک سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے ○ یعنی دوزخ جس میں وہ گریں گے پس وہ کیسی

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا
بری جگہ ہے۞ یہ ہے پھر وہ اس کو چکھیں جو کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے۞ اور اس شکل کی اور بھی کئی طرح کی چیزیں ہوں گی۞ یہ ایک
فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا
جماعت ہے جو تمہارے ساتھ دوزخ میں داخل ہونے والی ہے (متبوع کہیں گے) ان پر خدا کی مار یہ بھی دوزخ ہی میں آ رہے ہیں۞ (تابع ہونے والے)
بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ
کہیں گے بلکہ تم پر خدا کی مار تم ہی تو اس بلا کو ہمارے سامنے لائے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۞ تابع کہیں گے اے ہمارے رب! جو اس بلا کو
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ ؕ
ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دگنا عذاب دے۞ اور کہیں گے کہ جن لوگوں کو ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتے۞
اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع
کیا ہم ان سے (ناحق) تمسخر کرتے تھے یا ان سے ہماری نگاہیں پھر گئی ہیں۞ بے شک یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۞

افاداتِ محمود:

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ

اس سے بعض لوگوں نے بعض صوفیاء کے رقص پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ درست نہیں۔ واللہ اعلم

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کہہ دو میں تو ایک ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ایک ہے بڑا غالب ○ آسمانوں اور زمین کا

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

پروردگار اور جو کچھ ان کے درمیان ہے غالب بڑا معاف کرنے والا ہے ○ کہہ دو ایک بڑی خبر ہے ○ تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو ○

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ

مجھے فرشتوں سے متعلق کوئی علم نہیں تھا جب کہ وہ جھگڑ رہے تھے ○ مجھے تو یہی وحی کیا گیا ہے کہ میں تمہیں صاف صاف

مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ

ڈراؤں ○ جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک انسان مٹی سے بنانے والا ہوں ○ پھر جب میں اسے پورے طور پر بنا لوں

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ

اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑنا ○ پھر سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا ○ مگر

اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا

ابلیس نے نہ کیا تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا ○ فرمایا اے ابلیس! تمہیں اس کے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا کہ

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ

جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تو نے تکبر کیا یا تو بڑوں میں سے تھا ○ اس نے عرض کی میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ

آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ○ فرمایا پھر تو یہاں سے نکل جا کیونکہ تو راندہ گیا ہے ○ اور تجھ پر

لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ

قیامت تک میری لعنت ہے ○ عرض کی اے میرے رب! پھر مجھے مردوں کے زندہ ہونے تک مہلت دے ○ فرمایا پس تمہیں

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾

مہلت ہے ○ وقت معین کے دن تک ○ عرض کی تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا ○

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ

مگر ان میں جو تیرے خالص بندے ہوں گے ○ فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہا کرتا ہوں ○ میں تجھ سے

مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا

اور ان میں سے جو تیرے تابع ہوں گے سب سے جہنم بھر دوں گا ○ کہہ دو میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں

مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

تکلف کرنے والوں میں ہوں ○ یہ قرآن تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے ○ اور تم کچھ مدت کے بعد اس کا حال ضرور جان لو گے ○

رکوعاتها ۸ ﴿۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ۵۹﴾ آیاتها ۷۵

سورۂ زمر مکی ہے اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ
یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب حکمت والا ہے۔ بے شک ہم نے یہ کتاب ٹھیک طور پر آپ کی طرف نازل کی ہے پس تو خالص
اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اللہ ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کر۔ خبردار! خالص فرمانبرداری اللہ ہی کے لئے ہے اور جنھوں نے اس کے سوا اور کارساز
اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ
بنا لئے ہیں، ہم ان کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لئے کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں بے شک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ
جن میں وہ اختلاف کرتے تھے بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا ناشکر گزار ہو۔ اگر اللہ چاہتا کہ
يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ
کسی کو فرزند بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا وہ پاک ہے وہ اللہ ایک بڑا غالب ہے۔ اس نے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ
آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ
اور اس نے سورج اور چاند کو تابع کردیا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے خبردار! وہی غالب بخشنے والا ہے۔ اس نے
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ
تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اس نے اس سے اس کی بیوی بنائی اور تمہارے لئے آٹھ نر اور مادہ چارپایوں کے
اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ
پیدا کئے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر تین اندھیروں میں بناتا ہے یہی

اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ۝ إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ
اللہ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں پھرے جا رہے ہو○ اگر تم انکار کرو تو بے شک اللہ تم سے بے نیاز ہے
وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ۗ
اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝
پھر اپنے رب ہی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے سو وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو بے شک وہ سینوں کے بھید جاننے والا ہے○
وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا
اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کر کے پکارتا ہے پھر جب وہ اسے کوئی نعمت اپنی طرف سے
كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ
عطا کرتا ہے تو جس کے لئے پہلے پکارا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اس کے لئے شریک بناتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے کہہ دو اپنے
بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا
کفر میں تھوڑی مدت فائدہ اٹھا لے بے شک تو دوزخیوں میں سے ہے○ (کیا کافر بہتر ہے) یا وہ جو رات کے اوقات میں سجدہ اور
يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ
قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈر رہا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید کر رہا ہو کہہ دو کیا علم والے اور بے علم
لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ (ع ۱۵)
برابر ہو سکتے ہیں سمجھتے وہی ہیں جو عقل والے ہیں○

افاداتِ محمود:

فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ

ماں کے پیٹ کا اندھیرا، بچہ دانی کا اندھیرا، تیسری وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے اور ولادت کے وقت وہ بچے کے ساتھ باہر آ جاتی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ

کہہ دو اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ

ان کے لئے جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ہے اچھا بدلہ ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے بے شک صبر کرنے والوں کو

اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ

ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا ○ کہہ دو مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اس کیلئے خاص رکھوں ○ اور

لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار بنوں ○ کہہ دو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اگر اپنے رب کی

عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ قُلْ اِنَّ

نافرمانی کروں ○ کہہ دو میں خالص اللہ ہی کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتا ہوں ○ پھر تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دو

الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

خسارہ اٹھانے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنے جان اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے روز خسارہ میں ڈال دیا یاد رکھو! یہ صریح

الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ

خسارہ ہے ○ ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی سائبان ہوں گے یہی بات ہے جس کا اللہ

بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا

اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو ○ اور جو لوگ شیطانوں کو پوجنے سے بچتے رہے اور اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ

رجوع ہوئے ان کے لئے خوشخبری ہے پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دو ○ جو توجہ سے بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی ہیں

الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقل والے ہیں ○ پس کیا جسے عذاب کا حکم ہو چکا ہے (نجات والے کے لئے برابر ہے)

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ

کیا آپ اسے چھوڑا سکتے ہیں جو آگ میں ہے ○ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے

مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ

بنے ہوئے ہیں ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ۝ کیا آپ نے

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

نہیں دیکھا کہ اللہ ہی آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر اسے چشمے بنا کر زمین میں چلا دیتا ہے پھر اس کے ذریعے سے کھیتی مختلف

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى

رنگوں میں اگاتا ہے پھر خوب ابھرتی ہے پھر آپ اسے زرد شدہ دیکھتے ہیں پھر اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بے شک اس میں

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

عقلمندوں کے لئے عبرت ہے ۝ بھلا جس کا سینہ اللہ نے دین اسلام کے لئے کھول دیا ہے سو وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہے

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ

سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لئے بڑی خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں ۝ اللہ ہی نے

اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ

بہترین کلام نازل کیا ہے یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے (اس کی آیات) دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے

رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ

ہو جاتے ہیں پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں اور دل یاد الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں یہی اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعے سے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ

جسے چاہے راہ پر لے آتا ہے اور جسے اللہ چاہے گمراہ کر دے اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں ۝ بھلا جو شخص اپنے منہ کو قیامت کے دن

الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

برے عذاب کی سپر بنائے گا اور ایسے ظالموں کو حکم ہوگا جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو ۝ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

جھٹلایا تھا پھر ان پر اس طرح عذاب آیا کہ ان کو خبر بھی نہ ہوئی ۝ پھر اللہ نے ان کو دنیا ہی کی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا

زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اور بھی زیادہ ہے کاش وہ جانتے ۝ اور ہم نے

لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا
لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں ۰ وہ عربی زبان کا
غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ
بے عیب قرآن ہے تا کہ یہ لوگ ڈریں ۰ اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے ایک غلام ہے جس میں
مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
کئی ضدی شریک ہیں اور ایک غلام سالم ایک ہی شخص کا ہے کیا دونوں کی حالت برابر ہے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے مگر ان
لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
میں سے اکثر نہیں سمجھتے ۰ بے شک آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ۰ پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے رب کے ہاں
تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾
آپس میں جھگڑو گے ۰

ع

افاداتِ محمود:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا الخ

یہ شرک کی تردید میں عقلی دلیل ہے یعنی ایک غلام ایسا ہے جس کا صرف ایک مالک ہے۔ جب اس کو مالک کسی خدمت کے لیے کہے گا تو وہ بسہولت یہ کام سرانجام دے سکے گا، لیکن جس کے بہت سارے آقا ہوں، وہ کس کس کی خدمت سرانجام دے گا۔ وہ ہر وقت حیران و پریشان ہوگا کہ ایک کو خوش کرتا ہوں تو دوسرا ناراض ہوتا ہے۔ یہی حالت مشرک کی ہے۔ کبھی ایک در پر جھکتا ہے، کبھی دوسرے پر مارا مارا پھرتا ہے۔ نہ ذہنی سکون، نہ قلبی اطمینان اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ان سب سے جدا اور مستزاد۔

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

اس موت سے دنیوی موت مراد ہے اور پھر برزخ کی زندگی انبیاء علیہم السلام سمیت سب انسانوں کو ملتی ہے۔ یہ انسان چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم کوئی اس سے محروم نہیں رہتا۔ بعض لوگ اس آیت سے حیات برزخی نہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں، جو کسی طرح بھی درست نہیں ہے، ورنہ عذاب قبر عبث ہونا معلوم ہوگا۔ یہ درپردہ اس عقیدے کے انکار کی شروعات ہے اس لیے اس قسم کی باتوں کا بطلان ظاہر و باہر ہے۔ یہ مسلمات کے انکار کے مترادف ہے۔ مثانی جس کے مضمون کو باربار دہرایا جائے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ

پھراس سے کون زیادہ ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور سچی بات کو جھٹلایا جب اس کے پاس آئی کیا

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

دوزخ میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے ○ اور جو سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی

الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾

پرہیزگار ہیں ○ ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس موجود ہوگا نیکو کاروں کا یہی بدلہ ہے ○

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ

تاکہ اللہ ان سے وہ برائیاں دور کردے جو انہوں نے کی تھیں اور اللہ ان کو ان کا اجر دے ان نیک کاموں کے بدلہ میں جو

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ

وہ کیا کرتے تھے ○ کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں اور وہ آپ کو ان لوگوں سے ڈراتے ہیں جو اس کے سوا ہیں

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ

اور جسے اللہ گمراہ کردے تو اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں ○ اور جسے اللہ راہ پر لے آئے تو اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کیا اللہ غالب بدلہ لینے والا نہیں ہے ○ اور اگر آپ ان سے پوچھیں آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ

تو کیا وہ اس کی تکلیف کو دور کرسکتے ہیں یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں کہہ دو

حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

مجھے اللہ کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کیا کرتے ہیں ○ کہہ دو اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ

اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

میں بھی کررہا ہوں پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا ○ کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کردے اور کس پر دائمی عذاب

مُّقِيمٌ ۝ إِنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن

اترتا ہے ۝ بیشک ہم نے آپ پر یہ کتاب سچی لوگوں کے لئے اتاری ہے پھر جو راہ پر آیا سو اپنے لئے اور جو

ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝

گمراہ ہوا سو وہ گمراہ ہوتا ہے اپنے برے کو اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں ۝

افاداتِ محمود:

وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِۦٓ الخ

وَالَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور وصدق بہ سے مراد بعض مفسرین کے ہاں حضرت صدیق اکبرؓ ہیں، لیکن یہ تشریح درست نہیں کیونکہ آگے صیغہ جمع وارد ہوا ہے "اولئک هم المتقون" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں دو سے زیادہ لوگ مراد ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ متقین کو تین میں منحصر کرنا بھی مناسب نہیں ہے، لہٰذا افضل تفسیر یہ ہے کہ "وصدق بہ" سے عام مومنین مراد لیے جائیں۔ جمع میں واحد شامل ہوگا۔ اس میں تمام مومنین شامل ہو جائیں گے۔

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ الخ

عبدہ سے مراد یا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کیونکہ مشرکین آپ کو بتوں کے شر سے ڈراتے تھے۔ وہ کہتے کہ اگر ان کی توہین کرو گے تو یہ بت آپ کو نقصان پہنچا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اپنے بندے کی نصرت و مدد کو کافی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا "ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ" اور علامہ جرجانی وغیرہ نے اس طرح تفسیر کی ہے "أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ" ای عبدہ المومن وعبدہ الکافر یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو کافی ہے بایں طور کہ اُسے انعام و اکرام سے نوازے گا اور اپنے کافر بندہ کو بھی کافی ہے بایں معنی کہ اسے عذاب و سزا دے گا۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ

اللہ ہی جانوں کو ان کی

حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا

موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان جانوں کو بھی جن کی موت ان کے سونے کے وقت نہیں آئی پھر ان جانوں کو روک لیتا ہے جن پر

الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک بھیج دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں○

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور حمایتی بنا رکھے ہیں کہہ دو کیا اگرچہ وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں○

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

کہہ دو ہر طرح کی حمایت اللہ ہی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے○

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ

اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل نفرت کرتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ

ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں○ کہہ دو اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہر

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

چھپی اور کھلی بات کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں فیصلہ کرے گا اس بات میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں○

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ

اور اگر ظالموں کے پاس جو کچھ زمین میں ہے سب ہو اور اسی قدر اس کے ساتھ اور بھی ہو

مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

تو قیامت کے بڑے عذاب کے معاوضہ میں دے کر چھوٹنا چاہیں گے اور اللہ کی طرف سے انہیں وہ پیش آئے گا کہ جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا○

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور برے کاموں کی برائی ان پر ظاہر ہو جائے گی اور ان کو وہ عذاب کہ جس پر ہنسی کیا کرتے تھے پکڑ لے گا○

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ
پھر جب آدمی پر کوئی مصیبت آتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے
اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۴۹ قَدْ قَالَهَا
میری عقل سے ملی ہے بلکہ یہ نعمت آزمائش ہے ولیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۝ بے شک یہی
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۵۰ فَاَصَابَهُمْ
بات وہی لوگ کہہ چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے پس ان کے نہ کام آیا جو کچھ وہ کماتے رہے ۝ پھر ان پر ان کے
سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ
اعمال کی برائی آ پڑی اور ان میں سے جو لوگ ظلم کر رہے ہیں عنقریب ان کو بھی برے نتائج ان برے عملوں کے پہنچیں گے
وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝۵۱ اَوَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ
اور وہ عاجز کرنے والے نہیں ہیں ۝ اور کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی روزی کشادہ کرتا ہے جس کی چاہے
وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ ع
اور تنگ کرتا ہے بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں ۝

افاداتِ محمود:

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا الخ

یعنی میت کی روح کو تو اللہ تعالیٰ مکمل طور پر قبض کر لیتے ہیں اور نائم جو سویا ہوا شخص ہے وہ بھی مثل میت کے ہے، مگر روح کا ایک گونہ تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا نبض چل رہی ہوتی ہے اور روٹی ہضم ہوتی رہتی ہے۔ سو جس کی اجل آ چکی ہے، نیند ہی کی حالت میں اللہ تعالیٰ اس کی روح مکمل قبض کر لیتے ہیں اور اس شخص کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ابھی موت کا وقت معین نہ آ پہنچا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو زندہ رکھتے ہیں اور وہ صبح بیدار اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا

کہہ دوائے میرے بندو جنہوں نے اپنی

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ

جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ

بیشک وہ بخشنے والا رحم والا ہے○ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کا حکم مانو اس سے پہلے کہ تم پر

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

عذاب آئے پھر تمہیں مدد بھی نہ مل سکے گی○ اور ان کی اچھی باتوں کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ

تمہاری طرف نازل کی گئی ہیں اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو○ کہیں کوئی نفس

نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

کہنے لگے ہائے افسوس اس پر جو میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہ گیا○

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى

یا کہنے لگے اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں پرہیزگاروں میں ہوتا○ یا کہنے لگے جس وقت عذاب کو

الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ

دیکھے گا کہ کاش مجھے میسر ہو واپس لوٹنا تو میں نیکوکاروں میں سے ہو جاؤں○ ہاں تیرے پاس میری آیتیں آچکی تھیں سو تو نے

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا

انہیں جھٹلایا اور تو نے تکبر کیا اور تو منکروں میں سے تھا○ اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھیں گے جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي

جھوٹے الزام لگاتے ہیں کہ ان کے منہ سیاہ ہوں گے کیا دوزخ میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہیں ہے○ اور

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ

اللہ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دیگا جو (شرک و کفر سے) بچتے تھے انہیں تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے○ اللہ ہی

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ ﴿٦٢﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے — اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے○ — آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٦٣﴾ ع
اور جو اللہ کی آیتوں کے منکر ہوئے — وہی نقصان اٹھانے والے ہیں○

افاداتِ محمود:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

شانِ نزول

غزوہ احد میں وحشی نے بڑی بے دردی سے حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ غزوۂ بدر میں مطعم بن عدی کے بہت سے عزیز واقارب مارے گئے تھے۔ اس نے اپنی خفت اور غم کو مٹانے کے لیے بنی عدی کے وحشی کو، جو ان کے غلام تھے، اس انعام کا لالچ دیا کہ اگر تو نے حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا تو تو ہمیشہ کے لیے غلامی سے آزاد ہو جائے گا۔ وحشی زبردست نیزہ باز تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا نیزہ تھا۔ یہ بڑی مہارت سے اس سے وار کرتا تھا۔ یہ کسی پتھر کے پیچھے چھپا حضرت حمزہ کا انتظار کر رہا تھا۔ جب حضرت حمزہؓ سامنے سے گزرے وحشی نے حملہ کر کے نیزہ ان کے پیٹ پر مارا جو آر پار ہو گیا۔ حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے۔ اب حضرت ابوسفیان کی بیوی حضرت ہند کو بھی (یہ دونوں حضرات اس وقت مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے) سخت غصہ تھا۔ کیونکہ بدر کی جنگ میں اس کا والد عتبہ بن ربیعہ اور چچا شیبہ بن ربیعہ، بھائی ولید بن عتبہ تینوں مارے گئے تھے۔ حضرت ہند نے غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے قسم کھائی کہ جب تک اپنے والد اور بھائی کا انتقام نہیں لوں گی، اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالوں گی، نہ آنکھ میں سرمہ لگاؤں گی۔ جب حضرت حمزہؓ شہید کر دیے گئے تو ہند نے آپؓ کا کلیجہ اور جگر نکال کر چبایا اور بعد میں آپؓ کا مثلہ کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوسفیان اور ان کی بیوی ہند مسلمان ہو گئے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ لغزش معاف فرمائی ہو گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے وحشی کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا تو اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو اور مسلمان ہو جائے۔ وحشی حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا محمد **اتیتک مستجیرا فأجرني حتى اسمع كلام الله** اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس بطور پناہ گزیں حاضر ہوا ہوں۔ لہٰذا مجھ کو پناہ دیجیے تاکہ میں قرآن کریم سن سکوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری چاہت تو یہ تھی کہ تو مجھ کو بغیر پناہ لیے ملتا یعنی اگر تو بغیر پناہ لیے آتا تو ہم تجھے حضرت حمزہؓ کے قصاص میں قتل کر دیتے، لیکن جب تو پناہ لے کر آیا ہے تو اب تو پناہ میں ہے۔ وہ دیر تک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنتا رہا۔ بعد میں کہنے لگا کہ میں نے شرک بھی کیا ہے، زنا کا مرتکب بھی ہوا ہوں اور قتل ناحق بھی کیا ہے۔ کیا میری بخشش ممکن ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ فرقان کی آیتیں ''والذین لایدعون مع اللہ تا فاؤلئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات الخ نازل فرمادی۔ وحشی کو اس سے بھی تسلی نہ ہوئی وہ کہنے لگا کہ اس میں مغفرت مشروط ہے، مشیت خداوندی سے، تو مجھے کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میری مغفرت سے متعلق ہے یا نہیں؟ تب اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمادی قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ الخ تو اس آیت سے وحشی کو تسلی ہوگئی اور کہا الاٰن لا اری شرطاً کہ اس آیت میں چونکہ کوئی شرط مذکور نہیں ہے، لہٰذا اب میں ایمان لے آتا ہوں۔ وہ مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر دین سیکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ذرا ساہٹ کے بیٹھا کرو، بالکل سامنے نہ بیٹھا کرو۔ کیونکہ مجھ کو میرے چچا یاد آتے ہیں۔ اس بات کا احساس کرتے ہوئے یہ ملک شام چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے دوران ہی فوج کا ایک دستہ رومیوں کے خلاف مہم پر روانہ فرمایا تھا اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو امیر قافلہ مقرر فرمایا تھا۔ یہ حضرات جا ہی رہے تھے کہ حضرت اسامہ کی والدہ نے جا کر اسامہ کو بتادیا کہ حضورؐ حالت نزع میں ہیں۔ یہ حضرات واپس آگئے۔ حضورؐ کی تجہیز و تدفین کے بعد حضرت صدیق اکبر نے اس لشکر کو دوبارہ روانہ فرمایا۔ کچھ لوگوں کو اس لشکر کے انفاذ و ارسال پر تامل ہوا، لیکن صدیقؓ اکبر نے فرمایا کہ اگر میں مدینہ منورہ میں بالکل اکیلا رہ جاؤں۔ کتے اور درندے میرا گوشت نوچ نوچ کر کھا جائیں تب بھی میں اس لشکر کے روانہ کرنے سے باز نہ آؤں گا۔ لشکر جس کے امیر کو خود آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دے کر روانہ فرمایا تھا اور مدینہ منورہ سے باہر مقام جرف تک پاپیادہ ساتھ رخصت کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ چالیس دن کے بعد یہ لشکر منصور و مظفر واپس آگیا۔

اس کے ساتھ ساتھ حضرت صدیقؓ اکبر نے ایک لشکر مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کو ختم کرنے کے لیے روانہ فرمایا جس میں حضرت عکرمہ بن ابی جہل اور بڑے بڑے صحابہ کرام تھے۔ حضرت وحشی بھی جا کے ان سے مل گئے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسیلمہ کذاب کو بلا کر اس کے سامنے چند باتیں پیش کیں، لیکن مسیلمہ اپنے شیطان سے میدان جنگ میں بھی سلیم نہ رہ سکا۔ وہ مسیلمہ کے سامنے نمودار ہوا اور وہ اس شیطان کے کہنے پر حضرت خالدؓ کی ہر بات ٹھکراتا رہا۔ جب لڑائی خوب تیز ہوگئی تو ان کفار میں سے کسی نے کہا کہ قلعہ نما باغ کے اندر چلے جاؤ۔ سارے اندر چلے گئے اور دروازہ بند کردیا۔ سبحان اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی کیا کیا شان ہے حضرت برا ابن مالکؓ نے فرمایا: مسلمانو مجھے اٹھا کر قلعہ کے اندر پھینک دو۔ لوگوں نے کچھ تامل کیا کہ ہم آپ کو دشمنوں کے درمیان کیسے پھینکیں؟ مگر آپ کے قلب میں ایمان کا سمندر موجزن تھا۔ آپ انتہائی بے چین تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کے اصرار پر آپ کو اٹھا کر اندر پھینک دیا۔ قلعہ کے دروازہ کے قریب لڑتے لڑتے آپ

نے قلعہ کا دروازہ ساتھیوں کے لیے کھول دیا۔ صحابہ کرام اندر داخل ہو گئے اور اپنی شجاعت و بسالت کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ حضرت وحشی نے قلعہ کی دیوار کے سوراخ سے دیکھا تو مسیلمہ کذاب نظر آیا۔ وہی نیزہ اس وقت ہاتھ میں تھا جس سے اس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا۔ اس قلعہ کی دیوار کے سوراخ سے مسیلمہ کو نشانہ بنایا۔ نیزہ سیدھا اس کے پیٹ پر لگا اور وہ زمین پر گر گیا۔ بعد میں ایک اور انصاری نے تلوار سے وار کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔

حضرت وحشی فرماتے تھے کہ حالت کفر میں میں نے ایک عظیم مسلمان کو شہید کیا تھا، لیکن اب اسلام لانے کے بعد میں نے اُسی نیزے سے ایک بدترین کافر کا خاتمہ کیا۔ **فتلک بتلک**

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

کہہ دو اے جاہلو کیا مجھے

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

اللہ کے سوا اور کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو○ اور بیشک آپ کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو

مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے○

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ

بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار رہو○ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ

اور یہ زمین قیامت کے دن سب اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

وہ پاک اور برتر ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں○ اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائے گا جو کوئی آسمانوں

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ

اور جو کوئی زمین میں ہے مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو یکایک وہ کھڑے

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ

دیکھ رہے ہوں گے○ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور کتاب رکھ دی جاوے گی اور نبی اور گواہ لائے جاویں گے

وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور ان میں انصاف سے فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا○ اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا پورا پورا

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع

بدلہ دیا جائے گا اور وہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں○

افاداتِ محمود:

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ الخ

اس آیت میں قیامت کے دن کی ہولناکی کا ذکر ہے کہ سب کے سب بے ہوش ہو جائیں گے، مگر جن کو اللہ

تعالیٰ بچائے رکھیں گے، وہ بے ہوش ہونے سے بچ جائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ استثناء کن لوگوں سے متعلق ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اس کا تعلق حضرت جبریلؑ عزرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام سے ہے۔ یہ چار بزرگ فرشتے ابتدا میں بے ہوشی سے بچ جائیں گے۔ پھر حضرت جبرئیلؑ بقیہ تین فرشتوں کو ماردیں گے اور حضرت جبریلؑ کو خود اللہ تعالیٰ ختم کریں گے۔ تاکہ ''کل نفس ذائقة الموت'' کا کلیہ صادق آجائے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک یہودی نے یوں قسم اٹھائی ''والذی اصطفیٰ موسیٰ علی البشر'' ایک انصاری صحابیؓ نے اس کو ایک تھپڑ رسید کیا اور کہا کہ کیا تمام انسانوں سے حضرت موسیٰؑ افضل ہیں۔ پھر تو گویا وہ محمد رسول اللہ سے بھی افضل ہوں گے۔ وہ یہودی بھاگا بھاگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری صحابی کو تنبیہ فرمائی اور پھر فرمایا:

لا تخیر و نی علی الانبیاء فان الناس یصعقون یوم القیامة فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسیٰ اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقة الطور (ابن کثیر)

''مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت مت دو کیونکہ قیامت کے دن جب لوگ بے ہوش ہوجائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰؑ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے ہوں گے یا کوہ طور پر بے ہوش ہوجانے کی وجہ سے ان سے یہ خاص معاملہ کیا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس نے میرے متعلق کہا کہ میں یونسؑ بن متی سے افضل ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔ یعنی کسی نبی کا نام لے کر اس کے مقابلہ میں میری فضیلت مت جتلاؤ تاکہ سننے والوں کے ذہن میں حقارت یا ان انبیاء کی شان میں کمی کا شائبہ اور وہم پیدا نہ ہو۔ مندرجہ بالا بیان سے ایک تو یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہودی بھی انبیاء کو بشر مانتے تھے اور اس انصاری صحابیؓ نے بھی حضورؐ کو بشر تسلیم کرتے ہوئے یہودی کو تھپڑ مارا تھا۔ تیسری بات یہ معلوم ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انبیاء سے افضل ہونا اجماعی اور متفق علیہ عقیدہ ہے، لیکن حضورؐ نے امت کو یہ ہدایت فرمائی کہ کسی نبی کا نام لے کر میرا ان سے تقابل نہ کرو تاکہ تقصیر شان کا خیال پیدا نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوش میں آتے ہیں تو یہ ایک جزوی فضیلت ہے، اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل ہونے پر اثر نہیں پڑتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث ہونا اور آپ کا خاتم النبیین ہونا یہ باتیں مسلمات میں سے ہیں۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالخصوص حضرت یونسؑ کا نام لے کر یہ قانون بتلا دیا اور ہدایت فرمائی کہ

کسی نبی کا نام لے کر مجھ سے اس کا تقابل مت کرو۔ اس تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ قلم پارہ ۲۹ میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ الخ کہ (اے محمد) آپ مچھلی والے کی طرح نہ ہونا، لہٰذا حضور نے خصوصیت سے حضرت یونسؑ کا نام اس وجہ سے ذکر فرمایا۔ ورنہ قانون عام تمام انبیاء کے اسمائے گرامی سے متعلق ہے:

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ

اور جو کافر ہیں دوزخ کی طرف گروہ گروہ ہانکے جائیں گے

حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ

یہانتک کہ جب اس کے پاس آئینگے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے اس کے داروغہ کہیں گے کیا تمہارے پاس

مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا

تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور آج کے دن کے پیش آنے سے تمہیں ڈراتے تھے کہیں گے

بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ

ہاں لیکن عذاب کا حکم (علم ازلی میں) منکروں پر ہو چکا تھا ○ کہا جائے گا دوزخ کے دروازوں میں

جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا

داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہو گے پس وہ تکبر کرنے والوں کے لئے کیسا برا ٹھکانا ہے ○ اور وہ لوگ جو اپنے

رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ

رب سے ڈرتے رہے جنت کی طرف گروہ گروہ لے جائے جائیں گے یہانتک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ

دروازے کھلے ہوئے ہونگے اور ان سے اس کے داروغہ کہیں گے تم پر سلام ہو تم اچھے لوگ ہو پس اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ ○ اور وہ

لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ

کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کر دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں

نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

رہیں پھر کیا خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا ○ اور آپ فرشتوں کو حلقہ باندھے ہوئے عرش کے گرد دیکھیں گے اپنے رب کی

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ

حمد کے ساتھ تسبیح پڑھ رہے ہیں اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور سب کہیں گے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

افاداتِ محمود:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا الخ

جب اللہ تعالیٰ نے کفار کا تذکرہ فرمایا تو وہاں پر فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا فرمایا یعنی کفار کے لیے جہنم کے دروازے اس وقت کھولے جائیں گے جب وہ دروازوں پر پہنچیں گے اور اہل جنت کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا'' وفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا '' پہلا تذکرہ بغیر واؤ کے ہے اور دوسری جگہ واو ہے یعنی اہل جنت جب جنت کے دروازوں پر پہنچیں گے تو ان کے لیے دروازے پہلے سے کھلے ہوئے ہوں گے۔ دونوں صورتوں میں فرق واضح ہے کہ اگر کوئی مہمان آ کر کافی دیر بند دروازے کا انتظار کرے۔ پھر دروازہ کھلے تو یہ عزت کی بات نہیں ہے، بلکہ بادی النظر میں یہ مترشح ہوتا ہے کہ مہمان کی آمد کا اہتمام نہیں۔ اگر مہمان کی آمد سے قبل ہی دروازے کھول دیے گئے ہوں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہمان کے لیے خاصا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہر چیز سلیقے سے رکھی ہوئی تیار موجود ہے۔ یہی بات جنت اور اہل جنت کے شایان شان ہے۔ واللہ اعلم۔

رکوعاتہا ۹ ۔ ۴۰ سُوْرَةُ الْمُؤْمِن مَكِّيَّة ۶۰ ۔ آیاتہا ۸۵

آیتیں ۸۵ سورۂ مومن مکی ہے رکوع ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب ہر چیز کا جاننے والا ہے○ گناہ بخشنے والا اور توبہ

التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا

قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے○

يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾

اللہ کی آیتوں میں نہیں جھگڑتے مگر وہ لوگ جو کافر ہیں پس ان کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکا نہ دے○

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ

ان سے پہلے قوم نوح اور ان کے بعد اور فرقے بھی جھٹلا چکے ہیں اور ہر ایک امت نے اپنے رسول کو

بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ

پکڑنے کا ارادہ کیا اور غلط باتوں کے ساتھ بحث کرتے رہے تا کہ اس سے دین حق کو مٹا دیں پھر ہم نے انہیں پکڑ لیا

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

پھر کیسی سزا ہوئی○ اور اسی طرح منکروں پر اللہ کا کلام پورا ہوا کہ

اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

وہ دوزخی ہیں○ جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ

تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے بخشش مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیری رحمت

شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾

اور تیرا علم سب پر حاوی ہے پھر جن لوگوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستہ پر چلتے ہیں انہیں بخش دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

اے ہمارے رب اور انہیں بہشتوں میں داخل کر جو ہمیشہ رہیں گی جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو جوان کے باپ دادوں

وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ

اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہیں بیشک تو غالب حکمت والا ہے ۝ اور انہیں برائیوں سے بچا

وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ ع

اور جس کو تو اس دن برائیوں سے بچائے گا سو اس پر تو نے رحم کر دیا اور یہ بڑی کامیابی ہے ۝

افاداتِ محمود:

حٰمٓ ۝۱

یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ آگے متعدد سورتوں کے شروع میں یہ لفظ آیا ہے۔ اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ ''حم اسم من اسماء الله تعالیٰ وهو مفاتيح خزائن ربی ''یعنی ''حم'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور میرے رب کے تمام خزانے اس میں مضمر ہیں۔ یعنی اس اسم کی برکت سے تمام خزانے نصیب ہو سکتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ''حم اسم الله اعظم الذی اذا دعی به اجاب ''یعنی حم اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم ہے جس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن کریم کا نام ہے۔ بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ جس سورۃ کی ابتداء میں ''حم'' آیا ہے یہ اسی سورت کا نام ہے۔

اِنَّ

بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ

جولوگ کافر ہیں انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ جیسی تمہیں (اس وقت) اپنے سے نفرت ہے اس سے بڑھ کر اللہ کو (تم سے) نفرت تھی جبکہ تم

اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر نہیں مانا کرتے تھے○ وہ کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبار موت دی اور تو نے ہمیں دوبار زندہ کیا

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ

پس ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کرلیا پس کیا نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے○ یہ عذاب اس لئے ہے کہ جب تمہیں اکیلے اللہ کی طرف

اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

بلایا جاتا تھا تو انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ شریک کیا جاتا تھا تو مان لیتے تھے سو یہ فیصلہ اللہ کا ہے جو عالی شان بڑے رتبہ والا ہے○

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا

وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل کرتا ہے اور سمجھتا وہی ہے جو (اللہ کی طرف)

مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

رجوع کرتا ہے○ پس اللہ کو پکارو اس کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر برا منائیں○

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ

وہ اونچے درجوں والا عرش کا مالک ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے

عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۥ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ

وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ ملاقات (قیامت) کے دن سے ڈرائے○ جس دن وہ سب نکل کھڑے ہونگے اللہ پر ان کی کوئی بات

مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

چھپی نہ رہے گی آج کس کی حکومت ہے اللہ ہی کی جو ایک ہے بڑا غالب○ آج کے دن

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ

ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے گا آج کچھ ظلم نہ ہوگا بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے○ اور انہیں قریب

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

آنے والی (مصیبت) کے دن سے ڈرا جبکہ غم کے مارے کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے ظالموں کا کوئی حمایتی نہیں ہوگا

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ

اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے○ وہ آنکھوں کی خیانت اور دل کے بھید جانتا ہے○ اور اللہ ہی

يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے بیشک اللہ ہی

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے○ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ وہ دیکھتے ان لوگوں کا انجام کیسا تھا

الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي

جو ان سے پہلے ہوگزرے ہیں وہ قوت میں ان سے بڑھ کر تھے اور زمین میں

الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

آثار کے اعتبار سے بھی پھر اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا اور ان کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا

وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا

نہ تھا○ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آتے تھے تو وہ انکار کرتے تھے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا

پس انہیں اللہ نے پکڑ لیا بیشک وہ بڑا قوت والا سخت عذاب دینے والا ہے○ اور ہم نے موسیٰ کو اپنے معجزات

وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

اور واضح دلیل دے کر بھیجا تھا○ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ کہنے لگے بڑا جھوٹا جادوگر ہے○

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

پس جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لائے تو کہنے لگے ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کردو جو موسیٰ پر ایمان لائے ہیں

وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کے داؤ تو محض غلط ہوا کرتے ہیں○ اور فرعون نے کہا

ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ

مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے رب کو پکارے میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل ڈالے گا یا

اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ

یہ کہ زمین میں فساد پھیلائے گا ○ اور موسیٰ نے کہا میں تو اپنی اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ ق ع

ہر ایک متکبر سے جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا ○ اور فرعون کی قوم میں سے ایک

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ

ایماندار آدمی نے کہا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب

اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ

اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس وہ روشن دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے لایا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسی پر اس کے جھوٹ کا وبال ہے

وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ

اور اگر وہ سچا ہے تو تمہیں کچھ نہ کچھ وہ (عذاب) جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے پہنچے گا اور اللہ اس کو راہ پر نہیں لاتا جو حد سے

هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ

بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہے ○ اے میری قوم آج تو تمہاری حکومت ہے تم ملک میں غالب ہو ہماری

یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ

کون مدد کرے گا اگر ہم پر اللہ کا عذاب آ گیا فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سوجھاتا ہوں جو مجھے سوجھی ہے اور

اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ

میں تمہیں سیدھا ہی راستہ بتاتا ہوں ○ اور اس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا کہ اے میری قوم مجھے تو

عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ

تمہاری نسبت (پہلی) امتوں جیسے دن کا اندیشہ ہو رہا ہے ○ جیسا کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان سے

وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ

پچھلوں کا حال ہوا اور اللہ تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرنا چاہتا ○ اور اے میری قوم مجھے تم پر چیخ و پکار

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

(قیامت) کے دن کا اندیشہ ہے ○ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اللہ سے تمہیں کوئی بچانے والا

عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ

نہیں ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کردے پھر اسے کوئی راہ بتانے والا نہیں ○ اور تمہارے پاس یوسف بھی

مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ

اس سے پہلے واضح دلیلیں لے کر آچکا پس تم ہمیشہ اس سے شک میں رہے جو وہ تمہارے پاس لایا یہاں تک کہ جب وہ

قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

فوت ہوگیا تو تم نے کہا کہ اللہ اس کے بعد کوئی رسول ہرگز نہیں بھیجے گا اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے اس کو جو حد سے بڑھنے والا

مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ

شک کرنے والا ہے ○ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں کسی دلیل کے سوا جو ان کے پاس پہنچی ہو جھگڑتے ہیں اللہ

مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ

اور ایمان والوں کے نزدیک (یہ) بڑی نازیبا بات ہے اللہ ہر ایک متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر

مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

کر دیا کرتا ہے ○ اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے ایک محل بنا تا کہ میں راستوں پر پہنچوں ○

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ

یعنی آسمان کے راستوں پر پھر موسیٰ کے خدا کی طرف جھانک کر دیکھوں اور میں تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں اور اسی طرح

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا

فرعون کو اس کا برا عمل اچھا معلوم ہوا اور وہ راستہ سے روکا گیا تھا اور فرعون کی ہر تدبیر

ع فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ

غارت ہی گئی ○ اور اس شخص نے کہا جو ایمان لایا تھا اے میری قوم تم میری پیروی کرو میں تمہیں نیکی کی راہ بتاؤں گا ○ اے میری قوم

اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ

دنیا کی زندگی بس (چندروزہ) فائدے ہیں اور آخرت کا گھر ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ جس نے

سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ

برا کام کیا تو اتنی ہی سزا پائے گا اور جس نے نیک کام کیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور

هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

وہ ایماندار بھی ہو سو وہ جنت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی ○

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ

اور اے میری قوم کیا بات ہے میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو ○ تم مجھے اس بات کی طرف

لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

بلاتے ہو کہ میں اللہ کا منکر ہو جاؤں اور اس کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے کی طرف

الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي

بلاتا ہوں ○ بے شک تم مجھے جس کی طرف بلاتے ہو وہ نہ دنیا میں بلانے کے قابل ہے اور نہ

الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

آخرت میں اور بیشک ہمیں اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور بے شک حد سے بڑھنے والے ہی دوزخی ہیں ○

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ

پھر تم میری بات کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾

دیکھ رہا ہے ○ پھر اللہ نے اسے تو ان کے فریبوں کی برائی سے بچایا اور خود فرعونیوں پر سخت عذاب آپڑا ○

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ

وہ صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) فرعونیوں کو

اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ

سخت عذاب میں لے جاؤ ○ اور جب دوزخی آپس میں جھگڑیں گے پھر کمزور سرکشوں سے کہیں گے کہ

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ

ہم تمہارے پیرو تھے پھر کیا تم ہم سے کچھ بھی آگ دور

النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ
کر سکتے ہو○ سرکش کہیں گے ہم تم سبھی اس میں پڑے ہوئے ہیں بیشک اللہ اپنے بندوں میں فیصلہ
الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ
کر چکا ہے○ اور دوزخی جہنم کے داروغہ سے کہیں گے کہ تم اپنے رب سے عرض کرو کہ وہ ہم سے کسی روز تو
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ
عذاب ہلکا کر دیا کرے○ وہ کہیں گے کیا تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہ آئے تھے
قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع
کہیں گے ہاں (آئے تھے) کہیں گے پس پکارو اور کافروں کا پکارنا محض بے سود ہوگا○

افاداتِ محمود:

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ

اس آیت میں دو دفعہ موت اور دو زندگیوں کا ذکر ہے۔ اس طور پر ذکر کہ جب انسان پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو وہ حالت بھی موت سے مشابہ تھی اور جب پیدا ہو کر طبعی موت مرا تو یہ دوسری موت ہے۔ اسی طرح ایک حیات تو دینوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتم عدم سے عالم وجود میں لایا اور وہ مرنے کے بعد جب دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو یہ دوسری حیات ہوگی۔ واللہ اعلم

فَوَقٰهُ اللّٰهُ الخ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پروانوں کی طرح آگ میں گرتے ہو اور میں تمہیں پیچھے سے پکڑ پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ الخ یہ عذاب قبر کی دلیل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور قبر کے عذاب سے آپؐ کثرت سے پناہ مانگتے تھے۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ

ہم اپنے

رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

رسولوں اور ایمانداروں کے دنیا کی زندگی میں بھی مددگار ہیں اور اس دن بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے ○

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

جس دن ظالموں کو ان کا عذر کرنا کچھ بھی نفع نہ دے گا اور ان پر پھٹکار پڑے گی اور ان کے لئے برا گھر ہوگا ○

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى

اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی تھی اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کر دیا تھا ○ جو عقلمندوں کے لئے

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ

ہدایت اور نصیحت تھی ○ پس صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ کی معافی مانگ

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

اور شام اور صبح اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کر ○ بیشک جو لوگ

اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

اللہ کی آیتوں میں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو جھگڑتے ہیں اور کچھ نہیں بس ان کے دل میں بڑائی ہے کہ وہ اس تک کبھی

بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ

پہنچنے والے نہیں سو اللہ سے پناہ مانگو کیونکہ وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ○ البتہ آسمانوں

وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا

اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور وہ بدکار برابر نہیں

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

تم بہت ہی کم سمجھتے ہو ○ بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگ یقین نہیں کرتے ○ اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک جو لوگ

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ

میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہوکر دوزخ میں داخل ہوں گے ○ اللہ ہی ہے جس نے

لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي

تمہارے لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو ہر چیز دکھانے والا بنایا بیشک اللہ لوگوں پر بڑے

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ○ یہی اللہ تمہارا رب ہے ہر چیز کا

كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا

پیدا کرنے والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کہاں الٹے جا رہے ہو ○ اسی طرح وہ لوگ بھی الٹے چلا کرتے تھے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ

جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے ○ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو آرام گاہ بنایا اور آسمان کو

بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ

چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں پھر تمہاری اچھی صورتیں بنائیں اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں رزق دیا وہی

اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اللہ تمہارا پالنے والا ہے پس سارے جہانوں کا پالنے والا اللہ بابرکت ہے ○ وہی ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ

پس اسی کو پکارو خاص اسی کی بندگی کرتے ہوئے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ○ کہہ دو مجھے تو

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ

ان چیزوں کی عبادت سے منع کیا گیا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو جبکہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس کھلی کھلی نشانیاں

رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

آ چکی ہیں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کے سامنے سر جھکاؤں ○ وہی ہے جس نے تمہیں

تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا

مٹی سے پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پیدا کیا پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر باقی رکھتا ہے

اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا

تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر یہاں تک کہ تم بوڑھے ہو جاتے ہو کچھ تم میں اس سے پہلے مرجاتے ہیں (بعض کو زندہ رکھتا ہے) اور تاکہ

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى

تم وقت مقرر تک پہنچو اور تاکہ تم سمجھو ○ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس جب وہ کسی

اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ

امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو صرف اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے ○ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں

اللّٰهِ ۗ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ

جھگڑتے ہیں وہ کہاں پھرے چلے جارہے ہیں ○ وہ لوگ جنہوں نے کتاب کو اور جو کچھ ہم نے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا سب کو جھٹلا دیا

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾

پس انہیں معلوم ہو جائے گا ○ جبکہ طوق اور زنجیریں ان کے گلے میں ڈال کر گھسیٹے جائیں گے ○

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

کھولتے پانی میں پھر آگ میں جھونکے جائیں گے ○ پھر ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں جنہیں تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ

شریک بناتے تھے ○ اللہ کے سوا وہ کہیں گے ہم سے وہ کھوئے گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی چیز کو بھی

قَبْلُ شَيْـًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي

نہیں پکارتے تھے اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے ○ یہ عذاب تمہیں اس لئے ہوا کہ

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

تم ملک میں ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس لئے بھی کہ تم اترایا کرتے تھے ○ جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لئے

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ

داخل ہو جاؤ پھر تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے ○ پھر صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر جس (عذاب) کا ہم ان سے

بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

وعدہ کر رہے ہیں کچھ تھوڑا سا ہم آپ کو دکھا دیں یا ہم آپ کو وفات دے دیں تو ہماری طرف ہی سب لوٹائے جائیں گے ۝ اور ہم نے

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ

آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے تھے بعض ان میں سے وہ ہیں جن کا حال ہم نے آپ پر بیان کر دیا اور بعض وہ ہیں کہ ہم نے آپ پر ان کا حال

عَلَیْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ

بیان نہیں کیا اور کسی رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ کوئی معجزہ اذن الٰہی کے سوا ظاہر کر سکے پھر جس وقت اللہ کا حکم

اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

آئے گا ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جائے گا اور اس وقت باطل پرست نقصان اٹھائیں گے ۝ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے

الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا

چوپائے بنائے تاکہ ان میں سے بعض پر سوار ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو ۝ اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فوائد ہیں اور تاکہ تم ان پر

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ؕ وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖۗ

سوار ہو کر اپنی حاجت کو پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان پر اور نیز کشتیوں پر تم سوار کئے جاتے ہو ۝ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ

پس تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے ۝ پس کیا انہوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا

ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا وہ لوگ ان سے زیادہ تھے اور قوت اور نشانیوں میں (بھی)

فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں بڑھے ہوئے تھے پس ان کے نہ کام آیا جو کچھ وہ کماتے تھے ۝ پس جب ان کے رسول ان کے پاس

بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

کھلی دلیلیں لائے تو وہ اپنے علم و دانش پر اترانے لگے اور جس پردہ ہنسی کرتے تھے

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا

وہ ان پر الٹ پڑا ۝ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے جو ایک ہے اور ہم نے ان

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ
چیزوں کا انکار کیا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے○ پس انہیں ان کے ایمان نے نفع نہ دیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا
سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع
یہ سنت الٰہی ہے جو اس کے بندوں میں گزر چکی ہے اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ گئے○

(۴۱) سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۶۱)

آیتیں ۵۴ سورۂ حٰم سجدہ مکی ہے رکوع ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝۱ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۲ کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا

(یہ کتاب) بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۝ کہ جس کی آیتیں عربی زبان میں

عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۝۳ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ فَہُمۡ

علم والوں کے لئے واضح ہیں۝ خوشخبری دینے والی اور ڈرانے والی ہے پھر ان میں سے اکثر نے تو منہ ہی پھیرلیا

لَا یَسۡمَعُوۡنَ ۝۴ وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ وَ فِیۡۤ

پھر وہ سنتے بھی نہیں۝ اور کہتے ہیں ہمارے دل اس بات سے کہ جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے پردوں میں ہیں اور ہمارے

اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّ مِنۡۢ بَیۡنِنَا وَ بَیۡنِکَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ۝۵

کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ پڑا ہوا ہے پھر آپ اپنا کام کئے جائیں ہم بھی اپنا کام کر رہے ہیں۝

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں میری طرف یہی حکم آتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے پھر اس کی طرف سیدھے

اِلَیۡہِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝۶ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ

چلے جاؤ اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے۝ جو زکوٰۃ نہیں دیتے

وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ

اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۝ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے

غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝۸

بے انتہا اجر ہے۝

افاداتِ محمود:

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ الخ

حضرت ابن عباسؓ وعکرمہؒ سے منقول ہے ای الذین لا یشهدون ان لا اله الا الله یعنی لا یؤتون الزکوة سے مراد کفر اور کلمہ شہادت نہ پڑھنا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ لفظ اسی طرح استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۞ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۞ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۞ وغیرہ

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ
کہہ دو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی
وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ
تم اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہو وہی سب جہانوں کا پروردگار ہے ○ اور اس نے زمین میں اوپر سے
فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىِٕلِیْنَ ﴿۱۰﴾
پہاڑ رکھے اور اس میں برکت دی اور چار دن میں اس کی غذاؤں کا اندازہ کیا (یہ جواب) پوچھنے والوں کے لئے پورا ہے ○
ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا
پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا پس اس کو اور زمین کو فرمایا کہ خوشی سے آؤ
اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىِٕعِیْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ
یا جبر سے دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آئے ہیں ○ پھر انہیں دو دن میں سات آسمان بنا دیا
وَاَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ
اور اس نے ہر ایک آسمان میں اس کا کام القا کیا اور ہم نے پہلے آسمان کو چراغوں سے زینت دی اور حفاظت کے لئے بھی
ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً
یہ زبردست ہر چیز کے جاننے والے کا اندازہ ہے ○ پس اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو میں تمہیں کڑک سے ڈراتا ہوں
مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ
جیسا کہ قوم عاد اور ثمود پر کڑک آئی تھی ○ جب ان کے پاس رسول آئے ان کے سامنے سے
وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىِٕكَةً
اور ان کے پیچھے سے کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتے نازل کر دیتا
فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ
پس ہم تو اس چیز سے جو تم دے کر بھیجے گئے ہو منکر ہیں ○ پس قوم عاد نے زمین میں ناحق
بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ
تکبر کیا اور کہا ہم سے طاقت میں کون زیادہ ہے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۱۵ فَاَرْسَلْنَا
انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے طاقت میں کہیں بڑھ کر ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے ۝ پس ہم نے
عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
ان پر منحوس دنوں میں تیز آندھی بھیجی تا کہ انہیں ذلت کے عذاب کا مزہ دنیا کی
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۶ وَ اَمَّا
زندگی میں چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اور بھی ذلت کا ہے اور ان کی مدد نہ کی جائے گی ۝ اور وہ
ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ
جو قوم ثمود تھی ہم نے انہیں ہدایت کی سو انہوں نے گمراہی کو بمقابلہ ہدایت کے پسند کیا پھر انہیں کڑا کے کے
الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۷ وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا
ذلیل کرنے والے عذاب نے آلیا ان کے اعمال کے سبب سے ۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہتے تھے ہم نے انہیں
يَتَّقُوْنَ ۝۱۸ ع
بچالیا ۝

افاداتِ محمود:

خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ الخ اللہ تعالیٰ نے دو دن میں زمین کو پیدا فرمایا، پھر دو دن میں آسمانوں کو پیدا فرمایا اور پھر دو دن میں اس کے دیگر متعلقات پیدا فرمائے۔ جیسے پہاڑ، چشمے، سمندر، فصلیں اور پھل وغیرہ۔ یوں مجموعی طور پر چھ دن ہو گئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس وقت جب چاند سورج کا یہ مروجہ و موجودہ نظام نہ تھا تو ایام سے کون سے ایام مراد ہیں؟ ایک جواب تو یہ ہے کہ جتنا وقت خلق السموات والارض میں صرف ہوا تھا اگر اُس کا اندازہ لگایا جائے تو چھ دن کے برابر کا عرصہ بنتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ایام سے وان یوماً عند ربک کالف سنة مماتعدون مراد ہے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى

اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تو وہ روک لئے جائیں گے ○ یہاں تک کہ

اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ

جب وہ اس کے پاس آ پہنچیں گے تو ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں گواہی دیں گی

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ

جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی

قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

وہ کہیں گے کہ ہمیں اللہ نے گویائی دی جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی ہے اور اسی نے پہلی مرتبہ تمہیں پیدا کیا

وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور تم اپنے کانوں اور آنکھوں اور چمڑوں کی

وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا

اپنے اوپر گواہی دینے سے پردہ نہ کرتے تھے لیکن تم نے یہ گمان کیا تھا جو کچھ تم کرتے ہو اس میں سے بہت سی چیزوں کو اللہ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

نہیں جانتا ○ اور تمہارے اسی خیال نے جو تم نے اپنے رب کے حق میں کیا تھا تمہیں برباد کیا پھر تم

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ○ پس اگر وہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا آگ ہی ہے اور اگر وہ معافی چاہیں گے

فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ

تو انہیں معافی نہیں دی جائے گی ○ اور ہم نے ان کے لئے کچھ ہمنشین مقرر کر دیئے پس انہوں نے ان کو وہ (برے کام) اچھے کر دکھائے

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

جو پہلے کر چکے تھے اور جو پیچھے کریں گے اور ان پر حکم الٰہی ثابت ہو چکا تھا پہلی امتوں کے ضمن میں جو

قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے گزر چکی تھیں بیشک وہ نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور کافروں نے کہا کہ

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ

تم اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں غل مچاؤ تا کہ تم غالب ہو جاؤ ○ پس ہم ضرور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ

کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور ہم انہیں ان کے بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے ○ اللہ کے

جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

دشمنوں کی یہی سزا آگ ہی ہے ان کے لئے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے اس کا بدلہ جو ہماری آیتوں کا

يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ

انکار کیا کرتے تھے ○ اور کافر کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا جنوں

وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ

اور انسانوں میں سے ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے ڈال دیں تا کہ وہ بہت ہی ذلیل ہوں ○ بے شک

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰۗؤُكُمْ

اور نہ غم کرو اور جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ ہم تمہارے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ

دنیا میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی اور بہشت میں تمہارے لئے ہر چیز موجود ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تم

فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا ع ۱۸

جو وہاں مانگو گے ملے گا ○ بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے ○ اور اس سے بہتر کس کی بات ہے

مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا

جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور خود بھی اچھے کام کئے اور کہا بیشک میں بھی فرمانبرداروں میں سے ہوں ○ اور

تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ

نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (برائی کا) دفعیہ اس بات سے کیجئے جو اچھی ہو پھر ناگہاں وہ شخص جو تیرے

وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ

اور اس کے درمیان دشمنی تھی ایسا ہو گا گویا کہ وہ مخلص دوست ہے ○ اور یہ بات نہیں دی جاتی مگر انہیں جو صابر ہوتے ہیں

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

اور یہ بات نہیں دی جاتی مگر اس کو جو بڑا بخت والا ہے ○ اور اگر آپ کو شیطان سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ

اللہ کی پناہ مانگیئے بیشک وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور اس کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج

وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ

اور چاند ہیں سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ

اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو ○ پھر اگر وہ تکبر کریں تو وہ لوگ جو آپ کے رب کے پاس ہیں

يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى

السجدۃ ۱۱

رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ

تو زمین کو دبی ہوئی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو ابھرتی اور پھولتی ہے بیشک جس نے

اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

اسے زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرے گا بیشک وہی ہر چیز پر قادر ہے ○ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

وہ ہم سے چھپے نہیں رہتے کیا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے گا بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن سے آئے گا

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ

جو چاہو کرو جو کچھ تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے نصیحت سے انکار کیا

لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ

جبکہ وہ ان کے پاس آئی اور تحقیق وہ البتہ عزت والی کتاب ہے ○ جس میں نہ آگے اور نہ پیچھے سے غلطی کا

خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ

دخل ہے حکمت والے تعریف کئے ہوئے کی طرف سے نازل کی گئی ہے○ آپ سے وہی بات کہی جاتی ہے جو آپ سے پہلے رسولوں سے

مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا

کہی گئی تھی بے شک آپ کا رب بخشنے والا اور دردناک عذاب دینے والا بھی ہے○ اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا

اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ

قرآن بنادیتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں کیا عجمی کتاب اور عربی رسول؟ کہہ دو یہ

اٰمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ

ایمان داروں کے لئے ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کان بہرے ہیں اور وہ قرآن ان کے

عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی

حق میں نابینائی ہے وہ لوگ (گویا کہ) دور جگہ سے پکارے جارہے ہیں○ اور ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ

کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات صادر نہ ہو چکی ہوتی تو ان کا فیصلہ ہی ہو چکا ہوتا

وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ

اور انہیں تو قرآن میں قوی شک ہے○ جو کوئی نیک کام کرتا ہے تو اپنے لئے اور برائی کرتا ہے تو

فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

اپنے سر پر اور آپ کا رب تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا○

افاداتِ محمود:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ ایک جن اور شیطان کو مقرر فرمایا ہے جو کہ انسان کو گناہ پر اُکساتا ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ حضور کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہاں لیکن اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے۔ وہ میرا مطیع و فرمانبردار ہو گیا ہے اور میں اس کے شر سے بچ گیا ہوں۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الخ الفاظ نہ سننا بھی مراد ہے اور قرآن کریم کے اوامر میں عیوب اور غلطیاں نکالنا بھی مراد ہے۔ تاکہ کسی طرح جو لوگ قرآن کریم کے الفاظ و معانی سے متاثر ہوتے ہیں اور مسلمان ہوتے ہیں یہ سلسلہ رک جائے۔ (العیاذ باللہ)

ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ الخ

یعنی کتاب تو عجمی ہو اور جس نبی پر اتری ہو اور جس نبی نے سمجھانی پڑھانی ہو وہ عربی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ لہٰذا عربی رسول پر کتاب بھی عربی میں نازل ہونی چاہیے تھی۔

پ ۲۵

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا

قیامت کی خبر کا اسی کی طرف حوالہ دیا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتا

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي

اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وضع حمل کرتی ہے مگر اس کے علم سے اور جس دن انہیں پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں

قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ

کہیں گے ہم نے آپ سے عرض کر دیا کہ ہم میں سے کسی کو بھی خبر نہیں ○ اور ان سے وہ کھوئے جائیں گے جنہیں اس سے پہلے پکارتے تھے

وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن

اور یقین کر لیں گے کہ انہیں کسی طرح بھی چھٹکارا نہیں ○ انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا اور اگر

مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ

اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے ○ اور اگر ہم اسے اس مصیبت کے بعد جو اس پر آئی تھی اپنی رحمت کا مزہ

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ

چکھاتے ہیں تو کہتا ہے یہ میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے

إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا

رب کے پاس گیا بھی تو بے شک میرے لئے اس کے ہاں بھلائی ہی ہوگی ہم کافروں کو ضرور بتائیں گے جو کچھ وہ کرتے رہے

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ

اور ہم ضرور انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ○ اور جب ہم نے انسان پر انعام کیا تو اس نے منہ پھیر لیا

وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن

اور کنارہ کش ہو گیا اور جب اس کو تکلیف پہنچی تو لمبی چوڑی دعا کرنے لگا ○ کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی اگر

كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾

یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو پھر تم اس کا انکار کر بیٹھے تو ایسے پرلے درجہ کے ضدی سے کون زیادہ گمراہ ہوگا ○

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ

عنقریب ہم اپنی نشانیاں انہیں دنیا میں دکھائیں گے اور خود ان کے نفس میں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہی حق ہے کیا

يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ
ان کے رب کی یہ بات کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ○ خبردار انہیں اپنے رب کے پاس حاضر ہونے میں
رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع
شک ہے خبردار بیشک وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

(۴۲) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۶۲)

آیتیں ۵۳ سورۂ شوریٰ مکی ہے رکوع ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

اسی طرح سے اللہ زبردست حکمت والا آپ کی طرف وحی کرتا ہے اور ان کی طرف بھی (کرتا تھا) جو

الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

آپ سے پہلے تھے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ بلند مرتبہ بزرگی والا ہے۔ قریب ہے کہ آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ

اوپر سے پھٹ جائیں اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ان کے لئے جو زمین میں ہیں

فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

مغفرت مانگتے ہیں خبردار بیشک اللہ ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا اور کارساز

اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

بنا رکھے ہیں اللہ ان کا حال دیکھ رہا ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے آپ پر

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ

عربی زبان میں قرآن نازل کیا تاکہ آپ مکہ والوں اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائیں اور قیامت کے دن سے بھی ڈرائیں جس میں

فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً

کوئی شبہ نہیں (اس روز) ایک جماعت جنت میں اور ایک جماعت جہنم میں ہوگی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی جماعت

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ

کردیتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے

وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ

اور نہ کوئی مددگار۔ کیا انہوں نے اس کے سوا اور بھی مددگار بنا رکھے ہیں پھر اللہ ہی مددگار ہے اور وہی مردوں کو

الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ

زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو سو اس کا فیصلہ اللہ کے

اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

سپرد ہے وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ○ وہ آسمانوں اور زمین کا

وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ

پیدا کرنے والا ہے اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے اور چارپایوں کے بھی جوڑے بنائے تمہیں زمین میں

فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

پھیلاتا ہے کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ○ اس کے ہاتھ میں آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾

زمین کی کنجیاں ہیں روزی کشادہ کرتا ہے جس کی چاہے اور تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ○

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا

تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا کہ جس کا نوح کو حکم دیا تھا اور اسی راستہ کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے

وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ

اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اسی دین پر قائم رہو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ

جس چیز کی طرف آپ مشرکوں کو بلاتے ہیں وہ ان پر گراں گزرتی ہے اللہ جسے چاہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے

اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ

اسے راہ دکھاتا ہے ○ اور (اہل کتاب جو) جدا جدا فرقے ہوئے تو علم آنے کے بعد اپنی باہمی ضد سے ہوئے

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ

اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک وقت مقرر (قیامت) تک کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور جو ان کے بعد

الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ

کتاب کے وارث بنائے گئے ہیں (زمانہ نبوی کے اہل کتاب) وہ اس (دین) کی نسبت حیرت انگیز شک میں ہیں ○ تو آپ اسی دین کی طرف بلائیے

وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ

اور قائم رہئے جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلئے اور کہہ دو کہ میں اس پر یقین لایا ہوں جو اللہ نے کتاب نازل کی ہے

كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ

ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۝ اور جو لوگ اللہ (کے دین)

فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا ان لوگوں کی حجت ان کے رب کے ہاں باطل ہے اور ان پر غضب ہے

وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا

اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۝ اللہ ہی ہے جس نے سچی کتاب اور ترازو نازل کی اور

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ

آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہو ۝ اس کی جلدی تو وہی کرتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو

آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي

ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے خبردار بیشک جو لوگ قیامت کے بارہ میں جھگڑتے ہیں

السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ

وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں ۝ اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جسے (جس قدر) چاہے روزی دیتا ہے اور وہ

الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿١٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ ع

بڑا طاقتور زبردست ہے ۝ جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں برکت دیں گے اور

كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ﴿٢٠﴾ أَمْ

جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو اسے (بقدر مناسب) دنیا میں دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہوگا ۝ کیا

لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ

ان کے اور شریک ہیں جنہوں نے انکے لئے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ کا

الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ

وعدہ نہ ہوا ہوتا تو ان کا دنیا ہی میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ آپ ظالموں کو (قیامت کے دن)

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

دیکھیں گے کہ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ ان پر پڑنے والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے

فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾

وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے انہیں جو چاہیں گے اپنے رب کے ہاں سے ملے گا یہی وہ بڑا فضل ہے ○

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ

یہی وہ (فضل) ہے جس کی اللہ اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہہ دو میں تم سے اس پر

عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيْهَا

کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز رشتہ داری کی محبت کے اور جو نیکی کمائے گا تو ہم اس میں اس کے لئے بھلائی

حُسْنًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ

زیادہ کر دیں گے بیشک اللہ بخشنے والا قدردان ہے ○ کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے پس اگر

يَّشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۗ

اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر کر دے اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو اپنی کلام سے ثابت کر دیتا ہے

إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

بیشک وہ سینوں کے بھید کو خوب جانتا ہے ○ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے

وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○ اور ان کی دعا قبول کرتا ہے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾

اور نیک کام کئے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے ○

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا

اور اگر اللہ اپنے بندوں کی روزی کشادہ کر دے تو زمین پر سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ ایک اندازے سے اتارتا ہے

يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ

جتنی چاہتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں سے خوب خبردار دیکھنے والا ہے○ اور وہی ہے جو نا امید ہو جانے کے بعد

مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ

مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہی کارساز حمد کے لائق ہے○ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ ع

اور زمین کو بنایا اور اس پر ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلائے اور وہ جب چاہے گا ان کے جمع کرنے پر قادر ہے○

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا

اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے○ اور

أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾

تم زمین میں عاجز کرنے والے نہیں اور سوائے اللہ کے نہ کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار○

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ

اور اس کی نشانیوں میں سے سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز ہیں○ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے پس وہ اس کی سطح پر

رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا

کھڑے رہ جائیں بیشک اس میں صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے نشانیاں ہیں○ یا ان کے برے اعمال کے سبب سے

كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ

انہیں تباہ کر دے اور بہتوں کو معاف بھی کر دیتا ہے○ اور جان لیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے لئے پناہ کی

مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ

کوئی جگہ نہیں○ پھر جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر

وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ

اور سدا رہنے والا ہے یہ ان کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں○ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں

وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا

اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں○ اور وہ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز

الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ

ادا کرتے ہیں اور ان کا کام باہمی مشورہ سے ہوتا ہے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ دیا بھی کرتے ہیں ○ اور وہ لوگ جب

الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰۗؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ

ان پر ظلم ہوتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں ○ اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پس جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی

فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ

تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور جو کوئی ظلم اٹھانے کے بعد بدلہ لے

مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ۭ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ

تو ان پر کوئی الزام نہیں ○ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

ناحق سرکشی کرتے ہیں یہی ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا

اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ۧ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؏

بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے ○ اور جسے اللہ گمراہ کر دے سو اس کے بعد اس کا کوئی کارساز نہیں

وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ ۚ

اور ظالموں کو دیکھیں گے جب وہ عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپس جانے کا بھی کوئی راستہ ہے ○

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ

اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے سامنے لائیں جائیں گے ایسے حال میں کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے چھپی نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ

اور وہ لوگ کہیں گے جو ایمان لائے تھے بیشک خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ

قیامت کے دن خسارہ میں رکھا خبردار بیشک ظالم ہی ہمیشہ کے عذاب میں ہوں گے ○ اور ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی

يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ ۭ اِسْتَجِيْبُوْا

حمایتی نہ ہوگا کہ ان کو بچائے اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی بھی راستہ نہیں ○ اس سے پہلے

لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ

اپنے رب کا حکم مان لو کہ وہ دن آ جائے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہو گی

وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ

اور نہ تم انکار کر سکو گے ○ پھر بھی اگر نہ مانیں تو ہم نے آپ کو ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا ہے آپ پر

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ

تو صرف پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی کوئی رحمت چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر

تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اس پر اس کے اعمال سے کوئی مصیبت پڑ جاتی ہے تو انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ○ آسمانوں اور زمین پر

وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ

اللہ ہی کی بادشاہی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے

الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ

بخشتا ہے ○ یا لڑکے اور لڑکیاں ملا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے بے شک وہ

عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ

خبردار قدرت والا ہے ○ اور کسی انسان کا حق نہیں کہ اس سے اللہ کلام کرے مگر بذریعہ وحی یا پردے کے پیچھے سے

اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِىَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِىٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ

یا کوئی فرشتہ بھیج دے کہ وہ اس کے حکم سے القا کرے جو وہ چاہے بیشک وہ بڑا عالیشان حکمت والا ہے ○ اور اسی طرح

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ

ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے قرآن نازل کیا آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ

اور لیکن ہم نے قرآن کو ایسا نور بنایا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور بیشک آپ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

سیدھا راستہ بتاتے ہیں ○ اس اللہ کا راستہ جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں ہیں

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾
خبردار اللہ ہی کی طرف سب کام رجوع کرتے ہیں ○

ع

افاداتِ محمود:

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ الخ یا تو یہ مقصد ہے کہ مشرکین فرشتوں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ خدا کی بیٹیاں ہیں (العیاذ باللہ) تو یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

(۲) دوسرا مقصد یہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آسمان میں انگشت برابر کوئی جگہ خالی نہیں ہے بلکہ تمام آسمان فرشتوں سے پر ہیں۔ کوئی قیام میں، کوئی رکوع میں اور بعض سجدہ میں ہیں۔ تو اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں کو تھامے نہ رکھتا اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ان کو سہارا نہ دیتا تو ممکن تھا کہ فرشتوں کی ثقل کی وجہ سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ

یہاں چار قسم کے بندوں کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ ایک قسم تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو صرف بیٹیاں عطا فرماتے ہیں، ان کے بیٹے نہیں ہوتے۔ جیسے حضرت لوط علیہ السلام وامثالہ۔ بعض کو صرف بیٹے عطا فرما دیتے ہیں ان کے ہاں بیٹیاں نہیں ہوتیں، جیسے حضرت ابراہیمؑ وامثالہ۔ بعض کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں قسم کی اولاد سے نوازا جاتا ہے۔ جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بعض کو لاولد بنا دیتے ہیں اور ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی جیسے حضرت یحییٰؑ وغیرہ۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا الخ

اس آیت میں وحی کی اقسام ثلاثہ کو بیان فرمایا گیا ہے۔

وحی کی لغوی واصطلاحی تحقیق اور قسمیں

امام راغب لکھتے ہیں "اصل الوحی الاشارة السریعة" یعنی جلد اشارہ کرنا۔ یہ اشارہ کبھی کلام کے ذریعہ ہوتا ہے، کبھی کتابت اور کبھی اعضاء وجوارح سے ہوتا ہے۔ اصطلاح میں "الکلمة الالٰھیة تلقّٰی الٰی انبیائه" یعنی اللہ تعالیٰ کا جو حکم حضرات انبیاء کو تلقین کیا جاتا ہے اُسے وحی کہا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں وحی کی ان تین اقسام کی نشان دہی فرمائی گئی ہے جن صورتوں میں انبیاء علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی رہی۔ ایک صورت یہ ہے کہ بلاواسطہ اللہ تعالیٰ نبی سے ہم کلام ہو، لیکن بالمشافہہ نہ ہو، بلکہ پس پردہ وحجاب۔ اس صورت میں نبی کے کان سنتے ہیں اور آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شب معراج میں ہوا۔ دوسری صورت یہ ہوتی ہے بواسطہ فرشتہ وحی کی جاتی ہے، لیکن فرشتہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر سامنے نہیں آتا، بلکہ

براہ راست وہ نبی کے قلب پر القاء کرتا ہے اور نبی فرشتہ کے اس خاص انداز کو سمجھتا ہے۔اس کی صوت اور الفاظ کو اخذ کر لیتا ہے۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ تار گھر میں مشین کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دیتی ہے اور آپریٹر اس سے حاصل کردہ مضمون ومفہوم لکھتا رہتا ہے، لیکن عام لوگوں کو وہ آواز سمجھ میں نہیں آتی اور غالباً وحی کی یہی قسم ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قسم زیادہ سخت ہے۔ایک روایت میں ہے کہ کبھی کبھی حضور پر جو وحی آتی تھی کصلصة الجرس میں یعنی گھنٹی کی آواز کی مانند اس کی جھنجھناہٹ محسوس ہوتی تھی۔اس صورت میں حواس ظاہرہ کا کوئی دخل نہ ہوتا تھا۔آیت مذکورہ میں ''وحیاً'' سے اس دوسری قسم کی طرف اشارہ ہے اور تیسری صورت یہ ہے کہ فرشتہ سامنے آ کر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیتا تھا۔کبھی اپنی اصلی صورت وشکل میں جیسے حضرت جبریلؑ ایک دو دفعہ اپنی اصلی صورت میں حضور کے سامنے آئے ہیں اور کبھی کسی غیر معروف شخص کی صورت میں جیسے حدیث جبریلؑ میں ہے اور عموماً حضرت جبریلؑ حضرت دحیہ کلبیؓ کی شکل میں متشکل ہو کر تشریف لے آتے تھے۔مذکورہ بالا تینوں قسموں کا تعلق انبیاء کے ساتھ ہے۔کبھی وحی بالالہام ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضیعه الخ اور کبھی وحی بالتسخیر ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔''واوحی ربک الی النحل'' واللہ اعلم

رکوعاتہا ۷ — سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ۶۳ — آیاتہا ۸۹

آیتیں ۸۹ سورۂ زخرف مکی ہے رکوع ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ

روشن کتاب کی قسم ہے۔ ہم نے اسے عربی زبان میں قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔ اور

فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۭ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ

یہ کتاب لوح محفوظ میں ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی ہے۔ کیا تمہارے سمجھانے سے ہم اس لئے منہ پھیر لیں گے کہ

كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

تم بے ہودہ لوگ ہو۔ اور پہلے لوگوں میں بھی ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ اور ان کے پاس

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى

ایسا کوئی نبی نہ آتا تھا کہ جس سے وہ ٹھٹھا نہ کرتے تھے۔ پھر ہم نے ان میں بڑے زور والوں کو ہلاک کر دیا اور

مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ

پہلوں کی مثال گزر چکی ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ انہیں

الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا

بڑے زبردست جاننے والے نے پیدا کیا ہے۔ وہ جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اس میں راستے بنائے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً

تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور وہ جس نے آسمان سے اندازے کے ساتھ پانی اتارا پھر ہم نے اس سے مردہ بستی کو

مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ

زندہ کیا تم بھی اسی طرح (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے وہ کشتیاں

وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ

اور چارپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ تاکہ ان کی پیٹھ پر چڑھ کر اپنے رب کا احسان یاد کرو

اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾
جبکہ تم ان پر خوب بیٹھ جاؤ اور کہو وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اسے مطیع کر دیا اور ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے ○
وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ
اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ اور لوگوں نے اس کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا بیشک انسان صریح
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾
ناشکرا ہے ○

ع ۱۵

افاداتِ محمود:

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا الخ

قرآن کریم کو عربی میں اس وجہ سے نازل کیا گیا ہے کہ ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک عربی تھی اور دوسرا اس وجہ سے کہ قرآن کریم کے پہلے مخاطب عرب تھے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ

کیا اس نے اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں لے لیں اور تمہیں بیٹے چن کر دیئے ○ اور جب ان میں سے کسی کو

بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا

اس چیز کی خوشخبری دی جائے جسے رحمان کے لئے ٹھیراتا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ دل میں کڑھتا رہتا ہے ○ کیا اس کے لئے وہ ہے جو

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ

زیور میں پلتی ہے اور وہ جھگڑے میں بات نہیں کر سکتی ○ اور فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں

الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ

عورتیں فرض کر لیا کیا انہوں نے پیدا ہوتے دیکھا ہے ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا ○ اور کہتے ہیں

شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ

اگر رحمٰن چاہتا تو ہم انہیں نہ پوجتے انہیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ محض انکل دوڑاتے ہیں ○

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس پر قائم ہیں ○ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

ایک طریقہ پر پایا اور انہیں کے ہم پیرو ہیں ○ اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى

گاؤں میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں نے (یہی) کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم

اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

انہیں کے پیرو ہیں ○ رسول نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے بھی بہتر طریقہ لاؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

انہوں نے کہا جو کچھ تو لایا ہے ہم اس کے منکر ہیں ○ پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر دیکھ جھٹلانے والوں کا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

انجام کیا ہوا ○ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ بیشک میں ان سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو ○

إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝٢٧ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ

سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا سو بیشک وہی مجھے راہ دکھائے گا۝ اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گیا تا کہ وہ

يَرْجِعُونَ ۝٢٨ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ۝٢٩

رجوع کریں۝ بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوب سامان دیا یہانتک کہ ان کے پاس سچا قرآن اور صاف بتانے والا رسول آیا۝

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ۝٣٠ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ

اور جب ان کے پاس سچا قرآن پہنچا تو کہا یہ تو جادو ہے اور ہم اسے نہیں مانتے۝ اور کہا کیوں یہ قرآن ان دونوں بستیوں کے

عَلَىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝٣١ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا

کسی سردار پر نازل نہیں کیا گیا۝ کیا وہ اپنے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں ان کی روزی تو ہم نے

بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ

ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کی ہے اور ہم نے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تا کہ ایک

بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝٣٢ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ

دوسرے کو محکوم بنا کر رکھے اور آپ کے رب کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۝ اور اگر یہ نہ ہو

النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ

تا کہ سب لوگ ایک طریقہ کے ہو جائیں گے (کافر) تو جو اللہ کے منکر ہیں ان کے گھروں کی چھت اور ان پر

وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝٣٣ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝٣٤ وَزُخْرُفًا ۚ

چڑھنے کی سیڑھیاں چاندی کی کر دیتے۝ اور ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت بھی چاندی کے کر دیتے جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں۝

وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝٣٥ ع

اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور دار آخرت آپ کے رب کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے۝

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝٣٦ وَإِنَّهُمْ

اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کرتے ہیں پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۝ اور شیاطین

لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝٣٧ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ

آدمیوں کو راستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۝ یہانتک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیگا تو کہے گا

يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝۳۸ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ

اے کاش میرے تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی پس کیسا برا ساتھی ہے ○ اور آج تمہیں یہ بات

الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۹ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي

ہرگز نفع نہ دے گی چونکہ تم نے ظلم کیا تھا بیشک تم سب عذاب میں شریک ہو ○ پس کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں کو راہ

الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۴۰ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝۴۱

دکھا سکتے ہیں اور انہیں جو صریح گمراہی میں ہیں ○ پس اگر ہم آپ کو (دنیا سے) اٹھالیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لیں گے ○

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝۴۲ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ

یا اگر ہم آپ کو وہ دکھا بھی دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو ہم ان پر قادر ہیں ○ پھر آپ مضبوطی سے پکڑیں اسے جو آپ کی طرف وحی

اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۳ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ

کیا گیا ہے بیشک آپ سیدھے راستہ پر ہیں ○ اور بیشک وہ (قرآن) آپ کے لئے اور آپکی قوم کے لئے ایک نصیحت ہے اور تم سب سے اس کی

تُسْـَٔلُوْنَ ۝۴۴ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ

باز پرس ہوگی ○ اور آپ ان سب پیغمبروں سے جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے پوچھ لیجئے کیا ہم نے رحمان کے سوا

ع الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝۴۵ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

دوسرے معبود ٹھہرا لئے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے ○ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے امرائے دربار کی طرف بھیجا تھا

فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۶ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝۴۷

سو اس نے کہا کہ میں پروردگا عالم کا رسول ہوں ○ پس جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو وہ اس کی ہنسی اڑانے لگے ○

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۚ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ

اور ہم ان کو جو کوئی نشانی دکھاتے تھے تو ایک دوسرے سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تا کہ وہ

يَرْجِعُوْنَ ۝۴۸ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا

باز آجائیں ○ اور انہوں نے کہا اے جادوگر اپنے رب سے ہمارے لئے اس عہد سے جو تجھ سے اس نے کیا ہے دعا کر ہم ضرور

لَمُهْتَدُوْنَ ۝۴۹ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝۵۰ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ

راہ پر آجائیں گے ○ پھر جب ہم ان سے عذاب ہٹالیتے تو اسی وقت عہد کو توڑ دیتے ○ اور فرعون نے

فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا
اپنی قوم میں منادی کر کے کہہ دیا اے میری قوم کیا میرے لئے مصر کی بادشاہت نہیں اور کیا یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے سے نہیں بہہ رہی ہیں
تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ
پھر کیا تم نہیں دیکھتے○ کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو ذلیل ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا○ پھر اس کے لئے
اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ
سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ہمراہ فرشتے پرے باندھے ہوئے آئے ہوتے○ پس اس نے
قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
اپنی قوم کو احمق بنا دیا پھر اس کے کہنے میں آگئے کیونکہ وہ بدکار لوگ تھے○ پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ ع
پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا○ پھر ہم نے انہیں گئے گزرے اور پیچھے آنے والوں کے لئے کہاوت بنا دیا○

افاداتِ محمود:

وَقَالُوْا یٰٓاَیُّهَ السّٰحِرُ یہاں ساحر بمعنی عالم ہے کیونکہ ان لوگوں کی لغت میں ساحر بڑے عالم اور زیرک شخص کو کہا جاتا تھا، لہٰذا یہ حضرت موسیٰؑ کی مدح ہے، ذم نہیں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ بنی اسرائیل کا اشارہ اس طرف ہو کہ آپ اگرچہ مستجاب الدعوات ہیں۔ ہم آپ سے دعاء بھی کرواتے ہیں، لیکن سمجھتے ہیں آپ کو ساحر ہی ہیں۔ (العیاذ باللہ) بعض مفسرین نے کہا ہے کہ "الساحر الذی غلب سحرہ" **یقال ساحرته فسحرت** یعنی میں نے جادوگری میں مقابلہ کیا تو میں اس پر غالب آیا۔ لہٰذا اس صورت میں ساحر کا معنی یہ ہوگا "**یاایها الذی غلبنا بسحره**"

جب فرعون نے دیکھا کہ لوگ میری خدائی سے متنفر ہوتے جارہے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے قائل بنتے جارہے ہیں تو لوگوں سے کہا کہ تم لوگوں پر میرے احسانات ہیں کہ ملک مصر میرے کنٹرول میں ہے اور میرے زیرِ تصرف یہ نہریں بہتی ہیں۔ پھر بھی تم موسیٰؑ کی طرف داری کرتے ہو۔

وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ الخ ایشیا میں دو بڑے دریا ہیں۔ ایک دریا نیل دوسرا دریا سندھ اور تیسرے نمبر پر بنگال کا دریا ہے۔ مِنْ تَحْتِیْ ۚ کا ایک مقصد یہ ہے کہ میرے محل کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ نہریں میرے زیرِ تصرف ہیں اور تیسرا مطلب یہ ہے کہ یہ نہریں میرے تخت کے نیچے بہتی ہیں۔

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۚ الخ حدیث میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی **انكم وما**

تعبدون من دون الله حصب جهنم تو مشرکین مکہ نے خوب شور مچایا۔ وہ کہنے لگے کہ آیت کے عموم میں تو حضرت عیسیٰؑ بھی داخل ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے سوا جس چیز کی عبادت کی جاتی ہے، اس میں خیر نہیں ہوتی تو مشرکین مکہ نے کہا کہ پھر تو حضرت عیسیٰ میں بھی کوئی خیر نہیں ہوگی۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ عیسائی ان کی پرستش کرتے ہیں۔ اسی طرح اور الٹی سیدھی باتیں کرتے تھے۔ اس آیت میں ان سب کا جواب دیا گیا کہ بتوں کو اور شیاطین کو حضرات انبیاء کے نفوس قدسیہ پر قیاس کرنا پرلے درجہ کی نادانی و حماقت ہے۔ کہاں وہ شیاطین جو انسانیت کو دھکیل کر جہنم کی دہلیز پر پہنچانا چاہتے ہیں اور کہاں وہ انبیاء علیہم السلام جن کی نظر میں ایک انسان کا جہنم سے بچ کر جنت میں جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہو۔ کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں، مگر بھینگی آنکھ کو ایک کے دو ہی نظر آتے ہیں:

گر نہ بیند در روز شپرہ چشم چشمہ آفتاب راچہ گناہ

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی

مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ

تو اسی وقت آپ کی قوم کے لوگ کھلکھلا کر ہنسنے لگے۞ اور کہا کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ یہ ذکر صرف آپ سے

اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا

جھگڑنے کے لئے کرتے ہیں بلکہ وہ تو جھگڑالو ہی ہیں۞ وہ تو ہمارا ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لئے

لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ

نمونہ بنادیا تھا۞ اور اگر ہم چاہیں تم میں سے فرشتے پیدا کریں جو زمین میں تمہاری جگہ رہیں۞ اور البتہ

لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ

عیسیٰ قیامت کی ایک نشانی ہے پس تم اس میں شبہ نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھا راستہ ہے۞ اور تمہیں شیطان نہ

الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

روکنے پائے کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۞ اور جب عیسیٰ واضح دلیلیں لے کر آیا تھا تو اس نے کہا تھا کہ میں تمہارے پاس

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾

دانائی کی باتیں لایا ہوں اور تاکہ تم پر بعض وہ باتیں واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے تھے پس اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۞

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخْتَلَفَ

بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۞ پھر لوگ ایک

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ

دوسرے سے مختلف ہو گئے پس جنہوں نے ظلم کیا ان کے لئے دردناک دن کے عذاب سے تباہی ہے۞ کیا

يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّاۗءُ

وہ قیامت کے ہی منتظر ہیں کہ ان پر یکا یک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۞ اس دن

يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع

دوست بھی آپس میں دشمن ہو جائیں گے مگر پرہیزگار لوگ۞

افاداتِ محمود:

مَاضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا الخ

مسند احمد میں حضرت ابوامامہؓ سے یہ روایت منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیہ الا او رربوا الجدل یعنی ہدایت ملنے کے بعد جو بھی قوم گمراہ ہوئی ہے آپس کے بے جا اختلافات اور لڑائی کی وجہ سے گمراہ ہوئی ہے۔ اسی طرح ابن جریرؒ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہاں تشریف لائے اور لوگ قرآن کریم کی کسی آیت کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ تو آپؐ کے چہرہ انور پر شدید غصے کے آثار نمودار ہو گئے اور فرمایا کہ قرآن کریم کے متعلق اس طرح مباحثے نہ کرو کیونکہ گزشتہ قومیں اسی طرح اختلافات کی وجہ سے گمراہ ہوئیں اور پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ الخ

ایک توجیہ یہ ہے کہ علم متواتر و مشہور قراۃ میں بکسر العین و سکون اللام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تشریف آوری قیامت کی پہچان ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ بن مریم حضرت امام مہدی (محمد) کی موجودگی میں تشریف لائیں گے۔ اس طور پر کہ فرشتے ان کو دمشق کی جامع مسجد کے منار پر لا چھوڑیں گے۔ مسلمان سیڑھی لگا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمین پر اتاریں گے۔ ان کو نماز پڑھانے کی دعوت دی جائے گی، لیکن وہ فرمائیں گے کہ امام مہدی ہی امامت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے۔ ''واما مکم منکم'' یعنی اس وقت امام تم ہی لوگوں میں سے کوئی ہوگا۔

اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک شاذ قراۃ میں لعلم للساعۃ منقول ہے۔ یعنی عین اور لام دونوں کے زبر کے ساتھ جو کہ علامت کے معنی میں ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰؑ کا اُترنا قربِ قیامت کی علامت ہے۔ بعض مفسرین کے ہاں ''انــــہ'' کی ضمیر قرآن کریم کی طرف راجع ہے یعنی یہ قرآن کریم قیامت کی علامت ہے۔ کیونکہ یہ آخری کتاب ہے اور آخری نبی پر نازل ہوئی ہے۔

اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ الخ

امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی بڑی دوستی تھی اور یہ دونوں ہی بڑے متشدد قسم کے کافر تھے۔ عقبہ بن ابی معیط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔ اگرچہ وہ مسلمان نہ ہوا تھا، لیکن مجلس میں جایا کرتا تھا۔ لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ عقبہ صابی ہو گیا۔ امیہ بن خلف نے عقبہ سے کہا کہ میرا اور آپ کا ایک دوسرے کو دیکھنا اس وقت تک حرام ہے کہ اگر تیری ملاقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر تھوک نہیں دیتا (العیاذ باللہ) اس پر عقبہ نے کہا کلا یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پھر امیہ نے حضورؐ کو شہید کرنے کی دھمکی دی۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں اسے حضور کے ہاتھوں مروایا۔ والتفصیل فی کتب التاریخ۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

(کہا جائے گا) اے میرے بندو تم پر آج نہ کوئی خوف ہے

وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ

اور نہ تم غمگین ہو گے ○ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار تھے ○ تم اور تمہاری بیویاں

أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ

خوشیاں کرتے ہوئے جنت میں داخل ہو جاؤ ○ ان کے سامنے سونے کے پیالے پیش کئے جائیں گے اور آبخورے بھی

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ

اور وہاں جس چیز کو دل چاہے گا اور جس سے آنکھیں خوش ہونگی موجود ہوگی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے ○ اور یہی وہ

الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ

جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے بدلہ میں جو تم کرتے تھے ○ تمہارے لئے وہاں بہت سے میوے ہیں

مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ

جن میں سے کھایا کرو گے ○ بیشک گنہگار عذاب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہیں گے ○ ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا

وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے ○ اور ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود ہی ظالم تھے ○ اور وہ پکاریں گے اے مالک

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ

تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کردے وہ کہے گا بیشک تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے ○ ہم تو تمہارے پاس سچا دین لا چکے اور لیکن تم میں سے اکثر

لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ

دین حق سے نفرت کرتے ہیں ○ کیا انہوں نے کوئی بات طے کرلی ہے تو ہم بھی طے کرنے والے ہیں ○ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم

سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ

ان کا بھید اور مشورہ نہیں سنتے کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں ○ کہہ دو اگر اللہ کا بیٹا ہوتا

فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

تو سب سے پہلے میں عبادت کرتا ○ آسمانوں اور زمین اور عرش کا رب پاک ہے ان باتوں سے

يَصِفُونَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾
جو وہ بناتے ہیں پھر انہیں چھوڑ دو بک بک اور کھیل کود میں لگے رہیں یہانتک کہ وہ دن دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ○
وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَّفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ وَ
اور وہی ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی حکمت والا جاننے والا ہے ○ اور
تَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ
وہ بڑا بابرکت ہے جس کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان موجود ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے
السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ
اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ○ اور جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں انہیں تو شفاعت کا بھی اختیار نہیں
إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ
ہاں جن لوگوں نے حق بات کا اقرار کیا تھا اور وہ تصدیق بھی کرتے تھے ○ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور
اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ
کہیں گے اللہ نے پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں ○ اور قسم ہے رسول کے یا رب پکارنے کی بیشک یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہ لائیں گے ○ پس آپ بھی
عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾
ان سے منہ پھیر لیں اور سلام کہہ دیں پس انہیں خود معلوم ہو جائے گا ○

افاداتِ محمود:

أَزْوَاجُكُمْ الخ ازواج سے یا تو دوست مراد ہیں یا حوریں یا دنیا کی یہ عورتیں جو نکاح میں ہیں۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ الخ صحاف سے مراد کھانے کے برتن ہیں۔ یہاں برتنوں کا ذکر کیا گیا، لیکن ماکولات و مشروبات کا ذکر نہیں ہوا کیونکہ ان کی فہرست بہت طویل ہے۔

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ الخ جب اہل جہنم داروغہ جہنم کو پکاریں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں موت دے دے تا کہ اس مصیبت سے جان چھوٹے تو ایک ہزار سال گزر جائیں گے اور ان کی طرف کوئی التفات نہ ہوگا۔ پھر ایک ہزار سال کے بعد یہ جواب ملے گا۔ إِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ یعنی تم ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہو گے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ﴿۸۱﴾ یہ قضیہ شرطیہ ہے اور قضیہ شرطیہ میں امکان مقدم شرط نہیں ہے۔ اس آیت کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اگر تمہارے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں ہی

سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا۔ کیونکہ جیسا مجھ کو قرب خداوندی حاصل ہے اور سب سے زیادہ احسن طریقہ سے حقوق اللہ بجالاتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کے بیٹے کے حقوق بھی میں ہی سب سے زیادہ اور سب سے اچھے طریقے پر بجالاتا، لیکن اس کا بیٹا ہے ہی نہیں تو میں عبادت بھی اللہ کے سوا کسی اور کی نہیں کرتا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان نافیہ ہے معنی یہ ہے کہ رحمٰن کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ فَاَنَا سے آگے جملہ مستانفہ ہے یعنی میں اسی اللہ کی عبادت کرتا ہوں، لیکن پہلی توجیہ اقرب الی الصواب والسیاق ہے کیونکہ اس میں الزام ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

آیتیں ۵۹ سورۃ دخان مکی ہے رکوع ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰـرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۳﴾ فِيۡهَا

روشن کتاب کی قسم ہے○ ہم نے اسے مبارک رات میں نازل کیا ہے بیشک ہمیں ڈرانا مقصود تھا○ سارے کام

يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ ﴿۵﴾ رَحۡمَةً

جو حکمت پر مبنی ہیں اسی رات تصفیہ پاتے ہیں○ ہمارے خاص حکم سے کیونکہ ہمیں رسول بھیجنا منظور تھا آپ کے پروردگار کی

مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۙ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ

رحمت سے بیشک وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے○ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے

اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸﴾

اگر تم یقین کرنے والے ہو○ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تمہارا بھی رب اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی○

بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۹﴾ فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۙ ﴿۱۰﴾ يَّغۡشَى

بلکہ وہ تو شک میں کھیل رہے ہیں○ سو اس دن کا انتظار کیجئے کہ آسمان دھواں ظاہر لائے○ جو لوگوں کو

النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ

ڈھانپ لے یہی دردناک عذاب ہے○ اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کردے بیشک ہم ایمان لانے والے ہیں○ وہ کہاں

الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۙ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ۘ ﴿۱۴﴾

سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے پاس کھول کر سنانے والا رسول بھی آچکا ہے○ پھر اس سے بھی پھر گئے اور کہا کہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے○

اِنَّا كَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ عَآئِدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ

ہم اس عذاب کو تھوڑی دیر کے لئے ہٹادیں گے تم پھر وہی کرنے والے ہو○ جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے

اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ۙ ﴿۱۷﴾

بیشک ہم بدلہ لینے والے ہیں○ اور ان سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو آزما چکے ہیں اور ان کے پاس ایک عزت والا رسول بھی آیا تھا○

أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ

کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کردو بیشک میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں ○ اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو

إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ

میں تمہارے پاس کھلی ہوئی دلیل لایا ہوں ○ اور بیشک میں نے اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لی ہے اس واسطے کہ تم مجھے سنگسار کرو ○ اور اگر

لَمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي

تم میری بات پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ○ پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ تو مجرم لوگ ہیں ○ حکم ہوا پس میرے بندوں کو

لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا

رات کے وقت لے چل کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا ○ اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ دے بیشک وہ لشکر ڈوبنے والے ہیں ○ کتنے انہوں نے

مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَكِهِينَ ﴿٢٧﴾

باغات اور چشمے چھوڑے ہیں ○ اور کھیتیاں اور مقام عمدہ ○ اور نعمت کے ساز و سامان جس میں وہ مزے کیا کرتے تھے ○

كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا

اسی طرح ہوا اور ہم نے ان کا ایک دوسری قوم کو وارث کردیا ○ پس ان پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور

كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴿٢٩﴾

نہ ان کو مہلت دی گئی ○

افاداتِ محمود:

سوائے ایک آیت کے تمام سورت مکی ہے۔ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا الخ

مسند دارمی میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من قرأ سورة الدخان ليلة الجمعة اصبح مغفورا له وزوج من الحور العين.

جس شخص نے جمعہ کی رات سورۂ دخان کی تلاوت کی وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ وہ مغفور ہوگا اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔

ایک اور روایت میں ہے جو شخص جمعہ کی رات سورہ دخان پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرما دیتے ہیں۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ الخ حضرت عکرمہؒ سے منقول ہے کہ اس سے وہ شب برأت مراد ہے جو کہ شعبان کی پندرھویں رات کو ہوتی ہے۔ شب برأت کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ امام منذری نے

الترغیب والترہیب میں حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتو قوموا لیلھا و صوموا نھارھا یعنی رات کو قیام کرواور اگلے دن کا روزہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد آسمان دُنیا پر نزول فرماتے ہیں اور ندا دیتے ہیں کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو معاف کردوں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ اُسے رزق عطا کردوں وغیرہ وغیرہ۔ لیکن آیت مبارکہ میں ''لیلہ مبارکہ'' سے لیلۃ القدر مراد لینا جو کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ یہ اقرب الی سیاق الکلام ہے یعنی کلام کے سیاق وسباق سے قریب تر ہے اور یہی جمہور کا مسلک ہے کیونکہ قرآن کریم یک لخت پورا کا پورا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر لیلۃ القدر میں نازل ہوا تھا اور وہاں سے ۲۳ سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حسب موقع نازل ہوتا رہا۔ لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ قدر کے معنی اندازہ کے ہیں اور اسی رات میں آئندہ سال کا میزان اور بجٹ تیار کیا جاتا ہے یا اس وجہ سے کہ قدر کے معنی کسی چیز کی قدردانی کے ہیں۔ اس رات کی اللہ کے ہاں بڑی قدرومنزلت ہے۔ یہ اس وجہ سے بھی ہوسکتا ہے کہ قدر کے معنی تنگی کے ہیں۔ اس رات اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ الخ

اس آیت کے متعلق صحابہ کرامؓ کے دوقول مشہور ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ یہ دخان قرب قیامت میں ہوگا۔ ایک صحیح حدیث میں جن دس علامات قیامت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ ان میں دخان بھی ہے اور ایک ضعیف روایت میں ہے کہ یہ دھواں چالیس دن تک رہے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ اور بہت سے تابعین کی رائے یہ ہے کہ دخان کا قصہ ماضی میں گزر چکا ہے۔ چنانچہ امام مسروقؒ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک شخص سورۂ دخان کی مذکورہ آیت کے متعلق لوگوں کو بتارہا تھا کہ یہ دخان قرب قیامت میں نمودار ہوگا۔ واپسی پر ہم نے حضرت ابن مسعودؓ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ وہ لیٹے ہوئے تھے۔ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے فرمایا ہے ''**قل ما اسئلکم علیه من اجرو ما انا من المتکلفین** '' اے نبیؐ کہہ دیجیے کہ میں تم لوگوں سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور میں تو تکلف کرنے والوں سے نہیں ہوں۔ اور یہ بھی علم ہے کہ اگر انسان کسی چیز کو نہ جانتا ہوتو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب قریش اسلام لانے میں سبقت کرنے کی بجائے پیچھے رہ گئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر اُتر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بددعاء کی **اللھم علیک بالسنین کسنی یوسف** یعنی اے اللہ ان اہل مکہ پر ایسا قحط مسلط کردے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سال پڑا تھا۔ چنانچہ بارشیں بند ہوگئیں اور باہر سے غلہ سپلائی کرنے والا بھی مسلمان ہوگیا۔ اس نے بھی غلہ کی سپلائی بند کردی۔ اہل مکہ اس قدر محتاج اور بے بس ہوگئے کہ ہڈیاں اور مردار کھاتے رہے۔ پھر ان لوگوں کی الحاح وزاری کی

وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو بارش ہوگئی، لیکن وہ لوگ جوں کے توں رہے۔ مسلمان نہ ہوئے۔ جب بارش بھی بند ہو اور انسان شدت بھوک سے نڈھال ہو تو جب آسمان کی طرف دیکھتا ہے تو اسے دھواں ہی دھواں نظر آتا ہے جیسا کہ مشاہدہ و تجربہ ہے۔ لہٰذا آیت میں دخان سے یہی دھواں مراد ہے۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ الخ فرعونیوں کا کوئی نیک عمل نہ تھا جس کے فراق میں آسمان اور زمین روئیں۔ حضرت ابن عباسؓ ومجاہد وغیرہ سے منقول ہے کہ مسلمان کے مرنے پر آسمان وزمین چالیس دن تک روتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر شخص کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک سے اس کا رزق اترتا ہے اور دوسرے سے اس کے اعمال جاتے ہیں۔ جب یہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ دروازے روتے ہیں اور اسی طرح زمین کے جن ٹکڑوں کو اس نے اپنی عبادت سے آباد کر دیا تھا جیسے سجود، قعود اور ذکر اللہ وغیرہ، الغرض جو بھی عبادت کی جاتی تھی۔ اس کے مرنے پر وہ عبادات چھوٹ جاتی ہیں تو زمین کے وہ حصے روتے ہیں جہاں وہ شخص عبادت کرتا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ آسمان کا رونا یہ ہے کہ وہ غیر معتاد طور پر سرخ ہو جاتا ہے۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ
اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے نجات دی ○ (یعنی) فرعون سے
اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾
بیشک ایک سرکش حد سے بڑھنے والا تھا ○ اور ہم نے اپنے علم سے ان کو جہان والوں پر چن لیا تھا ○
وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ
اور ہم نے ان کو نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائش تھی ○ بے شک یہ لوگ کہتے ہیں کہ ○ اور مرنا نہیں ہے
اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾
مگر یہی ہمارا پہلی بار کا مرنا اور ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ○ پس ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ○
اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّــعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾
کیا وہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہوئے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا کیونکہ وہ مجرم تھے ○
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ
اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے کھیل کے لئے نہیں بنایا ○ ہم نے انہیں بہت ہی مصلحت سے بنایا ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ
لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے ○ بے شک فیصلہ کا دن ان سب کے لئے مقرر ہو چکا ہے ○ جس دن کوئی دوست
مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْــــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ
کسی دوست کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا اور نہ انہیں مدد ملے گی ○ مگر جس پر اللہ نے رحم کیا بیشک زبردست نہایت
الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾
رحم والا ہے ○

ع ۱۵

افاداتِ محمود:

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ

یمن کے بادشاہ کو تبع کہا جاتا تھا جیسا کہ حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی، مصر کے بادشاہ کو فرعون، ایران کے بادشاہ کو کسرٰی اور روم کے بادشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا۔ ہمارے ہاں صدر اور وزیر اعظم وغیرہ کے الفاظ بھی اس نوعیت کے ہیں۔ جس تبع کا ذکر اس آیت میں ہے اس کا نام اسعد تھا اور یہ واقعی سعید یعنی اسم با مسمّٰی تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ

سے منقول ہے لا تسبوا تبعاً فانه رجل صالح یعنی تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ نیک آدمی تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص پہلے کافر تھا، لیکن بعد میں حضرت موسیٰؑ کے دین کو تسلیم کرتے ہوئے مسلمان ہو گیا تھا کیونکہ جب یہود کے علماء نے اس کو مدینہ منورہ کے فضائل بتلائے اور یہ ذکر کیا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ہجرت فرمائیں گے تو تبع نے اس وقت دو شعر کہے تھے اور مدینہ والوں کے حوالہ کیے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر ان کو نَسلاً بعد نَسلٍ محفوظ رکھا جائے وہ شعر یہ ہیں:

شهدت على احمد انه رسول من الله بارى النسم
فلو مد عمرى الى عمره لكنت وزير اله وابن عم
وجاهدت بالسيف اعدائه
وفرجت عن صدره كل غم

میں نے گواہی دی حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہ وہ اس اللہ کے رسول ہیں جو مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے۔ اگر میری عمر آپ کی تشریف آوری کے زمانہ تک رہی تو میں آپ کا وزیر اور بھائی بنوں گا اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کروں گا اور آپ کے سینہ مبارک سے ہر غم کو دور کروں گا۔

تبع نے اپنی قوم پر ۳۲۰ سال حکومت کی۔ اتنی طویل مدت اور کسی تبع کے دور اقتدار کی نہیں ہے۔ یہود شروع میں اس آیت کو سن کر بہت خوش ہوئے تھے کہ قرآن کریم میں ہمارے بادشاہ اور قوم کا ذکر آیا ہے، لیکن ان لوگوں نے ''اَهْلَكْنٰهُمْ'' پر نظر نہیں رکھی۔ یاد رہے کہ اس آیت میں قوم کی نافرمانی و ہلاکت کا ذکر ہے، لیکن خود تبع کو معذب لوگوں میں شامل نہیں کیا گیا۔ یمن کے لوگ بہت نرم دل تھے قبول حق میں بہت جلدی اور سبقت کرتے تھے۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الايمان يماني والحكمة يمانية الخ یعنی ایمان حقیقت میں یمن والوں کا ایمان ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی حکمت ہے۔ واللہ اعلم

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾
بے شک تھوہر کا درخت ○ گنہگاروں کا کھانا ہے ○ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں کھولے گا ○
كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ
جیسے پکتا ہوا پانی کھولتا ہے ○ اسے پکڑلو پس اسے دوزخ کے درمیان دھکیل کر لے جاؤ ○ پھر اس کے سر پر عذاب کا
عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ
کھولتا ہوا پانی ڈالو ○ چکھ بیشک تُو تو بڑا عزت والا بزرگی والا ہے ○ بے شک یہی ہے جس کی نسبت تم
تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ
شک کیا کرتے تھے ○ بیشک پرہیزگار ہی امن کی جگہ میں ہونگے ○ باغوں اور چشموں میں ○ باریک ریشم
مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ
اور گاڑھا پہن کر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ○ یونہی ہوگا اور ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کردیں گے ○ وہ اس میں
فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ
ہر قسم کا میوہ امن واطمینان سے طلب کریں گے ○ وہاں پہلی موت کے سوا اور موت کا مزہ نہ چکھیں گے
وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا
اور انہیں اللہ دوزخ کے عذاب سے بچالے گا ○ یہ آپ کے رب کا فضل ہوگا یہی وہ بڑی کامیابی ہے ○ اس
يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾
قرآن کو ہم نے آپ کی زبان میں آسان کردیا تاکہ وہ سمجھیں ○ پس آپ انتظار کیجئے بیشک وہ بھی انتظار کررہے ہیں ○

افاداتِ محمود:

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾

زقوم کا اصل حال تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں لیکن ظاہر نصوص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں ایک درخت ہوگا جس سے جہنمی لوگ کھائیں گے۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ جب زقوم کا تذکرہ آیا تو بہت سے لوگ گمراہ ہوگئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تمہارا ساتھی (حضرت محمدؐ) تو کہہ رہے ہیں کہ جہنم میں درخت ہوگا حالانکہ آگ تو درختوں کو جلا کر خاکستر کردیتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ’’انها شجرة تخرج في اصل الجحيم‘‘ یعنی اس کی تخلیق آگ سے ہوگی اور اس کی پرورش بھی آگ سے ہوگی اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ذرا

برابر بعید نہیں ہے کہ درخت کی خوراک آگ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کی شاخیں تمام جہنم میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جنت میں طوبیٰ نامی درخت ہوگا اور اس کی شاخیں جنت کے تمام حجروں و بالا خانوں میں ہوں گی۔

حضرت سعید ابن جبیرؒ سے منقول ہے کہ جب جہنمیوں کو بھوک لگے گی اور بھوک کی شکایت کریں گے تو انہیں زقوم کھلایا جائے گا جس سے ان کے چہرے مسخ ہو جائیں گے۔ پھر جب ان کو پیاس لگے گی تو کھولتا ہوا پانی ان کو دیا جائے گا جس کی تپش سے ان کے چہروں کا گوشت اُتر جائے گا اور جب پیٹ میں اُترے گا تو انتڑیاں باہر آ جائیں گی۔ (العیاذ باللہ)

بہر حال زقوم نہایت ہی کڑوا درخت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس آیت کی تلاوت فرمائی تو فرمایا خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ زقوم اتنا کڑوا ہے کہ اس کا ایک قطرہ اگر دنیا کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو لوگوں کی زندگی اجیرن ہو جائے گی تو جن لوگوں کو غذا ہی یہی ملے گی ان کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾

بعض نے کہا ہے کہ یہ سزا ابوجہل کو ملی ہے۔

رکوعاتہا ٤ — سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ٤٥ ٦٥ — آیاتہا

آیتیں ۳۰ — سورۂ جاثیہ مکی ہے — رکوع ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے۝ بیشک آسمانوں اور زمین میں

لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٤

ایمان داروں کے لئے نشانیاں ہیں۝ اور (نیز) تمہارے پیدا کرنے میں اور جانوروں کے پھیلانے میں یقین والوں کے لئے نشانیاں ہیں۝

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ

اور (نیز) رات اور دن کے بدل کر آنے میں اور اس میں جو اللہ نے آسمان سے رزق (پانی) نازل کیا پھر اس کے

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٥ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

ذریعے سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا اور ہواؤں کے بدل کر لانے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۝ یہ اللہ کی آیات ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَيْلٌ

جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پس اللہ اور اس کی آیات کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟۝ ہر سخت

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

جھوٹے گنہگار کے لئے تباہی ہے۝ جو آیات الٰہی سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ناحق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویا کہ اس نے

يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ

سنا ہی نہیں پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۝ اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی کو سن لیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا

ایسوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۝ ان کے سامنے جہنم ہے اور جو کچھ انہوں نے کمایا تھا ان کے کچھ بھی کام

شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ هٰذَا

نہ آئے گا اور نہ وہ معبود کام آئیں گے جنہیں اللہ کے سوا حمایتی بنا رکھا تھا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۝ یہ (قرآن)

هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي ع

تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لئے سخت دردناک عذاب ہے ○ اللہ ہی ہے جس نے

سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

تمہارے لئے سمندر کو تابع کر دیا تا کہ اس میں اس کے حکم سے جہاز چلیں اور تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم اس کا

تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

شکر کرو ○ اور اس نے آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کو اپنے فضل سے تمہارے کام پر لگا دیا ہے بیشک اس میں

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ

فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ ان سے کہہ دو جو ایمان لائے کہ انہیں معاف کر دیں جو ایام الٰہی (عذاب) کی

أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ

امید نہیں رکھتے تا کہ وہ ایک قوم کو بدلہ دے اس کا جو وہ کرتے رہے ○ جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے

وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور جو کوئی برا کرتا ہے تو اپنے سر پر وبال لیتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو

الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾

کتاب اور حکومت اور نبوت دی تھی اور ہم نے پاکیزہ چیزوں سے روزی دی اور ہم نے انہیں جہان والوں پر بزرگی دی ○

وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا

اور انہیں دین کے کھلے کھلے احکام بھی دیئے پھر انہوں نے اختلاف کیا تو علم آنے کے بعد صرف آپس کی

بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ

ضد سے بیشک آپ کا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس چیز میں وہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے ○ پھر

جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾

ہم نے آپ کو دین کے ایک طریقہ پر مقرر کر دیا پس آپ اسی کی پیروی کیجئے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے جو علم نہیں رکھتے ○

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ

کیونکہ وہ اللہ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

اور اللہ ہی پرہیزگاروں کا دوست ہے ○ یہ قرآن لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت ہے اور یقین کرنے والوں کے لئے رحمت ہے ○

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمانداروں نیک کام کرنے والوں کے برابر

ع ۱۸

الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کر دیں گے ان کا جینا اور مرنا برابر ہے وہ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں ○ اور اللہ نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ

اور زمین کو جیسے چاہئیں بنایا ہے اور تاکہ ہر نفس کو اس کا بدلہ دیا جائے جو اس نے کمایا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا ○ بھلا آپ نے

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ

اس کو بھی دیکھا جو اپنی خواہش کا بندہ بن گیا اور اللہ نے باوجود سمجھ کے اسے گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر کر دی اور اس کی

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا

آنکھوں پر پردہ ڈال دیا پھر اللہ کے بعد اسے کون ہدایت کر سکتا ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے ○ اور کہتے ہیں

مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ

ہمارا یہی دنیا کا جینا ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہمیں ہلاک کرتا ہے حالانکہ انہیں

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا

اس کی کچھ بھی حقیقت معلوم نہیں محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں ○ اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں

كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ

تو سوائے اس کے ان کی اور کوئی دلیل نہیں ہوتی کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ○ کہہ دو اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

پھر تمہیں مارتا ہے پھر وہی تم سب کو قیامت میں جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر آدمی

ع ۱۹

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

نہیں جانتے ○ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن

يَخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۲۷ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۛ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

جھٹلانے والے نقصان اٹھائیں گے ۝ اور آپ ہر ایک جماعت کو گھٹنے ٹیکے ہوئے دیکھیں گے ہر ایک جماعت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائے گی

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۸ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ

(کہا جائے گا) آج تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ۝ یہ ہمارا دفتر تم پر سچ سچ بول رہا ہے

اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۲۹ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کیونکہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اسے ہم لکھ لیا کرتے تھے ۝ پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝۳۰ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۛ

انہیں ان کا پروردگار اپنی رحمت میں داخل کرے گا یہ صریح کامیابی ہے ۝ اور وہ جنہوں نے کفر کیا (انہیں کہا جائے گا)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۳۱ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ

کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں سنائی جاتی تھیں پھر تم نے غرور کیا اور تم نافرمان لوگ تھے ۝ اور جب کہا جاتا تھا کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ

اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝۳۲ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

ہم تو اس کو محض خیالی بات جانتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں ۝ اور ان پر ان کے اعمال کی برائی ظاہر ہو جائے گی

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۳ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ

اور ان پر وہ آفت آپڑے گی جس سے ٹھٹھا کرتے تھے ۝ اور کہا جائے گا آج ہم تمہیں فراموش کر دیں گے جیسا تم نے

لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۴ ذٰلِكُمْ

اپنے اس دن کے ملنے کو فراموش کر دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ۝ یہ اس لئے کہ

بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا

تم اللہ کی آیتوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا پس آج وہ

يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝۳۵ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ

اس سے نہ نکالے جائیں گے اور نہ ان سے توبہ طلب کی جائے گی ۝ پس سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب اور

الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۤءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
زمین کا رب سارے جہانوں کا رب ہے○ اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی عزت ہے اور وہی زبردست
الْحَكِيْمُ ۞
حکمت والا ہے○

ع

افاداتِ محمود:

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ الخ

دہری بھی ایک نظریاتی قوم ہیں۔ان کا نظریہ یہ ہے کہ کائنات میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، یہ رات اور دن کے اتفاقی رفتار و جریان کا نتیجہ اور بے جان مادہ کی اضطراری حرکت کا شاخسانہ ہے، لیکن یہ رائے نہایت ہی کمزور ہے۔ کیونکہ یہی مادہ پرست احمق اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ چھوٹے سے چھوٹا مکان بغیر کسی معمار کے تیار ہوسکتا ہے تو اتنا بڑا آسمان اور اتنی بڑی زمین پھر ساری کائنات خود بخود کیسے وجود میں آ گئی۔ چونکہ یہ لوگ ہر کام زمانہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔اس وجہ سے دہری کہلاتے ہیں۔بعض لوگ انسانوں کے برے اعمال دیکھ کر یا دہریوں کی طرح اعتقادی طور پر زمانہ کو برا کہتے ہیں۔حدیث قدسی ہے کہ زمانہ کو برامت کہو میں خود زمانہ ہوں۔یعنی رات کو دن سے اور دن کو رات سے تبدیل کرنے والا تو میں ہی ہوں۔لہٰذا زمانہ کو برا کہنا حقیقت میں مجھ کو برا کہنا ہے۔(العیاذ باللہ)

ان لوگوں کا ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ موت کے بعد حیات اور بعث نہیں ہے۔وہ مرنے کے بعد جس زندگی کا تصور کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ انسان مرتا ہے تو اس کی جگہ اس کی اولاد لے لیتی ہے اور اسی طرح گویا اولاد اور پھر اولادوں کی اولاد کے روپ میں وہ بھی زندہ رہتا ہے لیکن یہ نظریہ تمام آسمانی مذاہب کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی نامعقول ہے۔

رکوعاتہا ۴ ﴿۴۶ سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ مَکِّیَّۃٌ ۶۶﴾ آیاتہا ۳۵

آیتیں ۳۵ سورۂ احقاف مکی ہے رکوع ۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے جو غالب حکمت والا ہے ○ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان دونوں کے

وَمَا بَیْنَہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾

درمیان ہے کسی مصلحت ہی سے اور ایک خاص وقت تک کے لئے پیدا کیا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں○

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ

کہہ دو بھلا بتاؤ تو سہی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی ہے یا

لَہُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ہٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ

آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ یا کوئی علم چلا آتا ہو وہ لاؤ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی

سچے ہو○ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ کے سوا اسے پکارتا ہے جو قیامت تک اس کے

یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَہُمْ عَنْ دُعَآئِہِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَہُمْ اَعْدَآءً

پکارنے کا جواب نہ دے سکے اور انہیں ان کے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو○ اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے

وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِہِمْ کٰفِرِیْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے○ اور جب ان پر ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر حق کو کہتے ہیں

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمْ ۙ ہٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَلَا

جب وہ ان کے پاس آچکا کہ یہ تو کھلا جادو ہے○ کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اسے خود بنالیا ہے کہہ دو اگر میں نے اسے خود بنالیا ہے

تَمْلِکُوْنَ لِیْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ ہُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ ؕ کَفٰی بِہٖ شَہِیْدًۢا

تو تم مجھے اللہ سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے وہی بہتر جانتا ہے جو باتیں تم اس میں بناتے ہو میرے اور تمہارے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ
وہی گواہ کافی ہے اور وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۞ کہہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ
اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۖ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ
میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ تمہارے ساتھ میں نہیں پیروی کرتا مگر اسی کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ میں کھلم کھلا
مُّبِيْنٌ ۞ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
ڈرانے والا ہوں ۞ کہہ دو بتاؤ تو سہی اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ
مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
ایک ایسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان بھی لے آیا اور تم اکڑے ہی رہے بیشک اللہ ظالموں کو
الظّٰلِمِيْنَ ۞ ع
ہدایت نہیں کرتا ۞

افاداتِ محمود:

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الخ

مشرکین مکہ نے حضور کی راستی وصدق کے متعلق بنی اسرائیل سے پوچھا تھا کہ اگر بنی اسرائیل آپ کی رسالت وراستی کا انکار کریں تو بطور حجت ہم اس بات کو لوگوں کے سامنے پیش کریں گے کہ جب اہل علم لوگوں نے آپ کی رسالت کا انکار کیا تو ہم لوگوں کو سہارامل جائے گا اور انکار کرنا آسان ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، بہت سے بنی اسرائیل نے آپ کی نبوت ورسالت کی نہ صرف گواہی دی، بلکہ خود مشرف باسلام ہو گئے۔ پھر بنیادی بات یہ ہے کہ خود حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی حضورؐ کی رسالت کی گواہی دی تھی اور آپ کے بھیجے جانے کی بشارت دی تھی۔

(۱) بہرحال مذکورہ بالا آیت میں شاہد سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰؑ بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲) یا بعض یہود مراد ہیں جنہوں نے ابتدائی طور پر حق کو پہچانا اور اس کی حقانیت کا اعتراف کیا لیکن مدینہ منورہ میں جب دیکھا کہ مستقبل کے مفادات متاثر ہوں گے تب انکار کیا۔

(۳) یا علماء یہود مراد ہیں کیونکہ ایک دفعہ حضورؐ کے پاس یہود علماء کی جماعت آئی تھی جن میں حضرت عبداللہ ابن سلام بھی تھے۔ انہوں نے حضورؐ کو دیکھتے ہی کہا تھا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا اور پھر حضرت عبداللہ مسلمان بھی ہو گئے تھے اور آپؐ کی رسالت ونبوت کی کچھ دیگر علامتیں بھی لوگوں کو بتلائی تھیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ

اور کافروں نے ایمانداروں سے کہا اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ اس پر ہم سے پہلے نہ

اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

دوڑ کر جاتے اور جب انہوں نے اس کے ذریعے سے ہدایت نہیں پائی تو کہیں گے یہ تو پرانا جھوٹ ہے○ اور اس سے پہلے

مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب ہے جو اسے سچی کرتی ہے عربی زبان میں ظالموں کو

ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

ڈرانے کے لئے اور نیکوں کو خوشخبری دینے کے لئے○ بیشک جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر جمے رہے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

پس ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے○ یہی بہشتی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ

بدلے ان کاموں کے جو وہ کیا کرتے تھے○ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی کہ اسے اس کی

اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

ماں نے تکلیف سے اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا

وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کی

وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ

اور میرے والدین پر اور میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح کر بیشک میں تیری طرف

اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا

رجوع کرتا ہوں اور بیشک میں فرمانبرداروں میں ہوں○ یہی وہ لوگ ہیں جن سے ہم وہ نیک عمل قبول کرتے ہیں جو انہوں نے کئے

وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور بہشتیوں میں شامل کر کے ان کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں یہ اس سچے وعدے کے مطابق ہے جو ان سے کیا گیا تھا○

وَالَّذِىْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِىْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم پر تف ہے کیا تم مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں

قَبْلِىْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ

گزر گئیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ ارے تیرا ناس ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر وہ کہتا ہے یہ ہے کیا

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِىْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

مگر پہلوں کے افسانے ۝ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول پورا ہو کر رہا

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

جو ان سے پہلے جن اور انسان ہو گزرے ہیں بیشک وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں ۝ اور ہر ایک کے لئے اپنے اپنے

عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اعمال کے مطابق درجے ہیں تا کہ اللہ انکے اعمال کا انہیں پورا عوض دے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۝ اور جس دن کافر آگ کے روبرو

عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِىْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

لائے جائیں گے ان سے (کہا جائے گا) تم (اپنا حصہ) پاک چیزوں میں سے اپنی دنیا کی زندگی میں لے چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے پس

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع

آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا بدلے اس کے جو تم زمین میں ناحق اکڑا کرتے تھے اور بدلے اس کے جو تم نافرمانی کیا کرتے تھے ۝

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

اور قوم عاد کے بھائی کا ذکر کر جب اس نے اپنی قوم کو (وادی) احقاف میں ڈرایا اور اس سے پہلے اور پیچھے کئی

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾

ڈرانے والے گزرے کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو بیشک میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۝

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾

انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دے پس ہم پر وہ (عذاب) لے آ جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچا ہے ۝

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

اس نے کہا کہ اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تمہیں وہ (پیغام) پہنچاتا ہوں جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں لیکن میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم ایک جاہل قوم ہو ۝

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا
پھر جب انہوں نے اسے دیکھا کہ وہ ایک ابر ہے جو ان کے میدانوں کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے کہنے لگے کہ یہ تو ابر ہے جو ہم پر برسے گا (نہیں)
اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا
بلکہ یہ وہی ہے جسے تم جلدی چاہتے تھے یعنی آندھی جس میں دردناک عذاب ہے ۝ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر ایک چیز کو برباد کردے گی پس وہ صبح کو
لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَا اِنْ
ایسے ہو گئے کہ سوائے انکے گھروں کے کچھ نظر نہ آتا تھا ہم اسی طرح مجرم لوگوں کو سزا دیا کرتے ہیں ۝ اور ہم نے ان لوگوں کو
مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً ۫ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ
ان باتوں میں قدرت دی تھی کہ تمہیں ان باتوں میں قدرت نہیں دی اور ہم نے انہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے پھر نہ تو ان کے کان ہی کام آئے
وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ
اور نہ ان کی آنکھیں ہی کام آئیں اور نہ ان کے دل ہی کچھ کام آئے کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار ہی کرتے رہے اور جس
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾
عذاب کا وہ ٹھٹھا اڑایا کرتے تھے ان پر آن پڑا ۝

ع

افاداتِ محمود:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الخ

جب ایک صحابی نے حضورؐ سے پوچھا تھا کہ میرے احسان کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری والدہ۔ دوبارہ اور سہ بارہ بھی آپؐ نے یہی جواب ارشاد فرمایا اور چوتھی بار والد کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح مذکورہ آیت میں والد کا ذکر ایک جگہ اور والدہ کا ذکر تین بار آیا ہے۔ بایں طور کہ بِوَالِدَيْهِ میں والد اور والدہ دونوں کا ذکر ہے۔ پھر حَمَلَتْهُ میں صرف والدہ کا ذکر ہے۔ پھر وَضَعَتْهُ میں بھی صرف والدہ کا ذکر ہے۔ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ الخ صحابہ کرامؓ میں سے یہ خصوصیت صرف صدیق اکبرؓ کو ہی حاصل ہے کہ خود میاں بیوی مسلمان، والدین مسلمان اور بچے بھی مسلمان تھے اور شان صدیقیت کے شایان شان بھی یہی تھا۔

بِالْاَحْقَافِ یعنی حضرت ہودؑ نے اپنی قوم کو جو تبلیغ فرمائی تھی وہ یمامہ، بحرین حضرموت اور مغربی یمن کے علاقے تھے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا

اور ہم ہلاک کر چکے ہیں جو تمہارے آس پاس بستیاں ہیں اور طرح طرح کے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اپنے نشانِ قدرت بھی دکھائے تا کہ وہ باز آجائیں○ پھر ان معبودوں نے کیوں نہ مدد کی جن کو انہوں نے اللہ کے سوا

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ

مرتبہ حاصل کرنے کے لیے معبود بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے تھے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور جو کچھ وہ ڈھکوسلے بنایا کرتے تھے○ اور جب

صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا ۚ

ہم نے آپ کی طرف چند ایک جنوں کو پھیر دیا جو قرآن سن رہے تھے پس جب وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے چپ رہو

فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

پھر جب ختم ہوا تو اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے ایسے حال میں کہ ڈرانے والے تھے○ کہنے لگے اے ہماری قوم بیشک ہم نے ایک کتاب سنی ہے

اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى

جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہو چکیں حق کی طرف اور سیدھے راستہ کی طرف

طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَا اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

راہنمائی کرتی ہے○ اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کو مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا

وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي

تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا○ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو نہ مانے گا تو وہ زمین میں

الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

اسے عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں○ کیا انہوں نے

اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى

نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں نہیں تھکا وہ اس پر قادر ہے کہ

اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ

مردوں کو زندہ کردے کیوں نہیں وہ تو ہر ایک چیز پر قادر ہے○ اور جس دن کافر آگ کے سامنے

كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۖ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۖ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
لائے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا یہ امر واقعی نہیں ہے کہیں گے ہمیں اپنے رب کی قسم ضرور امر واقعی ہے ارشاد ہوگا تو اپنے
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ
کفر کے بدلہ میں اس کا عذاب چکھو۔ پھر صبر کر جیسا کہ عالی ہمت رسولوں نے کیا ہے اور ان کے لئے جلدی نہ کر
لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۚ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ
گویا کہ وہ جس دن عذاب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (تو انہیں ایسا معلوم ہوگا) کہ ایک دن میں سے ایک گھڑی بھر رہے تھے
إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع
آپ کا کام پہنچا دینا تھا سو کیا نافرمان لوگوں کے سوا اور کوئی ہلاک ہوگا۔

افاداتِ محمود:

فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا أَنْصِتُوْا

قرآن کریم کے نزول سے پہلے جن ایک دوسرے کے اوپر بیٹھتے اور یہ لڑی اور سلسلہ آسمان تک پہنچا دیتے تھے۔ وہاں مستقبل میں پیش آنے والے امور سے متعلق فرشتوں کی کوئی ایک آدھ بات سن لیتے تھے جو صحیح اور واقع کے موافق ہوتی تھی۔ لیکن ساتھ ہی وہ دس جھوٹ بھی ملا لیتے تھے۔ پھر نجومیوں اور کاہنوں کی حیثیت سے لوگوں کو مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں کرتے تھے اور لوگ اعتماد کر لیتے تھے۔ جب نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو وحی کو ملاوٹ کے تردد اور شک سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنوں کے آسمانوں پر آمد و رفت کا سلسلہ ختم کر دیا۔ ان لوگوں نے ابلیس سے سوال کیا کہ آسمانوں پر ہماری آمد و رفت ختم کر دی گئی ہے۔ اس کا کیا سبب ہو سکتا ہے۔ ابلیس نے جنوں کے مختلف گروہ اور جماعتیں آفاق میں روانہ کر دیے کہ پابندی کا سبب معلوم ہو سکے۔ بقول حضرت ابن عباسؓ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ آپؐ نے ایک جگہ صحابہ کرامؓ کو فجر کی نماز پڑھائی۔ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کریم سن لیا اور آپس میں کہنے لگے کہ یہی وہ کلام ہے جس کی وجہ سے ہم لوگوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ جن قرآن کریم سن کر واپس چلے گئے۔ حضورؐ سے کوئی ملاقات یا گفتگو نہیں ہوئی، لیکن حضورؐ کو ایک درخت نے بتلا دیا کہ آج جنوں نے آپ سے قرآن سنا ہے۔ اس کے بعد وہ آپ کے پاس آتے رہے۔ وہ خود بھی مسلمان ہو گئے اور ہزاروں جنوں اور بعض انسانوں کو بھی جنات ہی کے ذریعہ اسلام نصیب ہوا۔

اب رہی یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنوں سے ملاقات فرمائی اور ان کو دین اسلام کی دعوت

بھی دی تو یہاں روایات میں یہ تضاد کیوں پایا جاتا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضورؐ اکیلے تھے۔ آپؐ کے ساتھ صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بھی نہ تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کے ساتھ تھا۔ سوا س کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنوں کے پاس جانا اور ان کو دعوت دینا، یہ واقعہ تقریباً چھ بار پیش آیا ہے لہذا کوئی تضاد نہیں۔ تمام قسم کی روایتیں اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ واللہ اعلم

سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِیَّۃٌ ۹۵

آیتیں ۳۸ سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدنی ہے رکوع ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۱ وَالَّذِيْنَ

وہ لوگ جو منکر ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو بھی اللہ کے راستہ سے روکا تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۝ اور وہ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ

ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام بھی کئے اور جو کچھ محمدؐ پر نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لائے حالانکہ وہ ان کے رب کی طرف سے برحق بھی ہے

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

تو اللہ ان کی برائیوں کو مٹا دیگا اور ان کا حال درست کرے گا۝ یہ اس لئے کہ جو لوگ منکر ہیں انہوں نے جھوٹ کی پیروی کی

وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳

اور جو لوگ ایمان لائے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے حق کی پیروی کی اسی طرح اللہ لوگوں کے لئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۝

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا

پس جب تم ان کے مقابل ہو جو کافر ہیں تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب مغلوب کر لو تو ان کی مشکیں

الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ڔ

کس لو پھر یا تو اس کے بعد احسان کرو یا تاوان لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے یہی (حکم) ہے

وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے خود ہی بدلہ لے لیتا لیکن وہ تمہارا ایک دوسرے کے ساتھ امتحان کرنا چاہتا ہے اور جو اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ

مارے گئے ہیں اللہ ان کے اعمال برباد نہیں کرے گا۝ جلدی انہیں راہ دکھائے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۝ اور انہیں بہشت میں

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ

داخل کر دے گا جس کی حقیقت انہیں بتا دی ہے۝ اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم

اَقْدَامَكُمْ ⑦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ⑧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا

جمائے رکھے گا۞ اور جو منکر ہیں سو ان کے لئے تباہی ہے اور وہ ان کے اعمال اکارت کردے گا۞ یہ اس لئے کہ انہوں نے ناپسند کیا

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ⑨ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ

جو اللہ نے اتارا ہے سو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیئے۞ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی وہ دیکھتے ان کا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ⑩ ذٰلِكَ

انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے اللہ نے انہیں ہلاک کردیا اور منکروں کے لئے ایسی ہی (سزائیں) ہیں۞ یہ اس لئے ہے کہ

بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ⑪ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

اللہ ان کا حامی ہے جو ایمان لائے اور کفار کا کوئی بھی حامی نہیں۞ بیشک اللہ انہیں داخل کریگا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جو ایمان لائے اور نیک کام کئے بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو کافر ہیں

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ⑫ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

وہ عیش کررہے ہیں اور اس طرح کھاتے ہیں جس طرح چارپائے کھاتے ہیں اور دوزخ ان کا ٹھکانا ہے۞ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو

هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ⑬

آپ کی اس بستی سے طاقت میں بڑھ کر تھیں جس کے رہنے والوں نے آپ کو نکال دیا ہے ہم نے انہیں ہلاک کردیا تو ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا۞

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ⑭

پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو وہ اس جیسا ہوسکتا ہے جسے اس کے برے عمل اچھے کرکے دکھائے گئے ہوں اور انہوں نے اپنی ہی خواہشوں کی پیروی کی ہو۞

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

اس جنت کی کیفیت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے (یہ ہے) کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جو بگڑنے والا نہیں اور کچھ دودھ کی

لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ

نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور کچھ نہریں ایسے شراب کی جو پینے والوں کے لئے خوش ذائقہ ہوگا اور کچھ نہریں صاف

مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي

شہد کی اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور اپنے رب کی بخشش (کیا وہ) ان جیسے ہوسکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں

النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰىٓ

رہیں گے اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا سو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے کر ڈالے گا○ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو آپ کی بات سنتے ہیں یہاں تک

اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

جب آپ کے ہاں سے نکل جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے اس نے ابھی ابھی کیا کہا یہی لوگ ہیں کہ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اور انہوں نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی ہے○ اور جو راستے پر آ گئے ہیں اللہ انہیں اور زیادہ ہدایت دیتا اور انہیں

تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ

پرہیزگاری عطا کرتا ہے○ پھر کیا وہ اس گھڑی کا انتظار کرتے ہیں کہ ان پر ناگہاں آئے پس تحقیق اس کی علامتیں تو ظاہر ہو چکی ہیں

فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

پھر جب وہ آ گئی تو ان کا سمجھنا کیا فائدہ دے گا○ پس جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنے

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع ۶

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگیئے اور اللہ ہی تمہارے لوٹنے اور آرام کرنے کی جگہ کو جانتا ہے○

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ

اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان لائے کوئی سورت کیوں نہیں نازل ہوئی سو جس وقت کوئی صاف (مضمون کی) سورت نازل ہوتی ہے

فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ

اور اس میں جہاد کا بھی ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں بیماری (نفاق) ہے آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف دیکھتے ہیں

الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا

جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو پس ایسے لوگوں کے لئے تباہی ہے○ حکم ماننا اور نیک بات کہنا (لازم ہے) پس جب

عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

بات قرار پا جائے تو اگر وہ اللہ سے سچے رہے تو ان کے لئے بہتر ہے○ پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم ملک کے

اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

حاکم ہو جاؤ تو ملک میں فساد مچانے اور قطع رحمی کرنے لگو○ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے

فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

پھر انہیں بہرہ اور اندھا بھی کر دیا ہے○ پھر کیوں قرآن میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں○

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ

بیشک جو لوگ پیچھے کی طرف الٹے پھر گئے بعد اس کے کہ ان پر سیدھا راستہ ظاہر ہو چکا شیطان نے ان کے سامنے برے کاموں کو

سَوَّلَ لَهُمْ ۖ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ

بھلا کر دکھایا اور انہیں آرزو دلائی○ یہ اس لئے کہ وہ ان لوگوں سے کہنے لگے جنہوں نے اسے ناپسند کیا اس کو

سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ

جو اللہ نے نازل کیا ہے کہ بعض باتوں میں ہم تمہارا کہا مانیں گے اور اللہ ان کی رازداری کو جانتا ہے○ پھر کیا حال ہوگا جب ان کی (روحیں)

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ

فرشتے قبض کریں گے ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے○ یہ اس لئے کہ یہ اس پر چلے جس پر اللہ ناراض ہے

وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کو برا جانا پھر اس نے بھی انکے اعمال اکارت کر دیئے○ کیا وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض (نفاق) ہے

أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ

یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اللہ ان کی دبی دشمنی ظاہر نہ کرے گا○ اور اگر ہم چاہتے تو آپکو وہ لوگ دکھا دیتے پس آپ اچھی طرح سے انہیں

فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ

انکے نشان سے پہچان لیتے اور آپ انہیں طرز کلام سے پہچان لیں گے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے○ اور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ

مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ

ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں اور تمہارے حالات کو جانچ لیں○ بیشک جنہوں نے انکار کیا اور اللہ کی راہ سے

اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۙ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا

روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان پر سیدھا راستہ واضح ہو چکا وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے

وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ

اور وہ ان کے اعمال کو اکارت کر دے گا○ اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور

لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا
اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۝ بیشک جنہوں نے انکار کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر مر گئے
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ
درآنحالیکہ وہ کافر تھے سو اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۝ پس تم سست نہ ہو اور نہ صلح کی طرف بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے
وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ
اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں نقصان نہیں دیگا۝ بلاشبہ دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشہ ہے اور اگر
تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ يَّسْـَٔـلْكُمُوْهَا
تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو تمہیں تمہارے اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا۝ اور اگر وہ تم سے وہ (مال) مانگے
فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ
پھر تمہیں تنگ کرے تو تم بخل کرنے لگو اور تمہارے دلی کینے ظاہر کر دے۝ خبردار تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو بلائے جاتے ہو
اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ
تو کوئی تم میں سے وہ ہے جو بخل کرتا ہے سو وہ اپنی ہی ذات سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے پرواہ ہے
وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع ۸
اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم سوائے تمہارے بدل دے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۝

افاداتِ محمود:

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ الخ

اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو جس طرح ایمان، انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد کا حکم دیا ہے، ان تمام اعمال پر اسی طرح عمل پیرا رہو۔ اگر سستی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس دین کی خدمت کے لیے کوئی اور قوم کھڑی کر دیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ حضور وہ کون سی قوم ہوتی جو ہماری جگہ لے لیتی؟ حضورؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے ران پر ہاتھ مار کر فرمایا اس کی قوم ہوتی۔ بحمد للہ صحابہ کرام نے ہجرت، نصرت، میزبانی، مہمان نوازی، جہاد بالسیف، جہاد بالنفس اور جہاد باللسان کی ایسی مثالیں رقم فرمائیں جو رہتی دنیا تک یادگار اور مذکور رہیں گی۔ بایں ہمہ فارس والے جب دین اسلام میں داخل ہو گئے تو انہوں نے اس اعتبار سے اسلام کے اس سرسبز و شاداب باغ کی آبیاری فرمائی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اگر ثریا ستارے کے پاس ہوتا تو فارس والے وہاں سے اُسے اتار کر لے آتے۔ اس کا مصداق امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہؒ ہیں۔ امام اعظم تمام فقہا کے سرتاج اور محدثین کے سرخیل ہیں۔ آپ حدیث، فقہ اور علم کلام میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔

رکوعاتہا ۴ ۴۸ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۱ آیاتہا ۲۹

آیتیں ۲۹ سورۃ فتح مدنی ہے رکوع ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

بیشک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی ۝ تا کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور اپنی

وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ

نعمت آپ پر تمام کر دے اور تا کہ آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے ۝ اور تا کہ اللہ آپ کی

نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳ هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

زبردست مدد کرے ۝ وہی تو ہے جس نے ایمانداروں کے دلوں میں اطمینان اتارا تا کہ ان کا

لِيَزْدَادُوْٓا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

ایمان اور زیادہ ہو جائے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر کے سب اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خبردار

حَكِيْمًا ۝۴ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

حکمت والا ہے ۝ تا کہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵

ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان پر سے ان کے گناہ دور کر دے گا اور اللہ کے ہاں یہ بڑی کامیابی ہے ۝

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ

اور تا کہ منافق مردوں اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے بارے میں

السَّوْءِ ۗ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ

برا گمان رکھتے ہیں انہیں پر بری گردش ہے اور اللہ نے ان پر غضب نازل کیا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے دوزخ تیار کر رکھا ہے

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷

اور وہ برا ٹھکانا ہے ۝ اور اللہ ہی کے سب لشکر آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اللہ بڑا غالب حکمت والا ہے ۝

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ

بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ○ تا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو

وَتُوَقِّرُوهُ ؕ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ

اور اس کی عزت کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرو ○ بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ ہی سے

اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ أَوْفٰى

بیعت کر رہے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے پس (جو اس عہد کو) توڑ دے گا سو توڑنے کا وبال خود اسی پر ہو گا اور جو وہ عہد

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ

پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے سو عنقریب وہ اسے بہت بڑا اجر دے گا ○ عنقریب آپ سے وہ لوگ کہیں گے جو بدویوں میں سے

الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ

پیچھے رہ گئے تھے کہ ہمیں ہمارے مالوں اور اہل و عیال نے مشغول رکھا سو آپ ہمارے لئے مغفرت مانگیئے وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو

فِي قُلُوبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ

ان کے دلوں میں نہیں ہے کہہ دو وہ کون ہے جو اللہ کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان یا

أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ

کوئی نفع پہنچانا چاہے بلکہ اللہ تمہارے سب اعمال پر خبردار ہے ○ بلکہ تم نے خیال کیا تھا کہ رسول اللہ

الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلٰٓى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ

اور مسلمان اپنے گھر والوں کی طرف کبھی بھی واپس نہ لوٹیں گے اور تمہارے دلوں میں یہ بات اچھی معلوم ہوئی اور تم نے بہت

ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ فَإِنَّآ أَعْتَدْنَا

برا گمان کیا اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ○ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے سو ہم نے ایسے کافروں کے لئے

لِلْكٰفِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے بخشے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا

اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○ عنقریب کہیں گے وہ لوگ جو

انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا

پیچھے رہ گئے تھے جب تم غنیموں کی طرف ان کے لینے کے لئے جانے لگو گے کہ ہمیں چھوڑ و ہم تمہارے ساتھ چلیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا حکم

كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ

بدل دیں کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلو گے اللہ نے اس سے پہلے ہی ایسا فرمایا ہے پس وہ کہیں گے کہ (نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو

بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ

بلکہ وہ لوگ بات ہی کم سمجھتے ہیں○ ان پیچھے رہ جانے والے بدؤوں سے کہہ دو کہ بہت جلد تمہیں ایک

قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ

سخت جنگجو قوم سے لڑنے کے لئے بلایا جائے گا تم ان سے لڑو گے یا وہ اطاعت قبول کر لے گی پھر اگر تم نے حکم مان لیا تو اللہ تمہیں

أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ

بہت ہی اچھا انعام دے گا اور اگر تم پھر گئے جیسا کہ پہلے پھر گئے تھے تو تمہیں سخت عذاب دے گا○ نہ

عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ

اندھے پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیمار ہی پر کچھ گناہ ہے اور جو کوئی

اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو نافرمانی کرے گا اسے

أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا

سخت سزا دے گا○ بے شک اللہ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے اس نے جان لیا جو کچھ

فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً

ان کے دلوں میں تھا پس اس نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلدی ہی فتح دے دی○ اور بہت سی غنیمتیں بھی دے گا

يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا

جنہیں وہ لیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے○ اللہ نے تم سے بہت سی غنیموں کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے

فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ

پھر تمہیں اس نے یہ جلدی دے دی اور اس نے تم سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے اور تاکہ ایمان والوں کے لئے یہ ایک نشان ہو اور تاکہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَّأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

سیدھے راستہ پر چلائے ○ اور بھی فتوحات ہیں کہ جو (اب تک) تمہارے بس میں نہیں آئیں البتہ اللہ کے بس میں ہیں اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ

ہر چیز پر قادر ہے ○ اور اگر کافر تم سے لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑتے پھر نہ کوئی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

حمایتی پاتے نہ کوئی مددگار ○ اللہ کا قدیم دستور پہلے سے یونہی چلا آتا ہے اور تو اس کے دستور کو

اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ

بدلا ہوا نہ پائے گا ○ اور وہی ہے جس نے وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے

مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غالب کر دیا تھا اور اللہ ان سب باتوں کو جو تم کر رہے تھے دیکھ رہا تھا ○ وہ تو وہی ہیں جنہوں نے انکار کیا

وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ

اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو روکے رکھا اس سے کہ وہ اپنی قربانگاہ تک پہنچیں اور اگر کچھ مرد

مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ

ایمان والے اور عورتیں ایمان والی نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے کہ تم انہیں پامال کر دیتے پھر ان کی طرف سے تم پر نادانستگی سے

عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا

الزام آتا (تو تمہیں لڑنے سے نہ روکا جاتا) تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے داخل کرے اگر وہ ٹل گئے ہوتے تو ہم ان میں سے جو کافر ہیں

مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ

انہیں دردناک عذاب دیتے ○ جب کہ کافروں نے اپنے دل سخت جوش پیدا کیا تھا جہالت کا جوش تھا

الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ

پھر اللہ نے بھی اپنی تسکین اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر نازل کر دی اور ان کو پرہیزگاری کی

كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٢٦﴾ ع

بات پر قائم رکھا اور وہ اسی کے لائق اور قابل بھی تھے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ○

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ
بے شک اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو تم امن کے ساتھ مسجد حرام میں
اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا
ضرور داخل ہوگے اپنے سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے بے خوف و خطر ہونگے پس جس بات کو تم نہ جانتے تھے
فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۲۷ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى
اس نے اسے جان لیا تھا پھر اس نے اس سے پہلے ہی ایک فتح بہت جلدی کر دی ○ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۲۸ ۭ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے ہر ایک دین پر غالب کرے اور اللہ کی شہادت کافی ہے ○ محمد اللہ کے
اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا
رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع و سجود کر رہے ہیں
يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ
اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا
السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڕ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ
نشان ہے یہی وصف ان کا تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ
سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہوگئی پھر اپنے تنہ پر کھڑی ہوگئی کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۲۹
ان میں سے ایمان داروں اور نیک کام کرنے والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے ○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

۶ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت میرے ساتھ ہے اور ہم سکون و اطمینان سے عمرہ ادا کر رہے ہیں۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے یہ خواب بیان فرمایا۔ اگرچہ اس خواب

میں وقت متعین نہ تھا، لیکن صحابہ کرامؓ نے فرط عشق میں اسی سال عمرہ کے لیے جانے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ حضورؐ نے بھی ارادہ فرمالیا۔ سب لوگ ہدی کے جانور ساتھ لے کر چلے۔ راستہ میں حدیبیہ کے مقام پر حضورؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ یہ آگے چلنے کا نام نہ لیتی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا حبسھا حابس الفیل۔ یعنی جس اللہ نے ہاتھی کو خانہ کعبہ کے قریب آنے سے منع فرمایا تھا، اسی اللہ نے یہاں اس کو روک دیا ہے۔ پھر مشرکین مکہ سے مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ کافی بحث مباحثہ کے بعد ایک معاہدہ ہوا۔ اس کی بعض شقیں بادیٔ النظر میں بالکل مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ حضرت عمرؓ اور بعض دیگر صحابہ ان شرائط کی وجہ سے بے حد مضطرب اور پریشان تھے۔ الغرض معاہدہ مکمل ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور ذبح کر کے احرام کھول دیے اور واپس مدینہ منورہ جانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے راستہ میں یہ سورت نازل فرمادی کہ یہ صلح فتح مبین ہے۔ اس صلح کی برکت سے آپس میں تجارتی اور دیگر مہمات کے ذریعہ لوگوں میں اختلاط ہوا۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں کو مسلمانوں کی ملی ومعاشرتی زندگی سمجھنے میں مدد ملی۔ اس معاہدہ میں دس سال کے لیے جنگ بندی کی شق شامل تھی، مگر کفار نے خود عہد شکنی کی اور ۸ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کر کے مکہ فتح فرمالیا۔ واللہ اعلم

رکوعاتہا ۲ سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۶ آیاتہا ۱۸

آیتیں ۱۸ سورۂ حجرات مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہلے نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سب کچھ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

سننے والا جاننے والا ہے۞ اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ

اور نہ بلند آواز سے رسول سے بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے کیا کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں

لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

خبر بھی نہ ہو۞ بیشک جو لوگ اپنی آوازیں رسول اللہ کے حضور میں دھیمی کر لیتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ

اللہ نے ان کے دلوں کو پرہیزگاری کے لئے جانچ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۞ بیشک جو لوگ

يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۞ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

آپ ان کے پاس نکل کر آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۞ اے ایمان والو اگر

جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ

کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی سی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کیا کرو کہ کہیں کسی قوم پر بیخبری سے نہ جا پڑو پھر اپنے کئے پر

نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ

پشیمان ہونے لگو۞ اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہا مانے تو تم پر

لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
مشکل پڑجائے لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں اچھا کر دکھایا ہے اور تمہارے دل میں
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
کفر اور گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ۝ اللہ کے فضل
وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
اور احسان سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ
صلح کرادو پس اگر ایک ان میں دوسرے پر ظلم کرے تو اس سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہانتک کہ وہ اللہ کے
اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
حکم کی طرف رجوع کرے پھر اگر وہ رجوع کرے تو ان دونوں میں انصاف سے صلح کرادو اور انصاف کرو بیشک اللہ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۝ بیشک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰
تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۝

افاداتِ محمود:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا الخ

شانِ نزول

صحیح بخاریؒ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا اور کسی کو امیر مقرر کرنے کی درخواست کی تو حضرات ابو بکر صدیقؓ نے قعقاع ابن معبد کے متعلق رائے دی کہ ان کو بنو تمیم کا امیر مقرر کیا جائے اور حضرت فاروق اعظمؓ نے اقرع ابن حابسؓ کے متعلق رائے دی کہ ان کو بنو تمیم کا امیر مقرر کیا جائے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ ناراض ہونے لگے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کی۔ حضرت فاروق اعظمؓ اپنی صفائی پیش فرما رہے تھے کہ میرا مقصد اختلاف برائے اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ میں نے اس منصب کے لیے جس کو اہل جانا اور سمجھا اس کے متعلق رائے دی۔ خیر یہ باتیں کرتے کرتے ان دونوں بزرگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر قیامت تک آنے والے انسانوں کو یہ ادب بتا دیا اور سکھا دیا کہ اللہ کے

رسول اور آپ کے نائبین کے سامنے اُونچی آواز سے بولنا دنیا وآخرت کے نقصان وخسران کا سبب ہے۔ لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ یہ حکم جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں تھا اسی طرح آپ کی وفات کے بعد آپؐ کے روضۂ اطہر کا بھی یہی حکم ہے۔

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ **وقال العلماء یکرہ رفع الصوت عند قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم کما کان یکرہ فی حیاتہ علیہ السلام لانہ محترم حیاً وفی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم دائما** علماء نے کہا ہے کہ آپؐ کے روضہ اقدس کے سامنے آواز کو بلند کرنا ویسا ہی ناجائز ہے جیسا کہ آپ کی زندگی میں تھا کیونکہ آپؐ خواہ حیات ہوں خواہ روضے میں ہوں ہر حال میں ہمیشہ کے لیے قابل احترام ہیں۔

میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا کہ حضورؐ کے روضہ اقدس کے سامنے یہ آیت ''**انک میت وانھم میتون**'' پڑھ رہا ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ خدا کے بندے تو اپنے عقیدہ کی خود تردید کر رہا ہے۔ کیونکہ تو یہ آیت اس نیت سے پڑھ رہا ہے کہ حضورؐ کو سنانا مقصود ہے اور سننا تسلیم کر رہے ہو۔ کیونکہ اگر عقیدہ یہ ہو کہ نہیں سنتے تو پھر سنانا لایعنی اور فعل عبث ٹھہرتا ہے اور جب سننا تسلیم کر لیا تو تمہارا مدعا ہی نہ رہا۔ بہر حال بعض گستاخ ایسی حرکتوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت ثابت ابن قیسؓ فطرتی طور پر رفیع الصوت تھے جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو وہ غمگین گھر میں بیٹھ گئے اور کہتے رہے کہ شاید میری آواز اللہ کے رسول کے مقابلہ میں اُونچی ہوئی ہے اور میرے اعمال ضبط ہو گئے ہیں اور میں جہنمی بن گیا ہوں۔ جب کئی دن سے حضورؐ کو نظر نہیں آئے تو آپؐ کے استفسار پر صحابہ کرامؓ نے مذکورہ بالا باتیں حضورؐ کو بتلائیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا **بل ھو من اھل الجنۃ**۔ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے بڑی خوشی ہوتی تھی کہ جب ہم حضرت ثابتؓ کے ساتھ چل رہے ہوتے تھے کہ ہم ایک جنتی شخص کے ساتھ چل رہے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ الخ

شانِ نزول

حافظ ابن کثیر نے بروایت مسند احمد یہ تفصیل نقل کی ہے کہ حضورؐ کے سسر اور ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے والد حضرت حارث خزاعیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھ پر اسلام کو پیش فرمایا۔ میں نے قبول کیا پھر آپؐ نے مجھے زکوٰۃ کی ادائیگی وفرضیت کے متعلق بتایا۔ میں نے اس کا بھی اقرار کیا۔ پھر میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ میں اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاؤں گا اور زکوٰۃ کی فرضیت سے آگاہ کروں گا۔ ان میں سے جو لوگ مسلمان ہو جائیں گے، میں ان سے زکوٰۃ وصول کر لوں گا، لہٰذا فلاں فلاں وقت تک آپ اپنا کوئی ایلچی میری طرف بھیج دیجیے تاکہ جو جمع شدہ زکوٰۃ ہو، اسے ہم آپؐ کی خدمت

میں پیش کر دیں۔ حضورؐ نے حسب وعدہ مقررہ وقت پر ولید بن عقبہ کو حضرت حارثؓ کے پاس بھیجا تا کہ زکوٰۃ لے کر آئے، ان کو جاتے ہوئے اپنی جان کا اندیشہ ہوا کہ مبادا کہ لوگ مجھ کو قتل نہ کر ڈالیں۔ آپ راستہ میں سے واپس آ گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب ولید اس بستی کے قریب پہنچ گئے تو لوگ اس کو حضورؐ کا ایلچی و فرستادہ سمجھ کر اس کے استقبال کے لیے بہت بڑی تعداد میں نکل آئے، لیکن ولید کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید یہ لوگ میرے قتل کی غرض سے نکل آئے ہیں، لہٰذا وہ راستہ ہی سے واپس آ گئے اور یہاں آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حارث نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور مجھے قتل کرنا چاہا۔ حضورؐ نے حارث کے قبیلہ کی طرف حملہ کرنے کی غرض سے لشکر بھیج دیا جو مدینہ سے روانہ ہو گیا۔

ادھر یہ ہوا کہ حضرت حارثؓ نے ایک میعاد حضور کو بتلائی تھی۔ اس میعاد پر حضور کا فرستادہ نہ پہنچا تو حضرت حارثؓ نے اپنی قوم کے سرکردہ افراد کو بلوا کر ان سے مشورہ کیا کہ حضورؐ کی عادت شریفہ نقض عہد کی نہیں ہے، مگر اب تک آپؐ کا آدمی نہیں پہنچا۔ مجھے لگتا ہے ہم لوگوں سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ اور اس کا رسولؐ ہم سے ناراض ہیں۔ وہاں جا کر پتا کرنا چاہیے، لہٰذا حضرت حارثؓ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ حضورؐ کا بھیجا ہوا لشکر سامنے سے آ رہا تھا۔ صحابہ کرام نے حضرت حارثؓ کو دیکھتے ہی گھیر لیا۔ حضرت حارثؓ نے پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے؟ کہنے لگے۔ اللہ کے رسول نے ہمیں آپ کی طرف بھیجا ہے۔ پوچھا کیوں؟ صحابہ کرام کہنے لگے کہ تو نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے اور حضورؐ کے ایلچی کے قتل کا پروگرام بھی بنا رکھا تھا۔

حضرت حارثؓ فرمانے لگے: ''قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے۔ نہ میرے پاس کوئی آیا ہے اور نہ ہی میں نے کسی کو دیکھا ہے۔ حضرت حارثؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرما دی (ابن کثیر)

مذکورہ بالا آیت میں یہ ضابطہ بتلایا گیا کہ بغیر تحقیق کے کسی فرد یا قوم پر حملہ کرنا جائز نہیں ہے۔ دنیا میں بہت سارے جھگڑے اور واقعات اس طرح رونما ہوتے ہیں کہ کسی نے غلط اطلاع فراہم کر دی۔ کسی نے غلط چغلی کھائی اور اس کے کہنے پر کسی نے کسی قوم یا کسی فرد کے خلاف کوئی کارروائی کی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اطلاع غلط تھی تو کس قدر پشیمانی ہوگی۔ مذکوہ بالا واقعہ میں خدانخواستہ اگر حضرت حارثؓ خود چل کر نہ آتے اور مسلمان وہاں پہنچ کر حملہ کر دیتے تو مسلمانوں کا بہت بڑا نقصان ہو جاتا اور متعدد مسلمان تہہ تیغ ہو جاتے۔ یہ تو بعد میں پتا چلتا کہ جو کچھ ہوا صحیح ہوا یا غلط۔ ''چوں تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود''۔

آیت کا صرف یہ مطلب نہیں کہ کوئی فاسق خبر دے تو اعتبار نہ کرو اور صوفی خبر دے تو اعتبار کرو کیونکہ غیبت کرنے سے انسان فاسق بن جاتا ہے، خواہ وہ صوفی ہی کیوں نہ ہو، لہٰذا یہاں فاسق کا مقابلہ صوفی سے نہیں ہے، بلکہ غیر فاسق سے ہے۔ کیونکہ جھوٹ بولنے اور چغلی کھانے سے بھی آدمی فاسق بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں

ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو نئی قبروں پر سے ہوا تو فرمایا کہ ان دو قبروں میں جو لوگ دفن ہیں ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسی بڑی بات کی وجہ سے ان کو عذاب نہیں ہو رہا جس سے بچنا مشکل ہو۔ پھر فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک چغلی کھاتا پھرتا تھا اور دوسرا اپنے آپ کو پیشاب سے نہ بچاتا تھا۔ واللہ اعلم

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰٓ

اے ایمان والو ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے

أَن يَكُونُوا۟ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيْرًا

عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے

مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا۟ بِٱلْأَلْقَٰبِ ۖ بِئْسَ ٱلِٱسْمُ ٱلْفُسُوقُ

بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو فسق کے نام لینے ایمان لانے کے بعد

بَعْدَ ٱلْإِيمَٰنِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿١١﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

بہت برے ہیں اور جو باز نہ آئیں سو وہی ظالم ہیں ○ اے ایمان والو

ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟ وَلَا يَغْتَب

بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی

بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ

غیبت کیا کرے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو

وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے ○ اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے

وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ

اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان ہو بیشک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟

بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے ○ بدویوں نے کہا ہم ایمان لے آئے ہیں کہہ دو تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ

أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ

ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ

تو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ○ بیشک سچے مسلمان تو وہی ہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ
اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے (مسلمان) ہیں○ کہہ دو کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾
اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے○
يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ
آپ پر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں کہہ دو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتلاؤ بلکہ تم پر احسان
عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ
رکھتا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی اگر تم سچے ہو○ بیشک اللہ آسمانوں اور
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع
زمین کی سب مخفی چیزیں جانتا ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے جو تم کر رہے ہو○

افاداتِ محمود:

وَلَا تَجَسَّسُوْا الخ اگر کچھ لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوں اور کوئی شخص دیوار کے پیچھے سے سنے تو یہ حرام ہے اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سویا ہوا ہو اور اس کے پاس دو آدمی باتیں کرتے ہوں اس خیال سے کہ یہ سویا ہوا ہے اور پھر اس سوئے ہوئے شخص کو جاگ آ جائے لیکن اپنے جاگنے کو ظاہر نہ کرے اور یوں ظاہر کرے کہ گویا سویا ہوا ہے تو یہ بھی تجسس میں داخل ہے اور اس شخص کو ایسا ہی گناہ ملے گا۔ اسلامی مملکت اور مسلمانوں سے کسی بھی مضرت کو دور کرنے کے لیے سی آئی ڈی کرنا جائز ہے اور کفار کے لیے یا دار الکفر کے لیے سی آئی ڈی کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کسی سیاسی شخصیت کی ذاتی و نجی امور میں سی آئی ڈی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ الخ

اگر منادی انسان ہو یعنی یا ایھا الانسان ارشاد ہو تو اس سے مراد کافر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

رکوعاتہا ۳ ۵۰ سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ۳۴ آیاتہا ۴۵

آیتیں ۴۵ سورۂ قٓ مکی ہے رکوع ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا

اس قرآن کی قسم جو بڑا نشان والا ہے ۝ بلکہ وہ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے والا آیا پس کافروں نے کہا کہ

شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ

یہ تو ایک عجیب بات ہے ۝ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے یہ دوبارہ زندگی بعید از قیاس ہے ۝ ہمیں معلوم ہے جو زمین

الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ

ان میں سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے ۝ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ انکے پاس آیا پس وہ ایک

فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا

الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں ۝ پس کیا انہوں نے غور سے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے کس طرح اسے بنایا اور آراستہ کیا ہے

مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ

اور اس میں کوئی بھی شگاف نہیں ۝ اور ہم نے زمین کو بچھایا اور اس میں مضبوط پہاڑ ڈال دیئے اور اس میں ہر قسم کی خوشنما

زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

چیزیں اگائیں ۝ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے بصیرت اور نصیحت ہے ۝ اور ہم نے آسمان سے برکت والا

مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰

پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے باغ اگائے اور اناج جن کے کھیت کاٹے جاتے ہیں ۝ اور لمبی لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں ۝

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

بندوں کے لئے روزی اور ہم نے اس سے ایک مردہ بستی کو زندہ کیا دوبارہ نکلنا اسی طرح ہے ۝ ان سے پہلے قوم

نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝۱۲ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝۱۳ وَّاَصْحٰبُ

نوح اور کنوئیں والوں نے اور قوم ثمود نے جھٹلایا ۝ اور قوم عاد اور فرعون اور قوم لوط نے ۝ اور بن والوں

الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ

اور قوم تبع نے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہمارا وعدہ عذاب ثابت ہوا○ کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے میں

الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ ع ۱۵ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ

تھک گئے ہیں (نہیں) بلکہ وہ از سر نو پیدا کرنے کے متعلق شک میں ہیں○ اور بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں

مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى

جو وسوسہ اس کے دل میں گزرتا ہے اور ہم اس سے اس کی رگ گلو سے بھی زیادہ قریب ہیں○ جب کہ

الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ

ضبط کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ضبط کرتے جاتے ہیں○ وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

ہوشیار محافظ ہوتا ہے○ اور موت کی بے ہوشی تو ضرور آ کر رہے گی یہی ہے وہ جس سے تو گریز کرتا تھا○

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَاۗءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّ

اور صور میں پھونکا جائے گا وعدہ عذاب کا دن یہی ہے○ اور ہر ایک شخص آئے گا اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور

شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ

ایک گواہی دینے والا ہوگا○ بیشک تو تو اس دن سے غفلت میں رہا پس ہم نے تجھ سے تیرا پردہ دور کر دیا پس تیری نگاہ آج

حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ

بڑی تیز ہے○ اور اس کا ساتھی کہے گا یہ ہے جو میرے پاس تیار ہے○ (حکم ہوگا) تم دونوں ہر کافر سرکش کو دوزخ میں

عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۨ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ

ڈال دو○ جو نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہے○ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرایا پس اسے

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ

سخت عذاب میں ڈال دو○ اس کا ہم نشین کہے گا اے ہمارے رب میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی بڑی گمراہی میں

بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ

پڑا ہوا تھا○ فرمائے گا تم میرے پاس مت جھگڑو اور میں تو پہلے تمہاری طرف اپنے عذاب کا وعدہ بھیج چکا تھا○ میرے ہاں کی بات

لَدَیَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ

بدلی نہیں جاتی اور نہ ہی میں بندوں کے لئے ظالم ہوں○ جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر چکی اور وہ کہے گی

هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

کیا کچھ اور بھی ہے○ اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی کہ کچھ فاصلہ نہ ہوگا○ یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﴿۳۳﴾

ہر رجوع کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے لئے○ جو کوئی اللہ سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا○

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾

اس میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ ہمیشہ رہنے کا دن یہی ہے○ انہیں جو کچھ وہ چاہیں گے وہاں ملے گا اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے○

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ هَلْ

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں جو قوت میں ان سے بڑھ کر تھیں پھر (عذاب کے وقت) شہروں میں دوڑنے پھرنے لگے کہ

مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ

کوئی پناہ کی جگہ بھی ہے○ بیشک اس میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہیم) دل ہو یا وہ متوجہ ہو کر (بات کی طرف)

وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

کان ہی لگا دیتا ہو○ اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے چھ دن میں

وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ

اور ہمیں کچھ بھی تکان نہ ہوئی○ پس ان باتوں پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے رب کی پاکیزگی بیان کر تعریف کے ساتھ

طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

دن نکلنے سے پہلے اور دن چھپنے سے پہلے○ اور کچھ رات میں بھی اسکی تسبیح کر اور نماز کے بعد بھی○

وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ یَّوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ

اور توجہ سے سنئے جس دن پکارنے والا پاس سے پکارے گا○ جس دن وہ ایک چیخ کو بخوبی

بِالْحَقِّ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَاِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾

سنیں گے یہ دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا○ بیشک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے○

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا
جس دن ان پر سے زمین پھٹ جائے گی لوگ دوڑتے ہوئے نکل آئینگے یہ لوگوں کا جمع کرنا ہمیں بہت آسان ہے○ ہم جانتے ہیں
يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾
جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپ ان پر کچھ بھی زیادتی کرنے والے نہیں پھر آپ قرآن سے اس کو نصیحت کیجئے جو میرے عذاب سے ڈرتا ہو○

افاداتِ محمود:

اس سورت کے پہلے رکوع میں الوہیت وتوحید باری تعالیٰ پر عقلی دلائل ہیں۔ پھر منکرین قیامت کو یہ مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ بلد میت کو اور ارضِ میتۃ کو دیکھو کہ ہم دوبارہ اسے کیسے تروتازہ کر کے زندگی بخشتے ہیں تو انسان کا دوبارہ زندہ کرنا کون سا مشکل ہے۔ دوسرے رکوع میں حضرت انسان کو یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ انسان دنیا میں چوری چھپے بہت سے جرائم کر کے سزا سے بچ جاتا ہے۔ کوئی انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ انسان کا علم محدود اور ذرائع علم کمزور ہیں، لیکن قیامت کے دن جس اللہ کے سامنے کھڑا ہونا اور جس ذات ستودہ صفات کو حساب دینا ہے۔ اول تو وہ ذات خود انسان کے قریب تر ہے۔ دوسرے اس نے انسان کے اعمال محفوظ کرنے اور نوٹ کرنے کے لیے ایسا محیر العقول نظام فراہم فرمایا ہے کہ وہاں انسانی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، لہٰذا اس کے پاس انسان کا ایک ایک بول، ایک ایک لفظ اور چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عمل محفوظ ہے۔ آگے تیسرے رکوع میں پھر کچھ قیامت کے حالات وواقعات ہیں۔ واللہ اعلم

سورۃ الذاریات مکیۃ ۶۷ ۵۱

آیتیں ۶۰ سورۃ الذّٰریٰت مکی ہے رکوع ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝۲ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝۳ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝۴

قسم ہے ان ہواؤں کی جو (غبار وغیرہ) اڑانے والی ہیں۝ پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (بارش کا) اٹھانیوالے ہیں۝ پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلنے والی ہیں۝ پھر ان فرشتوں کی

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷

جو حکم کے موافق چیزیں تقسیم کرنے والے ہیں۝ بیشک جس قیامت کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۝ اور بیشک اعمال کی جزا ضرور ہونے والی ہے۝ آسمان جالی دار کی قسم ہے

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝۹ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝۱۰

البتہ تم پیچیدہ بات میں پڑے ہوئے ہو۝ قرآن سے وہی روکا جاتا ہے جو ازل سے گمراہ ہے۝ اٹکل پچو باتیں بنانے والے غارت ہوں۝

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝۱۱ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۲ يَوْمَ

وہ جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں۝ پوچھتے ہیں فیصلہ کا دن کب ہوگا۝ جس دن

هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝۱۳ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۴

وہ آگ پر عذاب دیئے جائیں گے۝ اپنی شرارت کو مزہ چکھو یہی ہے وہ (عذاب) جس کی تم جلدی کرتے تھے۝

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۱۵ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا

بیشک پرہیزگار باغات اور چشموں میں ہوں گے۝ لے رہے ہونگے جو کچھ انہیں ان کا رب عطا کرے گا بیشک وہ

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ

اس سے پہلے نیکوکار تھے۝ وہ رات کے وقت تھوڑا عرصہ سویا کرتے تھے۝ اور آخر رات میں

يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۱۹ وَفِي الْاَرْضِ

مغفرت مانگا کرتے تھے۝ اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محتاج کا حق ہوتا تھا۝ اور زمین میں یقین کرنے

اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝۲۰ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۲۱ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ

والوں کے لئے نشانیاں ہیں۝ اور خود تمہارے نفسوں میں بھی پس کیا تم غور سے نہیں دیکھتے۝ اور تمہاری روزی آسمان میں ہے۝

وَمَا تُوعَدُونَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿۲۳﴾
اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے○ پس آسمان اور زمین کے مالک کی قسم ہے بیشک یہ (قرآن) برحق ہے جیسا تم باتیں کرتے ہو○
هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرٰهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۴﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا
کیا آپ کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے○ جب کہ وہ اس پر داخل ہوئے پھر انہوں نے
سَلٰمًا ۖ قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ إِلٰىٓ أَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ
سلام کیا ابراہیم نے سلام کا جواب دیا (خیال کیا) کچھ اجنبی سے لوگ ہیں○ پس چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک موٹا بچھڑا (تلا ہوا) لایا○ پھر
إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۲۷﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلٰمٍ
ان کے سامنے لا رکھا فرمایا کیا تم کھاتے نہیں○ پھر ان سے خوف محسوس کیا انہوں نے کہا تم ڈرو نہیں اور انہوں نے اسے ایک دانشمند لڑکے کی
عَلِيمٍ ﴿۲۸﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهٗ فِى صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۲۹﴾
خوشخبری دی○ پھر ان کی بیوی شور مچاتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنا ماتھا پیٹ کر کہنے لگی کیا بڑھیا بانجھ جنے گی○
قَالُوا كَذٰلِكِ ۖ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۳۰﴾
انہوں نے کہا تیرے رب نے یونہی فرمایا ہے بیشک وہ حکمت والا دانا ہے○

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ

فرمایا اے رسولو! تمہارا کیا مطلب ہے○ انہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں○ تا کہ ہم ان پر

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ

مٹی کے پتھر برسائیں○ وہ آپ کے رب کی طرف سے حد سے بڑھنے والوں کے لئے مقرر ہو چکے ہیں○ پھر ہم نے نکال لیا

فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ

جو بھی وہاں ایمان دار تھا○ پھر ہم نے وہاں سوائے مسلمانوں کے ایک گھر نہ پایا○ اور ہم نے اس واقعہ میں ایسے لوگوں کیلئے

اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ایک عبرت رہنے دی جو دردناک عذاب سے ڈراتے ہیں○ اور موسیٰ کے قصہ میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے اس کو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

دے کر بھیجا○ سو اس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی اور کہا یہ جادوگر یا دیوانہ ہے○ پھر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا پھر ہم نے انہیں

فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ

سمندر میں پھینک دیا اور اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا○ اور قوم عاد میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی○ جو کسی

شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى

چیز کو نہ چھوڑتی جس پر سے وہ گزرتی مگر اسے بوسیدہ ہڈیوں کی طرح کر دیتی○ اور قوم ثمود میں بھی (عبرت ہے) جبکہ ان سے کہا گیا ایک وقت معین تک

حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

فائدہ اٹھاؤ○ پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی تو ان کو بجلی نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے○ پھر نہ تو وہ

مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾

اٹھ ہی سکے اور نہ وہ بدلہ ہی لے سکے○ اور قوم نوح کو اس سے پہلے (ہلاک کر دیا) بے شک وہ نافرمان لوگ تھے○

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم نے آسمان کو قدرت سے بنایا اور ہم وسیع قدرت والے ہیں○ اور ہم نے ہی زمین کو بچھایا پھر ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں○

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ

اور ہم نے ہی ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا تا کہ تم غور کرو○ پھر اللہ کی طرف دوڑو بے شک میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ
کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں○ اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھیراؤ بے شک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں○ اسی طرح
مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ
ان سے پہلوں کے پاس بھی جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ جادوگر یا دیوانہ ہے○ کیا ایک دوسرے سے یہی کہ مرے تھے نہیں بلکہ
هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ
وہ خود ہی سرکش ہیں○ پس آپ ان کی پرواہ نہ کیجئے آپ پر کوئی الزام نہیں○ اور نصیحت کرتے رہئے بے شک ایمان والوں کو نصیحت
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
نفع دیتی ہے○ اور میں نے جن اور انسان کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے○ میں ان سے کوئی روزی نہیں چاہتا ہوں
وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ
اور نہ ہی چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں○ بے شک اللہ ہی بڑا روزی دینے والا زبردست طاقت والا ہے○ پس بے شک ان کے لئے
ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
جو ظالم ہیں حصہ ہے جیسا کہ ان کے ساتھیوں کا حصہ تھا تو وہ مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کریں○ پس ہلاکت ہے ان کے لئے جو کافر ہیں
مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾
اس دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے○

افاداتِ محمود:

قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ قسم کے ذریعہ مضمون اور مدعٰی کو موکد و مبرہن کیا جاتا ہے۔ عام انسانوں کے محاورہ میں بھی یہی طریقہ کار رہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ چونکہ انسانوں سے ہم کلام ہے، اس وجہ سے بعض مضامین کو بذریعہ قسم مؤکد فرمایا گیا ہے، ورنہ اس کی ہر بات بغیر قسم کے اتنی ہی سچی و مؤکد ہے جتنی قسم کے ساتھ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسم کھائی ہے، عموماً مقسم بہ کو بطور شاہد پیش فرمایا ہے۔ جیسا کہ تامل سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسم کھائی ہے۔ وہ چار ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر حضرت علیؓ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

انه صعد منبر الكوفة فقال لا تسئلونى عن اية فى كتاب الله ولا عن سنة رسول الله

صلی الله علیه وسلم الا انبأتکم بذالک. فقام الیه ابن الکواء فقال یا امیر المومنین ما معنی "والذاریات ذروا" قال علی الریح، قال فالمقسمات امرا قال رضی الله عنه السحاب قال "فالجاریات یسرا" قالؓ السفن قال "فالمقسمات امرا" قال رضی الله عنه الملائکة (ابن کثیر)

حضرت علیؓ کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ قرآن کریم کی جس آیت اور نبیؐ کی جس سنت کے متعلق پوچھو گے جواب دوں گا۔ تو ایک شخص ابن الکواء کھڑا ہوا اور پوچھا ''والذاریات ذروا'' کا کیا معنی ہے۔ آپ نے فرمایا ہوائیں، پھر سوال کیا کہ ''فالحملٰت وقرا'' کا کیا معنی ہے آپؓ نے فرمایا بادل، پھر کہا ''فالجاریات یُسرا'' کا کیا معنی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کشتیاں پھر کہا ''فالمقسمات امرا'' کا کیا معنی ہے؟ آپ نے فرمایا فرشتے۔ واللہ اعلم

آیاتها ۴۹ ۵۲ سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ۷۶ رکوعاتها ۲

سورۂ طور مکی ہے اور اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ۝۱ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۲ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۳ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۴ وَالسَّقْفِ

قسم ہے طور کی ۝ اور اس کتاب کی جو لکھی گئی ہے ۝ کشادہ ورقوں میں ۝ اور آباد گھر کی قسم ہے ۝ اور اونچی

الْمَرْفُوْعِ ۝۵ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۶ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝۸ يَّوْمَ تَمُوْرُ

چھت کی ۝ اور جوش مارتے ہوئے سمندر کی ۝ بے شک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا ۝ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے ۝ جس دن

السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۹ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۰ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ الَّذِيْنَ هُمْ

آسمان تھرتھرا کر لرزنے لگے گا ۝ اور پہاڑ تیزی سے چلنے لگیں گے ۝ پس اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے ۝ جو جھوٹی باتوں میں

فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝۱۳ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ (وقف لازم)

لگے ہوئے کھیل رہے ہیں ۝ جس دن وہ دوزخ کی آگ کی طرف بری طرح سے دھکیلے جائیں گے ۝ یہی وہ آگ ہے جسے تم

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۴ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۱۵ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا

دنیا میں جھٹلاتے تھے ۝ پس کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ۝ اس میں داخل ہو جاؤ پس تم صبر کرو یا

تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ

نہ کرو تم پر برابر ہے تمہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جائے جیسا تم کرتے تھے ۝ بے شک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں

وَّنَعِيْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۱۸ كُلُوْا

ہوں گے ۝ محظوظ ہو رہے ہوں گے اس سے جو انہیں ان کے رب نے عطا کی ہے اور ان کو ان کے رب نے عذاب دوزخ سے بچا دیا ہے ۝ مزے سے

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ

کھاؤ اور پیو بدلے ان (اعمال) کے جو تم کیا کرتے تھے ۝ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے جو قطاروں میں بچھے ہوئے ہیں اور ہم ان کا نکاح بڑی بڑی

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝۲۰ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ

آنکھوں والی حوروں سے کردیں گے ۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی (جنت میں)

اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ

ملادیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے ساتھ وابستہ ہے ۝ اور ہم انہیں اور زیادہ میوے دیں گے

وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ

اور گوشت جو وہ چاہیں گے ۝ وہاں ایک دوسرے سے شراب کا پیالہ لیں گے جس میں نہ بکواس ہوگی نہ گناہ کا کام ۝ اور ان کے پاس

عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

لڑکے ان کی خدمت کے لئے پھر رہے ہوں گے گویا وہ غلافوں میں رکھے ہوئے موتی ہیں ۝ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر

يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا

آپس میں پوچھیں گے ۝ کہیں گے ہم تو اس سے پہلے اپنے گھروں میں ڈرا کرتے تھے ۝ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں

عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ ع

لُو کے عذاب سے بچالیا ۝ بے شک ہم اس سے پہلے اسے پکارا کرتے تھے بے شک وہ بڑا ہی احسان کرنے والا نہایت رحم والا ہے ۝

افاداتِ محمود:

وَالطُّوْرِ ۝ طور سریانی زبان میں مطلق پہاڑ کو کہتے ہیں لیکن یہاں خاص طور سیناء وہ پہاڑ مراد ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تجلیات ربانیہ کا مشاہدہ فرمایا تھا اور نبوت سے سرفراز ہو گئے تھے۔ حدیث میں ہے چار پہاڑ جنت میں جائیں گے (۱) جبل طور (۲) جبل اُحد (۳) جبل لبنان (۴) اور جبل جودی

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ (۱) کتاب مسطور سے مراد یا تو قرآن کریم ہے (۲) یا تورات ہے اور یہ مفہوم طور پہاڑ کی مناسبت سے اقرب الی الفہم ہے۔ (۳) یا تمام کتب سماویہ مراد ہیں (۴) یا مطلق کتب اور علم تحریر مراد ہیں (۵) یا نامہائے اعمال مراد ہیں۔

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝

بیت معمور سے مراد فرشتوں کا کعبہ ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور ٹھیک بیت اللہ کے محاذات پر واقع ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں میں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا ''مسند الی بیت المعمور'' کہ وہ بیت العمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ السقف المرفوع سے مراد آسمان ہے۔ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ یعنی ابلتا ہوا سمندر۔ قیامت کے دن سمندروں کو آگ لگ جائے گی اور پانی ختم ہو کر زمین مکمل طور پر خشک ہو جائے گی۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ اسلام لانے سے قبل اُساراء بدر کے متعلق گفتگو کرنے کی غرض سے مدینہ منورہ تشریف

لے گئے تھے۔فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھی تھی۔فاکھین اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے۔مراد صاحب الفاکہۃ ہے جیسے لابن بمعنی صاحب اللبن یعنی دودھ والا اور تامر بمعنی صاحب التمر یعنی کھجور والا۔ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ تزویج کا جملہ با کے ساتھ بالکل نہیں آتا،لیکن یہاں آیا ہے۔لہٰذا لفظی ترجمہ کریں گے یعنی جوڑ دیا ہم نے ان اہل جنت کو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ اور سورۂ صافات والی آیت ''احشروا الذین ظلموا وازواجهم '' میں ازواج سے دوست اور متعلقین مراد ہیں۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ الخ بعض صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ اگر ہماری اولاد جنت میں ہمارے ساتھ نہ ہوگی تو مزہ نہ آئے گا۔اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ اولاد اگر صاحب ایمان ہوگی تو ضرور ساتھ ہوگی اور ایک دوسرے کی ملاقات سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔بعض انصار نے حضورؐ سے کہا تھا کہ دعاء فرمایئے کہ ہماری اولادیں جنت میں ہمارے ساتھ ہوں۔خلاصہ تمام روایات کا ایک ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ

بعض مفسرین کے ہاں یہ کفار کے وہ بچے ہوں گے جو نابالغ فوت ہوئے ہوں گے اور بعض کے ہاں کوئی جنتی مخلوق ہوگی۔

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اس آیت کو ساری رات پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک دفعہ آیت ''ان تعذبهم فانهم عبادك الخ ساری رات پڑھتے رہے۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ

پس نصیحت کرتے رہئے کہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں نہ دیوانہ ہیں○ کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے

نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

ہم اس پر گردش زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں○ کہہ دو تم انتظار کرتے رہو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں○

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ

کیا ان کی عقلیں انہیں اس بات کا حکم دیتی ہیں یا وہ خود ہی سرکش ہیں○ یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود بنالیا ہے بلکہ

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ

وہ ایمان ہی نہیں لاتے○ پس کوئی کلام اس جیسا لے آئیں اگر وہ سچے ہیں○ کیا وہ بغیر کسی خالق کے

غَيْرِ شَىْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾

پیدا ہوگئے ہیں یا وہ خود خالق ہیں○ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے نہیں بلکہ وہ یقین ہی نہیں کرتے○

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ

کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ داروغہ ہیں○ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ وہ اس پر چڑھ کر سن آتے ہیں

فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْئَلُهُمْ

تو لے آئے ان میں سے سننے والا کوئی دلیل واضح○ کیا اس کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے○ کیا آپ ان سے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ

کوئی صلہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان سے دبے جا رہے ہیں○ یا ان کے پاس علم غیب ہے کہ وہ اسے لکھتے رہتے ہیں○ کیا وہ کوئی داؤ

كَيْدًا فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کرنا چاہتے ہیں پس جو منکر ہیں وہی داؤ میں آئے ہوئے ہیں○ کیا سوائے اللہ کے ان کا کوئی اور معبود ہے اللہ اس سے پاک ہے جو وہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ

شریک ٹھہراتے ہیں○ اگر وہ ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا دیکھ لیں تو کہہ دیں گے کہ تہ بہ تہ جما ہوا بادل ہے○ پس آپ انہیں چھوڑ دیجئے

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا

یہاں تک کہ وہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے○ جس دن ان کا داؤ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے گا

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
اور نہ انہیں مدد دی جائے گی اور بے شک ان ظالموں کو علاوہ اس کے ایک عذاب (دنیا میں) ہوگا لیکن اکثر ان میں سے نہیں
يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾
جانتے○ اور اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کریں کیونکہ بے شک آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے جب آپ اٹھا کریں○
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾
اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی○

ع

افاداتِ محمود:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾

ایک مطلب تو یہ ہے کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کریں۔ بعض مفسرین کے ہاں قیام من المجلس مراد ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور وہاں کافی دیر تک بات چیت کرتا رہا ہو۔ وہ اگر اس مجلس سے اٹھنے سے قبل درج ذیل دعاء پڑھ لے تو اس مجلس کی کمی کوتاہی اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔

سبحنک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

تو پاک ہے اے اللہ اور تعریف تیرے لیے ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (الترغیب)

اس سے مراد قیام من النوم بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت عباسؓ نے مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا کہ رات کو وہیں رہنا اور حضورؐ کے اعمال محفوظ کرنا۔ اس رات کو آپؐ میری خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر تشریف فرما تھے۔ رات کے ابتدائی حصہ میں آپؐ نے آرام فرمایا اور سونے سے قبل حضرت میمونہؓ سے پوچھا ''انام الغلیمی'' یعنی وہ بچونگڑا سو گیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر رات کے آخری حصہ میں آپ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس موقع پر آپؐ سے احادیث میں مختلف دعائیں منقول ہیں۔ ایک دعاء آپ نے یہ بھی فرمائی تھی۔

اللھم لک اسلمت وعلیک توکلت وبک امنت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما أخرت وما اسررت وما اعلنت الخ

اے اللہ میں تیرے لیے اسلام لے آیا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیری قوت وطاقت کے ذریعہ (لوگوں سے) مخاصمہ کرتا ہوں اور فیصلے تجھ پر چھوڑتا ہوں۔ آپ معاف فرمادیجیے

میری اگلی اور پچھلی اور ظاہری پوشیدہ خطاؤں کو الخ۔

اور بعض کے ہاں حِیْنَ تَقُوْمُ سے مراد قیام من القیلولہ ہے یعنی آپ جب قیلولہ سے بیدار ہوں تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کیا کریں۔ بہرحال یہ تمام مواقع ذکر کے اعتبار سے مشترک ہیں۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم

۵۳ سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ ۲۳

سورۃ النجم مکی ہے اور اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝۲ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳

ستاروں کی قسم ہے جب وہ ڈوبنے لگے ○ تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے ○ اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے ○

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۵ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝۶ وَهُوَ

یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے ○ بڑے طاقتور (جبرائیل) نے اسے سکھایا ہے ○ جو بڑا زور آور ہے پس وہ قائم ہوا (اصلی صورت میں) اور وہ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۸ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹ فَاَوْحٰى

(آسمان کے) اونچے کنارے پر تھا ○ پھر نزدیک ہوا پھر اور بھی قریب ہوا ○ پھر فاصلہ دو کمان کے برابر تھا یا اس سے بھی کم ○ پھر اس نے

اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۝۱۰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝۱۱ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝۱۲

اللہ کے بندے کے دل میں القا کیا جو کچھ القا کیا ○ دل نے جھوٹ نہیں کہا تھا جو دیکھا تھا ○ پھر جو کچھ اس نے دیکھا تم اس میں جھگڑتے ہو ○

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝۱۳ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝۱۴ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝۱۵ اِذْ يَغْشَى

اور اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے ○ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ○ جس کے پاس جنت الماویٰ ہے ○ جبکہ اس سدرۃ پر

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝۱۶ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝۱۷ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝۱۸

چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (یعنی نور) ○ نہ تو نظر بہکی نہ حد سے بڑھی ○ بے شک اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ○

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝۱۹ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝۲۰ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝۲۱ تِلْكَ

پھر کیا تم نے لات اور عزیٰ کو بھی دیکھا ہے ○ اور تیسرے منات گھٹیا کو (دیکھا ہے) ○ کیا تمہارے لئے بیٹے اور اس کے لئے بیٹیاں ہیں ○ تب تو

اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝۲۲ اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ

یہ بہت ہی بری تقسیم ہے ○ یہ تو صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں جن پر خدا نے

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ

کوئی سند بھی نہیں اتار ی وہ محض وہم اور اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے

مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِّنْ

رب کے ہاں سے ہدایت آچکی ہے○ پھر کیا انسان کو وہی مل جاتا ہے جس کی تمنا کرتا ہے○ پس آخرت اور دنیا اللہ ہی کے اختیار میں ہے○ اور

مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ

بہت سے فرشتے آسمان میں ہیں کہ جن کی شفاعت کسی کے کچھ بھی کام نہیں آتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے

يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾

اجازت دے اور پسند کرے○ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کے عورتوں کے سے نام رکھتے ہیں○

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ

اور اس بات کو کچھ بھی نہیں جانتے محض وہم پر چلتے ہیں اور وہم حق بات کی جگہ کچھ بھی کام

شَيْئًا ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾

نہیں آتا○ پھر تم اس کی پروانہ کرو جس نے ہماری یاد سے منہ پھیر لیا ہے اور صرف دنیا ہی کی زندگی چاہتا ہے○

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ

ان کی سمجھ کی یہیں تک رسائی ہے بے شک آپ کا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بہکا

وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ

اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ پر آیا○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تاکہ برا کرنے

الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ

والوں کو ان کے کام کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نیک بدلہ دے○ وہ جو بڑے گناہوں

كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ هُوَ اَعْلَمُ

اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہوں سے بے شک آپ کا رب بڑی وسیع بخشش والا ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے

بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا

جبکہ تمہیں زمین سے پیدا کیا تھا اور جبکہ تم اپنی ماں کے پیٹ میں بچے تھے پس

تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ

اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو وہ پرہیز گار کو خوب جانتا ہے○ بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا○ اور تھوڑا سا دیا

وَأَكْدٰى ﴿٣٤﴾ أَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ

اور سخت دل ہو گیا○ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے○ کیا اسے ان (باتوں) کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے

مُوسٰى ﴿٣٦﴾ وَإِبْرٰهِيمَ الَّذِي وَفّٰى ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَأَنْ

صحیفوں میں ہیں○ اور ابراہیم کے جس نے (اپنا عہد) پورا کیا○ وہ یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا○ اور یہ کہ

لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفٰى ﴿٤١﴾

انسان کو وہی ملتا ہے جو کرتا ہے○ اور یہ کہ اس کی کوشش جلد دیکھی جائے گی○ پھر اسے پورا بدلہ دیا جائے گا○

وَأَنَّ إِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهٗ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهٗ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾

اور یہ کہ سب کو آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے○ اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے○ اور یہ کہ وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے○

وَأَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ

اور یہ کہ اسی نے جوڑا نر اور مادہ کا پیدا کیا ہے○ ایک بوند سے جبکہ وہ ٹپکائی جائے○ اور یہ کہ دوسری بار

النَّشْأَةَ الْأُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَأَنَّهٗ هُوَ أَغْنٰى وَأَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهٗ

زندہ کر کے اٹھانا اسی کے ذمہ ہے○ اور یہ کہ وہی غنی اور سرمایہ دار کرتا ہے○ اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے○ اور یہ کہ

أَهْلَكَ عَادًا الْأُولٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَا فَمَا أَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ

اسی نے عادِ اولیٰ کو ہلاک کیا تھا○ اور ثمود کو پس اسے باقی نہ چھوڑا○ اور اس سے پہلے نوح کی قوم کو بے شک وہ

كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ

زیادہ ظالم اور زیادہ سرکش تھے○ اور الٹی بستی کو اس نے دے ٹپکا○ پس اس پر وہ (تباہی) چھا گئی جو چھا گئی○ پس اپنے رب کی

آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ

کون کون سی نعمت میں تو شک کرے گا○ یہ بھی ایک ڈرانے والا ہے پہلے ڈرانے والوں میں سے○ آنے والی قریب آ پہنچی○ سوائے

لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ

اللہ کے اسے کوئی ہٹانے والا نہیں○ پس کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو○ اور ہنستے ہو

وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنْتُمْ سٰمِدُونَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾ السجدة

اور روتے نہیں○ اور تم کھیل رہے ہو○ پس اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو○

افاداتِ محمود:

سوائے ایک آیت اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ الخ کے باقی تمام سورت مکی ہے۔ اس میں ۶۲ آیات اور ۳ رکوع ہیں۔ اس سورت کے آخر میں سجدۂ تلاوت والی آیت ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخلوط مجمع میں اس سورت کی تلاوت فرمائی جس میں مسلمان اور مشرکین دونوں قسم کے لوگ تھے تو سب لوگوں نے حضورؐ کے ساتھ سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے بھی اور مشرکین نے بھی، سوائے امیہ بن خلف کے۔ اس نے ہاتھ میں تھوڑی سی مٹی لی اور پیشانی پر لگا لی۔ یہ شخص غزوۂ بدر میں حضرت بلالؓ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ یہی حضرت بلالؓ کا پہلا مالک تھا۔ یہ شخص بڑا قسی القلب تھا' اس دوران سورۂ غاشیہ بھی نازل ہوئی جس میں جنت اور جہنم کا تذکرہ بڑے بلیغ انداز میں کیا گیا ہے، لیکن پھر بھی اس کے دل پر ذرہ برابر اثر نہ ہوا۔

بعض لوگوں نے اس عمومی سجدہ سے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ سجدۂ تلاوت بغیر وضو کے جائز ہے۔ کیونکہ مشرکین نے بھی مسلمانوں کے ساتھ سجدہ کیا تھا، حالانکہ ان کا نہ ایمان تھا، نہ وضو، لیکن یہ استدلال کسی بھی صورت میں درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا سجدہ اختیاری تھا جبکہ مشرکین کا سجدہ اضطراری وغیر اختیاری تھا۔ اگر مشرکین کا سجدہ اختیاری ہوتا تو وہ مسلمان ہو جاتے۔ وہ اسلام اور حضورؐ کی رسالت کی تصدیق اور اعتراف کر لیتے۔ جیسے مشرک کا وضو غیر معتبر ہے، اسی طرح اس کا سجدہ بھی غیر معتبر ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ سجدہ کرنا اور چیز ہے اور سجدہ کی قبولیت اور چیز ہے۔

مشرکین مکہ کے سجدہ کی وجہ

یہاں بعض مفسرین نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نجم کی تلاوت فرماتے ہوئے جب اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴿۱۹﴾ پر پہنچے تو شیطان نے آپ کی زبان پر یہ شعر بھی جاری کر دیا:

تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترجٰی

اس شعر میں چونکہ ان بتوں کی صفات اور خوبیوں کا بیان ہے، لہٰذا جب آپ نے سجدہ والی آیت پڑھی اور سجدہ میں چلے گئے تو مشرکین بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے، لیکن یہ واقعہ روایۃً و درایۃً ہر دو اعتبار سے غلط ہے۔ وحی کو شکوک و شبہات سے پاک رکھنے کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اُمی محض بنایا تا کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ وحی اور کتاب اللہ کے متعلق لب کشائی نہ کر سکیں۔ ایک طرف سے غیر معمولی حفاظت اور دوسری طرف شیطان کو آپ کی زبان مبارک پر تسلط دینا کہ وہ غیر قرآن کو قرآن کریم کے ساتھ خلط ملط کرے یہ ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ مشرکین کی زبانوں پر بتوں کی صفات سے متعلق مذکورہ بالا جملے چڑھے ہوئے تھے۔ جب ان بتوں کے نام اُن کے سامنے لیے جاتے تھے تو کبھی بالارادہ، کبھی بے ساختہ اُن کی زبانوں سے اس طرح الفاظ

نکلتے تھے۔ ہوسکتا ہے کہ حضورؐ کی تلاوت کے دوران اُن مشرکین نے بتوں کے نام سن کر یہ الفاظ کہے ہوں جیسا کہ ظاہر ہے۔

''فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹''

یہاں تین لفظوں کا مفہوم سمجھنا چاہیے۔ دو لفظ تو یہاں قرآن کریم میں موجود ہیں اور تیسرا لفظ یہاں موجود نہیں ہے۔ قاب بمعنی مقدار اس کا معنی تو مطلق مقدار کا ہے، لیکن اکثر استعمال کمان کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ قوسین، یہ قوس کا تثنیہ ہے بمعنی کمان اور کمان کے ساتھ جو تانت باندھا جاتا ہے جس سے تیر پھینکا جاتا ہے وہ تانت کبھی چمڑے کا کبھی باریک رسی کا بنایا جاتا ہے۔ اسے عربی میں وتر یا وتیرہ کہا جاتا ہے۔ اب قاب قوسین کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ سب سے اچھی اور بے غبار تشریح یہ ہے کہ ''قاب قوسین'' قلت فاصلہ کے لیے آتا ہے۔ لہٰذا اس سے زیادہ واضح بات اگر کوئی سمجھ میں نہ آئے تو اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ بعض کے ہاں اس میں قلب ہے اصل میں ''قابی قوس'' کیونکہ قانون یہ ہے کہ جب مضاف تشبیہ پر مشتمل ہو تو مضاف الیہ تثنیہ نہیں آتا۔ اس صورت میں مراد یہ ہوگی کہ کمان کا قبضہ اور تانت کے درمیان کے فاصلہ کی بقدر فاصلہ تھا حضور اور جبریل میں یا اس سے بھی کم۔ اس صورت میں مضاف اور مضاف الیہ الگ الگ شمار ہوتے ہیں، لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ترکیب اضافی کو ایک ہی چیز شمار کر کے مضاف الیہ کو تثنیہ بنانا ہی قانوناً درست ہے۔ امام مجاہدؒ سے منقول ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ دو کمانوں کے کی قرب کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ عربوں میں دستور تھا کہ جب ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کا حلیف بن جاتا تو اُن قبیلوں کے دو بڑے آدمی اپنی اپنی کمان لے کر دونوں کو بالکل متصل کر دیتے تھے۔ پھر دونوں کی تانت سے ایک ہی تیر پھینک دیتے تھے جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اب مستقبل میں ایک قبیلہ کی خوشی دوسرے قبیلہ کی خوشی اور ایک کی ناراضگی دوسرے قبیلہ کی ناراضگی ہوگی اور دیگر قبائل سے ان میں سے کسی ایک کی جنگ یا صلح دونوں قبیلوں کی جنگ و صلح شمار ہوگی۔ (۴) یا قوسین سے ذراعین مراد ہے۔ جیسا کہ ایک مرفوع روایت سے ثابت ہے تو اس صورت میں قوس سے مایقاس بہ الشیٔ مراد ہوگا۔ ای ما یقدر بہ ۔

یعنی حضور اور جبریل کے درمیان دو ذراع یا اس سے بھی کم فاصلہ تھا۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝۱۹ لات یہ طائف میں تھا طائف والے اس کی عبادت کرتے تھے۔ منات اوس و خزرج والے اس کی پرستش کرتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے قریب تھا۔ عُزّٰی اس کی عبادت قریش اور بنو کنانہ کرتے تھے۔ یہ مکہ مکرمہ کے قریب بطن نخلہ مقام میں رکھا ہوا تھا۔

الا اللمم ان سے یا مراد صغیرہ گناہ ہیں یا وہ بڑے گناہ جس سے توبہ کی جا چکی ہو۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۝۳۳ تفسیر بیضاوی اور ابی سعود وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت ولید ابن مغیرہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اس کا کچھ میلان اسلام کی طرف ہو گیا تھا تو ایک کافر نے اس سے کہا کہ تمہارے اسلام میں داخل

ہونے اور کفار سے الگ ہونے سے بڑا نقصان ہوگا۔ لہٰذا آپ مجھے کچھ رقم دے دیں میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اُٹھاؤں گا۔ ولید ابن مغیرہ اس پر آمادہ ہوگیا اور صرف ایک قسط ادا کی تھی کہ پھر رُک گیا اور کچھ نہ دیا۔ حالانکہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا جیسا کہ اگلی آیت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے بھی اپنے زمانے میں یہ بات سمجھائی تھی کہ باپ کو بیٹے کی جگہ یا بیٹے کو باپ کی جگہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے کیونکہ ایک آدمی دوسرے کے بوجھ کا ذمہ دار نہیں ہے نہ اس دُنیا میں اور نہ آخرت میں۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ الخ اس سے مراد ایک تو ایمان ہے کہ ایک شخص کا ایمان دوسروں کے لیے کارآمد نہیں ہے۔ جب تک اُن کے پاس اپنا ایمان نہ ہو اور دوسرا یہ ہے کہ بلا وجہ ایک آدمی کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا۔ تا کہ کسی کے جرم کی پاداش میں اُسے سزا دی جائے۔ امام شافعیؒ نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب کسی کو ایصال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس تلاوت و قراءۃ میں کسی طرح بھی میت کا دخل نہیں ہے اور نہ یہ عمل صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ احناف کے ہاں ایصال ثواب کے لیے قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے۔ جیسا کہ صدقات و ادعیہ کے ذریعہ ایصال ثواب جائز ہے۔ ایصال ثواب میں قانون یہ ہے کہ اس کا دارو مدار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی اُمید پر ہے۔ جیسا کہ فدیہ فی الصوم عاجز عن الصوم کے لیے منصوص ہے لیکن فدیہ فی الصلوٰۃ منصوص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی اُمید پر فدیہ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ فرضیت و رکن اسلام ہونے کی حیثیت سے صوم و صلوٰۃ دونوں میں مشترک ہے اور مالی فدیہ صوم کا نہ مثل صوری ہے، نہ مثل معنوی ہے۔

آیاتہا ۵۵ ﴿۵۴ سورۃ القمر مکیۃ ۳۷﴾ رکوعاتہا ۳

سورۂ قمر مکی ہے اور اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا○ اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا

مُّسْتَمِرٌّ ② وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ

جادو ہے○ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے○ اور ان کے پاس

مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ④ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑤ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ

وہ خبریں آ چکی ہیں جن میں کافی تنبیہ ہے○ اور پوری دانائی بھی ہے پر ان کو ڈرانے والوں سے فائدہ نہیں پہنچا○ پس ان سے منہ موڑ لے جس دن

يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ⑥ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

پکارنے والا ایک ناپسند چیز کے لئے پکارے گا○ اپنی آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ⑦ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ⑧

جیسے ٹڈیاں پھیل پڑی ہوں○ بلانے والے کی طرف بھاگے جا رہے ہوں گے یہ کافر یہ کہہ رہے ہوں گے یہ تو بڑا ہی سخت دن ہے○

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ⑨ فَدَعَا

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا پس انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا دیوانہ ہے اور اسے جھڑک دیا گیا○ پھر نوح نے

رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ⑩ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ⑪ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ

اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہو گیا تو میری مدد کر○ پھر ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے○ اور ہم نے زمین سے

عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ⑫ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ⑬ تَجْرِيْ

چشمے جاری کر دیئے پھر جہاں تک پانی کا چڑھاؤ چڑھنا ٹھہر چکا تھا چڑھ آیا○ اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا○ جو ہماری

بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ⑭ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑮ فَكَيْفَ

عنایت سے چلتی تھی یہ اس کا بدلہ تھا کہ جس کا انکار کیا گیا تھا○ اور ہم نے اس کو ایک نشان بنا کر چھوڑ دیا پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے○ پھر (دیکھا)

كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ

ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا○ اور البتہ ہم نے تو سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کردیا پھر کوئی ہے کہ سمجھے○ قوم عاد نے بھی

عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ

جھٹلایا تھا پھر (دیکھا) ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا○ بے شک ہم نے ان پر ایک دن سخت آندھی بھیجی تھی جس کی نحوست

مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ

دائمی تھی○ جو لوگوں کو ایسا پھینک رہی تھی کہ گویا وہ کھجور کے جڑ سے اکھڑے ہوئے پیڑ ہیں○ پھر (دیکھا) ہمارا عذاب

وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

اور ڈرانا کیسا تھا○ اور البتہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کردیا ہے پھر ہے کوئی کہ سمجھے○ قوم ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو

بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِىَ

جھٹلایا تھا○ پس کہا کیا ہم اپنے میں سے ایک آدمی کے کہنے پر چلیں گے تب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں جا پڑیں گے○ کیا ہم

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ

میں سے اسی پر وحی بھیجی گئی بلکہ وہ بڑا جھوٹا (اور) شیخی خورہ ہے○ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾

بڑا جھوٹا (اور) شیخی خورہ ہے○ بے شک ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں پس (اے صالح) ان کا انتظار کر اور صبر کر○

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

اور ان سے کہہ دو کہ پانی ان میں بٹ گیا ہے ہر ایک اپنی باری سے پانی پلایا کرے○ پھر انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا تب اس نے ہاتھ بڑھایا اور

فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً

(اس کی) کونچیں کاٹ ڈالیں○ پھر (دیکھا) ہمارا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا○ بے شک ہم نے ان پر ایک زور کی چیخ کا عذاب بھیجا

فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

پھر وہ ایسے ہو گئے کہ جیسا کانٹوں کی باڑ کا چورا○ اور البتہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کردیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا○

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَّجَّيْنٰهُمْ

قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا تھا○ بے شک ہم نے ان پر پتھر برسائے سوائے لوط کے گھر والوں کے ہم نے انہیں پچھلی رات

بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ
نجات دی○ یہ ہماری طرف سے فضل ہے جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ○ اور وہ انہیں ہماری پکڑ سے
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ
ڈرا چکا تھا پس وہ ڈرانے میں شک کرنے لگے○ اور البتہ اس سے اس کے مہمانوں کا مطالبہ کرنے لگے تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں
فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا
پس (کہا) میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو○ اور بے شک صبح کو ان پر ایک عذاب نہ ٹلنے والا آ پڑا○ پس میرے عذاب
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾
اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو○ اور البتہ ہم نے سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا○

افاداتِ محمود:

سورۃ قمر میں اللہ تعالیٰ نے قرب قیامت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ پھر گزشتہ قوموں مثل عاد، ثمود اور قوم فرعون کا تذکرہ فرمایا کہ بہت لوگوں کو اپنی قوت، سلطنت اور جتھے کے اوپر ناز تھا، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے دنیا میں بھی ناکام ہو گئے اور آخرت میں بھی ناکام رہیں گے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾

مشرکین مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شق قمر کا معجزہ طلب کیا۔ آپؐ کے اشارہ سے اللہ تعالیٰ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے۔ ایک ٹکڑا ایک پہاڑ پر نظر آتا تھا اور دوسرا ٹکڑا دوسری پہاڑی پر نظر آتا تھا، لیکن مشرکین نے بجائے ایمان لانے کے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ہے (العیاذ باللہ) پھر خود ہی کہنے لگے کہ چلو اگر ہم پر جادو کیا ہے تو ٹھیک ہے، لیکن باہر سے آنے والے مسافروں سے ہم چاند کے متعلق پوچھیں گے کہ کیا انہوں نے بھی چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا تھا؟ کیونکہ وہ لوگ مکہ سے باہر تھے اُن پر محمد کا جادو نہیں ہوا ہوگا۔ جب باہر سے قافلے آئے تو ان لوگوں نے بھی کہا کہ ہم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا تھا۔ پھر وہ دونوں ٹکڑے جڑ گئے تھے، لیکن زنگی کو کافور کہنے والے کافور کہنے ہی پر ڈٹے رہے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جادو تو مکہ کے باہر بھی چل گیا (العیاذ باللہ) حضورؐ کی تشریف آوری اور اس آخری اُمت کا آنا بذات خود قرب قیامت کی دلیل ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَ

اور البتہ فرعون کے

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

خاندان کے پاس بھی ڈرانے والے آئے تھے ۝ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا پھر ہم نے انہیں بڑی زبردست پکڑ سے پکڑا ۝

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ

کیا تمہارے منکران لوگوں سے اچھے ہیں یا تمہارے لئے کتابوں میں نجات لکھی ہے ۝ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ

جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

ہم زبردست جماعت ہیں ۝ عنقریب یہ جماعت بھی شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ۝ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے

وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ

اور قیامت زیادہ دہشت ناک اور تلخ تر ہے ۝ بے شک مجرم گمراہی اور جنون میں ہیں ۝ جس دن اپنے منہ کے بل

فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے (کہا جائے گا) آگ لگنے کا مزہ چکھو ۝ بے شک ہم نے ہر چیز اندازے سے بنائی ہے ۝

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

اور ہمارا حکم تو ایک ہی بات ہوتی ہے جیسا کہ پلک کا جھپکنا ۝ اور البتہ ہم تمہارے جیسوں کو غارت کر چکے ہیں پھر کیا کوئی سمجھنے والا ہے ۝

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

اور پھر جو کچھ بھی انہوں نے کیا ہے وہ اعمالناموں میں موجود ہے ۝ اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے ۝ بے شک پرہیزگار

جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

باغوں اور نہروں میں ہوں گے ۝ عزت کے مقام میں قادر مطلق بادشاہ کے حضور میں ۝

افاداتِ محمود:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

قضاوقدر پر ایمان لانا فرض ہے۔ جیسا کہ ’’والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ ‘‘ میں ہے۔ قدر کا لغوی معنی اندازہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق کائنات کا ایک اندازہ لگایا۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آسمان وزمین کی تخلیق سے چالیس ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ نے کائنات کا ایک اندازہ لگایا پھر اس تقدیر

کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو بنایا اور قیامت تک جو کچھ رونما ہوگا یا قیامت کے بعد یہ سب کچھ اس کی شان بے چون و چگوں کا کرشمہ اور اس کی قدرت کی نیرنگیاں ہیں۔ لفظ اندازہ اور قدر سے کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ اندازہ میں شک اور تردد نیز خطا کا امکان ہوتا ہے۔ چونکہ خالق کا اندازہ اس کے علم ازلی کی روشنی کے احاطہ میں ہے جس میں سرمو کے بقدر کسی قسم کی خطا و خلاف واقع کا امکان نہیں ہے۔ اس کے برعکس مخلوق کا علم ناقص وغیر محیط ہے۔ لہٰذا انسانی اندازہ میں ہر وقت امکان خطا موجود اور وقوع خطا رونما رہتے ہیں۔ جیسا کہ تجربہ شاہد ہے۔ اس لیے قضا و قدر پر ایمان لانا فرض اور اس کا انکار کفر ہے۔ فرق ضالہ میں سے ایک فرقہ قدریہ ہے۔ انھوں نے تقدیر خداوندی کا انکار کیا اور کہا کہ وقت کے ساتھ ساتھ اتفاقی طور پر جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ ریکارڈ تو اب بنتا چلا جاتا ہے۔ پہلے سے کوئی شئ موجود نہیں ہے۔ کیونکہ تقدیر کو تسلیم کرنے سے طرح طرح کے سوال جنم لیتے ہیں۔ لہٰذا تقدیر ہی کا انکار کیا جائے ''تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری''۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار اس فرقہ کے شر سے بچنے کے لیے امت کو ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کا ارشاد ہے ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے، لہٰذا اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کے ہاں (نماز جنازہ کے لیے) مت جانا۔ مسند احمد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اس امت میں بعض لوگوں کی شکلیں مسخ ہوں گی۔ یہ لوگ منکرین تقدیر و زندیق ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ کا موقف منکرین تقدیر کے متعلق بڑا سخت ہے۔ چنانچہ حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے منقول ہے کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے ہاں گیا۔ حضرت زم زم کے کنواں سے پانی نکال رہے تھے اور کپڑوں کا نچلا حصہ کافی بھیگ گیا تھا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ کچھ لوگ تقدیر کے متعلق باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت نے تعجب سے پوچھا کہ کیا لوگ واقعی تقدیر کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ فرمانے لگے! اللہ کی قسم یہ آیتیں '' ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ '' ایسے ہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ یہ لوگ امت کے بدترین لوگ ہیں۔ تم نہ تو ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ اگر میں نے ان میں سے کسی ایک کو دیکھ لیا تو ان کی آنکھیں پھوڑ ڈالوں گا۔ (ابن کثیر) الغرض تقدیر بھلی بری سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ انسان کو دم مارنے کی مجال نہیں ہے۔ تقدیر نوشتہ ہونے سے انسان عاجز نہیں بنتا، بلکہ جتنا اختیار اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیا ہے وہ برقرار رہتا ہے۔ فعل خیر اور فعل شر حضرت انسان اپنے اختیار سے کسب کرتا ہے۔ جس کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی۔ اپنے گناہ اور جرم پر کوئی شخص نوشتہ تقدیر کو حجت اس وجہ سے نہیں بنا سکتا کہ تقدیر کا پتا کسب خیر یا کسب شر کے بعد چلتا ہے۔ پہلے سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

۵۵ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ۹۷

سورہ رحمٰن مدنی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

رحمٰن ہی نے ۝ قرآن سکھایا ۝ اس نے انسان کو پیدا کیا ۝ اسے بولنا سکھایا ۝ سورج اور چاند ایک حساب سے

بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷

چل رہے ہیں ۝ اور بیلیں اور درخت سجدہ کررہے ہیں ۝ اور آسمان کو اس نے بلند کردیا اور ترازو قائم کی ۝

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹

تاکہ تم تولنے میں زیادتی نہ کرو ۝ اور انصاف سے تولو اور تول نہ گھٹاؤ ۝

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ

اور اس نے خلقت کے لئے زمین کو بچھادیا ۝ اس میں میوے اور غلافوں والی کھجوریں ہیں ۝ اور بھوسے دار

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ

اناج اور پھول خوشبودار ہیں ۝ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝ اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے

كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶

پیدا کیا ۝ اور اس نے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا ۝ پھر تم (اے جن وانس) اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

وہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے ۝ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝ اس نے دو سمندر ملادیئے

يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝۲۰ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۱ يَخْرُجُ مِنْهُمَا

جو باہم ملتے ہیں ۝ ان دونوں میں پردہ ہے کہ وہ حد سے تجاوز نہیں کرسکتے ۝ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝ ان دونوں میں سے

اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي

موتی اور مونگا نکلتا ہے ۝ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝ اور سمندر میں پہاڑوں کی طرح کھڑے ہوئے

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾

جہاز اسی کے ہیں ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ جو کوئی زمین میں ہے فنا ہو جانے والا ہے ○

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾

اور آپ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت والا ہے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اس سے مانگتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ہر روز وہ ایک کام میں ہے ○ پھر تم اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾

کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ اے جن وانس ہم تمہارے لئے جلدی ہی فارغ ہو جائیں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ

اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾

تم بغیر زور کے نہ نکل سکو گے (اور وہ ہے نہیں) ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم بچ نہ سکو گے پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ○ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ○ پس اس دن اپنے گناہ کی بابت نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جن پوچھا جائے گا ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾

جھٹلاؤ گے ○ مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے پس پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے ○

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ

پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ یہی وہ دوزخ ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے ○ گناہ گار جہنم میں

بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ ع

اور کھولتے ہوئے پانی میں تڑپتے پھریں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ اور اس کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے

رَبِّهِ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ڈرتا ہے دو باغ ہوں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ جن میں بہت سی شاخیں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کس کس

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ

نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دونوں میں دو چشمے جاری ہوں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دونوں میں

كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ

ہر میوہ کی دو قسمیں ہوں گی ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے کہ

بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾

جن کا استر مخملی ہوگا اور دونوں باغوں کا میوہ جھک رہا ہوگا ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان میں نیچی نگاہوں والی عورتیں ہوں گی نہ تو انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے چھوا ہوگا ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو

تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ

جھٹلاؤ گے ○ گویا کہ وہ یاقوت اور مونگا ہیں ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ نیکی کا

جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ اور ان دو کے علاوہ

جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾

اور دو باغ ہوں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ وہ دونوں بہت ہی سبز ہوں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَ

ان دونوں میں دو چشمے ابلتے ہوئے ہوں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان دونوں میں میوے اور

نَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ

کھجوریں اور انار ہوں گے ○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ○ ان میں نیک خوبصورت عورتیں ہوں گی ○ پھر تم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِى الۡخِيَامِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے○ وہ حوریں جو خیموں میں بند ہوں گی○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے○
لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ﴿۶۴﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ مُتَّكِـِٕيۡنَ
نہ انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے چھوا ہوگا○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے○ قالینوں پر
عَلٰى رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّعَبۡقَرِىٍّ حِسَانٍ ﴿۶۶﴾ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾
تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جو سبز اور نہایت قیمتی نفیس ہوں گے○ پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے○
تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذِى الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ ﴿۶۸﴾
آپ کے رب کا نام بابرکت ہے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے○

افاداتِ محمود:

وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ﴿۷﴾ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اعمال وزن کرنے کے لیے ایک ترازو رکھی جائے گی جس کو عدل کہتے ہیں۔ اعمال تولنے کے بعد جس شخص کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا تو فرشتہ اعلان کرے گا کہ فلاں کامیاب ہو گیا جواب کبھی ناکام نہ ہوگا اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا تو فرشتہ اعلان کرے گا فلاں شخص ناکام و نامراد ہوا اب کبھی سعید و بامراد نہ ہوگا۔ "فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۷۷﴾" اس سورت میں اللہ جل شانہ وعلیٰ نے جو سوال جواب کا طریقہ رکھا ہے یہ اتمام حجت کے لیے ہے۔ ورنہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ دنیا کی عدالتیں بھی مجرم کو سزا دینے سے قبل شہادتیں اور پھر بار بار جرح کر کے مجرم کی تسلی کرا دیتی ہیں لہٰذا قیامت کے دن بھی ایسے مناظر ہوں گے جن کی وجہ کوئی یہ نہ کہہ سکے گا کہ مجھ کو بلاوجہ سزا دی جا رہی ہے۔

هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ الخ ظاہر آیت سے تو یہی مترشح ہوتا ہے کہ ہمیشہ احسان کا بدلہ احسان سے دیا جائے گا لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے احسانات کیے اُن کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ جنت میں چلے جاتے لیکن وہ مسلمان نہ ہو سکے جو جنت میں جاتے تو وہ اس احسان سے محروم کیوں رہ گئے؟ (۱) اس سوال کا ایک جواب تو یہ ہے کہ ابوطالب نے بوقت نزع خود یہ اعتراف کیا تھا کہ میں نے جو احسانات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیے تھے چچا ہونے اور خونی رشتہ کے ناطے کیے تھے۔ دین الٰہی اور دین اسلام کی وجہ سے نہیں کیے تھے۔ لہٰذا ابوطالب کا احسان حضور پر من حیث النسب ہوا من حیث الرسول نہ ہوا۔ لہٰذا اس احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ تو بالکل نہ رہا اور حضور کا رشتہ ابوطالب سے اگرچہ چچا بھتیجے کا تھا لیکن ایمان کے بغیر حضورؐ بھی کسی کو جنت میں نہیں لے جا سکتے۔ کیونکہ کلی اختیار کے مالک صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ ہر قسم کے نیک عمل کی قبولیت کے لیے اوّلین شرط ایمان ہے جب ایمان کسی محل

میں نہ ہوتو وہاں دوسری نیکیاں کارآمد نہیں ہوسکتیں۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ اگرچہ ایمان نہ ہونے کی وجہ سے پورا فائدہ تو ابوطالب کو نہ ہوا لیکن اس کو جہنم میں تمام جہنمیوں سے ہلکی سزا ملے گی جیسا کہ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ابوطالب کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے باقی جسم آگ سے محفوظ ہوگا لیکن ان جوتوں میں اتنی حرارت ہوگی جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا (العیاذ باللہ) حاصل یہ ہے کہ اُن احسانات کا کچھ نہ کچھ فائدہ ابوطالب کو ہوگا۔ واللہ اعلم

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی اور پوری سورت پڑھ لی۔ صحابہ کرام خاموش ہوکر سنتے رہے۔ حضورؐ جب تلاوت سے فارغ ہوگئے تو صحابہ کرامؓ سے فرمانے لگے کہ تم سے تو تمہارے ان بھائیوں نے اچھا جواب دیا تھا۔ جب میں نے ان کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت کی تو جب ''فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ'' پڑھتا وہ جواب میں کہتے ''ولا بشیٔ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد'' (ترمذی) لہٰذا اب بھی سورۂ رحمٰن کی تلاوت کے اختتام پر مندرجہ بالا الفاظ کہنے چاہئیں۔

رکوعاتہا ۳ — سورۃ الواقعۃ مکیۃ ۴۶ — آیاتہا ۹۶

سورۂ واقعہ مکی ہے اور اس میں چھیانویں آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣ إِذَا

جب واقع ہونے والی واقع ہوگی۝ جس کے واقع ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں۝ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی۝ جبکہ

رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ

زمین بڑے زور سے ہلائی جائے گی۝ اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر چورا ہوجائیں گے۝ سو وہ غبار ہوکر اڑتے پھریں گے۝ اور (اس وقت) تمہاری

أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَا

تین جماعتیں ہوجائیں گی۝ پھر داہنے والے کیا ہی خوب ہیں داہنے والے۝ اور بائیں والے کیسے برے ہیں

أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢

بائیں والے۝ اور سب سے اول ایمان لانے والے سب سے اول داخل ہونے والے ہیں۝ وہ اللہ کے ساتھ خاص قرب رکھنے والے ہیں۝ نعمت کے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِئِيْنَ

باغات میں ہوں گے۝ پہلوں میں سے بہت سے۝ اور پچھلوں میں سے تھوڑے سے۝ تختوں پر جو جڑاؤ ہوں گے۝ آمنے سامنے تکیہ

عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۙ

لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۝ ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے آمد ورفت کیا کریں گے۝ آبخورے اور آفتابے

وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا

اور ایسا جام شراب لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا۝ نہ اس سے ان کو دردسر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا۝ اور میوے جنہیں

يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

وہ پسند کریں گے۝ اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا۝ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۝ جیسے موتی کی تہوں میں

الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ۝٢٥

رکھے ہوئے ہوں۝ بدلے اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۝ وہ وہاں کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں سنیں گے۝

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ
مگر سلام سلام کہنا ۞ اور داہنے والے کیسے اچھے ہوں گے داہنے والے ۞ وہ بے کانٹے کی
مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ
بیریوں میں ہوں گے ۞ اور گتھے ہوئے کیلوں میں ۞ اور لمبے سایوں میں ۞ اور پانی کی آبشاروں میں ۞ اور باافراط
كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ
میووں میں ۞ جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور نہ ان میں روک ٹوک ہوگی ۞ اور اونچے فرشوں میں ۞ بے شک ہم نے انہیں (حوروں کو) ایک عجیب انداز سے
اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾
پیدا کیا ہے ۞ پس ہم نے انہیں کنواریاں بنادیا ہے ۞ دل لبھانے والی ہم عمر بنایا ہے ۞ داہنے والوں کے لئے ۞

افاداتِ محمود:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب اس بیماری میں مبتلا ہو گئے، جس میں آپ کا انتقال ہوا ہے تو حضرت عثمان غنیؓ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ آپ کو کیا تکلیف ہے؟ فرمانے لگے ذنوبی یعنی مجھے اپنے گناہوں کا غم ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ کہنے لگے کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی۔ پھر حضرت عثمانؓ فرمانے لگے کیا میں اپنے کارندوں سے کہوں کہ آپ کو کچھ عطا یا لا کر دے دیں تا کہ آپ کام میں لا دیں؟ کہنے لگے مجھ کو ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ چلو آپ کے بچوں کے کام آ جائیں گے۔ عرض کرنے لگے کہ امیر المومنین کیا آپ کو میری بچیوں کے متعلق احتیاج وفقر کا اندیشہ ہے؟ حالانکہ میں نے سب کو کہا ہوا ہے کہ رات کو سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں۔ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو رات کو بلا ناغہ سورۂ واقعہ پڑھتا ہے۔ اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہیں آتی۔ (ابن عساکر)

وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۞

قیامت کے دن لوگ تین حصوں میں بٹ جائیں گے۔ اصحاب الیمین یعنی وہ لوگ جو عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور ان کو نامہء اعمال دائیں ہاتھ میں مل چکے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو حضرت آدم کی دائیں پسلی سے پیدا ہوئے تھے۔ اصحاب الشمال یعنی وہ لوگ جو عرش کے بائیں جانب ہوں گے اور یہ کافر لوگ ہوں گے جن کے نامہ اعمال ان کے بائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور یہ وہی لوگ ہوں گے جو حضرت آدمؑ کے بائیں جانب سے پیدا ہوئے تھے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت تک آنے والے اہل جنت کی ارواح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کے دائیں جانب سے پیدا فرمائیں اور حضرت آدم سے فرمایا اپنی دائیں جانب کو دیکھو۔ جب حضرت آدمؑ نے دیکھا تو یہ روحیں کیڑوں کی طرح رینگ رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "خلقتھم للجنة

ولا ابالی''

یعنی ان سب کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں ہے کہ یہ کس ملک کے رہنے والے ہیں، کون سی بولی بولنے والے ہیں؟ ان کی رنگتیں کیسی ہیں؟ کس خاندان اور حسب نسب سے ان کا تعلق ہے؟ پھر حضرت آدم کے بائیں جانب سے اہل جہنم کی روحوں کو پیدا فرمایا اور حضرت آدم کو کہا کہ بائیں جانب کو دیکھو۔ جب حضرت آدم نے دیکھا تو اہل جہنم کی روحیں زمین پر رینگ رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''خلقتھم للنار ولا ابالی'' ان سب کو میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ اہل جنت کو دیکھ کر تو حضرت آدمؑ خوش ہو گئے تھے۔ اب کی بار اہل جہنم کو دیکھ کر رنجیدہ ہو گئے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ۝ یہ تیسرا فریق ہے۔ یہ سبقت کرنے والے لوگ ہیں۔ ای السابقون الی ظل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سایہ عاطفت کی طرف آگے بڑھنے والے لوگ ہیں ان سے مراد انبیاء، شہداء اور صالحین ہیں۔

ثُلَّةٌ مِّنَ

بہت سے پہلوں میں سے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

ہوں گے ○ اور بہت سے پچھلوں میں سے ○ اور بائیں والے کیسے برے ہیں بائیں والے ○

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا

وہ لوؤں اور کھولتے پانی میں ہوں گے ○ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ○ جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ راحت بخش ○ بے شک وہ

قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا

اس سے پہلے خوش حال تھے ○ اور بڑے گناہ (شرک) پر اصرار کیا کرتے تھے ○ اور کہا

يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے ○ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ○

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾

کہہ دو بے شک پہلے بھی اور پچھلے بھی ○ ایک معین تاریخ کے وقت پر جمع کئے جاویں گے ○

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُوْنَ

پھر بے شک تمہیں اے گمراہو جھٹلانے والو ○ البتہ تھوہر کا درخت کھانا ہوگا ○ پھر اس سے پیٹ

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾

بھرنے ہوں گے ○ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا ○ پھر پینا ہوگا پیاسے اونٹوں کا سا پینا ○

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی ○ ہم نے ہی تمہیں پیدا کیا ہے پس کیوں تم تصدیق نہیں کرتے ○ بھلا دیکھو تو (منی) جو تم ٹپکاتے ہو ○

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ

کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں ○ ہم نے ہی تمہارے درمیان موت مقرر کر دی ہے اور ہم

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ

عاجز نہیں ہیں ○ اس بات سے کہ ہم تم جیسے لوگ بدل لائیں اور تمہیں ایسی صورت میں بنا کھڑا کریں جو تم نہیں جانتے ○ اور تم

عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝٦٣ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ

پہلی پیدائش کو جان چکے ہو پھر کیوں تم غور نہیں کرتے○ بھلا دیکھو جو کچھ تم بولتے ہو○ کیا تم اسے اگاتے ہو

اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝٦٤ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝٦٥ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝٦٦

یا ہم اگانے والے ہیں○ اگر ہم چاہیں تو اسے چورا چورا کر دیں پھر تم تعجب کرتے رہ جاؤ○ کہ بے شک ہم پر تو تاوان پڑ گیا○

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝٦٧ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝٦٨ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ

بلکہ ہم بے نصیب ہو گئے○ بھلا دیکھو تو سہی وہ پانی جو تم پیتے ہو○ کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے

الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝٦٩ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٠

یا ہم اتارنے والے ہیں○ اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پس کیوں تم شکر نہیں کرتے○

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۝٧١ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝٧٢

بھلا دیکھو تو سہی وہ آگ جو تم سلگاتے ہو○ کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں○

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝٧٣ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝٧٤ ع

ہم نے اسے یادگار اور مسافروں کے لئے فائدہ کی چیز بنا دیا ہے○ پس اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو بڑا عظمت والا ہے○

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝٧٥ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝٧٦ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ

پھر میں تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھاتا ہوں○ اور بے شک اگر سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے○ کہ بے شک یہ قرآن

كَرِيْمٌ ۝٧٧ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝٧٨ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝٧٩ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٠

بڑی شان والا ہے○ ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے○ جسے بغیر پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا○ پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے○

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝٨١ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝٨٢ فَلَوْلَآ

سو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو○ اور اپنا حصہ تم یہی لیتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو○ پھر کس لئے روح کو

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝٨٣ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝٨٤ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا

روک نہیں لیتے جبکہ وہ گلے تک آجاتی ہے○ اور تم اس وقت دیکھا کرتے ہو○ اور تم سے زیادہ ہم اس کے قریب ہوتے ہیں لیکن تم

تُبْصِرُوْنَ ۝٨٥ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝٨٦ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٨٧

نہیں دیکھتے○ پس اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے○ تو تم اس روح کو کیوں نہیں لوٹا دیتے اگر تم سچے ہو○

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ

پھر (جب قیامت آئے گی) اگر وہ مقربین میں سے ہے ۝ تو (اس کے لئے) راحت اور خوشبو میں اور عیش کے باغ ہیں ۝ اور

اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ

اگر وہ داہنے والوں میں سے ہے ۝ تو اے شخص تو جو داہنے والوں میں سے ہے تجھ پر سلام ہو ۝ اور

اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾

اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے ۝ تو کھولتا ہوا پانی مہمانی ہے ۝ اور دوزخ میں داخل ہونا ہے ۝

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

بے شک یہ تحقیقی یقینی بات ہے ۝ پس اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو بڑا عظمت والا ہے ۝

ع ۲۲ / ۱۶

رکوعاتہا ٤ ﴿٥٧ سُوۡرَةُ الۡحَدِيۡدِ مَدَنِيَّةٌ ٩٤﴾ آیاتہا ٢٩

سورۂ حدید مدنی ہے اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ
اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی
وَالۡاَرۡضِ‌ ۚ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَ
بادشاہت اسی کے لئے ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور
الظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ‌ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
ظاہر اور پوشیدہ ہے اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور
وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ‌ؕ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ
زمین کو چھ دن میں بنایا پھر وہ عرش پر قائم ہوا وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے
وَمَا يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَمَا يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعۡرُجُ فِيۡهَا‌ؕ وَهُوَ مَعَكُمۡ
اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں اوپر چڑھتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے
اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ
جہاں کہیں تم ہو اور اللہ اس کو جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کے لئے ہے
وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵﴾ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ‌ؕ
اور سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے
وَهُوَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاَنۡفِقُوۡا مِمَّا
اور وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس میں سے خرچ کرو
جَعَلَكُمۡ مُّسۡتَخۡلَفِيۡنَ فِيۡهِ‌ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَاَنۡفَقُوۡا لَهُمۡ اَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿۷﴾
جس میں اس نے تمہیں پہلوں کا جانشین بنایا ہے پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ
اور تمہیں کیا ہوا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور رسول تمہیں تمہارے رب پر ایمان لانے کے لئے بلا رہا ہے اور تم سے
أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۞ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ
عہد بھی لے چکا ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو○ وہی ہے جو اپنے بندے پر کھلی آیتیں نازل کر رہا ہے
بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۞
تا کہ تمہیں اندھیروں میں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے○
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا
اور تمہیں کیا ہو گیا جو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کا ورثہ تو اللہ ہی کے لئے ہے تم
يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
میں سے اور کوئی اس کے برابر ہو نہیں سکتا جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا یہ ہیں کہ اللہ کے نزدیک جن کا بڑا درجہ ہے
مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
ان لوگوں پر جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور اللہ نے ہر ایک سے نیک جزا کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۞
کاموں سے خبردار ہے○

ع

افاداتِ محمود:

سورۂ حدید کی ابتدائی آیات میں اثبات الوہیت پر دلائل ہیں۔ آگے پھر اثبات رسالت و ترغیب الی الایمان ہے۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ الخ

فتح سے مراد یا تو فتح مکہ ہے یا صلح حدیبیہ ہے اور مقصد یہ ہے کہ جن صحابہ کرامؓ نے صلح حدیبیہ سے قبل اپنی جانوں اور مالوں سے گلستانِ اسلام کی آبیاری فرمائی ہے، وہ اور بعد والے برابر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس وقت مسلمان ہر اعتبار سے کمزور تھے۔ اس وقت کی قربانی کی نوعیت اور ہے۔ وہ قربانی نہایت ہی تنگ دستی میں کی گئی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ نصیب فرمایا۔ مالی اعتبار سے بھی لوگوں کی پوزیشن مضبوط ہو گئی تھی، لہٰذا دونوں صورتوں میں بڑا فرق ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ
ایسا کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر وہ اس کو اس کے لئے دگنا کر دے اور

لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ
اس کے لئے عمدہ بدلہ ہے○ جس دن آپ ایماندار مردوں اور عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے سامنے

اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہوگا تمہیں آج ایسے باغوں کی خوشخبری ہے کہ ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ

فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ
رہیں گے یہی وہ بڑی کامیابی ہے○ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ان سے کہیں گے جو

اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا
ایمان لائے ہیں کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی لے لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر روشنی

نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ
تلاش کرو پس ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر تو رحمت ہوگی اور اس کے

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ
باہر کی طرف عذاب ہوگا○ وہ انہیں پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے

فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ
اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور راہ دیکھتے اور شک کرتے رہے اور تمہیں آرزوؤں نے دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم

اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ
آپہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں شیطان نے دھوکہ دیا○ پس آج نہ تم سے کوئی تاوان لیا جائے گا اور نہ ان سے جنہوں نے

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ
انکار کیا تھا تمہارا سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور بہت ہی بری جگہ ہے○ کیا ایمان والوں کے لئے

اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ لَا یَكُوْنُوْا
اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی نصیحت اور جو دین حق نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح

كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ
نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب (آسمانی) ملی تھی پھران پر مدت لمبی ہوگئی تو ان کے دل سخت ہو گئے
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝١٦ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا
اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۝ اور جان لو کہ اللہ ہی زمین کو اس کے مرنے پیچھے زندہ کرتا ہے ہم نے تو تمہارے لئے
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝١٧ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ
کھول کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں تا کہ تم سمجھو۝ بے شک خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو
قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝١٨ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اچھا قرض دیا ان کے لئے دگنا کیا جائے گا اور انہیں عمدہ بدلہ ملے گا۝ اور جو لوگ اللہ اور
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ
اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٩ ع ١٨
ان کا اجر اور ان کی روشنی ملے گی اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں۝

افاداتِ محمود:

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ الخ

قیامت کے دن جب لوگوں سے کہا جائے گا کہ پل صراط پر چڑھ جاؤ تو ایمان والوں کے ساتھ ایمان کی ایک خاص روشنی ہوگی اور امتِ محمدیہ کے مسلمانوں کی روشنی دیگر مسلم امتوں سے زیادہ اُجلی اور تیز ہوگی۔ منافقین بھی مسلمانوں کے ایمان کی روشنی میں چلیں گے۔ جیسے جیسے مسلمان آگے نکلیں گے تو منافق اندھیرے میں رہ جائیں گے۔ مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہم بھی دنیا میں تمھارے ساتھ تھے۔ ذرا ٹھہر جاؤ کہ ہم بھی تمھاری روشنی سے مستفید ہو سکیں، لیکن جواب ملے گا کہ پیچھے کی طرف پلٹ کر روشنی تلاش کرو۔ جیسے ہی پیچھے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی اور پھر مسلمانوں کے گزرنے کے بعد یہ لوگ کٹ کٹ کر جہنم کی تہہ میں پہنچ جائیں گے۔ **اعاذ نا اللہ منھا**

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ

جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زیبائش اور ایک دوسرے پر آپس میں فخر کرنا اور ایک دوسرے پر

فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ

مال اور اولاد میں زیادتی چاہنا ہے جیسے بارش کی حالت کہ اس کی سبزی نے کسانوں کو خوش کر دیا پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تو اسے

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

زرد شدہ دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى

اور اس کی خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے اسباب کے اور کیا ہے○ اپنے رب کی

مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ

مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے ان کے لئے تیار کی گئی ہے

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے

الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ

فضل والا ہے○ جو کوئی مصیبت زمین پر یا خود تم پر پڑتی ہے وہ اس سے پیشتر کہ ہم اسے

كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا

پیدا کریں کتاب میں لکھی ہوتی ہے بے شک یہ اللہ کے نزدیک آسان بات ہے○ تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے

فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ

اس پر رنج نہ کرو اور جو تمہیں دے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا○ جو خود بھی

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ بھی بے پروا خوبیوں والا ہے○

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ

البتہ ہم نے اپنے رسولوں کو نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ہمراہ ہم نے کتاب اور ترازو ئے (عدل) بھی بھیجی تاکہ لوگ

النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ
انصاف کو قائم رکھیں اور ہم نے لوہا بھی اتارا جس میں سخت جنگ کے سامان اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں اور تاکہ اللہ
اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ ع
معلوم کرے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی غائبانہ مدد کرتا ہے بے شک اللہ بڑا زور آور اور غالب ہے ○

افاداتِ محمود:

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ الخ

اپنی قدرت سے زمین میں لوہے کی کانیں بنائیں۔ اس لوہے سے آج ہزاروں چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ یہ بلڈنگوں میں استعمال ہوتا ہے۔ برتن، اسلحہ اور گاڑیاں وغیرہ بے شمار چیزیں ہیں جن سے انسان کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

اور ہم نے نوح

نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ

اور ابراہیم کو بھیجا تھا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی تھی پس بعض تو ان میں راہ راست پر رہے

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى

اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں۝ پھر ان کے بعد ہم نے اپنے اور رسول بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو

ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً

بعد میں بھیجا اور اسے ہم نے انجیل دی اور اس کے ماننے والوں کے دلوں میں ہم نے نرمی اور

وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ِۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ

مہربانی رکھ دی اور ترک دنیا جو انہوں نے خود ایجاد کی ہم نے وہ ان پر فرض نہیں کی تھی مگر انہوں نے رضائے الٰہی

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا پس اسے نباہ نہ سکے جیسا نباہنا چاہئے تھا تو ہم نے انہیں جو ان میں سے ایمان لائے ان کا اجر دے دیا

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ

اور بہت سے تو ان میں سے بدکار ہی ہیں۝ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ

وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا کہ تم اس کے ذریعہ سے چلو اور تمہیں معاف کردے گا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ

اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۝ تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ (مسلمان) اللہ کے فضل میں سے

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتے اور یہ کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑا فضل

الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

کرنے والا ہے۝

رکوعاتہا ۳ — سورۃ المجادلۃ مدنیۃ ۱۰۵ (۵۸) — آیاتہا ۲۲

آیتیں ۲۲ — سورۂ مجادلہ مدنی ہے — رکوع ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی تھی اور اللہ کی جناب میں شکایت کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

گفتگو سن رہا تھا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا دیکھنے والا ہے۝ جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ

ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے اور بیشک انہوں نے ایک بیہودہ اور جھوٹی بات منہ سے نکالی ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا

اور بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۝ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اس کہی ہوئی بات سے پھرنا چاہیں

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③

تو ایک غلام ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے آزاد کریں یہ اس لئے کہ اس سے تمہیں نصیحت ہو اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کی خبر رکھتا ہے۝

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ

پس جو شخص نہ پائے تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو چھوئیں پس جو کوئی

يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

ایسا نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں

اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا

اور منکروں کے لئے دردناک عذاب ہے۝ بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کئے جائیں گے جس طرح

كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ

ذلیل کئے گئے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اور ہم نے تو صاف صاف آیتیں نازل کر دی ہیں اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۝ جس دن

يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اَحۡصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوۡهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

ان سب کو اللہ قبروں سے اٹھائے گا پھران کو بتائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے جس کو اللہ نے یاد رکھا ہے اور وہ بھول گئے ہیں اور اللہ کے سامنے

شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَا يَكُوۡنُ

ہر چیز موجود ہے ۝ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (یہاں تک) کہ جو کوئی

مِنۡ نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَلَا خَمۡسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَلَاۤ اَدۡنٰى مِنۡ

مشورہ تین آدمیوں میں ہوتا ہے تو وہ چوتھا ہوتا ہے اور جو پانچ میں ہوتا ہے تو وہ چھٹا ہوتا ہے اور خواہ اس سے کم کی

ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ اَيۡنَ مَا كَانُوۡا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ

سرگوشی ہو یا زیادہ کی مگر وہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر انہیں قیامت کے دن بتائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نُهُوۡا عَنِ النَّجۡوٰى ثُمَّ

بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۝ کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جو سرگوشی کرنے سے روکے گئے تھے پھر

يَعُوۡدُوۡنَ لِمَا نُهُوۡا عَنۡهُ وَيَتَنٰجَوۡنَ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِيَتِ الرَّسُوۡلِ وَ

وہ اسی بات کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں روکا گیا تھا اور گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی کرتے ہیں اور جب وہ آپ کے پاس

اِذَا جَآءُوۡكَ حَيَّوۡكَ بِمَا لَمۡ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوۡلُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ لَوۡلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ

آتے ہیں تو آپ کو ایسے لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے آپکو سلام نہیں دیا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ اس پر کیوں عذاب نہیں دیتا

بِمَا نَقُوۡلُ ؕ حَسۡبُهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

جو ہم کہہ رہے ہیں ان کے لئے دوزخ کافی ہے وہ اس میں داخل ہونگے پس وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے ۝ اے ایمان والو

اِذَا تَنَاجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِيَتِ الرَّسُوۡلِ وَتَنَاجَوۡا

جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور نیکی

بِالۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝ اِنَّمَا النَّجۡوٰى مِنَ الشَّيۡطٰنِ

اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تم جمع کئے جاؤ گے ۝ (یہ) سرگوشی تو صرف شیطانی بات ہے

لِيَحۡزُنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَيۡسَ بِضَآرِّهِمۡ شَيۡـئًا اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ

تاکہ ایمان داروں کو غمناک کردے حالانکہ بغیر حکم اللہ کے کچھ بھی ضرر نہیں دے سکتی اور ایمان والے تو اللہ ہی پر

الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

بھروسہ رکھتے ہیں○ اے ایمان والو جب تمہیں مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو کھل کر بیٹھو

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ

اللہ تمہیں فراخی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ تم میں سے اللہ ایمان داروں کے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اوران کے جنہیں علم دیا گیا ہے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے○ اے ایمان والو

اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ

جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ

وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

پاکیزہ بات ہے پس اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے○ کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ

نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

دینے سے ڈر گئے پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف بھی کر دیا تو (بس) نماز ادا کرو اور

الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑬ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ع

زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے○ کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے

تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ

اس قوم سے دوستی رکھی ہے جن پر اللہ کا غضب ہے نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹ پر

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ⑭ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑮

قسمیں کھاتے ہیں○ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ بہت ہی برا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں○

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑯ لَنْ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے پس وہ (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں تو ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے○ اللہ کے

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ

مقابلہ میں نہ تو ان کے مال ہی کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد کچھ کام آئے گی یہ دوزخی لوگ ہیں وہ

فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ

اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں○ جس دن اللہ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے جیسی کہ تمہارے سامنے کھاتے ہیں

وَيَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم رستے پر ہیں خبردار بیشک وہی جھوٹے ہیں○ ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۱۹﴾

پس اس نے انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہی شیطان کا گروہ ہے خبردار بیشک شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے○

اِنَّ الَّذِينَ يُحَآدُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّينَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ

بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہی لوگ ذلیلوں میں ہیں○ اللہ نے لکھ دیا ہے کہ

اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے بیشک اللہ زورآور زبردست ہے○ آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے

الْاٰخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَلَوْ كَانُوٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ

دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا

اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِى قُلُوبِهِمُ الْاِيمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ

بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے

مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ

قوت دی ہے اور وہ انہیں بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۲﴾ ع

راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہی اللہ کا گروہ ہے خبردار بیشک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

اسلام سے قبل عربوں میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یہ کہہ دیتا ''انت علی کظھر امی'' یعنی تو میرے لیے میری ماں کی مانند ہے۔ تو وہ عورت ہمیشہ کے لیے شوہر پر حرام سمجھی جاتی۔ اسلام میں اس کے متعلق ابھی کوئی ہدایت یا ضابطہ نہیں آیا تھا کہ حضرت اوس بن صامتؓ نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو یہی الفاظ کہہ

دیے۔ صحابی بھی بزرگ ہیں اور بیوی بھی بوڑھی ہیں۔ حضرت خولہ کو اس بات کا بڑا غم ہوا کہ اب اس بڑھاپے میں میں کہاں جاؤں گی؟ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور مسلسل شکایت کرتی رہیں۔ اپنا بڑھاپا اور اپنی بے کسی، عجز وانکساری کا اظہار کرتی رہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نقل فرماتی ہیں کہ خولہ کہنے لگی:

یا رسول اللہ اکل مالی وافنٰی شبابی ونثر له بطنی حتّٰی اذا کبرت سنی وانقطع ولدی ظاهر منی (ابن کثیر)

یارسول اللہ میرے پاس جو مال تھا وہ میرے میاں کے ہاں خرچ ہوگیا اور میری جوانی بھی اس کے پاس ختم ہوگئی اور اس کے ہاں میری اولاد ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ جب میں عمر رسیدہ ہوگئی اور (سن یاس کو پہنچ کر) لاولد ہوگئی تو اس نے مجھ سے ظہار کرلیا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابھی وہ مجلس سے اٹھی بھی نہ تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مجادلہ کی یہ چند آیتیں نازل فرمائیں جن میں ظہار کے کفارے کا بیان ہے کہ ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ غلام کو آزاد کیا جائے یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے جائیں یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ یاد رہے کہ یہ صرف ظہار کا کفارہ ہے۔ طلاق کے احکام اور ہیں، وہاں کفارہ نہیں ہوتا، بلکہ طلاق کی نوعیت کا جائزہ لیا جائے گا کہ رجعی ہے، بائنہ ہے یا مغلظہ ہے۔ پھر احکام صادر فرمائے جائیں گے۔

مسند احمد میں حضرت سلمۃ ابن صخر انصاریؓ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی بیوی سے ظہار کرلیا اور پھر اس سے مباشرت کرلی۔ صبح مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ حضورؐ کے پاس چلو تاکہ میں حضورؐ سے اپنی اس غلطی کے متعلق پوچھ سکوں تو لوگوں نے میرے ساتھ جانے سے انکار کردیا اور کہنے لگے کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری قوم کے متعلق کوئی ایسا حکم نازل ہو کہ پوری قوم کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ لہٰذا تو اکیلا ہی چلا جا ہم ساتھ نہیں جاسکتے۔ تو میں اکیلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپؐ سے کہہ سنایا۔ آپؐ نے بار بار پوچھا کہ کیا واقعی تو نے یہ غلطی کی ہے؟ میں نے اعتراف جرم کرتے ہوئے عرض کی کہ ہاں جی مجھ سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ لہٰذا جو اللہ کا حکم ہو وہ میرے متعلق نافذ فرمایئے۔ میں اس پر صبر کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا غلام آزاد کر۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا کر کہا کہ میں سوائے اپنی گردن کے اور کسی گردن کا مالک نہیں ہوں۔ پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور روزوں ہی کی وجہ سے تو اس معاملے میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر صدقہ کر۔ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے ہم نے رات اس حال میں گزاری ہے کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بنی زریق میں جو صاحب استطاعت و ثروت لوگ ہیں ان کے ہاں چلا جا اور اُن سے کہہ دیں کہ آپ کو صدقات دے دیں ان میں سے کچھ تو ساٹھ

مسکینوں کو دے دینا اور باقی اپنے اہل وعیال پر خرچ کر دینا۔ میں جب اپنی قوم کی طرف لوٹا تو میں نے اُن سے کہا کہ تم لوگوں نے تو مجھے تنگی میں ڈال دیا تھا لیکن میں نے اللہ کے رسول کے ہاں بڑی وسعت پائی ہے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تم لوگ اپنے صدقات مجھے دے دو تو انہوں نے اپنے صدقات مجھے دے دیے۔ واللہ اعلم (ابوداؤد وابن ماجۃ)

اٰیَاتُهَا ۲۴ (۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) رُكُوْعَاتُهَا ۳

آیتیں ۲۴ سورت حشر مدنی ہے رکوع ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ

جو مخلوقات آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے○ وہی ہے جس نے

اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلا لشکر جمع کرنے کے وقت نکال دیا حالانکہ تمہیں ان کے

يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

نکلنے کا گمان بھی نہ تھا اور وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے پھر اللہ کا عذاب ان پر وہاں سے آیا کہ جہاں ان کو

يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي

گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی کہ اپنے گھروں کو اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے آپ

الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ

اجاڑنے لگے پس اے آنکھوں والوں عبرت حاصل کرو○ اور اگر اللہ نے ان کے لئے دیس نکالا نہ لکھ دیا ہوتا تو انہیں دنیا ہی میں

فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ

سزا دیتا اور آخرت میں تو ان کے لئے آگ کا عذاب ہے○ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی

وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے○ مسلمانوں تم نے جو کھجور کا پیڑ کاٹ ڈالا یا اس کو اس کی

قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي

جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا اور تاکہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے○ اور جو کچھ اللہ نے اپنے

رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ

رسول کو ان سے مفت دلا دیا سو تم نے اس پر گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے

رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

رسولوں کو غالب کر دیتا ہے جس پر چاہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ جو مال اللہ نے اپنے رسول کو

مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

دیہات والوں سے مفت دلایا سو وہ اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور

السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ

مسافروں کے لئے ہے تا کہ وہ تمہارے دولتمندوں میں نہ پھرتا رہے اور جو کچھ تمہیں رسول دے

فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ لِلْفُقَرَآءِ

اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○ وہ مال

الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ

وطن چھوڑنے والے مفلسوں کے لئے بھی ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل ہے

وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ

اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی سچے (مسلمان) ہیں ○ اور وہ (مال)

تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ

ان کے لئے بھی ہے کہ جنہوں نے ان سے پہلے (مدینہ میں) گھر اور ایمان حاصل کر رکھا ہے جو ان کے پاس وطن چھوڑ کر آتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ

اور اپنے سینوں میں اس کی نسبت کوئی خلش نہیں پاتے جو مہاجرین کو دیا جائے اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہو

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا جائے پس وہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور ان کے لئے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اور)

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا

دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں

غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا

ایمانداروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○ کیا آپ نے منافقوں کو نہیں دیکھا

يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ

جو اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اہل کتاب کے اگر تم نکالے گئے تو ضرور

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَ

ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور

اللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ⑪ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا

اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ سراسر جھوٹے ہیں○ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی

يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ⑫ لَأَنْتُمْ

مدد بھی نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کریں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کو مدد نہ دی جائے گی○ البتہ تمہارا

أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ⑬ لَا

خوف ان کے دلوں میں اللہ (کے خوف) سے زیادہ ہے یہ اس لئے کہ وہ لوگ سمجھتے نہیں○ وہ

يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ

تم سے سب مل کر بھی نہیں لڑ سکتے مگر محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں ان کی لڑائی تو آپس میں

شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ⑭

سخت ہے آپ ان کو متفق سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لئے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے○

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑮

ان کا حال تو پہلوں جیسا ہے کہ جنہوں نے ابھی کام کی سزا پائی ہے اور ان کے لئے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے○

كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ

(اور) مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ آدمی سے کہتا ہے کہ تو منکر ہو جا پھر جب وہ منکر ہو جاتا ہے تو کہتا ہے بیشک میں تم سے بری ہوں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ⑯ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا

کیونکہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے○ پس ان دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ دونوں دوزخ میں ہونگے اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ⑰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ ع

اور ظالموں کی یہی سزا ہے○ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا

لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا
آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ اور ان کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کو
اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ⑲ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
بھلا دیا پھر اللہ نے بھی ان کو (ایسا کر دیا) کہ وہ اپنے آپ ہی کو بھول گئے یہی لوگ نافرمان ہیں ○ دوزخی اور جنتی برابر
وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ⑳ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى
نہیں ہوسکتے جنتی ہی بامراد ہیں ○ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر
جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
نازل کرتے تو آپ اسے دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے جھک کر پھٹ جاتا اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ㉑ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ
بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں ○ وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں سب چھپی اور کھلی
وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ㉒ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
باتوں کا جاننے والا ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○ وہی اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
پاک ذات سلامتی دینے والا امن دینے والا نگہبان زبردست خرابی کا درست کرنیوالا بڑی عظمت والا ہے اللہ پاک ہے
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ㉓ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ
اس سے جو اس کے شریک ٹھہراتے ہیں ○ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا ٹھیک بنانے والا صورت دینے والا اسی کے اچھے اچھے نام ہیں سب چیزیں
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ㉔
اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ○

ع ۳

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے قریب ہی بنونضیر یہودی آباد تھے۔ ان کا مسلمانوں کے ساتھ غیر جانبدار رہنے کا معاہدہ ہوا کہ نہ ہم آپ لوگوں کا ساتھ دیں گے اور نہ ہی آپ لوگوں کے خلاف لڑیں گے، لیکن ان لوگوں نے عہد شکنی کرتے ہوئے مسلمانوں کو کئی اطراف سے نقصان پہنچانے

کی کوشش کی جس کے سبب غزوہ بنی نضیر وقوع پذیر ہوا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی عامر کا ایک شخص ابو ابرا آیا تو حضورؐ نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے نہ تو اسلام قبول کیا اور نہ ہی رد کیا، لیکن حضورؐ سے کہا کہ اگر آپ چند باخبر اور سمجھدار آدمی میرے ساتھ بھیج دیں تو امید ہے کہ ان کی محنت سے ہماری قوم میں اسلام پھیل جائے گا اور لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ حضورؐ نے ستر صحابہ کرام، جو کہ قراء تھے، ان کے ساتھ بھیج دیے اور قبیلہ کے رئیس عامر بن طفیل کے نام خط بھی ارسال فرمایا۔ یہ حضرات جب بیر معونہ کے مقام پر پہنچے تو جو حامل خط تھا سب سے پہلے اس کو شہید کیا گیا اور پھر ان لوگوں نے بنی عامر سے مدد مانگی کہ ہم ان تمام صحابہ کرامؓ کو شہید کرنا چاہتے ہیں۔ آپ لوگ مدد کریں، لیکن بنو عامر نے کہا کہ ہمارے چچا ابو ابراء نے چونکہ ان کو پناہ دی ہے، لہٰذا ہم ان کو ضائع کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ پھر ان لوگوں نے دیگر قبائل رعل اور ذکوان وغیرہ سے مدد مانگی اور ان سب نے مل کر سوائے چند ایک کے باقی تمام صحابہ کرامؓ کو شہید کر دیا۔ زندہ بچ کر جانے والے ایک حضرت عمرو بن اُمَیّہ ضمریؓ تھے اور دوسرے حضرت منذر تھے۔ حضرت منذر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے اور حضرت عمروؓ جب واپس مدینہ منورہ جانے لگے تو بنی عامر کے دو مشرک بھی ساتھ ہو گئے۔ راستہ میں حضرت عمرو نے ان کو قتل کر دیا اور مدینہ پہنچ کر حضورؐ کو تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ بنی عامر کے ساتھ چونکہ ہمارا عہد و پیمان تھا، لہٰذا ان دو مقتولین کی دیت ہمیں دینی پڑے گی۔ حضورؐ کو صحابہ کی شہادت کا بے حد غم ہوا۔ پورا ایک ماہ آپؐ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے رعل و ذکوان وغیرہ کے لیے بددعا کرتے رہے۔ (بخاری) ادھر بنو عامر اور بنو نضیر بھی آپس میں ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیت کی رقم میں حلفیانہ حصہ دلوانے کی غرض سے بنی نضیر کے ہاں تشریف لے گئے۔ بظاہر تو وہ بڑے خندہ پیشانی سے پیش آئے، لیکن آپس میں مشورہ کیا کہ یہ وقت سب سے بہتر ہے کہ کوئی شخص اوپر سے جا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر چکی کا پاٹ یا کوئی وزنی پتھر گرا دے تاکہ یہ قصہ ہی ختم ہو جائے (العیاذ باللہ) ایک بدبخت اس کام کے لیے تیار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دی۔ آپ وہاں سے اٹھ کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور صحابہ کرامؓ کو بنو نضیر پر حملہ کی تیاری کا حکم دے دیا۔ بنو نضیر کو جب معلوم ہوا تو قلعوں میں محصور ہو گئے، لیکن صحابہ کرام نے ان کو میدان کارزار میں لانے کے لیے ان کے کچھ درخت جلائے اور کچھ باغات کو نقصان پہنچایا۔ یہودی چیخ اٹھے کہ آپ لوگ فساد فی الارض سے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ اللہ کے رسول کے قاصد ہیں۔ یہ جو کچھ کر رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کر رہے ہیں۔ یہ فساد نہیں ہے، بلکہ خدا کے باغیوں اور نافرمانوں کا یہی علاج ہے۔ چنانچہ اس منظر کو دیکھ کر یہودی اس بات پر راضی ہو گئے کہ وہ جو کچھ مال اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں سوائے اسلحہ کے وہ لے جائیں اور مدینہ کے قریب اپنے مکانات خالی کر دیں۔

چنانچہ بنو نضیر اونٹوں پر سامان لادتے رہے حتیٰ کہ غیظ و غضب میں آ کر دروازے اور کواڑ تک اُکھاڑ اُکھاڑ

کراونٹوں پر لادتے رہے۔ اس دوران عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کا پیام بھی بنونضیر کو پہنچ گیا کہ تم ڈٹے رہو، ہم تمھارا ساتھ دیں گے۔ اگر تم قتل ہو گئے تو ہم بھی تمھارے ساتھ قتل ہوں گے اور اگر تم باہر نکالے گئے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے، لیکن منافقین کے جیسے عقائد ونظریات کے سر پیر نہیں ہوتے۔ اسی طرح نہ ان کی کوئی زبان ہوتی ہے نہ عہد و پیمان۔ انھوں نے بنی نضیر کی مدد کے لیے نہ تو کوئی آدمی بھیجا، نہ ان کی مدد کی۔ ان کی رُسوائی اور ذلت وخواری کو دیکھ کر کف افسوس ملتے اور خود بھی جھوٹ اور بدعہدی کے مرتکب ہو کر رُسوا ہوتے رہے۔

بنونضیر نے مدینہ مکمل طور پر خالی کر دیا۔ بعض ملک شام چلے گئے اور بعض خیبر چلے گئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور میں خیبر والے یہودی بھی ملک شام چلے گئے۔ اسی طرح وہ مقدس زمین ان ناپاک لوگوں سے پاک ہوگئی جنہوں نے اسے ظاہری و باطنی نجاستوں سے آلودہ کر رکھا تھا۔

یہاں جو مال مسلمانوں کے ہاتھ لگا تھا وہ کسی خاص مزاحمت کے بغیر ہاتھ آیا تھا، اس لیے اس میں تصرف کا کلی اختیار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔ یہ مال فئی تھا مال غنیمت نہ تھا۔ حضورؐ نے وہ مال مہاجرین میں تقسیم فرما دیا تاکہ انصار، جو اب تک مہاجرین کی نصرت بصورتِ مال ادا کرتے رہے، ان پر بوجھ کم ہو جائے۔ اس سورت میں چونکہ پہلے دو رکوع بنی نضیر کے اسی واقعہ پر مشتمل ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت ابن عباس اس سورت کو ''سورۂ بنی نضیر'' کہا کرتے تھے۔

سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت

ترمذی شریف میں بروایت حضرت ابو ہریرہ یہ حدیث موجود ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لیتا ہے۔ وہ اگر صبح یہ عمل کرتا ہے تو صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر دن میں اس کی موت واقع ہوگئی تو شہادت کی موت نصیب ہوگی اور اگر وہ شام کو یہ عمل کرتا ہے تو صبح تک اسی طرح ہوگا۔ یعنی ستر ہزار فرشتے ساری رات اس کی مغفرت کے لیے دعاء کریں گے اور اگر اس رات کو اس کی موت واقع ہوگئی تو شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ واللہ اعلم

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ

آیتیں ۱۳ سورت ممتحنہ مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو

وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا

حالانکہ تمہارے پاس جو سچا دین آیا ہے اس کے یہ منکر ہو چکے ہیں رسول کو اور تمہیں اس بات پر نکالتے ہیں کہ تم اللہ اپنے رب پر

بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۤ تُسِرُّوْنَ

ایمان لائے ہو اگر تم جہاد کے لئے میری راہ میں اور میری رضا جوئی کے لئے نکلے ہو تو ان کو دوست نہ بناؤ تم ان کے پاس

اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ

پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم مخفی اور ظاہر کرتے ہو اور جس نے تم میں سے یہ کام کیا

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا

تو وہ سیدھے راستہ سے بہک گیا○ اگر وہ تم پر قابو پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور تم پر اپنے

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْۗءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ

ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی سے دراز کریں اور چاہتے ہیں کہ کہیں تم کافر ہو جاؤ○ نہ تمہیں تمہارے

اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ڔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ڔ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

رشتے ناطے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن نفع دیں گے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھتا ہے○

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا

بیشک تمہارے لئے ابراہیم میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں جو اس کے ہمراہ تھے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ بیشک

بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم نے تمہارا انکار کردیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ

دشمنی اور بیر ہمیشہ کے لئے ظاہر ہوگیا یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں تمہارے لئے

لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ

معافی مانگوں گا اور میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کسی بات کا مالک بھی نہیں ہوں اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف

أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝٤ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا

ہم رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے○ اے ہمارے رب ہمیں ان کا تختۂ مشق نہ بنا جو کافر ہیں اور اے ہمارے رب ہمیں معاف کر

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ

بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے○ البتہ تمہارے لئے ان میں ایک نیک نمونہ ہے اس کے لئے

يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝٦ عَسَى

جو اللہ اور قیامت کے دن کی امید رکھتا ہو اور جو کوئی منہ موڑے تو بیشک اللہ بھی بے پرواہ خوبیوں والا ہے○ شاید کہ

اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ

اللہ تم میں اور ان میں کہ جن سے تمہیں دشمنی ہے دوستی قائم کردے اور اللہ قادر ہے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝٧ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ

اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے○ اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے اور نہ

يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اس بات سے کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو بیشک اللہ انصاف کرنے

الْمُقْسِطِينَ ۝٨ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ

والوں کو پسند کرتا ہے○ تمہیں اللہ انہیں سے منع کرتا ہے کہ جو دین میں تم سے لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے

مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ

گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر (لوگوں کی) مدد بھی کی کہ ان سے دوستی کرو اور جس نے ان سے دوستی کی تو پھر وہی

هُمُ الظَّالِمُونَ ۝٩ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ

ظالم بھی ہیں○ اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کی جانچ کرلو

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ

اللہ ہی ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے پس اگر تم انہیں مومن معلوم کرو تو انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

نہ وہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں اور ان کفار کو دے دو جو کچھ انہوں نے خرچ کیا اور تم پر گناہ نہیں کہ

اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْــَٔـلُوْا

تم ان سے نکاح کرلو جب تم انہیں ان کے مہر دے دو کافر عورتوں کے ناموس کو قبضہ میں نہ رکھو اور جو تم نے ان عورتوں پر خرچ کیا تھا

مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْــَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

مانگ لو اور جو انہوں نے خرچ کیا وہ مانگ لیں اللہ کا یہی حکم ہے جو تمہارے لئے صادر فرمایا اور اللہ سب کچھ جاننے والا

حَكِيْمٌ ۝۱۰ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ

حکمت والا ہے ۝ اور اگر کوئی عورت تمہاری عورتوں میں سے کفار کے پاس نکل گئی ہے پھر تمہاری باری آجائے تو تم ان

ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا

مسلمانوں کو دے دو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں جتنا کہ انہوں نے دیا تھا اور اس اللہ سے ڈرو کہ جس پر تم ایمان لائے ہو ۝ اے

النَّبِيُّ اِذَا جَاۗءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓي اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَـيْـــًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ

نبی جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگی اور نہ چوری کریں گی

وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ

اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولاد لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان

وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ

(نطفہ شوہر سے جنی ہوئی) بنالیں اور نہ کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو ان کی بیعت قبول کرا اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگ بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۝ اے ایمان والو اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا

قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝۱۳

وہ تو آخرت سے ایسے ناامید ہوگئے کہ جیسے کافر اہل قبور سے ناامید ہوگئے ۝

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

۸ ھ میں اہل مکہ کی عہد شکنی کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کی تیاری کا پروگرام بنایا اور صحابہ کرام کو بھی تیاری کا حکم دے دیا۔ ساتھ ہی آپؐ نے دعاء فرمائی ''اللھم عم علیھم خبرنا'' اے اللہ ہماری تیاری کی خبر ان سے پوشیدہ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعاء قبول فرمائی۔ ادھر واقعہ یہ ہوا کہ جو حضرات مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما چکے تھے اور ان کے اہل وعیال میں سے کوئی نہ کوئی مکہ میں ہی رہ گیا تھا۔ اس طرح اکثر مہاجرین کے بعض عزیز واقارب مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے، لیکن قریش سے رشتہ داری کی وجہ سے عام مہاجرین اہل وعیال کے حوالہ سے چنداں فکرمند نہ ہوتے تھے، لیکن حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ایسے شخص تھے جن کا قومی و نسلی حوالے سے قریش سے کوئی تعلق نہ تھا، بلکہ وہ حضرت عثمان کے حلیف تھے۔ حضرت حاطب نے جب ہجرت فرمائی تو بچوں کے متعلق بہت پریشان تھے، لہٰذا عین اس وقت جب حضورؐ جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے، حضرت حاطب نے سوچا کہ اہل مکہ میرے اسلام و ہجرت کی وجہ سے میرے بچوں پر ظلم کے پہاڑ ڈھا رہے ہوں گے۔ کیوں نہ میں اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو جنگ کی تیاری اور حضورؐ کے پروگرام سے آگاہ کردوں۔ وہ لوگ بروئے قاعدہ ''ان الانسان عبدالاحسان'' میرے اس احسان کے عوض میرے بچوں پر ظلم نہ کریں گے۔ باقی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فتح ونصرت کے جو وعدے فرمائے ہیں وہ تو پورے ہوکر رہیں گے، خواہ اہل مکہ جنگ سے باخبر ہوں یا بے خبر۔

مکہ مکرمہ سے ایک عورت مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے پاس یہ آس لے کر آئی تھی کہ مسلمان میرے ساتھ کچھ تعاون کریں اور بحمداللہ مسلمانوں نے تعاون کیا۔ جب وہ واپس مکہ مکرمہ جانے لگی تو حضرت حاطبؓ نے خط لکھ کر اس کے حوالہ کر دیا کہ یہ خط فلاں فلاں آدمی کو دینا، لیکن زبانی اسے خط کے مضمون سے آگاہ نہیں کیا۔ جب وہ خط لے کر مدینہ سے روانہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضورؐ کو اطلاع کر دی کہ آپ کا راز فاش ہو رہا ہے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ کو فرمایا کہ جاؤ روضہ خاخ کے مقام پر وہ عورت تم لوگوں کو ملے گی۔ اس سے خط لے آنا۔ یہ حضرات گھوڑوں پر اس کے تعاقب میں چلے گئے اور بالکل اسی مقام پر اُسے پالیا جو مقام حضور نے نامزد فرمایا تھا۔ ان حضرات نے کہا کہ خط دے دو۔ پہلے تو اس نے انکار کیا، لیکن صحابہ کرامؓ نے کہا کہ اللہ کے رسول کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔ یا تو خط دے دو ورنہ ہم تیری جامہ تلاشی لیں گے۔ پھر اس نے بالوں کی چوٹی یا سرین کے نیچے سے خط نکال کر دے دیا۔ یہ حضرات خط لے کر حضورؐ کے پاس پہنچ گئے تو حضرت فاروق اعظم کی ایمانی غیرت جوش میں آ گئی۔ فرمایا حضورؐ مجھے اجازت دیجیے کہ جس شخص نے خدا اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے، میں اس منافق کی گردن ماردوں۔

حضورؐ نے فرمایا عمر جلد بازی مت کرنا۔ یہ بدری صحابی ہیں۔ حضرت حاطبؓ سے جب حضورؐ نے پوچھا کہ حاطب یہ آپ نے کیا کیا تو وہ عرض کرنے لگے ''مافعلت ذالک نفاقاً و لا ارتداداً عن دینی و لا رضابا لکفر بعد الاسلام'' نہ تو میں نے منافق ہوکر یہ کام (خط ارسال) کیا ہے نہ ہی اپنے دین سے مرتد ہوا ہوں (العیاذ باللہ) اور نہ ہی کفر کی طرف داری اور ساتھ دینے کی وجہ سے۔ پھر مذکورہ بالا تفصیل خود ہی بیان فرمائی تو حضورؐ نے فرمایا اس کو کچھ نہ کہو۔ اس نے سچ کہا ہے۔ (ابن کثیر)

سورۂ ممتحنہ کی ابتدا میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

حضرت حاطب کو ان کی غلطی پر تنبیہ کی گئی کہ جو اللہ کے دین اور اللہ کے رسول کے دشمن ہیں، ان کی طرف اس انداز میں بھی دوستی کا ہاتھ بڑھانا، گو حقیقت میں دوستی نہ ہو اور بظاہر اس میں تمھارا کوئی فائدہ بھی ہو، مگر اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہیں ہے۔ آئندہ محتاط رہنا۔

اس کے بعد آگے چند آیات میں پھر یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ تم ایسے لوگوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔ زبان، ہاتھ، قول و فعل الغرض جس طرح بھی مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچانی ممکن تھی اس میں انہوں نے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی تھی۔ نیز اگر اللہ تعالیٰ آپ کے بیوی بچوں کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کو کون روک سکتا ہے؟ اور حضورؐ کا راز فاش کرنے کی پاداش میں آخرت میں اگر سزا ہوگئی تو کیا بیوی بچے اس سزا سے بچا سکیں گے؟ آگے حضرت ابراہیمؑ کی برأت کا ذکر فرمایا کہ دیکھو جب اللہ کے پیغمبر نے بھانپ لیا کہ یہ لوگ شرک سے باز نہیں آتے تو صاف صاف اعلان فرمادیا کہ ''انا برآء منکم و مما تعبدون من دون اللہ'' یعنی میں تم سے اور تمہارے شرک سے برأت کا اعلان کرتا ہوں۔ لہٰذا ایمان والوں کو بھی یہی روش اپنانی چاہیے کفر سے مکمل برأت کا اظہار کریں اور ان سے کسی قسم کے دوستانہ تعلقات نہ رکھیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ الخ

اس آیت میں رسوم جاہلیت کی مکمل تردید ہے۔ جب عورتیں مسلمان ہوکر آتی تھیں، ان کے سامنے یہ آیت پڑھی جاتی تھی۔ کبھی خود حضورؐ یہ آیات پڑھتے اور کبھی آپؐ کی طرف سے صحابہ کرام پڑھتے اور ان خواتین اسلام سے اعتراف اور اقرار کرا لیا جاتا تھا کہ جاہلیت کی جو رسمیں اس آیت میں مذکور ہیں، وہ ان سے باز رہیں گی۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ کا بیان ہے کہ حضورؐ عورتوں سے زبانی کلامی بیعت فرماتے تھے، لیکن کبھی آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔ جب غیر محرم عورتوں سے اختلاط کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل یہ ہے جو اوپر ذکر ہوا ہے، حالانکہ آپ بالاتفاق پوری امت کے روحانی باپ ہیں، تو آج کے نام نہاد پیروں عاملوں کا کیا حشر ہوگا۔ یہ لوگ بے تکلف غیر محرم عورتوں کے ساتھ مجلس میں جاتے ہیں۔ کبھی خود ان کے ہاں ٹھہرتے ہیں۔ کبھی غیر محرم عورتوں کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق سوائے حسرت اور افسوس کے کیا کہا جائے؟ واللہ اعلم

رکوعاتہا ۲ — سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۹ (۶۱) — آیاتہا ۱۴

آیتیں ۱۴ سورت صف مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰٓاَيُّهَا

جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا

ایمان والو کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ○ اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے جو کہو

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ

اس کو کرو نہیں ○ بیشک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ

بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ

سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے ○ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ

تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ پھر گئے تو اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے اور اللہ نافرمان

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ

لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ○ اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل بیشک میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ

اللہ کا تمہاری طرف رسول ہوں تورات جو مجھ سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں

مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑥

جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا پس جب وہ واضح دلیلیں لے کر ان کے پاس آگیا تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے ○

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ

اور اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسلام کی طرف اسے بلایا جا رہا ہو اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ
ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۝ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنا نور پورا کر کے رہے گا
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ
اگرچہ کافر برا مانیں۝ وہی تو ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے
كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝
اگرچہ مشرک ناپسند کریں۝

ع

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

غزوۂ بدر کے بعد بعض مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ اگر آئندہ کوئی جنگ ہوگئی تو ہم خوب جوان مردی و پامردی کا مظاہرہ کریں گے اور بہادری کے جوہر دکھائیں گے، لیکن غزوۂ احد میں وہ معیار قائم نہ رہ سکا۔ بعض مسلمان آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر عمل کون سا ہے تو ہم پوری قوت کے ساتھ وہ عمل سرانجام دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا سورت کی ابتدائی آیات میں بتلا دیا کہ بلند بانگ دعوے کرنا اور پھر اس کے مطابق عمل نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے اعمال سے بیزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پسندیدہ ومحبوب ترین عمل بتلا ہی دیا کہ اس کے راستہ میں ایسا جہاد کیا جائے کہ صفیں سیسہ پلائی دیوار معلوم ہوتی ہوں، لیکن اب دیکھنا ہے کہ تم اس تمنا میں کس حد تک سچے ثابت ہوتے ہو؟ الغرض اللہ تعالیٰ نے ضابطہ بتلا دیا کہ ایک تو اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہیے کہ انسان کسی آزمائش میں مبتلا ہی نہ ہو کیونکہ بعد از ابتلاء معلوم نہیں کہ اس کا نتیجہ مبتلا ہونے والے کے حق میں نکلتا ہے یا خلاف نکلتا ہے؟ دوسرا یہ ہے کہ بندہ کمزور ہے۔ کسی بھی موقع پر کوئی بلند بانگ دعویٰ نہ کرے۔ اللہ رب العزت کے سامنے اپنی عاجزی و بے کسی کا اظہار کرتا رہے۔ پھر اگر اسلام کی کوئی ایسی خدمت سامنے آ جائے تو انسان پوری قوت سے وہ خدمت سرانجام دیتے ہوئے ہر فتنہ کی سرکوبی اور اسے کچلنے کے لیے تیار رہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ الخ

بنی اسرائیل نے بھی بڑے بڑے دعوے کیے تھے، لیکن جب قتال کا حکم ہوا تو انہوں نے اللہ کے نبی کے سامنے نہایت ہی بے باک ہو کر کہا تھا کہ آپ اور آپ کا رب جا کر دونوں لڑیں۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں، لہٰذا مذکورہ بالا واقعہ کی مناسبت سے بنی اسرائیل کا بھی ذکر فرما دیا۔

يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ اسْمُهٗ أَحْمَدُ الخ

ویسے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیش گوئیاں سابقہ کتب میں موجود تھیں، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آپ کے زمانے سے قریب تر ہے، لہٰذا انہوں نے آپ کا نام بھی بتلا دیا۔ احمد صیغہ اسم تفضیل ہے یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والا اور کبھی اسم مفعول کے معنی میں ہوتا ہے یعنی بہت زیادہ تعریف کیا ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرات انبیاء میں سے جتنی مدح وثنا آپ کی ہوئی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی، اتنی مدح کسی کی نہیں ہوئی۔ آپ کے دادا خواجہ عبدالمطلب نے آپ کا نام نامی ''محمد'' تجویز کیا، حالانکہ اس وقت عربوں میں ایسے نام رکھنے کا رواج بھی نہ تھا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے پوتے کے لیے ایک ایسا نام تجویز کیا ہے جو ہماری قوم کے عرف عام میں نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے میں یہ چاہتا ہوں اس پوتے کی تعریف آسمان والے بھی کریں اور زمین والے بھی کریں۔ حضور کے چچا ابو طالب کے قصیدہ کا ایک شعر یہ ہے۔

وشق له من اسمه ليجله

فذو العرش محمود و هذا محمد

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور کا نام نامی اپنے ہی نام سے الگ کر کے منتخب کیا ہے تاکہ اس کی عزت ہو، لہٰذا عرش والے کا نام محمود ہے اور یہ محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم میں دوسری جگہ آپ کا نام محمد آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ **وما محمد الا رسول۔**

دہقان قادیان مرزا قادیانی نے جہاں اپنے متعلق اور بہت سے دعوے کیے تھے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ میرے آنے سے قبل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور محمدیت تھا اور میرے آنے کے بعد حضرت کا دور احمدیت شروع ہو چکا ہے (العیاذ باللہ) اور میں ہی وہ احمد ہوں۔ یہ دعویٰ عقلی نقلی ہر لحاظ سے خرافات کی ذیل میں آتا ہے۔ اُس کے بیٹے نے ایک کتاب لکھ کر اُسے اس آیت کا مصداق بنانے کی کوشش کی، مگر ان لوگوں کے پاس سوائے لاف گزاف کے کوئی دلیل نہیں ہے۔

لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ الخ

نور سے مراد یا تو قرآن کریم ہے یا نور اسلام اور نور حق سے مراد خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس تاویل سے کم علم لوگ اپنے خیال کی حمایت میں غلط استدلال کرتے ہیں، لیکن وہ جس دعوے کو ثابت کرنا چاہتے ہیں اگر ذرا برابر دعویٰ ودلیل کے ضابطوں کے متعلق علم رکھتے تو یہ بات کبھی نہ کہتے، یہاں انبیاء کا نور کی نوع سے ہونا مراد نہیں، بلکہ نور ہونا مراد ہے۔ نور سے مراد یہ ہے کہ آپ وہ ذات ہیں جس سے کفر وشرک کے اندھیرے ختم ہو جاتے ہیں، لیکن ایسے نور کے اثبات سے انبیاء بشر ہونے یا بنی نوع انسان کی نوعیت سے الگ تھلگ نہیں ہوتے، بلکہ انسانیت کو تو انبیاء پر ہی فخر ہے۔ اگر حضرات انبیاء انسانوں ہی میں سے مبعوث نہ ہوتے تو انسانیت ادھوری

ہوتی۔ایک روایت میں ہے کہ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چند دن وحی نہ آئی تو کعب بن اشرف یہودی نے دیگر یہودیوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ روشنی بجھادی ہے جو اُس پر آسمان سے اُترتی تھی، لہٰذا اب ان کی بات پوری نہ ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر بتلا دیا کہ جیسے آفتاب و ماہتاب کی روشنی کو پھونکوں سے بجھایا نہیں جاسکتا، اسی طرح حضور کے لائے ہوئے حق کو تم مغلوب اور کمزور نہیں کر سکتے ہو۔

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ الخ

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسلام کے بالمقابل کوئی اور مذہب بالکل نہیں رہے گا یا بے دینی بالکل ختم ہو جائے گی۔

در کار خانہ قدرت کفر ناگزیر است
دوزخ کرا سوز دگر بولہب نہ باشد

جس زمانہ میں بھی اسلام کا غلبہ ہو جائے، قرآن کی آیت سچی ثابت ہو جائے گی۔بعض مفسرین کے ہاں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں تشریف لے آئیں گے تو وہ وقت مراد ہے۔جیسا کہ سورۂ نساء میں گزر چکا ہے کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس وقت ایمان نہ لائے گا۔اگر کسی درخت، ٹیلے اور پتھر کے پیچھے کوئی کافر چھپا ہوا ہوگا تو وہ اس وقت آواز دیں گے کہ یہ کافر چھپا ہوا ہے۔اس وقت صورت یہ ہوگی کہ یا تو وہ کلمہ پڑھ لے گا یا پھر اسے قتل کیا جائے گا۔چنانچہ صحیح مسلم میں ہے۔

لینزلن ابن مریم حکماً وعداً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیة الخ

بلاشبہ حضرت (عیسیٰ) ابن مریم اُتریں گے عدل کے ساتھ فیصلے کریں گے۔پس صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔خزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ

اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں

مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ

دردناک عذاب سے نجات دے○ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور تم اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے

وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ

جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ

بہشتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور پاکیزہ مکانوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں یہ بڑی

الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

کامیابی ہے○ اور دوسری بات جو تم پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے مدد ہے اور جلدی فتح اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دے○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ

اے ایمان والو اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ

أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ

اللہ کی راہ میں میرا مددگار کون ہے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں پھر ایک گروہ بنی اسرائیل کا

بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا

ایمان لایا اور ایک گروہ کافر ہو گیا پھر ہم نے ایمان داروں کو ان کے دشمنوں پر غالب کر دیا پھر تو وہی غالب

ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾

ہو کر رہے○

ع

افاداتِ محمود:

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ الخ

اس کا عطف تجارۃ پر ہے یعنی دوسری بات جو تمہیں بتلاتا ہوں جسے تم پسند کرتے ہو وہ فتح و نصرت خداوندی ہے۔ فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔ تجارۃِ جس تجارت کی ترغیب اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس سے جو مفہوم مراد ہے اس کی تفسیر خود اللہ تعالیٰ نے آگے بیان فرمائی ہے کہ ایمان باللہ والرسول اور جہاد فی سبیل اللہ بالاموال والانفس، لہٰذا جو

چیز ایمان میں رکاوٹ بنے اور جو جہاد میں رکاوٹ بنے وہ تمام موانع دور ہونے چاہئیں۔ حضرت عثمان بن مظعون نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ وہ اپنی بیوی خولہ کو طلاق دے دیں، گوشت اپنے اوپر حرام کرلیں اور اپنے آپ کو راہب بنالیں۔ رات کو بالکل نہ سوئیں۔ قیام اللیل کرتے رہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھیں۔ بعض روایات میں ہے کہ خصی ہونے کی بھی اجازت چاہی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی حکیمانہ جواب مرحمت فرمایا کہ اول تو نکاح کرنے کی کوشش وسعی کرنی چاہیے۔ کیونکہ نکاح کرنے سے آدھا ایمان محفوظ ہو جاتا ہے اور اگر نکاح کی استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے جائیں۔ ''فانہ وجاء'' یعنی روزہ کی برکت سے انسان نفسی خواہشات کی بھڑکاؤ کو کم کرسکتا ہے اور خصی ہونے کی بجائے اسلام نے یہی طریقہ بتلایا ہے اور فرمایا ''**ولا رھبانیة فی الاسلام ورھبانیة امتی الجھاد فی سبیل اللہ**'' یعنی اسلام میں رہبانیت (رائج فی اہل الکتاب) کی گنجائش نہیں ہے۔ میری امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے لیے حلال کردی ہیں، ان کو حرام مت گردانو اور میری سنت یہ ہے کہ میں سوتا بھی ہوں اور رات کا قیام بھی کرلیتا ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور بغیر روزے کے بھی رہتا ہوں، لہٰذا جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ یعنی مذکورہ امور واعمال جہاد سے روکنے والے تھے کیونکہ کمزور اور ناتواں شخص کے لیے جہاد مشکل ہے اور جہاد خیر الاعمال ہے۔ لہٰذا حضورؐ نے حضرت عثمان کو ایسے اعمال سے منع فرمایا واللہ اعلم

رُکُوعَاتُهَا ۲ ﴿۶۲ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۰﴾ اٰيَاتُهَا ۱۱

آیتیں ۱۱ سورت جمعہ مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے وہ بادشاہ پاک ذات غالب حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ

اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ اور

مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

دوسروں کے لئے بھی جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے

مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ

چاہے دے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات اٹھوائی گئی

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا گدھے کی سی مثال ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے ان لوگوں کی بہت بری مثال ہے جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ کہہ دو اے لوگو جو

هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

یہودی ہو اگر تم خیال کرتے ہو کہ تم ہی اللہ کے دوست ہو سوائے دوسرے لوگوں کے تو موت کی آرزو کرو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ

تم سچے ہو۔ اور وہ لوگ اس کی کبھی بھی تمنا نہ کریں گے بسبب ان (عملوں) کے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور اللہ

عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ ⑦ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهٗ مُلٰقِيكُمْ

ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ کہہ دو بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تو ضرور تمہیں ملنے والی ہے

ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ⑧ ع

پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر چھپی اور کھلی بات کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے ○

افاداتِ محمود:

اسلام سے قبل جہالت کے زمانہ میں جمعہ کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔ اسلام کے بعد اس کا نام یوم الجمعۃ رکھا گیا کیونکہ اس میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

جمعہ کے فضائل

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غسل کر کے جمعہ کی نماز کو چلے تو ایک قدم پر ۲۰ بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جب واپس ہوتا ہے تو اس کو دو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

(۲) ایک روایت میں ہے کہ ایک ایک قدم پر ایک سال کے قیام اور ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

(۳) مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنوں سے افضل دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، کیونکہ اسی دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی تھی۔ اسی دن وہ جنت میں داخل کیے گئے تھے اور اسی دن جنت سے باہر کیے گئے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔

(۴) مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور جنت میں داخل ہوتے وقت سب سے پہلے ہوں گے۔ البتہ اتنی بات ہے کہ تمام امتوں کو ہم سے پہلے کتابیں دی گئیں اور ہم کو کتاب سب سے بعد میں ملی ہے اور جمعہ کے دن میں یہود کل ہمارے پیروکار ہوں گے اور نصاریٰ پرسوں۔ چونکہ حضورؐ نے یہ ارشاد جمعہ کے دن فرمایا تو مقصد یہ ہوا کہ ہم آج جمعہ کو عبادت کا اہتمام کر رہے ہیں، یہودی آئندہ کل بروز ہفتہ اہتمام کریں گے اور نصاریٰ پرسوں بروزِ اتوار اہتمام کریں گے۔

(۵) مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کے انتخاب سے یہود و نصاریٰ کو غافل کیے رکھا۔ پس یہود نے عبادت کے لیے ہفتے

کا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن منتخب کیا، لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو منتخب کرنے کی ہدایت و توفیق نصیب فرمائی۔ اس معاملہ میں یہود و نصاریٰ ہمارے تابع ہیں۔

(۶) ایک روایت میں ہے کہ فرشتے جمعہ کے دن رجسٹر لے کر مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں ہر آنے والے کے نام و اوقات لکھتے رہتے ہیں۔ پہلی گھڑی میں آنے والا ایسا ہے جیسا کہ گویا کوئی اونٹ کو قربان کرے اور دوسری گھڑی میں آنے والا ایسا ہے، گویا وہ گائے کو قربان کر رہا ہے اور اس کے بعد آنے والا گویا مینڈھے کی قربانی کر رہا ہے اور اس کے بعد آنے والا گویا مرغی کو قربان کر رہا ہے اور اس کے بعد آنے والا گویا انڈا قربان کر رہا ہے اور جب امام منبر پر خطبہ کے لیے آتا ہے تو فرشتے رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔

(۷) ایک روایت میں ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگی جائے تو قبول ہو جاتی ہے۔

(۸) جب کوئی شخص جمعہ کی نماز میں یوں شریک ہو کہ وضو کر کے آیا ہو۔ پھر خاموشی سے خطبہ سنا ہو تو دونوں جمعوں کے درمیان کے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۱۰) ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ میں تاخیر سے آتا ہے تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ فلاں شخص کو کس چیز نے روکا؟ پھر دعاء کرتے ہیں۔ اے اللہ اگر یہ شخص گمراہ ہے تو اسے ہدایت نصیب فرما اور اگر بیمار ہے تو اسے صحت و تندرستی کی نعمت سے مالا مال فرما اور اگر غریب ہے تو اسے غنی و مالدار فرما۔ (صحیح ابن خزیمۃ)

یہ تمام روایتیں تفسیر ابن کثیر اور الترغیب والترھیب سے نقل کی گئی ہیں۔

جمعہ کے دن تعطیل کا مسئلہ

قرآن کریم کے الفاظ ''وذروا البیع'' اور ''فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ'' سے تو یہی مترشح ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن بازار کھلے رکھے جائیں اور خرید و فروخت ہونی چاہیے۔ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد خرید و فروخت کو زیادہ باعث برکت بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے بعد جو خرید و فروخت کرے گا اُسے ستر گنا زیادہ نفع ہوگا، (ابن کثیر) لہٰذا جمعہ کے دن چھٹی کرنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے، نہ بنفسہٖ کوئی عبادت ہے۔ اب رہی یہ بات کہ علماء کرام پھر جمعہ کے دن چھٹی پر کیوں زور دیتے ہیں؟

سواس کی وجہ اتوار کا تقابل ہے نہ کہ جمعہ کے دن چھٹی کا مشروع ومحکوم بہ ہونا، یعنی شرعاً جمعہ کے دن کی چھٹی تو مطلوب نہیں ہے، لیکن اگر آپ لوگوں نے چھٹی کرنی ہی ہے تو پھر اتوار کی بجائے جمعہ کے دن چھٹی کرو تا کہ لوگوں کے ذہنوں سے اتوار کا تقدس نکل جائے اور جمعہ کا احترام واہتمام دلوں میں جاگزیں ہو۔ اتوار کے دن چھٹی کی وجہ سے آپ غیر کی مشابہت کے بوجھ سے آزاد رہیں گے۔ مدارس میں بھی تعطیل عموماً جمعہ کے دن ہی ہوتی ہے۔ یہ اس وجہ سے نہیں کہ جمعہ کے دن کی چھٹی کا حکم ہے، بلکہ اس وجہ سے کہ طلباء کپڑے وغیرہ دھوتے ہیں۔ اساتذہ بھی خطابت وغیرہ کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ الخ

اُمّی یعنی ان پڑھ، جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور انسانوں سے تعلیم نہ پائی ہو، اُمی میں ''یا'' نسبت کے لیے ہے۔ جیسے بخارا کی طرف نسبت کرنے کے لیے بخاری، لاہور کی طرف نسبت کرنے کے لیے لاہوری، اُمی کا لفظی معنٰی ہے ماں والا، منسوب الی الام یعنی اس شخص کو جسے ماں نے جنا تھا، یہ اسی طرح ہے۔ اس میں کوئی تعلیمی تبدیلی نہیں آئی۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز تھا کہ اُمی ہونے کے باوجود آپ نے علوم ومعارف کے وہ دریا بہائے جو''الفضل ما شهدت به الاعداء'' کا مصداق اتم واکمل ہے۔ یہاں بظاہر یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اُمّی ہونا تو کوئی تعریفی جملہ نہیں ہے تو پھر آپ کا تذکرہ اس شان سے کیوں کیا گیا؟

اس کے متعدد جوابات ہیں۔ بظاہر تو یہ لقب اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کسی سے کہا جائے کہ تم اُمی ہو اور وہ اس کا مفہوم سمجھتا ہو تو ناراض ہوجائے گا، لیکن کتب سابقہ میں آپ کا لقب یہی لکھا ہوا تھا، لہٰذا اس پیش گوئی کے مطابق آپ کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے تا کہ حکایت ومحکی عنہ میں اتفاق ہو۔

(۲) جب نبی اور قوم کی حالت ایک جیسی ہو (لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے اعتبار سے) تو پھر بات قبول کرنے میں قوم کو زیادہ دقت محسوس نہیں ہوگی (۳) آپ کا اُمی ہونا اسلام کی حقانیت کی دلیل وبرہان ہے۔ کیونکہ کسی اُمی کو جب منصب رسالت پر فائز نہ کیا گیا، نصرت خداوندی وتائید غیبی شامل حال نہ ہو تو وہ دنیا کے سامنے ایسا محیر العقول والفحول نظام کب پیش کرسکتا ہے جس کو اپنا کر جہلائے عرب میں سے کوئی صدیقؓ بنا، کوئی فاروقؓ، کوئی سید الشہداءؓ بنا اور کسی کو زبان نبوت سے ''فداک ابی و امی'' یعنی میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں کا مژدہ سنایا جارہا ہے۔ لہٰذا آپ کا اُمی ہونا کمالِ اعجاز ہے اور دوسروں کا اُمی ہونا عیب ہے۔

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ الخ

صحیح بخاری ومسلم کے مطابق جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ واخرین کا مصداق کون لوگ ہیں۔ اتفاق سے آپ کے ہاں حضرت سلمان فارسیؓ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے حضرت سلمانؓ کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اس کی قوم مراد ہے۔ مزید فرمایا ''لو کان الدین عند الثریا لکان یحصل رجال من

الفارس یعنی اگر دین ثریا ستارہ کے پاس بھی (دور) ہوگا تو کچھ فارسی لوگ اسے حاصل کرلیں گے۔علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد کا مظہر امام اعظم امام ابوحنیفہؒ ہیں۔اُن کا علمی شغف اور رسوخ فی العلم سوائے چند لوگوں کے تمام امت تسلیم کرتی ہے۔آج کل کے جہلاء امام کے علم حدیث، علم فقہ اور علم کلام کی گرد کو بھی نہیں چھو سکتے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

حضرات مہاجرینؓ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تو انصار مدینہ میں سے بعض حضرات صاحب استطاعت واہل ثروت تھے۔وہ نماز روزہ وغیرہ عبادات کے ساتھ صدقہ خیرات کیا کرتے تھے۔مہاجرین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ انصار دیگر اعمال تو ہم جیسے کرتے ہیں، لیکن یہ صدقہ خیرات بھی کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ ہے نہیں۔آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے تم پہلوں کو بھی پاؤ گے اور بعد والوں سے بھی سبقت لے جاؤ گے اور تم سے افضل کوئی عمل کرنے والا نہ ہوگا الا یہ کہ وہ تم جیسا عمل کرے۔حضرات مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ضرور بتایئے۔آپؐ نے فرمایا ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمدللہ ۳۳،۳۳ اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کرو، جب انصار کو معلوم ہوا تو انہوں نے دیگر اعمال کے ساتھ ساتھ یہ عمل بھی شروع کرلیا تو مہاجرین نے پھر حضورؐ سے کہا کہ اب انصار ہمارے ساتھ یہ عمل بھی کرنے لگے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۚ یہ سِفْرٌ کی جمع ہے۔امام راغب المفردات میں رقم طراز ہیں۔

وَالسِّفْر الکتاب الذی یسفر عن الحقائق یعنی سفر اس کتاب کو کہا جاتا ہے جو حقائق ومعارف کو خوب کھول کھول بیان کردے۔اسی سے کتاب ''شرح سِفْر السعادۃ'' (بکسر السین) عام طور پر لوگ شرح سَفَرُ السعادۃ کہتے ہیں جو کہ غلط ہے۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ الخ

ہر جاندار کا آخری فیصلہ موت پر ہی ہے۔موت سے فرار اور مخلص کسی بھی صورت میں ممکن نہیں ہے۔چنانچہ طبرانی میں مرفوع روایت ہے کہ موت سے بھاگنے والے کی مثال اس لومڑی کی سی ہے جس سے زمین قرض کا مطالبہ کر رہی ہو اور وہ بھاگ رہی ہو۔آخر کب تک لومڑی بھاگے گی۔تھک کر کسی جگہ کھڑی ہوگئی تو زمین نے پھر اس سے اپنے دَین یعنی قرض کا مطالبہ کردیا یعنی لومڑی زمین پر جس قدر بھی چلے بھاگے دوڑے، لیکن رہے گی تو زمین ہی پر۔زمین سے باہر تو نکل نہیں سکتی۔اسی طرح موت سے بھاگنے والا انسان اپنے ظن وگمان کے مطابق تو بھاگتا ہوگا، لیکن آخر کہاں اور کب تک بھاگے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی
اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۹ فَاِذَا قُضِيَتِ
طرف لپکو اور خرید وفروخت چھوڑ دو تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز
الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۰ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا
تا کہ تم فلاح پاؤ۔ اور جب وہ لوگ تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں
وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ
اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دو جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشہ اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۱۱ ع
بہتر روزی دینے والا ہے۔

افاداتِ محمود:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ الخ

ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے۔

شرائط جمعہ

جمعہ کی نماز فرض ہے۔(۱) آزاد پر نہ کہ غلام پر (۲) مقیم پر نہ کہ مسافر پر (۳) مرد پر نہ کہ عورت پر (۴) صحیح و تندرست پر نہ کہ بیمار پر۔ یہ مذکورہ بالا شرائط شرائط وجوب ہیں، اور شرائط اداء میں سے شہر کا ہونا، پھر سلطان یا نائب سلطان کا ہونا اور قاضی کا ہونا کہ احکام نافذ کرتا رہے۔ فَاسْعَوْا جہاں بھی لفظ ''سعی'' آیا ہے خواتین اس سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔ سعی الی الجمعہ سے بھی عورتیں مستثنیٰ ہیں۔ جیسا کہ **سعی بین المیلین الاخضرین** سے عورتیں مستثنیٰ ہیں اور رمل سے بھی۔

تعریفات مصر میں اختلاف کی وجہ اور تعریفاتِ مختلفہ میں تطبیق

مصر کی متعدد تعریفیں کی گئی ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) **المصر موضع له امير او قاضى ينفذ الاحكام** یعنی مصر وہ ہے جس کا کوئی امیر یا قاضی ہو جو احکام کو نافذ کرتا ہو۔

(۲) مصر وہ ہے جہاں سب سے بڑی مسجد میں بھی وہاں کے سارے لوگ نہ آسکیں۔

(۳) **مافيه اسواق و سكك** یعنی جہاں بازار اور گلیاں کوچے ہوں۔

(۴) **الذى يولد فيه المولود كل يوم** یعنی جہاں روزانہ ایک بچہ پیدا ہوتا ہو۔

(۵) **موضع يموت فيه احد كل يوم** یعنی جہاں روزانہ کوئی نہ کوئی مرتا ہو۔

(۶) **فيه اهل الصنائع و اهل الحرف** یعنی جہاں مختلف صنعت کار اور مختلف پیشوں والے لوگ ہوں۔

حضرت علیؓ کی اس روایت "**لا جمعة و لا تشريق الا فى مصر جامع**" کے مطابق مصر ادائے جمعہ کے لیے شرط ہے، نہ کہ وجوب جمعہ کے لیے۔ جیسا کہ پیچھے بتلایا جا چکا ہے، لہٰذا قریہ میں جمعہ جائز نہیں ہے۔ یہی امام اعظمؒ کا مسلک ہے، لیکن افسوس کہ آج ہم لوگوں نے امام اعظمؒ کا مسلک ترک کر دیا ہے۔ اسی طرح امام اعظمؒ کے ہاں ہر شہر میں بلا ضرورت تعدد جمعہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کی قوت و شوکت، اتفاق و اتحاد کا مظہر ہے۔ کم سے کم مقامات میں نماز جمعہ ادا کرنے سے ہی یہ باتیں نمایاں ہو سکتی ہیں، ورنہ اگر ہر جگہ اور ہر مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جائے گی تو ان چھوٹی چھوٹی جگہوں اور چند آدمیوں کو دیکھنے سے وہ منظر نظر نہیں آئے گا جو نظر آنا چاہیے۔ البتہ ضرورت کے وقت امام صاحب بھی تعدد کی اجازت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے بغداد کی مثال دی ہے کہ وسط شہر میں دجلہ ہے لہٰذا وہاں دونوں اطراف میں جمعہ جائز ہے۔ اسی طرح امام محمدؒ نے تعدد جمعہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، لیکن امام محمدؒ کے حاشیہ خیال میں بھی یہ تعدد نہ ہوگا جس کا آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بالکل چھوٹی مساجد میں جبکہ وہ جامع مساجد کے قریب بھی ہوتی ہیں۔ جمعہ کی نماز پڑھائی جاتی ہے اور بڑی مسجدیں خالی پڑی رہتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ مصر کی تو مختلف تعریفیں ہیں۔ کس پر عمل کیا جائے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ مصر اور قریہ کا اصل دارو مدار عرف پر ہے جو عرفاً مصر ہے۔ وہ مصر شمار ہوگا اور جو عرفاً قریہ ہے وہ قریہ شمار ہوگا۔ ورنہ بعض تعریفات کی رو سے تو کراچی اور لاہور بھی قریہ بن جائیں گے۔ اب چونکہ سستی و کاہلی کا زمانہ ہے اس لیے لوگوں کو سہولتیں دینی چاہئیں تاکہ فرض کے تارک نہ بنیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "**يسروا و لا تعسروا بشروا و لا تنفروا**" یعنی لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو مشکلات پیدا نہ کرو اور لوگوں کو خوش خبریاں سناؤ

نفرتیں مت دلاؤ۔اسی طرح بانی مسجد قاضی پر مقدم ہے کیونکہ بانی مسجد کو ولایت خاصہ اور قاضی کو ولایت عامہ حاصل ہے اور ولایت خاصہ مقدم ہوتی ہے ولایت عامہ پر(کذافی الشامی)اور مصر کی تعریف میں جو مختلف النوع یا مختلف الحقیقت باتیں کہی گئیں ہیں، ان کو آپ منطقی تعریف نہ سمجھیں کہ جامع للافراد اور مانع ہو عن دخول المغیر بلکہ یہ جو کچھ تعریفات میں فرمایا گیا ہے یہ مصر کی علامتیں ہیں اور علامت کے لیے تخلف جائز ہے۔جیسا کہ کوئی آپ سے مسجد کی تعریف پوچھے۔آپ جواب میں کہیں کہ جس کے مینار ہوں جس کا محراب ہو،لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی مسجد بنائی گئی ہو جس کے مینار و محراب نہ ہوں۔تو کیا وہ مسجد نہیں کہلائے گی؟ یقیناً وہ بھی مسجد ہے۔ اب یہاں پاکستان میں سوائے چند جگہوں کے اور کہیں جمعہ کی نماز جائز نہیں ہے،لیکن جو لمبی لمبی تقریریں کرنے والے لوگ ہیں وہ نہ تو اس موضوع پر سوچتے ہیں اور نہ ہی تحقیق کرتے ہیں، بلکہ پر تکلف خطبات اور لفاظی کے کمزور سہاروں کا سہارا لے کر یہ بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں کہ ''ہمچو ما دیگرے نیست''۔بہت سے مقامات میں نماز جمعہ تو نہیں پڑھاتے کہ شرائط مفقود ہیں،لیکن وہی حضرات عیدین کی نمازیں پڑھاتے ہیں تاکہ صدقۃ الفطر اور کھالوں سے مستفید ہو سکیں۔حالانکہ جب شرائط کے مفقود ہونے سے جمعہ جائز نہیں ہے تو عیدین کہاں جائز ہوں گی؟فالی اللہ اشتکی لعلہ یحدث بعد ذالک امرا

احتیاطاً نماز ظہر پڑھنے کا مسئلہ اور اسباب

جیسا کہ سابق تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ ایک تو امام اعظمؒ کے ہاں بلاضرورت شدیدہ تعدد جمعہ جائز نہیں ہے اور دوسری یہ ہے کہ مصر، جو ادائے جمعہ کے لیے شرط ہے، کی تعریف میں بڑا اختلاف ہے۔لہٰذا ان دونوں کی روشنی میں بطور فرع احتیاطاً جمعہ کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کا مسئلہ سامنے آتا ہے۔احتیاطاً ظہر کی نماز بعد از جمعہ دو وجوہ سے پڑھی جاسکتی ہے۔(۱) ایک تو اس صورت میں کہ بلاضرورت شدیدہ متعدد مقامات میں نماز جمعہ ادا کی جا رہی ہو''فوقع الشک فی اداء الجمعة عند ابی حنیفة ''یعنی مذکورہ صورت میں امام اعظمؒ کے مذہب کے مطابق ادائے جمعہ و تعدد میں شک واقع ہوا ہے، لہٰذا رفع شک کے لیے احتیاطاً ظہر کی نماز پڑھنی چاہیے۔(۲) جہاں چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہو اور بعض وجوہات کی بنا پر شہر معلوم ہوتا ہو،لیکن بعض دیگر وجوہات کے باعث قریہ معلوم ہوتا ہو، وہاں نماز جمعہ ادا کی گئی تو جیسے اس جگہ کے مصر ہونے میں تردد ہے،اسی طرح نماز جمعہ کے ادا ہونے اور نہ ہونے میں تردد ہے،لہٰذا احتیاطاً جمعہ کے دن بھی نماز ظہر پڑھنی چاہیے۔

مجتہدین اُمت کا فیصلہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں احتیاطاً ظہر کی نماز ایک تو خواص پڑھیں گے۔ جن کا عقیدہ و نظریہ فاسد ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہو اور دوسرا یہ ہے کہ ظہر کی نماز کو گھر میں یا مسجد میں سراً و خفیۃً پڑھیں گے۔عام لوگوں پر یہ بات آشکارا نہیں کریں گے۔کیونکہ تجربہ گواہ ہے کہ جب جاہل لوگوں کے سامنے اس طرح کی کوئی بات آئی ہے تو وہ اس باریکی کی تہہ تک تو پہنچ نہیں سکتے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ نماز جمعہ یہاں فرض ہی نہیں ہے

اور پھر بہت سے علم کے تہی دست جمعہ پڑھنا ہی چھوڑ جاتے ہیں کہ جب جمعہ کے بعد ظہر ہی پڑھنی ہے تو جمعہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ لہٰذا عام لوگوں کو احتیاطاً ظہر پڑھنے کی تلقین نہ کی جائے تاکہ وہ شوق سے حسن اعتقاد کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کریں اور کاہلی وسستی کے مرتکب نہ ہوں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے (شامی، بحرالرائق، فتح القدیر)

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الخ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اذان اس وقت ہوتی تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم، یا جو بھی امام ہوتے تھے، منبر پر بیٹھ جاتے تھے۔ ان کے سامنے اذان دی جاتی تھی۔ یہ اذان اول تھی اور بعض روایات میں چونکہ اقامت کو بھی اذان کہا گیا ہے، لہٰذا یہ اذان ثانی کہلاتی تھی۔ پھر اسی طرح ایک ہی اذان حضرت صدیق اکبرؓ پھر فاروق اعظمؓ کے دور میں ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی اور اذان اول (قبل الخطبۃ) کے بعد جمعہ کے لیے اہتمام سے تیاری ممکن نہ رہی تو حضرت عثمانؓ نے ایک اور اذان کا اضافہ کر دیا جو مطلق تعداد کے اعتبار سے اذان ثالث اور وقوع کے اعتبار سے اذان اول ہے تاکہ لوگ آسانی سے تیاری کر سکیں۔ بعض لوگوں نے اس اذان ثالث کو بدعت حسنہ کہا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین** الخ تم پر میری اور میرے خلفا راشدین کی سنت لازم ہے، لہٰذا یہ اذان بھی سنت ہی کہلائے گی اور حرمت بیع کا تعلق بھی اب اسی اذان سے ہوگا۔ یعنی اذان اول کے بعد تا اختتام نمازِ جمعہ خرید و فروخت جائز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھنا

حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ''**لا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ**'' یعنی ہمارا قیلولہ اور صبح کا کھانا جمعہ کے بعد ہوتے تھے۔ (۲) اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی روایت میں ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لیتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔ ان دونوں روایات کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز زوال سے قبل ہوتی تھی کیونکہ ''**تغدی**'' صبح کے ناشتہ کو لغت میں کہا جاتا ہے اور قیلولہ بھی عموماً دوپہر کے وقت ظہر کی نماز سے قبل ہی کیا جاتا ہے۔ لہٰذا امام احمد بن حنبلؒ کا یہی مسلک ہے کہ نماز جمعہ قبل الزوال جائز ہے، لیکن امام اعظم ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ اور جمہور اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ جمعہ قبل الزوال جائز نہیں اور نہ ہی کسی روایت میں جمعہ قبل الزوال کی تصریح موجود ہے، بلکہ ظہر کی نماز کی طرح زوال کے بعد ہی نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ کیونکہ اوقات کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کو بھیجا اور دو دن تک انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (۱۰) دس نمازوں کی امامت کرائی تاکہ آپ کو اچھی طرح اوقات کا

علم ہو جائے اور کسی دن کوئی نماز وقت سے پہلے یا وقت کے بعد نہیں پڑھائی، بلکہ اوقات کے اندر ہی تمام نمازیں پڑھائیں اور پھر فرمایا آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے یہ نمازوں کے اوقات ہیں۔

رہیں مذکورہ بالا دونوں حدیثیں، سوان کا جواب (لف ونشر مرتب کے طریق پر) یہ ہے کہ حدیث میں جمعہ کے بعد والے کھانے پر جو تغدی کا اطلاق کیا گیا ہے یہ مجازاً ہے کیونکہ اصل لغت میں تغدی ناشتہ کے کھانے کو کہا جاتا ہے لیکن بہت سے صحابہ کرامؓ پہلی ساعت میں جمعہ کے لیے چلے جاتے تھے۔ جیسا کہ حدیث میں اس کی فضیلت بیان ہو چکی ہے۔ وہ صبح والا کھانا جمعہ کے بعد کھاتے تھے۔ جیسا کہ آج بھی عرف عام میں ہے کہ بھائی آج مجھ کو اتنی مصروفیت رہی کہ صبح کا یا دوپہر کا کھانا چار بجے کھایا۔ حالانکہ چار بجے تو کسی بھی صورت میں وہ صبح کا کھانا نہیں ہے، لیکن مجازاً کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ سحری کا کھانا تناول فرمارہے تھے تو آپؐ نے ایک صحابیؓ سے فرمایا ھلم الی الغداء المبارک آیئے مبارک و بابرکت کھانا کھایئے۔ یہاں سحری کے کھانے کو غداء کہا گیا ہے۔

اسی طرح اصطلاحی قیلولہ تو عین دوپہر کے وقت ہوتا ہے، لیکن مسجد میں بہت جلد جانے کی وجہ سے جن حضرات کو آرام کا موقع نہ ملتا تھا وہ جمعہ کے بعد آرام کرتے تھے۔ اسے بھی مجازاً قیلولہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح جس روایت میں ہے کہ نماز جمعہ کے بعد بھی دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا اس میں آگے "نستظل بہ" کے الفاظ ہیں یعنی اتنا زیادہ سایہ نہیں ہوتا تھا جس سے ہم متمتع ہوں مطلق سایہ کی نفی نہیں ہے۔

عید و جمعہ کا ایک دن میں جمع ہونا

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر اتفاق سے جمعہ کے دن عید ہو تو صرف عید کی نماز پڑھائی جائے گی کیونکہ بعض احادیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز سال میں ایک بار پڑھی جاتی ہے۔ جبکہ نماز جمعہ ہر ہفتہ میں پڑھی جاتی ہے، لیکن احناف کے ہاں جمعہ کے دن عید ہونے کی صورت میں نماز عید بھی پڑھائی جائے گی اور نمازِ جمعہ بھی۔ احناف کا مستدل مسلم شریف کی حدیث ہے کہ جس کے راوی حضرت نعمان بن بشیرؓ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ①" اور دوسری رکعت میں "هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ①" پڑھا کرتے تھے اور اگر کسی دن دونوں نمازیں (جمعہ اور عید) جمع ہو جائیں تو آپ دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن عید ہونے کی صورت میں جمعہ اور عید دونوں پڑھاتے تھے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا الخ

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ حضرت دحیہ کلبیؓ، جن کی شکل میں حضرت

جبریلؑ آیا کرتے تھے، باہر سے کچھ اناج اور اشیائے ضرورت لے کر آ گئے تو اکثر لوگ خطبہ چھوڑ کر چلے گئے تاکہ اناج وغیرہ میں سے حصہ لے سکیں۔ شاید بعد میں نہ مل سکے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ۱۲ نفوس رہ گئے۔ جن میں حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ بھی موجود تھے۔ یاد رہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب نماز جمعہ خطبہ سے پہلے ہوتی تھی اور خطبہ بعد میں ہوتا تھا (ابن کثیر)۔ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرما کر تنبیہ فرمائی کہ اللہ کے رسول خطبہ دے رہے ہوں تو ان کو چھوڑ کر دنیا کے ساز و سامان کی طلب میں جانا کسی طرح درست نہیں۔ گویا یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ تم محمد عربی کی غلامی میں بھوک، پیاس اور ثروت کے باوجود افلاس کی زندگیاں گزار رہے ہو۔ اندریں حالات فی نفسہ یہ بات اگرچہ بعید نہ تھی، لیکن تمھاری شان رفیع کے یقیناً منافی تھی کہ وہاں ظاہری مال و متاع کا مسئلہ تھا اور نبیؐ کی مجلس مقدس میں ہوتے ہوئے ایمان و اعمال کی فراوانی اور فلاح دنیوی و اخروی کا سامان تھا۔ ''بہ بیں تفاوتِ راہ کجا است تا بہ کجا''

مذکورہ روایت سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ابتداء میں جمعہ کی نماز پہلے اور خطبہ بعد میں ہوتا تھا، لیکن اس واقعہ کے بعد آپؐ نے خطبہ نماز پر مقدم فرما دیا اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آپؐ خطبہ کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ '' وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا '' کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت کعب بن عجرہؓ مسجد میں داخل ہو گئے تو ایک صاحب بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت کعبؓ نے فرمایا اُنظروا الی ھذا الخبیث یعنی اس خبیث کو دیکھو کہ یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ (۳) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ دوران خطبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں مبارک سرخ ہو جاتی تھیں اور جلالی کیفیت آپ پر طاری ہوتی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ جب منبر پر خطبہ دینے لگے تو شدت حیاء کی وجہ سے جھجک رہے تھے، لیکن آج کے مقررین و خطباء میں وصف حیاء نہیں ہے جس کی وجہ سے عجیب و غریب انداز سے تقریر کیا کرتے ہیں۔ ان کا عجیب سٹائل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بھی صفت حیا نصیب فرمائے۔ آمین

رُكُوعَاتُهَا ٢ — سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ١٠٤ — اٰيَاتُهَا ١١

آیتیں ۱۱ سورۃ منافقون مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ

جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک

لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ ① اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

آپ اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق جھوٹے ہیں○ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ

پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بیشک کیسا برا کام ہے جو وہ کر رہے ہیں○ یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ

منکر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی پس وہ نہیں سمجھتے○ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو آپ کو ان کے ڈیل ڈول اچھے لگیں

وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

اور اگر وہ بات کریں تو آپ ان کی بات سن لیں گویا کہ وہ دیوار سے لگی ہوئی لکڑیاں ہیں وہ ہر آواز کو اپنے ہی اوپر خیال

عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ

کرتے ہیں وہی دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہیئے اللہ انہیں غارت کرے کہاں وہ بہکے جا رہے ہیں○ اور جب ان سے کہا جائے کہ

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ

آؤ تمہارے لئے رسول اللہ مغفرت طلب کریں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ رکتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ

تکبر کرنے والے ہیں○ برابر ہے خواہ آپ ان کے لئے معافی مانگیں یا نہ مانگیں اللہ

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا

انہیں ہرگز نہیں بخشے گا بیشک اللہ بدکار قوم کو ہدایت نہیں کرتا○ یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ

تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ
ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہانتک کہ وہ تتر بتر ہو جائیں اور آسمانوں اور زمین کے
وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
خزانے اللہ ہی کے لئے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے○ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے
لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ
تو اس میں سے عزت والا ذلیل کو ضرور نکال دے گا اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کے لئے ہے لیکن
الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ ع
منافق نہیں جانتے○ اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور
اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞
تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا سو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں○
وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ
اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس سے پہلے کہ کسی کو تم میں سے موت آجائے تو کہے اے میرے رب
لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞
تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لئے ڈھیل کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں ہو جاتا○
وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ ع
اور اللہ کسی نفس کو ہرگز مہلت نہیں دیگا جب اس کی اجل آجائے گی اور اللہ اس سے خبر دار ہے جو تم کرتے ہو○

افادات محمود:

شان نزول

۵ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قبیلہ بنوخزاعہ کی شاخ بنی المصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے بہت بڑی فوج جمع کر رکھی ہے۔ حضورؐ نے حضرت بریدہؓ کو حالات کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا۔ واپسی پر انہوں نے اپنا مشاہدہ بیان کیا کہ واقعہ بالکل درست ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فوراً خروج کا حکم دیا اور مدینہ منورہ میں حضرت زید بن حارثہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ ازواجِ مطہرات میں سے حضرت عائشہ صدیقہ وحضرت ام سلمہؓ کو ساتھ لیا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف

لے گئے۔ جس وقت مسلمان ان کے قریب پہنچے تو صبح کا وقت تھا۔ وہ اپنے جانوروں کو سیراب کر رہے تھے۔ مسلمانوں نے ان پر اچانک حملہ کر دیا۔ حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے کچھ تو بھاگ گئے اور بہت سے گرفتار ہوئے۔

گرفتار شدگان میں حارث بن ابی ضرار سردار بنی المصطلق کی بیٹی حضرت جویریہؓ بھی تھیں۔ یہ بعد میں حرم نبویؐ میں شامل ہو کر ام المومنین بنیں۔ یہ ایک صحابی کے حصہ میں آئی تھیں۔ انہوں نے اس کو مکاتبہ بنا دیا۔ یہ بدل کتابت ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں کہ آپ میرے ساتھ بدل کتابت کے سلسلہ میں تعاون فرمائیں۔ آپؐ نے وعدہ فرمایا۔ اتنے میں حضرت جویریہؓ کے والد حارث ابن ابی ضرار بہت سے اونٹ لے کر اپنی بیٹی جویریہؓ کو چھڑانے کی غرض سے مدینہ منورہ چلے آئے، لیکن عمدہ قسم کے دو اونٹ راستہ میں ایک گھاٹی میں چھپا لیے کہ ان کو واپسی پر لیتا جاؤں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ جانتے ہیں کہ جویریہ میری بیٹی ہے اور میں اپنی قوم کا سردار ہوں، لہٰذا وہ کسی کی باندی نہیں رہ سکتی۔ میں اس کا فدیہ دے کر اس کو چھڑوانا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معاملہ تو میں جویریہؓ پر چھوڑتا ہوں، لیکن تم نے راستہ میں جو دو اونٹ چھپا رکھے ہیں، وہ کیا ہے؟ حضرت حارث سمجھ گئے کہ میں نے تو اونٹ گھاٹی میں چھپائے تھے۔ ظاہری ذرائع ابلاغ کے ذریعہ آپ کو اطلاع نہیں ہوئی، بلکہ صرف عالم الغیب اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو اطلاع دی ہوگی۔ یہ معجزہ ہے۔ وہ فوراً بول پڑے ''اشھد انک رسول اللہ'' یعنی میں آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔ حضرت حارثؓ تو مسلمان ہو گئے۔ اُدھر حضرت جویریہؓ سے جب اس کے والد نے پوچھا کہ میں تمھارا فدیہ ادا کر کے تمھیں ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔ اس سے قبل حضورؐ نے یہ رائے دی تھی کہ تم ایک سردار کی بیٹی ہو۔ لہٰذا میں بدل کتابت ادا کر کے تجھ کو نکاح میں لے لوں گا۔ دنیوی و اخروی اعتبار سے یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ حضرت جویریہؓ اپنے والد سے کہنے لگیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔ یوں ان کو ام المومنین ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

حضرت جویریہؓ سے حضور کے نکاح کا صحابہ کرامؓ پر یہ اثر ہوا کہ سب کہنے لگے کہ یہ لوگ تو اب حضورؐ کے سسرال والے ہوئے۔ اب اس قبیلے کے غلاموں اور باندیوں کو آزاد کر دینا چاہیے۔ اس طرح ایک سو خاندانوں کو حضرت جویریہؓ کی برکت سے آزادی نصیب ہوئی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ صداقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرماتی تھیں کہ میں نے حضرت جویریہؓ سے اپنی قوم کے لیے زیادہ کسی اور کو بابرکت نہیں دیکھا۔ اس کے نکاح کی برکت سے سینکڑوں لوگوں کو آزادی نصیب ہوئی۔

اس غزوہ میں مسلمانوں کے ساتھ منافقین کی ایک بڑی جماعت بھی مال و متاع کے لالچ میں شامل ہو گئی تھی۔ غزوہ سے واپسی پر رستے میں مریسیع نامی چشمے پر ایک مہاجر اور ایک انصاری صحابی کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہو گئی۔ اس کے نتیجہ میں مہاجر نے اپنی مدد کے لیے جماعت مہاجرین کو اور انصاری نے جماعت انصار کو آواز دی۔

ایام جہالت کا یہ نعرہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں پڑا تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا ''دعوھا فانھا منتنة'' آپ لوگوں نے جو قومیت کا نعرہ لگایا ہے، اس سے مجھے بدبو آ رہی ہے۔ اس کو چھوڑ دو کہ ایمان لانے کے بعد پھر یہ جہالت والی باتیں ایمان کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ ادھر عبداللہ ابن ابی رئیس المنافقین کو بولنے کا موقع مل گیا۔ اپنے ہم خیال لوگوں سے کہنے لگا کہ تم لوگوں نے ان لوگوں (صحابہ کرام) کو مدینہ میں ٹھکانہ دیا۔ ان کو اپنے ساتھ شریک کیا۔ اس کا نتیجہ آج تم دیکھ رہے ہو کہ مہاجرین اہل مدینہ کے بالمقابل کھڑے ہو گئے ہیں اور اپنی قوت کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا اس مرتبہ جب ہم اس غزوہ سے واپس مدینہ لوٹیں گے تو جو عزت والے ہیں (منافقین) وہ ذلیل لوگوں (مسلمانوں) کو مدینہ منورہ سے نکال باہر کریں گے۔ حضرت زید ابن ارقمؓ کم سن صحابی تھے۔ آپ منافقین کی یہ گفتگو سن رہے تھے۔ آپ نے اپنے چچا کو اور اُنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دی۔ آپؐ کو اس بات سے بڑی تکلیف محسوس ہوئی اور قافلہ کو ایسے وقت میں چلنے کے لیے کہا جس وقت میں آپ عموماً نہیں چلا کرتے تھے۔

حضرت اُسیدابن حضیرؓ نے حضور سے پوچھا کہ آپ عموماً اس وقت سفر نہیں کیا کرتے، لیکن آج آپ خلاف معمول اس وقت میں چل دیے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ عبداللہ ابن ابی نے یہ کہا ہے کہ مدینہ جا کر عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے؟ حضرت اُسیدؓ نے فرمایا: درست ہے حضورؐ آپ عزت والے ہیں اور وہ ذلیل ہے۔ گویا مستقبل قریب میں جو کچھ منافقین کے ساتھ ہونے والا تھا اس کا فتویٰ عبداللہ ابن ابی نے خود ہی صادر کر دیا تھا۔ حضرت زید ابن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ راستہ میں جب عبداللہ ابن ابی کو معلوم ہوا کہ حضورؐ کو اس بات کی اطلاع ہو گئی ہے تو اس نے حضورؐ کے پاس جھوٹی قسمیں کھائیں۔ کچھ دوسرے لوگ بھی لاعلمی سے اس کی طرف داری کرتے ہوئے کہنے لگے کہ زید نوعمر ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے سننے میں غلطی کی ہو۔ حضورؐ نے اس کا عذر قبول فرما کر اس کی تصدیق فرمائی اور مان لیا کہ حضرت زیدؓ گویا غلطی کا شکار ہو گئے ہیں۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں مجھے چچا نے ڈانٹا اور مجھے اتنی شرمندگی محسوس ہوئی کہ میں حضورؐ کو آنکھ اُٹھا کے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ یہاں تک کہ راستہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرمائی۔ اس سورۃ سے میری تصدیق اور عبداللہ ابن ابی کی تکذیب ہو گئی۔ حضورؐ نے میرا کان پکڑ کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں وہ گھڑی میرے لیے دُنیا ومافیہا سے بہتر تھی۔ (ابن کثیر) اس واقعہ میں بہت سے احکام کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں، لیکن تفصیل کا وقت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ۶۴ ۱۰۸

آیتیں ۱۸ سورۃ تغابن مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ

جو مخلوقات آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ

ہر چیز پر قادر ہے۝ اسی نے تو تمہیں پیدا کیا پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی مومن اور جو کچھ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ

تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۝ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر بنایا ہے اور تمہاری صورت بنائی پھر تمہاری صورتیں

صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا

اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۝ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور

تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫

جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ ہی سینوں کے بھید جانتا ہے۝ کیا تمہارے ہاں ان کی خبر نہیں پہنچی جو اس سے پہلے منکر ہوئے

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

پس انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۝ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آتے تھے

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

تو وہ کہا کرتے تھے کہ کیا آدمی ہم کو راہ دکھائیں گے پس انہوں نے انکار کیا اور منہ موڑ لیا اور اللہ نے پروا نہ کی اور اللہ بے نیاز تعریف کیا ہوا ہے۝

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۚ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا

کافروں نے سمجھ لیا کہ قبروں سے اٹھائے نہ جائیں گے کہہ دو کیوں نہیں مجھے اپنے رب کی قسم ہے ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں بتلایا جائے گا جو کچھ

عَمِلْتُمْ ۚ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ

تم نے کیا تھا اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۝ پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ

اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے○ جس دن تمہیں جمع ہونے کے دن جمع کریگا وہ دن ہار جیت کا ہے اور جو کوئی

يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا اور اسے بہشتوں میں داخل کریگا

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے○ اور جنہوں نے انکار کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے○

افاداتِ محمود:

فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا الخ

ایک دفعہ ایک بڑے مشہور پیر صاحب نے تقریر کے دوران یہ آیت پڑھی اور کہا کہ دیکھو بشر کہنے والے کافر ہیں (العیاذ باللہ) یہ کھلی ہوئی تحریف ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مصیبت بھی نہیں آتی اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى

ہر چیز جاننے والا ہے○ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر تم نے منہ موڑ لیا تو ہمارے

رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

رسول پر بھی صرف کھول کر پہنچا دینا ہی ہے○ اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر ایمانداروں کو بھروسہ رکھنا چاہیے○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ

ایمان والو بیشک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو اور اگر

تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ

تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے○ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے محض

فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا

آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس تو بڑا اجر ہے○ پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور حکم مانو

وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور اپنے بھلے کے لئے خرچ کرو اور جو شخص اپنے دل کے لالچ سے محفوظ رکھا گیا سو وہی فلاح بھی پانے والے ہیں○

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

اگر تم اللہ کو نیک قرض دو تو وہ اسے تمہارے لئے دگنا کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا قدردان حلم والا ہے○

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

سب چھپی اور کھلی کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے○

ع ۲

افاداتِ محمود:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ الخ

بیوی بچے انسان کے لیے ایک بہت بڑا امتحان ہیں۔ ان کی فرمائش، پرورش اور ان کی رضا جوئی کے لیے بسا اوقات انسان ہلاکت کی وادی میں قدم رکھتا ہے۔ دُنیا و آخرت دونوں میں ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔ بیوی بچوں کی ناروا خواہش پوری کرنے کے لیے رشوت، ملاوٹ، چوری اور خیانت جیسے اخلاق سوز افعال کا مرتکب ہوتا ہے۔ جس

کا نتیجہ دنیا میں ناکامی اور آخرت کی تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو بیوی بچوں کی کفالت، مال حلال ورزق طیب سے کرتے ہیں۔ قناعت پسند زندگی گزارتے ہیں۔ پھر ان کی اولادیں ان کے لیے باقیات صالحات بنتی ہیں۔ واللہ اعلم

۶۵ سورۃ الطلاق مدنیۃ ۹۹

آیتیں ۱۲ سورۃ طلاق مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا
اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے موقع پر طلاق دو اور عدت گنتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو
اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ
جو تمہارا رب ہے نہ تم ہی ان کو ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں مگر جب کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کریں
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ
اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے بڑھا تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا آپ کو کیا
لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝۱ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
معلوم کہ شاید اللہ اس کے بعد اور کوئی نئی بات پیدا کر دے۝ پس جب اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں دستور سے رکھ لو
اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ
یا انہیں دستور سے چھوڑ دو اور دو معتبر آدمی اپنے میں سے گواہ کر لو اور اللہ کے لیے گواہی پوری دو
ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
یہ نصیحت کی باتیں انہیں سمجھائی جاتی ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کی صورت
مَخْرَجًا ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ
نکال دیتا ہے۝ اور اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ
بیشک اللہ اپنا حکم پورا کرنے والا ہے اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۝ اور تمہاری عورتوں میں سے
الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ
جن کو حیض کی اُمید نہیں رہی ہے اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
اور حمل والیوں کی عدت ان کے بچے جننے تک ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے کام
اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
آسان کر دیتا ہے ۝ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے
وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
اور اسے بڑا اجر بھی دیتا ہے ۝ طلاق دی ہوئی عورتوں کو وہیں رکھو جہاں تم اپنے مقدور کے موافق رہتے ہو اور انہیں ایذا نہ دو
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ
انہیں تنگ کرنے کے لئے اور اگر وہ حاملہ ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو جب تک وہ وضع
حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ
حمل کریں پس اگر پلائیں دودھ تمہارے لئے تو دوان کو ان کی اجرت دو اور آپس میں دستور کے مطابق مشورہ کرلو
وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ
اور اگر تم آپس میں تنگی کرو تو اس کے لئے دوسری عورت دودھ پلائے گی ۝ مقدور والا اپنے مقدور کے موافق خرچ کرے
وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ
اور اگر تنگ دست ہو تو جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی قدر جو اسے
اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷ ع
دے رکھا ہے عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی کر دے گا ۝

افاداتِ محمود:

وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ الخ حضرت ابی ابن کعبؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قرآن کریم میں عورتوں کا ذکر ہے، لیکن بعض احکام نہیں ہیں۔ جیسے عدت حاملہ، عدت صغیرہ وغیرہ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی جس میں بتلایا گیا کہ جو عورتیں سن یاس کو پہنچ جائیں اور حیض آنا بند ہو جائے، ان کی عدت تین ماہ ہے۔ اسی طرح جن لڑکیوں کو ابھی حیض شروع نہ ہوا ہو ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ الخ

سورہ بقرہ کی آیت میں متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن بیان ہوئی ہے اور یہاں یہ ارشاد ہے کہ

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، خواہ شوہر کی وفات یا طلاق کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہو۔ بظاہر اب ان دو آیات میں تعارض نظر آتا ہے۔ جواب اس تعارض کا یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے مسئلہ پوچھا گیا تھا کہ ایک حاملہ عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور کچھ عرصہ بعد اس کے ہاں بچے کی ولادت ہوگئی تو اب وہ کیا کرے گی؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابعد الاجلین یعنی دونوں عدتوں میں سے جس عدت کی مدت زیادہ بنتی ہوگی وہ گزارے گی۔ یہی حضرت ابن عباسؓ کا مذہب رہا ہے، لیکن ائمہ اربعہ نے اس قول کو قبول نہیں فرمایا ہے، بلکہ ان حضرات کا تعامل حضرت ابن مسعودؓ کے قول کے مطابق ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق والی آیت ناسخ ہے اور سورہ بقرہ والی آیت منسوخ ہے۔ یہاں نسخ کلی مراد نہیں ہے، بلکہ مطلق کو مقید کرنا مراد ہے۔ یعنی جب تک سورہ طلاق والی آیت نازل نہیں ہوئی تھی تو سورہ بقرہ کی آیت عام تھی کہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ خواہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ ہو، لیکن سورہ طلاق والی آیت نے اس مطلق کو مقید کر دیا کہ متوفی عنہا زوجہا اگر غیر حاملہ ہے تب تو اس کی عدت وہی ہے جو سورہ بقرہ میں مذکور ہے اور اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اسی طرح اگر مطلقہ بھی حاملہ ہے تو اس کی عدت بھی وضع حمل ہے۔ صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت سبیعہ اسلمیہؓ کے شوہر فوت ہو گئے۔ چالیس دن کے بعد اُس نے بچے کو جنم دیا۔ جب نفاس کے دن گزر گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کی اجازت دے دی اور دوسرے نکاح کے لیے حضرت سُبیعہؓ کو پیغام دینے والے صحابی حضرت ابوسنابلؓ تھے۔ واللہ اعلم

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ

اور کتنی ہی بستیاں اپنے رب اور اس کے

أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨

رسولوں کے حکم سے سرکش ہوگئیں پھر ہم نے بھی ان سے سخت حساب لیا اور ان کو بری سزا دی○

فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا

پس ان بستیوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار بربادی ہوئی○ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب

شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠

تیار کر رکھا ہے پھر اے عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو جو ایمان لا چکے ہو بیشک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت نازل کی ہے○

رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ

یعنی ایک رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي

انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اس نے نیک کام بھی کئے تو اسے ایسے باغوں میں داخل کریگا

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۝١١ اللَّهُ الَّذِي

جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں سدا رہیں گے اللہ نے اس کو بہت اچھی روزی دی ہے○ اللہ ہی ہے جس نے

خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا

سات آسمان پیدا کئے اور زمینیں بھی اتنی ہی ان میں حکم نازل ہوا کرتا ہے تاکہ تم جان لو کہ

أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝١٢

اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز کو علم سے احاطہ کر رکھا ہے○

سورۃ التحریم مدنیۃ

آیتیں ۱۲ سورۃ تحریم مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ
اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ
بخشنے والا نہایت رحم والا ہے○ اللہ نے تمہارے لئے اپنی قسموں کا توڑ دینا فرض کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا
الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
حکمت والا ہے○ اور جب نبی نے چھپا کر اپنی کسی بیوی سے ایک بات کہہ دی اور پھر جب اس بیوی نے وہ بات بتا دی اور
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ
اللہ نے اس کو نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اس میں سے کچھ بات جتلا دی اور کچھ ٹال دی پس جب پیغمبر نے اسکو وہ بات جتلا دی تو بولی آپکو
اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ
کس نے یہ بات بتا دی آپ نے فرمایا مجھے خدائے علیم وخبیر نے بتلائی○ اگر تم دونوں اللہ کی جناب میں توبہ کر لو تو (بہتر) ورنہ تمہارے دل تو مائل
قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ
ہو ہی چکے ہیں اور اگر تم آپ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بیشک اللہ آپ کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک بخت
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ
ایمان والے بھی اور سب فرشتے اس کے بعد آپ کے حامی ہیں○ اگر نبی تمہیں طلاق دے دے تو بہت جلد اس کا رب
يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ
اس کے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں دے دے گا فرمانبردار ایمان والیاں نمازی توبہ کرنے والی عبادت گزار
سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا
روزہ دار بیوائیں اور کنواریاں○ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ
جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر فرشتے سخت دل قوی ہیکل مقرر ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○ اے کافرو آج بہانے نہ بناؤ تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞
جو تم کیا کرتے تھے ○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

(۱) حضرت ماریہ قبطیہؓ جو حضورؐ کے حرم میں تھیں۔ آپ حضرت ابراہیمؑ کی والدہ ہیں۔ ان کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں اس کو اپنے اوپر حرام کر دیتا ہوں، لیکن حضرت حفصہؓ سے فرمایا کہ کسی کو نہ بتانا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو بتا دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر ایک تو آپؐ کو یہ ہدایت فرمائی کہ قسم کا کفارہ ادا کریں اور فیصلہ دیا کہ حضرت ماریہ آپ کے لیے بدستور حلال ہیں اور حضرت حفصہؓ نے جو آپ کا راز فاش کیا تھا اس کی اطلاع بھی حضرت کو کر دی گئی۔ (۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد تمام ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے تھے اور جس زوجہ مطہرہ کے ہاں کوئی کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی تھی، آپؐ تناول یا نوش فرما لیتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق ایک دن آپؐ نے حضرت زینبؓ کے ہاں شہد پیا تو معمول سے ذرا زیادہ دیر ہو گئی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب حضورؐ تشریف لے آئیں گے تو ہم کہیں گی کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آ رہی ہے تا کہ آپؐ زیادہ دیر حضرت زینبؓ کے ہاں نہ ٹھہریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا میں آئندہ وہاں شہد نہیں پیوں گا، لیکن تم زینبؓ کو یہ بات نہ بتانا تا کہ اس کی دل شکنی نہ ہو، لیکن وہ بات باہر نکل گئی جس کی وجہ سے حضورؐ کبیدۂ خاطر ہو گئے اور دوسری روایت کے مطابق شہد پلانے والی حضرت حفصہؓ تھیں اور مشورہ کرنے والی حضرت عائشہؓ و حضرت سودہؓ تھیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلا دیا کہ گھر والوں کو خوش اور راضی رکھنے کے لیے حلال چیز کو حرام قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ حلال چیز کے ساتھ حلال چیزوں والا معاملہ ہونا چاہیے۔ ازواج مطہرات میں سے جو اس مشورہ میں شامل تھیں ان کو تنبیہ کی گئی کہ اللہ کے رسولؐ کے گھر میں رہتے ہوئے تمھارا رویہ درست ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر تمہیں تمھارے عمل کے نتیجہ میں اللہ کے رسول کے گھر اور حرم سے محروم کیا جا سکتا ہے۔

وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ الخ

بعض ضعیف روایات سے ثابت ہے کہ حضور نے جو بات نہیں بتلائی وہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت سے متعلق تھی۔

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ الخ

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بڑے عرصے سے میری چاہت تھی کہ حضرت فاروق اعظمؓ سے پوچھوں کہ " تَظٰهَرَا " کا مصداق کون ہے، لیکن ان کی ہیبت کی وجہ سے میں نہ پوچھ سکا۔ پھر میں حج میں حضرت فاروق اعظمؓ کے ساتھ شریک سفر تھا کہ میں نے پوچھ ہی لیا۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا "واعجباً لک یا بن عباس "یعنی اے ابن عباس تجھ پر تعجب ہے کہ تجھ کو اس کا مصداق معلوم نہیں پھر فرمایا عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى

اے ایمان والو اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ

رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

تمہارا رب تم سے تمہارے گناہ دور کردے اور تمہیں بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

جس دن اللہ اپنے نبی کو اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کریگا ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں

وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾

دوڑ رہا ہوگا وہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے○

يَآيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ

اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی

الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۗ كَانَتَا تَحْتَ

بری جگہ ہے○ اللہ کافروں کے لئے ایک مثال بیان کرتا ہے نوح اور لوط کی بیوی کی وہ ہمارے دو

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں نے ان کی خیانت کی سو وہ اللہ کے غضب سے بچانے میں انکے کچھ بھی کام نہ آئے

وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

اور کہا جائے گا دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ○ اور اللہ ایمانداروں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِىْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَنَجِّنِىْ مِنْ فِرْعَوْنَ

بیان کرتا ہے جب اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے

وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِىْٓ

کام سے نجات دے اور مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے○ اور مریم عمران کی بیٹی (کی مثال بیان کرتا ہے) جس نے

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ

اپنی عصمت کو محفوظ رکھا پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو سچ جانا

وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾
اور وہ عبادت کرنے والوں میں سے تھی ○

ع

افاداتِ محمود:

تَوْبَةً نَّصُوْحًا یعنی خالص توبہ، اور خالص توبہ وہ ہے جس کے بعد عود الی الاثم نہ ہو۔

علاماتِ توبہ

توبہ کی چار علامتیں ہیں۔(۱)القلۃ (۲)العلۃ (۳)الذلۃ (۴)العزلۃ

(۱) قلت سے مراد قلت طعام، قلت منام، قلت کلام۔

(۲)علت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی عیوب اور بیماری پر نظر رکھے۔ جب اُسے یقین ہو جائے کہ میں بیمار ہوں تو پھر علاج و پرہیز کی طرف متوجہ ہو جائے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل اور کمزور سمجھے۔اس کے سامنے خوب عاجزی وانکساری سے پیش آئے۔

(۴)عزلت کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں سے الگ تھلگ رہے۔غیر ضروری ملاقاتیں ختم کر دے۔واللہ اعلم

سُورَةُ المُلْكِ مَكِّيَّةٌ

آیتیں ۳۰ سورۃ ملک مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ

وہ ذات بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں سب حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۝ جس نے موت اور

وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ

زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کے کام اچھے ہیں اور وہ غالب بخشنے والا ہے۝ جس نے سات آسمان

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ

اوپر تلے بنائے تو رحمٰن کی اس صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا تو پھر نگاہ دوڑا کیا تجھے کوئی شگاف دکھائی

فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴

دیتا ہے۝ پھر دوبارہ نگاہ کر تیری طرف نگاہ ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی۝

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ

اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا ہے اور ہم نے انہیں شیطانوں کو مارنے کیلئے آلہ بنا دیا ہے اور ہم نے ان کیلئے

عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَآ

بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۝ اور جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۝ جب

اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا

اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے شور کی آواز سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی۝ ایسا معلوم ہوگا کہ جوش کی وجہ سے ابھی پھٹ پڑے گی جب اس میں ایک

فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا

گروہ ڈالا جائیگا تو ان سے دوزخ کے داروغہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۝ وہ کہیں گے ہاں بیشک ہمارے پاس ڈرانے والا

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

آیا تھا پر ہم نے جھٹلا دیا اور کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا تم خود بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۝ اور کہیں گے کہ اگر ہم نے سنا یا سمجھا ہوتا

مَا كُنَّا فِيٓ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ۝۱۰ فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِهِمۡ‌ۚ فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ۝۱۱ اِنَّ
تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے ۝ پھر وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے سو دوزخیوں پر پھٹکار ہے ۝ بیشک
الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ۝۱۲ وَاَسِرُّوۡا قَوۡلَـكُمۡ اَوِ
جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے ۝ اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا
اجۡهَرُوۡا بِهٖ‌ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۱۳ اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ‌ؕ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ۝۱۴ ع
ظاہر کرو بیشک وہ سینوں کے بھید خوب جانتا ہے ۝ بھلا وہ نہیں جانتا جس نے (سب کو) پیدا کیا اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے ۝

افاداتِ محمود:

حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ۳۰ آیات والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کو بخشوائے گی۔ وہ سورہ تبارک الذی ہے۔ (ترمذی) دوسری روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ سورۂ ملک میرے ہر امتی کے دل میں ہونی چاہیے۔ (طبرانی)

خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ الخ

یہاں بظاہر یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ اگر موت عدم ہو تو پھر خلق الموت کے کیا معنی ہوں گے؟

جواب اس کا یہ ہے کہ موت کی دو تفسیریں اور دو مفہوم ہیں۔

ایک یہ ہے کہ موت حیاۃ کی ضد ہے۔ اس صورت میں موت شئ موجود ہوگی اور موت وحیاۃ میں تقابل تضاد ہوگا اور اگر موت سے مراد عدم الحیاۃ ہے تو پھر موت عدمی ہے۔ اس صورت میں موت وحیاۃ میں تقابل عدم وملکہ ہوگا۔ عدم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عدم اصلی، دوسرا عدم عارضی، لہٰذا یہ عدم عارضی ہے، اصلی نہیں ہے۔ لہٰذا خلق کی نسبت اس کی طرف درست ہے۔ واللہ اعلم

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ

وہی تو ہے کہ جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کر دیا سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور اسی کے پاس

النُّشُوْرُ ۝۱۵ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝۱۶

پھر کر جانا ہے ۝ کیا تم اس سے ڈرتے نہیں جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے پس یکا یک وہ لرزنے لگے ۝

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝۱۷ وَلَقَدْ

کیا تم اس سے نڈر ہو گئے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تم پر پتھر برسا دے پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے ۝ اور ان سے

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝۱۸ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ

پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں پھر ہماری ناراضگی کا کیا نتیجہ ہوا ۝ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو پر کھولتے اور

وَّيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝۱۹ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

سکیڑتے ہوئے نہیں دیکھا جنہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں تھام رہا بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ۝ بھلا وہ تمہارا کونسا

هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝۲۰ اَمَّنْ هٰذَا

لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا کچھ نہیں کافر تو دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ۝ بھلا وہ

الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝۲۱ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي

کون ہے جو تم کو روزی دے گا اگر وہ اپنی روزی بند کر لے کچھ نہیں بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں اڑتے بیٹھے ہیں ۝ پس کیا وہ شخص جو

وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۲۲ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ

اپنے منہ کے بل اوندھا چلتا ہے وہ زیادہ راہ راست پر ہے یا وہ جو سیدھے راستہ پر سیدھا چلا جاتا ہے ۝ کہہ دو اسی نے تو تمہیں

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْــِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۲۳ قُلْ هُوَ الَّذِيْ

پیدا کیا ہے اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بھی بنائے ہیں (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ۝ کہہ دو اسی نے

ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

تمہیں زمین میں پھیلایا ہے اور اسی کے پاس جمع کر کے لائے جاؤ گے ۝ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہو گا اگر تم

صٰدِقِيْنَ ۝۲۵ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲۶ فَلَمَّا رَاَوْهُ

سچے ہو ۝ کہہ دو اس کی خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں ۝ پھر جب وہ اسے

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

بالکل قریب دیکھیں گے تو ان کی صورتیں بگڑ جائیں گی جو کافر ہیں اور کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جسے تم دنیا میں مانگا کرتے تھے○

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ

کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کرے یا ہم پر رحم کرے پھر وہ کون ہے جو منکروں کو دردناک

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ

عذاب سے بچا سکے○ کہہ دو وہی رحمان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسہ بھی کر رکھا ہے پس عنقریب تم جان لو گے کہ

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

کون صریح گمراہی میں ہے○ کہہ دو بھلا دیکھو تو سہی اگر تمہارا پانی خشک ہو جائے تو وہ کون ہے جو تمہارے پاس صاف پانی لے آئے گا○

سورۃ القلم مکیۃ ٦٨ — ٢

آیاتہا ٥٢ — رکوعاتہا ٢

آیتیں ٥٢ سورت قلم مکی ہے رکوع ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (١) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (٢) وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا

قلم کی قسم ہے اور اس کی جو اس سے لکھتے ہیں ○ آپ اللہ کے فضل سے دیوانہ نہیں ہیں ○ اور آپ کے لئے تو

غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (٣) وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (٤) فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ (٥) بِاَيِّكُمُ

بے شمار اجر ہے ○ اور بیشک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں ○ پس عنقریب آپ بھی دیکھ لینگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کہ تم میں سے

الْمَفْتُوْنُ (٦) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (٧)

کون دیوانہ ہے ○ بیشک آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بہکا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ (٨) وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (٩) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ (١٠)

پس آپ جھٹلانے والوں کا کہنا نہ مانیں ○ وہ تو چاہتے ہیں کہ کہیں آپ نرمی کریں تو وہ بھی نرمی کریں ○ اور ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہنا نہ مان ○

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ (١١) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ (١٢) عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ (١٣) اَنْ

جو طعنے دینے والا چغلی کھانے والا ہے ○ نیکی سے روکنے والا حد سے بڑھا ہوا گنہگار ہے ○ بڑا اجڈ اس کے بعد بد اصل بھی ہے ○ اس لئے کہ

كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ (١٤) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (١٥) سَنَسِمُهٗ

وہ مال اور اولاد والا ہے ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے پہلوں کی کہانیاں ہیں ○ عنقریب ہم اس کی ناک پر

عَلَى الْخُرْطُوْمِ (١٦) اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ (١٧)

داغ لگائیں گے ○ بیشک ہم نے ان کو آزمایا ہے جیسا کہ ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور صبح ہوتے ہی اس کا پھل توڑ لیں گے ○

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ (١٨) فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ (١٩) فَاَصْبَحَتْ

اور انشاء اللہ بھی نہ کہا تھا ○ پھر تو اس پر رات ہی میں آپ کے رب کی طرف سے ایک جھونکا چل گیا درآنحالیکہ وہ سونے والے تھے ○ پھر وہ کٹی ہوئی

كَالصَّرِيْمِ (٢٠) فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ (٢١) اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ (٢٢) فَانْطَلَقُوْا

کھیتی کی طرح ہو گیا ○ پھر وہ صبح کو پکارنے لگے ○ کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم نے پھل توڑنا ہے ○ پھر وہ آپس میں

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿۲۳﴾ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ﴿۲۴﴾ وَغَدَوْا عَلَى حَرْدٍ

چپکے چپکے یہ کہتے ہوئے چلے○ کہ تمہارے باغ میں آج کوئی محتاج نہ آنے پائے○ اور وہ سویرے ہی بڑے اہتمام سے پھل توڑنے کی قدرت کا

قَادِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ

خیال کر کے چل پڑے○ پس جب انہوں نے اسے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم توراہ بھول گئے ہیں○ بلکہ ہم تو بدنصیب ہیں○ پھر ان میں سے اچھے آدمی نے کہا

أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿۲۸﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۲۹﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم کس لئے تسبیح نہیں کرتے○ انہوں نے کہا ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم ظالم تھے○ پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَى بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿۳۰﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿۳۱﴾ عَسَى رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا

آپس میں ملامت کرنے لگے○ انہوں نے کہا ہائے افسوس بیشک ہم سرکش تھے○ شاید ہمارا رب ہمارے لئے اس سے بہتر

خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿۳۲﴾ كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ

باغ بدل دے بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہیں○ عذاب یونہی ہوا کرتا ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر ہے

كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾

کاش وہ جانتے○

افاداتِ محمود:

نٓ یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ ن سے مراد دوات ہے اور قلم کے ساتھ بھی یہی زیادہ مناسب ہے۔ (ابن کثیر) یہاں قلم کے ساتھ قسم کھائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ سامعین کو معلوم ہو جائے کہ تاریخ گواہ ہے کہ آپؐ سے قبل بھی انبیاء کو مجنون کہا گیا۔ جیسے انہوں نے صبر کیا آپ بھی قریش اور دیگر اہل کتاب کی ان ایذا رسانیوں پر صبر فرمایا کریں۔ العیاذ باللہ آپ مجنون نہیں ہیں، بلکہ اخلاق حسنہ کے عظیم منصب پر فائز ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ''کان خلقه القران'' اگر نبیؐ کے اخلاق کا مطالعہ کرنا ہے تو قرآن پڑھو۔ نبی کے اخلاق اس کے عین مطابق ہیں۔ (مسلم)

(۱) ایک حدیث میں ہے ''بعثت لا تمم مکارم الاخلاق'' میں اس لیے مبعوث ہوا ہوں کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ پیش آیا کرو۔ (ترمذی)

(۳) ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن رحمٰن کے میزان میں اخلاق حسنہ سے زیادہ کوئی

عمل وزنی نہ ہوگا۔(الترغیب)

(۴) ایک اور حدیث میں ہے کہ انسان اخلاق حسنہ سے وہ مقام حاصل کر سکتا ہے جو دن کا روزہ دار اور رات کا شب بیدار نہیں کر سکتا۔(الترغیب)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ

اکثر روایات کے مطابق آگے آنے والی تمام صفات ذمیمہ ولید بن مغیرہ کی ہیں۔ ولید بن مغیرہ نے حضورؐ کے سامنے قسمیں کھائی تھیں کہ آپ دین کا یہ کام چھوڑ دیں، ہم آپؐ کو مال ومنال سے نواز دیں گے۔ ضمیر فروش لوگوں کا وتیرہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ دولت کے مقابلہ میں دین و مذہب اور سب کچھ چھوڑ بیٹھتے ہیں، لیکن انبیاء کی عصمت سے یہ بعید تر ہے کہ وہ دنیا کے جاہ و جمال کے لیے حکم خداوندی سے منہ موڑیں یا اللہ تعالیٰ کے کسی حکم میں سستی یا حکم عدولی کا مظاہرہ کریں۔ ''زَنِيْمٍ'' زَنِيْمٍ کا معنی حضرت ابن عباسؓ سے تو یہ منقول ہے ''الذی یعرف بالا بنۃ ''یعنی جو بڑھاپے میں لواطت کرتا ہے اور مفعول بھی ہو۔(۲)اور'' زَنِيْمٍ'' کا دوسرا معنیٰ ولدالزنا ہے یعنی حرام زادہ۔ ولید بن مغیرہ کے متعلق منقول ہے کہ اس کی عمر ۱۸ سال تھی اور اس وقت تک اس کا نسب معلوم نہ تھا۔ پھر اس کے باپ نے دعویٰ کر دیا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب مندرجہ بالا آیتیں نازل ہوئیں تو ولید بن مغیرہ نے اپنی والدہ سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے متعلق ۹ صفات ذمیمہ بیان کی ہیں۔ سب سے آخر میں لفظ زَنِيْمٍ ہے۔ لہٰذا مجھ کو سچ سچ بتا کہ کیا قصہ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ تمہارا ابا نامرد تھا۔ مجھ کو اندیشہ ہوا کہ اگر ہمارے ہاں اولاد نہ ہوئی تو آپ کے والد کی میراث چچازاد بھائی لے جائیں گے، اس لیے میں اپنے غلام سے ملوث ہوئی۔ اُسی کے نتیجہ میں تم تولد ہوئے۔ آج بھی دعویٰ نسب میں یہ شرط ہے کہ دعویٰ ایسے بچے کے متعلق کیا جائے جو معروف النسب نہ ہو ورنہ جو بچہ معروف النسب ہوگا، اس کے متعلق کسی کا دعویٰ قابل سماعت نہ ہوگا۔

عَلَى الْخُرْطُوْمِ

خرطوم اصل میں جانوروں کا ہوتا ہے جس کو اردو میں سونڈ کہتے ہیں جیسے ہاتھی اور خنزیر وغیرہ کا' لیکن ولید بن مغیرہ کے لیے یہ لفظ استہزاءً واھانۃً کہا گیا جیسے کسی ابلہ انسان کو گدھا کہا جائے، یا تو اس کی ناک پر تل کا نشان تھا، یا غزوۂ بدر میں تلوار لگنے سے ایسا نشان پڑ گیا تھا جو مرتے دم تک رہا۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ

بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمت کے باغ ہیں○ پس کیا ہم فرمانبرداروں کو

كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ

مجرموں کی طرح کر دیں گے○ تمہیں کیا ہو گیا کیسا فیصلہ کر رہے ہو○ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو○ کہ بیشک

لَكُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ

تمہیں آخرت میں ملے گا جو تم پسند کرتے ہو○ کیا تمہارے لئے ہم نے قسمیں کھالی ہیں جو قیامت تک چلی جائیں گی کہ بیشک تمہیں

لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْیَاْتُوْا

وہی ملے گا جو تم حکم کرو گے○ ان سے پوچھئے کونسا ان میں اس بات کا ذمہ دار ہے○ کیا ان کے معبود ہیں پھر اپنے

بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ﴿۴۱﴾ یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ یُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا

معبودوں کو لے آئیں اگر وہ سچے ہیں○ جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدہ کرنے کو بلائے جائیں تو

یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَى

وہ نہ کر سکیں گے○ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی اور وہ پہلے (دنیا میں) سجدہ کے لئے

السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ صحیح سالم ہوتے تھے○ پس مجھے اور اس کلام کے جھٹلانے والوں کو چھوڑ دو ہم انہیں بتدریج (جہنم کی طرف) لے جائیں گے

مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

اس طور پر کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی○ اور ہم انکو ڈھیل دیتے ہیں بیشک ہماری تدبیر زبردست ہے○ کیا آپ ان سے کچھ اجرت مانگتے ہیں کہ

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

جس کے تاوان کا ان پر بوجھ پڑ رہا ہے○ یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ اسے لکھ لیتے ہیں○ پھر آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کریں

وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

اور مچھلی والے جیسے نہ ہو جائیں جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا اور وہ بہت ہی غمگین تھا○ اگر اس کے رب کی رحمت اسے نہ سنبھال لیتی

لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنْ یَّكَادُ

تو وہ برے حال سے چٹیل میدان میں پھینکا جاتا○ پس اسے اس کے رب نے نوازا پھر اسے نیک بختوں میں کر دیا○ اور بالکل

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾
قریب تھا کہ کافر آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں جبکہ انہوں نے قرآن سنا اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے○
وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾
اور حالانکہ یہ قرآن تمام دنیا کے لئے صرف نصیحت ہے○

افاداتِ محمود:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ الخ

قیامت کے دن لوگوں کو سجدہ کرانے کے لیے تدبیر کی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ اپنی ٹانگ سے پردہ اٹھالیں گے تو جو ایمان والے ہوں گے وہ سب سجدہ میں گر پڑیں گے۔ جو لوگ منافق ہیں یا کافر یا وہ لوگ جو دنیا میں ریا کاری اور شہرت کی غرض سے سجدہ کرتے تھے، ان کی پیٹھ ایک پلین تختہ کی طرح ہو جائے گی اور جھکنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔ گویا اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا ہی نہیں ہوگا کہ ایسے ناشکرے اور باغی اس کے آگے سجدہ ریز ہوں اور وہ لوگ ساری زندگی بے ایمان رہنے کے باوجود اب ایمان والوں میں شامل ہوں۔

کشف ساق جو اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہو وہی مراد ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمیات سے منزہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا ایک قول ہے کہ لوگ ایک خاص قسم کے نور کے آگے سجدہ ریز ہوں گے۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ

کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تیز نگاہوں سے دیکھتے تھے اور چاہتے تھے آپ کے منصوبے ناکام ہو جائیں (العیاذ باللہ) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ حدیث میں ہے (العین حق) یعنی نظر بد کا لگ جانا حق ہے۔ اس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ لہٰذا یہ دونوں آیتیں اور اسی طرح کے بعض کلمات احادیث میں بھی وارد ہوئے ہیں۔ جس پر نظر کا شبہ ہو اس کو ان دونوں آیتوں سے اور احادیث میں جو کلمات ارشاد ہوئے ہیں، ان کے ذریعہ دم کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم

سورۃ الحاقۃ مکیۃ ۶۹

آیتیں ۵۲ سورۃ حاقہ مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَلْحَاقَّةُ ۝۱ مَا الْحَاقَّةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۴
قیامت ۝ قیامت کیا چیز ہے ۝ اور تمہیں کس چیز نے بتایا کہ قیامت کیا ہے ۝ ثمود اور عاد نے قیامت کو جھٹلایا تھا ۝
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ
سو ثمود تو سخت ہیبت ناک چیخ سے ہلاک کیے گئے ۝ اور لیکن قوم عاد سو وہ ایک سخت آندھی سے
عَاتِيَةٍ ۝۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا
ہلاک کیے گئے ۝ وہ ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگا تار چلتی رہی (اگر تو موجود ہوتا) اس قوم کو اس طرح گرا ہوا
صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝۸ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ
دیکھتا کہ گویا گری ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں ۝ سو کیا تمہیں ان میں کا کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے ۝ اور فرعون اور اس سے
وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰
پہلے کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں والے گناہ کے مرتکب ہوئے ۝ پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں سخت پکڑ لیا ۝
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ۝۱۱ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝۱۲
بیشک ہم نے جب پانی حد سے گزر گیا تھا تو تمہیں کشتی میں سوار کر لیا تھا ۝ تاکہ ہم سے تمہارے لیئے ایک یادگار بنائیں اور اس کو کان یاد رکھنے والے یاد رکھیں ۝
فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً
پھر جب صور میں پھونکا جائے گا ایک بار پھونکا جانا ۝ اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے پس وہ دونوں ریزہ ریزہ
وَّاحِدَةً ۝۱۴ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ
کر دیئے جائیں گے ۝ پس اس دن قیامت ہو گی ۝ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن
وَّاهِيَةٌ ۝۱۶ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷
بودا ہو گا ۝ اور اس کے کناروں پر فرشتے ہونگے اور عرش الٰہی کو اپنے اوپر اس دن آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ۝

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ

اس دن تم پیش کیے جاؤ گے تمہارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا ○ جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا سو وہ کہے گا

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾

لو میرا اعمال نامہ پڑھو ○ بیشک میں سمجھتا تھا کہ میں اپنا حساب دیکھوں گا ○ سو وہ دل پسند عیش میں ہوگا ○

فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ

بلند بہشت میں ○ جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے ○ کھاؤ اور پیئو ان کاموں کے بدلے میں جو تم نے

فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾

گذشتہ دنوں میں آگے بھیجے تھے ○ اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا تو کہے گا اے کاش میرا اعمال نامہ نہ ملتا ○

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾

اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○ کاش وہ (موت) خاتمہ کرنے والی ہوتی ○ میرا مال کچھ کام نہ آیا ○

هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِىْ

مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی ○ اسے پکڑو پس اسے طوق پہنا دو ○ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو ○ پھر ایک

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے اسے جکڑ دو ○ بیشک وہ اللہ پر یقین نہیں رکھتا تھا وہ

الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾

عظمت والا ہے ○ اور نہ وہ مسکین کے کھانا کھلانے کی رغبت دیتا تھا ○ سو آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں ○

وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ع

اور نہ کھانا ہے مگر زخموں کا دھوون ○ اسے سوائے گناہگاروں کے کوئی نہیں کھائے گا ○ سو میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو ○

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا

اور ان کی جو تم نہیں دیکھتے ○ کہ بے شک یہ (قرآن) رسول کریم کی زبان سے نکلا ہے ○ اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم

تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

یقین کرتے ہو ○ اور نہ کسی جادوگر کا قول ہے تم بہت ہی کم غور کرتے ہو ○ وہ پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے ○

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿۴۴﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
اور اگر وہ کوئی بناوٹی بات ہمارے ذمہ لگاتا ۝ تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ۝ پھر ہم اس کی رگ گردن
الْوَتِينَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿۴۷﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۴۸﴾
کاٹ ڈالتے ۝ پھر تم میں سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا ۝ اور بیشک وہ تو پرہیزگاروں کے لئے ایک نصیحت ہے ۝
وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿۴۹﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۵۰﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ
اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ بعض تم میں سے جھٹلانے والے ہیں ۝ اور بیشک وہ کفار پر باعث حسرت ہے ۝ اور بیشک وہ یقین کرنے کے
الْيَقِينِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۵۲﴾
قابل ہے ۝ پس اپنے رب کے نام کی تسبیح کر جو بڑا عظمت والا ہے ۝

ع ۵

افاداتِ محمود:

حاقۃ اور قارعۃ یہ دونوں قیامت کے نام ہیں۔ حاقۃ کا معنی ثابت ہونے والی اور قارعۃ کا معنی کھٹکھٹانے والی ہے۔ قیامت کے دن تمام حقائق، اعمال اور ان کا نتیجہ جزاو سزا سب کچھ سامنے آجائے گا۔ اس لحاظ سے قیامت کا دن اَلْحَآقَّۃُ ہے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے اعتبار سے قیامت کا دن ''القارعۃ'' ہے۔ آگے پھر قوم ثمودٗ قوم عادٗ قوم فرعون اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا مختصر تذکرہ ہے۔ آگے پھر نامہ ہائے اعمال کا ذکر ہے کہ جو دائیں اور بائیں ہاتھ میں ملیں گے اور جو تاثرات اس وقت ہوں گے ان کا تذکرہ ہے۔ دوسرے رکوع میں حقانیت قرآن کریم کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤکد اور مضبوط قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ صاحب قرآن کی طرف سے اس میں کسی قسم کی کوئی ملاوٹ یا آمیزش نہیں ہے۔ دوسرے لوگ تو اس میدان کے ہیں ہی نہیں کہ اس میں کچھ ملاوٹ یا ردوبدل کرسکیں۔ واللہ اعلم

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ

آیتیں ۴۴ سورۃ معارج مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ① لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ② مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ③

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے والا ہے ○ کافروں کے لئے کہ اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ○ جو اللہ کی طرف سے واقع ہوگا جو

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ④

سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے ○ (جن سیڑھیوں سے) فرشتے اور (اہل ایمان کی) روحیں اس کے پاس چڑھ جاتی ہیں (اور وہ عذاب) اس دن ہوگا

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ⑤ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ⑥ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ⑦ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے ○ آپ اچھی طرح سے صبر کئے رہیں ○ بیشک وہ اسے دور دیکھتے ہیں ○ اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں ○ جس دن آسمان

كَالْمُهْلِ ⑧ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ⑨ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ⑩ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ

پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا ○ اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگدار اون کی طرح ہوں گے ○ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا ○ وہ انہیں دکھائے جائیں گے

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ⑪ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ⑫ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ

مجرم چاہے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بدلہ میں اپنے بیٹوں کو دے دے ○ اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو ○ اور اپنے اس کنبہ کو جو اسے

تُـــْٔوِيْهِ ⑬ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ⑭ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ⑮ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ⑯

پناہ دیتا تھا ○ اور ان سب کو جو زمین میں ہیں پھر اپنے آپ کو بچالے ○ ہرگز نہیں بیشک وہ تو ایک آگ ہے ○ کھالوں کو اتارنے والی ○

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ⑰ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ⑱ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ⑲ اِذَا

اس کو بلائے گی جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ○ اور مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا ○ بیشک انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے ○ جب

مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ⑳ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ㉑ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ㉒ الَّذِيْنَ هُمْ

اسے تکلیف پہنچتی ہے تو چلا اٹھتا ہے ○ اور جب اسے مال ملتا ہے تو بڑا بخیل ہے ○ مگر وہ نمازی ○ جو اپنی

عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ㉓ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ㉔ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ㉕

نماز پر ہمیشہ قائم ہیں ○ اور وہ جن کے مالوں میں حصہ معین ہے ○ سائل اور غیر سائل کے لئے ○

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
اور وہ جو قیامت کے دن کا یقین رکھتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں ○
اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى
بیشک ان کے رب کے عذاب کا خطرہ لگا ہوا ہے ○ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
بیویوں یا لونڈیوں سے سو بے شک انہیں کوئی ملامت نہیں ○ پس جو کوئی اس کے سوا چاہے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ
سو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کے رعایت رکھتے ہیں ○ اور وہ جو اپنی
هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِىْ
گواہیوں پر قائم رہتے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ وہی لوگ
جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع
باغوں میں عزت سے رہیں گے ○

افاداتِ محمود:

سَاَلَ سَآئِلٌ الخ

سائل سے مراد یا تو پیغمبر ہیں جیسا کہ حضرت نوحؑ نے کہا تھا۔ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ یا اس سے مراد کافر ہیں جو جلدی عذاب مانگتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ الخ (الحج ۴۷) دوسری جگہ ارشاد ہے

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ (الانفال ۳۲)

ذِى الْمَعَارِجِ سے مراد یہ ہے کہ آسمانوں پر فرشتوں کے چڑھنے اور اُترنے کے لیے راستے بنے ہوئے ہیں۔ آگے اس سورت میں قیامت کا بیان ہے۔ پھر عبادات مالیہ و بدنیہ کا ذکر ہے۔ آگے پھر اصل مضمون یعنی قیامت کی طرف عود ہے۔ واللہ اعلم

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ

پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں○ دائیں اور بائیں سے

الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا

ٹولیاں بنا کر○ کیا ہر ایک ان میں سے طمع رکھتا ہے کہ وہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جاویگا○ ہرگز نہیں بیشک ہم نے انہیں

خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ بھی جانتے ہیں○ پس میں مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں (یعنی اپنی ذات کی) کہ ہم ضرور قادر ہیں○

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

اس بات پر کہ ہم ان سے بہتر لوگ بدل کر لا سکتے ہیں اور ہم عاجز بھی نہیں ہیں○ پھر انہیں چھوڑ دو کہ وہ بیہودہ باتوں اور کھیل میں لگے رہیں○

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ

یہاں تک کہ وہ دن دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے○ جس دن وہ دوڑتے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ ایک

اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ

نشان کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں○ ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی ان پر ذلت چھا رہی ہوگی یہی وہ دن ہے

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے○

(۷۱) سورۃ نوح مکیۃ (۷۱)

آیتیں ۲۸ سورۃ نوح مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آپڑے ۝

قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝۲ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝۳ يَغْفِرْ

اس نے کہا اے میری قوم بیشک میں تمہارے لئے کھلم کھلا ڈرانے والے ہوں ۝ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝ وہ

لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ

تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دیگا بیشک اللہ کا وقت ٹھہرایا ہوا ہے جب آجائے گا تو اس میں تاخیر

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۴ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝۵ فَلَمْ يَزِدْهُمْ

نہ ہوگی کاش تم جانتے ۝ کہا اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا ۝ پھر وہ میرے بلانے سے

دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي

اور بھی زیادہ بھاگتے رہے ۝ اور بیشک جب کبھی میں نے انہیں بلایا تاکہ تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں

آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ

اپنے کانوں میں رکھ لیں اور انہوں نے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور بہت بڑا تکبر کیا ۝ پھر میں نے انہیں کھلم کھلا

جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ

بھی بلایا ۝ پھر میں نے انہیں علانیہ بھی کہا اور مخفی طور پر بھی کہا ۝ پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش مانگو بیشک

كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ

وہ بڑا بخشنے والا ہے ۝ وہ آسمان سے تم پر (موسلا دھار) مینہ برسائے گا ۝ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا

وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝۱۲ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝۱۳ وَقَدْ

اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا ۝ تمہیں کیا ہوگیا تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے ۝ حالانکہ

خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ

اس نے تمہیں کئی طرح سے بنایا ہے۝ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے سات آسمان اوپر تلے (کیسے) بنائے ہیں۝ اور ان میں چاند کو

فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ

چمکتا ہوا بنایا اور آفتاب کو چراغ بنا دیا۝ اور اللہ ہی نے تمہیں زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا۝ پھر

يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوْا

وہ تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور اسی میں سے (پھر) باہر نکالے گا۝ اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا ہے۝ تا کہ تم اس کے

مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ ع

کھلے راستوں میں چلو۝ نوح نے کہا اے میرے رب بیشک انہوں نے میرا کہنا نہ مانا اور اس کو مانا جس کو اس کے مال اور اولاد نے

وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

نقصان کے سوا کچھ بھی فائدہ نہیں دیا۝ اور انہوں نے بڑی زبردست چال چلی۝ اور کہا تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو اور نہ

وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ

وڈ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑو۝ اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کر دیا اور (اب آپ)

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ

ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے۝ وہ اپنے گناہوں کے سبب سے غرق کر دیئے گئے پھر دوزخ میں داخل کئے گئے پس انہوں نے اپنے لئے سوائے

دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

اللہ کے کوئی مددگار نہ پایا۝ اور نوح نے کہا اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی رہنے والا نہ چھوڑ۝

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور نسل بھی جو ہوگی تو فاجر اور کافر ہی ہوگی۝ اے میرے رب مجھے

وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ

اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور اس کو جو میرے گھر میں ایماندار ہو کر داخل ہو جائے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کو اور ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾ ع ۸ ۲

تو بربادی کے سوا اور کچھ زیادہ نہ کر۝

افاداتِ محمود:

حضرت نوح علیہ السلام سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو شرک مٹانے کے لیے مبعوث فرمائے گئے اور ساڑھے نو سو سال تبلیغ ودعوت کے بعد ان کی قوم پر عذاب آیا۔ دنیا میں دوبارہ جو انسان بس سکے تھے، وہ وہی لوگ تھے جو حضرت نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ ان سے پھر نسل انسانی پلی بڑھی۔ ان کے سوا تمام انسان اس عذاب میں ختم ہو گئے۔ اسی وجہ سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ اس سورت میں آگے جو بتوں کے نام ہیں جیسے ودّ، سواع وغیرہ۔ یہ اصل میں نیکوکار اور صالح لوگوں کے نام تھے۔ جب وہ دنیا سے گزر گئے تو ابلیس نے لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ ان کے ہم شکل مجسمے بنا کر عبادت خانوں میں رکھ دو تا کہ تم ان کے نقش قدم پر آسانی سے چل سکو۔ ان کے مجسمے تمھیں ان بزرگوں کی یاد دلاتے رہیں اور تمھارے دلوں میں خیر کا جذبہ سلامت رہے۔ ان لوگوں نے ان بزرگوں کے مجسمے بنا دیے اور پھر یہ لوگ بھی دنیا سے گزر گئے تو شیطان نے بعد میں آنے والی نسلوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ تمہارے آباء واجداد تو ان ہی مجسموں کی پرستش کرتے رہے۔ لہٰذا اس طرح یہ لوگ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ واللہ اعلم

رکوعاتہا ۲ ﴿۷۲﴾ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ﴿۴۰﴾ آیاتہا ۲۸

آیتیں ۲۸ سورة جن مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ

کہہ دو کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن (مجھ سے قرآن پڑھتے) سن گئے ہیں پھر انہوں نے (اپنی قوم سے) جاکر کہہ دیا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے ○

اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا

جو نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم اپنے رب کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے ○ اور ہمارے رب کی شان بلند ہے

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾

نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ بیٹا ○ اور ہم میں سے بعض بیوقوف ہیں جو اللہ پر جھوٹی باتیں بنایا کرتے تھے ○

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ

اور ہمیں خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے ○ اور کچھ آدمی جنوں کے

مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا

مردوں سے پناہ لیا کرتے تھے سو انہوں نے ان کی سرکشی اور بڑھا دی ○ اور وہ بھی سمجھے ہوئے تھے جیسا کہ

ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ

تم نے سمجھ رکھا ہے کہ اللہ ہرگز کسی کو (رسول بنا کر) نہ بھیجے گا ○ اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے سخت پہروں

حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ

اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ○ اور ہم اس کے ٹھکانوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے پس جو کوئی اب کان دھرتا ہے

الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ

تو وہ اپنے لئے ایک انگارہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے ○ اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ نقصان کا ارادہ کیا گیا ہے یا

اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗئِقَ

ان کی نسبت انکے رب نے راہ راست پر لانے کا ارادہ کیا ہے ○ اور کچھ تو ہم میں سے نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے ہم بھی مختلف

قِدَدًا ۝۱۱ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ۝۱۲ وَّ اَنَّا لَمَّا

طریقوں پر تھے○ اور بیشک ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم اللہ کو زمین میں کبھی عاجز نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی ہم بھاگ کر عاجز کر سکیں گے○ اور جب ہم نے

سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخۡسًا وَّ لَا رَهَقًا ۝۱۳ وَّ اَنَّا

ہدایت کی بات سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے پھر جو اپنے رب پر ایمان لے آیا تو نہ اسے نقصان کا ڈر رہے گا اور نہ ظلم کا○ اور کچھ تو

مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَ مِنَّا الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ۝۱۴ وَ اَمَّا

ہم میں سے فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان پس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا سو ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش کر لیا○ اور لیکن

الۡقٰسِطُوۡنَ فَکَانُوۡا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۵ وَّ اَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَی الطَّرِیۡقَةِ لَاَسۡقَیۡنٰهُمۡ

جو ظالم ہیں سو وہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے○ اور اگر (مکہ والے) سیدھے راستہ پر قائم رہتے تو ہم ان کو باافراط

مَّآءً غَدَقًا ۝۱۶ لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِیۡهِ ؕ وَ مَنۡ یُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّهٖ یَسۡلُکۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝۱۷

پانی سے سیراب کرتے○ تا کہ اس (ارزانی) میں ان کا امتحان کریں اور جس نے اپنے رب کی یاد سے منہ موڑا تو وہ اسے سخت عذاب میں ڈالے گا○

وَّ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝۱۸ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ یَدۡعُوۡهُ

اور بیشک مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو○ اور جب اللہ کا بندہ (نبی) اس کو پکارنے کھڑا ہوتا ہے

کَادُوۡا یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡهِ لِبَدًا ۝۱۹ ع

تو لوگ اس پر جھمکٹا کرنے لگتے ہیں○

افاداتِ محمود:

جنوں کے متعلق تفصیلی بات سورۂ احقاف میں گزر چکی ہے۔

فلا نعوذ ولا نعید

وَّ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ الخ

یا تو مراد عام مساجد ہیں کہ مسجدوں میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت یا کسی کو پکارنا جائز نہیں یا جسم انسانی میں مواضع سجدہ مراد ہیں یعنی جسم کے وہ حصے جو دوران سجدہ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھ پاؤں اور پیشانی وغیرہ۔ ان کا استعمال غیر اللہ کے لیے جائز نہیں۔ ان کا غیر اللہ کے لیے جھکانا ان کے ذریعہ غیر اللہ کی عبادت کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے ترجمہ قرآن میں یہی مفہوم پیش کیا ہے۔ واللہ اعلم

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ

کہہ دو میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا○ کہہ دو

إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ

میں نہ تمہارے کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا○ کہہ دو مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ مجھے

أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اس کے سوا پناہ ملے گی○ مگر اللہ کا پیغام اور اس کا حکم پہنچانا ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا

فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ

تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ سدا رہے گا○ یہاں تک کہ جب وہ (عذاب) دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ

تو وہ جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور شمار میں کم ہیں○ کہہ دو مجھے خبر نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا اس کے لئے

لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ

میرا رب کوئی مدت ٹھہراتا ہے○ وہ غیب جاننے والا ہے اپنے غائب کی باتوں پر کسی کو واقف نہیں کرتا○ مگر اپنے پسندیدہ

رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا

رسول کو پھر اس کے آگے اور پیچھے محافظ مقرر کر دیتا ہے تا کہ وہ بظاہر جان لے کہ انہوں نے

رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے○

آیاتها ۲۰ ﴿۷۳ سورة المزمل مكية ۳﴾ ركوعاتها ۲

آیتیں ۳۰ سورۃ مزمل مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳

اے چادر اوڑھنے والے ۝ رات کو قیام کر مگر تھوڑا سا حصہ ۝ آدھی رات یا اس میں سے تھوڑا سا حصہ کم کردے ۝

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ

یا اس پر زیادہ کردو اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو ۝ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری بات (کا بوجھ) ڈالنے والے ہیں ۝ بیشک

نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷

رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور رات بھی صحیح نکلتی ہے ۝ بیشک دن میں آپ کے لئے بڑا کام ہے ۝

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور اپنے رب کا نام لیا کرو اور سب سے الگ ہو کر اسی کی طرف آجاؤ ۝ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ

پس اسی کو کارساز بنالو ۝ اور کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں عمدگی سے چھوڑ دو ۝ اور مجھے اور جھٹلانے والے

اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝۱۱ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝۱۲ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ

دولتمندوں کو چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی سی مدت مہلت دو ۝ بیشک ہمارے پاس بیڑیاں اور جہنم ہے ۝ اور گلے میں اٹکنے والا کھانا

وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝۱۴

اور دردناک عذاب ۝ جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے اور پہاڑ ریگِ رواں کے تودے ہو جائیں گے ۝

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝۱۵

ہم نے تمہاری طرف تم پر گواہی دینے والا ایک رسول اس طرح سے بھیجا ہے کہ جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا ۝

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝۱۶ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ

پھر فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت پکڑ سے پکڑ لیا ۝ پھر تم کس طرح بچو گے اگر تم نے بھی انکار کیا

يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ
اس دن جولڑکوں کو بوڑھا کردے گاo اس دن آسمان پھٹ جائے گا اس کا وعدہ ہو کر رہے گاo بیشک یہ (قرآن)
تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾
ایک نصیحت ہے پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف آنے کا راستہ بنالےo

افاداتِ محمود:

حافظ ابن کثیرؒ نے بروایت بزار نقل فرمایا ہے کہ قریش دار الندوہ میں جمع ہو گئے تھے اور یہ مشورہ کر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس (طعنہ آمیز) نام سے پکارا جائے تا کہ لوگ آپؐ سے نفرت کرنے لگیں (العیاذ باللہ) بعض نے کاہن کہا، لیکن ان ہی لوگوں نے خود ہی اس کی تردید کی کہ وہ کاہن نہیں ہیں۔ بعض نے کہا مجنون مناسب ہے، لیکن پھر اسے بھی غلط مان کر رد کر دیا۔ بعض نے کہا کہ ساحر یعنی جادوگر کہا جائے۔ پھر کہنے لگے جادوگر بھی مناسب نہیں ہے اور کسی ایک بات پر اتفاق رائے قائم کیے بغیر چلے گئے۔ جب آپؐ کو یہ بات پہنچی تو آپؐ اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹ کر لیٹ گئے۔ جیسا کہ مغموم و محزون لوگ کیا کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے تلاطفت کے طور پر آپ کو مانوس کرنے کے لیے ایسے الفاظ سے پکارا جو کما حقہ اس کیفیت کی غمازی کرتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بار حضرت علیؓ گھر سے رنجیدہ ہو کر تشریف لے گئے تھے اور جا کر مسجد میں فرش پر لیٹ گئے۔ پسینہ آنے کی وجہ سے مٹی جسم مبارک سے لگی ہوئی تھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے پاس گئے تو فرمایا ''قم ابا تراب'' یہ ارشاد بھی اسی طرح تانیس و تلاطفت پر مبنی تھا۔

نِّصْفَهُ الخ

یہ حکم تقریباً ایک سال کے لیے تھا بعد میں اسی سورت کے دوسرے رکوع میں جو آیت نازل ہوگئی تو وقت اور قراءۃ کی قید ختم کر دی گئی یعنی سہولت سے جتنا قیام ممکن ہو سو کر لیا کرو۔ کمی کوتاہی معاف ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى

بیشک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ اور جو لوگ آپ کے

مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ

ساتھ ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) تہائی رات سے (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ ہی رات اور دن کا

وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ

اندازہ کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم اس کو نباہ نہیں سکتے سو اس نے تم پر رحم کیا پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان ہو اسے علم ہے کہ

سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ اور لوگ بھی جو اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے زمین پر سفر کریں گے

وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

اور کچھ اور لوگ ہونگے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے پس پڑھو جو اس میں سے آسان ہو اور نماز قائم کرو اور

الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو اور جو کچھ نیکی آگے بھیجو گے اپنے واسطے تو اس کو اللہ کے ہاں بہتر

عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

اور بڑے اجر کی چیز پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ۝

افاداتِ محمود:

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ الخ

حاصل یہ ہے کہ نصف اللیل تک کے قیام کی تم طاقت نہیں رکھتے۔ اگر ایک دن ایسا کر بھی لوگے تو مواظبت نہیں کرسکو گے۔ حدیث میں ہے کہ بہترین عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا جائے۔ اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بخاری) دوسری بات یہ ہے کہ تم میں بعض مریض بھی ہوں گے۔ مسافر بھی ہوں گے اور مجاہد بھی ہوں گے جو قتال فی سبیل اللہ کے لیے کمربستہ ہوں۔ اندریں حالات طویل قیام متعذر ہے۔ لہٰذا حسب استطاعت جتنا قیام وقراءۃ ممکن ہو کرلیا کرو۔ میعاد اور مقدار کی پابندی نہیں ہے۔ البتہ فرض نمازوں اور زکوٰۃ کا اہتمام کیا کرو۔ مطلق زکوٰۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی اور زکوٰۃ کی مقداروں کی تفصیلات مدینہ منورہ میں آئی تھیں۔ تمام اعمال اخلاص کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ آگے اس کا پھل ضرور پاؤ گے اور انسان ہونے کے ناتے اگر کوئی لغزش ہوئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔ واللہ اعلم

سورۃ المدثر مکیۃ ۷۴

آیتیں ۵۶ سورہ مدثر مکی ہے رکوع ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ ثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ الرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ ۪ۙ﴿۵﴾

اے کپڑے میں لپٹنے والے○ اٹھو پھر (کافروں کو) ڈراؤ○ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو○ اور اپنے کپڑے پاک رکھو○ اور میل کچیل دور کرو○

وَ لَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَکۡثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ لِرَبِّکَ فَاصۡبِرۡ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِکَ یَوۡمَئِذٍ

اور بدلہ پانے کی غرض سے احسان نہ کرو○ اور اپنے رب کے لئے صبر کرو○ پھر جب صور میں پھونکا جائے گا○ پس وہ اس دن بڑا

یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ غَیۡرُ یَسِیۡرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ﴿ۙ۱۱﴾ وَّ جَعَلۡتُ

کٹھن دن ہوگا○ کافروں پر وہ آسان نہ ہوگا○ مجھے اور اس کو چھوڑ دو کہ جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا○ اور اس کو

لَہٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ﴿ۙ۱۲﴾ وَّ بَنِیۡنَ شُہُوۡدًا ﴿ۙ۱۳﴾ وَّ مَہَّدۡتُّ لَہٗ تَمۡہِیۡدًا ﴿ۙ۱۴﴾ ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ﴿٭ۙ۱۵﴾

بڑھنے والا مال دیا○ اور حاضر رہنے والے بیٹے دیئے○ اور اس کے لئے ہر طرح کا سامان تیار کردیا○ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور بڑھادوں○

کَلَّا ؕ اِنَّہٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیۡدًا ﴿ؕ۱۶﴾ سَاُرۡہِقُہٗ صَعُوۡدًا ﴿ؕ۱۷﴾ اِنَّہٗ فَکَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۸﴾ فَقُتِلَ

ہرگز نہیں بیشک وہ ہماری آیات کا سخت مخالف ہے○ عنقریب میں اسے اونچی گھاٹی پر چڑھاؤں گا○ بیشک اس نے سوچا اور اندازہ لگایا○ پھر اسے اللہ کی مار

کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿ۙ۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿ۙ۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَ

اس نے کیسا اندازہ لگایا○ پھر اسے اللہ کی مار اس نے کیسا اندازہ لگایا○ پھر اس نے دیکھا○ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بنایا○ پھر پیٹھ پھیر لی اور

اسۡتَکۡبَرَ ﴿ۙ۲۳﴾ فَقَالَ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ ﴿ۙ۲۴﴾ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ﴿ؕ۲۵﴾ سَاُصۡلِیۡہِ

تکبر کیا○ پھر کہا یہ تو ایک جادو ہے جو چلا آتا ہے○ یہ تو ہو نہ ہو آدمی کا کلام ہے○ عنقریب اس کو دوزخ میں

سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سَقَرُ ﴿ؕ۲۷﴾ لَا تُبۡقِیۡ وَ لَا تَذَرُ ﴿ۚ۲۸﴾ لَوَّاحَۃٌ لِّلۡبَشَرِ ﴿ۚۖ۲۹﴾ عَلَیۡہَا تِسۡعَۃَ

ڈالوں گا○ اور آپ کو کیا خبر کہ دوزخ کیا ہے○ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے○ آدمی کو جھلس دے○ اس پر انیس (فرشتے)

عَشَرَ ﴿ؕ۳۰﴾ وَ مَا جَعَلۡنَاۤ اَصۡحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً ۪ وَّ مَا جَعَلۡنَا عِدَّتَہُمۡ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلَّذِیۡنَ

مقرر ہیں○ اور ہم نے دوزخ پر فرشتے ہی رکھے ہیں اور ان کی تعداد کافروں کے لئے

كَفَرُوْا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ
آزمائش بنائی ہے تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے وہ یقین کرلیں اور ایمانداروں کا ایمان بڑھے اور تاکہ اہل کتاب
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ
اور ایمان دار شک نہ کریں اور تاکہ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور کافر یہ کہیں کہ
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
اللہ کی اس بیان سے کیا غرض ہے اور اللہ اس طرح سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور آپ کے
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ؏ ﴿۳۱﴾
رب کے لشکروں کو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور دوزخ (کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے۔

افاداتِ محمود:

سورۂ اقراء کی پانچ آیتیں نازل ہونے کے بعد کچھ عرصہ کے لیے وحی کا نزول معطل ہوگیا۔ سلسلۂ وحی کے انقطاع سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف بھی ہوئی اور وحی کا شوق بھی بڑھتا رہا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہ آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کو دیکھنے سے مجھے بخار کی سی کیفیت محسوس ہوئی اور میں نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے کہا کہ مجھ کو کمبل اوڑھا دو۔ جب میں کمبل لپیٹ کر لیٹ گیا تو سورۂ مدثر نازل ہوئی پھر وحی تسلسل سے جاری رہی۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ①

مزمل کی طرح مدثر کا خطاب بھی تلطف پر مبنی ہے۔ مدثر اصل میں متدثر باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ''ت'' اور ''د'' دونوں قریب المخرج ہیں، لہٰذا تا کو دال سے تبدیل کر کے دال کو دال میں مدغم کر دیا۔ مدثر بن گیا۔

روافض کہتے ہیں کہ مدثر کا خطاب حضرت علیؓ سے ہے۔ کیونکہ حضورؐ نے آپ کو ''قم ابا تراب'' فرمایا تھا، لہٰذا مدثر سے مراد مٹی کی چادر ہے جس میں حضرت علیؓ لپٹے ہوئے تھے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ④

گناہ کی آلودگی سے صاف کرنا اور رکھنا اس کا مفہوم ہے۔ اپنے آپ کو گناہ سے بچانا اور محفوظ رکھنا مراد ہے۔ اپنی نیت اور قلب کو گناہ اور شرک کی آلودگی سے محفوظ ومصون رکھنا مقصود ہے۔ فرمایا کہ اپنے اخلاق کو شائستہ رکھیے۔ اپنے لباس کو پانی سے دھو کر پاک رکھیے۔ شرک سے بچ کر توحید پر قائم رہیے۔ اپنے اعمال کو اعمال صالحہ بنائیے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

شرک اور بتوں کو چھوڑ کر توحید پر قائم رہیے۔ معصیت اور شرک کے ترک پر دوام کیجیے۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝

جب کسی کو صدقہ خیرات ہدیہ وغیرہ دے دو تو اس کے عوض اس سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ اس جیسا یا اس سے زیادہ آپ کو لوٹائے گا۔

جو نیک عمل کرتے ہو، وہ اللہ پر احسان نہ سمجھو کہ اس کے مقابلہ میں اس سے زیادتی طلب کرو۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط (الحجرات ۱۷)

لوگ اپنے مسلمان ہونے کا احسان آپ (نبی) پر جتلاتے ہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ تم کو نیک عمل کی توفیق نصیب فرمائی۔ یا یہ مفہوم ہے کہ منصب نبوت سے متعلق جو فرائض آپ سرانجام دے رہے ہیں وہ خالصۃً لوجہ اللہ ہونے چاہئیں۔ اس دعوت و تبلیغ سے آپ کا مقصد نہ تو شہرت ہو، نہ نیک نامی، نہ دنیا کے ساز و سامان اور آسائشیں بلکہ رضائے الٰہی ہو جیسا کہ تمام نبی و رسول یہ اعلان فرماتے رہے:

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الشعراء ۱۰۹)

ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے کہ

لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن و الا ذی یعنی جس کو صدقہ دیا ہے اس پر احسان جتلا کر یا اس کو اذیت پہنچا کر اپنے صدقات ضائع مت کرو۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝

نقر ثلاثی مجرد ہے۔ یہ ٹک ٹک کے مفہوم میں ہے۔ اسی وجہ سے پرندے کی چونچ کو منقار کہتے ہیں۔ کیونکہ چونچ ہی کو پرند اور مرغی وغیرہ چیزوں پر مارتے ہیں اور چونچ میں پکڑ کر چیزوں کو زمین پر پٹختے رہتے ہیں۔ یہاں ناقور سے مراد قرن یعنی سینگ ہے۔ جس میں حضرت اسرافیلؑ قیامت کے دن پھونکیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ میں کیونکر خوش رہ سکتا ہوں جبکہ حضرت اسرافیلؑ صور لیے کھڑے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں کہ جیسے ہی حکم ہو تو وہ پھونک دیں۔

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝

حافظ ابن کثیرؒ نے بروایت ابن عباسؓ نقل کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا اور قرآن کریم کے متعلق پوچھا۔ جب حضرت صدیق اکبرؓ نے اچھی طرح سمجھایا تو وہ وہاں سے نکلنے کے بعد لوگوں سے کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کلام سناتا ہے، اللہ کی قسم، نہ تو وہ شعر ہے، نہ کہانت، بلکہ اس میں ایک مٹھاس

ہے۔ اس پر ایسی آب وتاب ہے کہ وہ غالب آتا ہے، مغلوب نہیں ہوتا۔ جب قریش کو معلوم ہوا کہ ولید بن مغیرہ قرآن کریم کی صداقت و اعجاز سے متاثر ہو گیا ہے تو ان کو بڑی تشویش ہوئی۔ وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ولید صابی (مسلمان) ہو گیا تو تمام قریش صابی (مسلمان) ہو جائیں گے۔ ابو جہل نے کہا کہ میں تم لوگوں کی یہ تشویش اور پریشانی دور کروں گا۔ اس نے جا کر ولید بن مغیرہ سے کہا کہ تمام قریش نے تیرے لیے صدقات وخیرات جمع کر لیے ہیں۔ ولید نے کہا مجھے لوگوں کے صدقات وخیرات سے کیا واسطہ، میں تو ان سے مال و اولاد کے اعتبار سے بہتر و برتر ہوں۔ ابو جہل نے کہا کہ وہ آپس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ تو ابو بکرؓ کے ہاں روٹی کھانے جاتا ہے (لہٰذا ابو بکرؓ کی روٹی سے ہمارے صدقات تیرے لیے بہتر ہیں) ولید نے طیش میں آ کر قسم کھائی کہ میں آئندہ ابو بکرؓ و عمرؓ کے پاس نہ جاؤں گا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام تو جادو ہے جو نقل در نقل ہوتا چلا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام آیتیں نازل فرمادیں۔

وَحِيْدًا

یا تو حال ہے من موصول سے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ اکیلا بغیر مال و اولاد اور بغیر کنبے کے پیدا ہوا تھا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ الخ (الانعام ۹۴)

پھر ہم نے مال دیا، صاحب اولاد بنایا تو بجائے شاکر بننے کے کافر، اور بجائے مطیع بننے کے عاصی ٹھہرا۔ یہ خلقت کی ضمیر مرفوع متصل کا حال بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دے رہے ہیں کہ ولید بن مغیرہ نے خوب سوچ سمجھ کر کلام خداوندی کو سحر کہا اور آپؐ کی طرف بھی بے سروپا اور بے بنیاد باتوں کی نسبت کی جس کی وجہ سے آپ رنجیدہ طبع ہیں۔ آپ بے فکر رہیے۔ میں اکیلے نے اس کو پیدا کیا ہے اور اب میں اکیلا ہی اسے خود سنبھال لوں گا اور اس سے نبٹ لوں گا۔ آپ غمزدہ نہ ہوں۔

ولید اپنی قوم میں وحید کے لقب سے مشہور تھا کہ میں مال جائیداد اور اولاد کے اعتبار سے بے مثل اور بے مثال ہوں۔ مجھ سا کوئی نہیں۔ وہی وحید کا لقب اس کے لیے تحقیراً و استہزاءً لایا گیا ہے۔

صَعُوْدًا یہ جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے جس پر ایک جہنمی ستر سال تک چڑھتا رہے گا اور پھر واپس جہنم کی تہہ میں چلا جائے گا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ (اعاذنا اللہ منہا)

عَبَسَ چیں بجبیں ہونا، تیوری چڑھانا۔

سِحْرٌ يُّؤْثَرُ یعنی ایسا جادو جو بابل سے نقل ہوتا آ رہا ہے۔

لَوَّاحَةٌ الخ چہرہ کی کھال کو جلا کر بھسم کرنے والی۔ مراد جہنم کی آگ ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ یہ تمام فرشتوں کی تعداد نہیں ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ۱۹ کور کمانڈر ہوں گے۔ پھر ان کی

زیرنگرانی ہزاروں فرشتے مختلف کاموں اور مختلف علاقوں پر مقرر رہوں گے۔ جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جہنم میں ۱۹ قسم کا عذاب ہوگا۔ اس اعتبار سے جہنم کے مختلف حصوں پر مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دینے کے لیے فرشتے مقرر کیے جائیں گے اور ان پر یہ ۱۹ کمانڈر مقرر رہوں گے۔ جن کا ذکر آیت مذکورہ میں ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ الخ فرشتوں کی مذکورہ تعداد ایک آزمائش ہے۔ ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے گا اور کفار کے کفر میں مزید اضافہ ہوگا۔ تفسیر ابن کثیر نے یہاں یہ روایت نقل کی ہے کہ قریش مکہ میں ایک پہلوان تھا اگر گائے، بیل کی کھال پر بیٹھ جاتا اور دس آدمی اُس کو کھینچتے تو کھال کے ٹکڑے ہو جاتے لیکن دس آدمی اس کے نیچے سے اُسے چھڑا نہیں سکتے تھے۔ اس کا نام ابوالاشدین کلدۃ ابن اسید بن خلف تھا۔ اُس نے اپنی خداداد قوت کے بل بوتے پر قریش مکہ سے کہا تھا کہ اگر جہنم میں ڈالنے والے انیس (۱۹) فرشتے ہیں تو سترا (۱۷) کے لیے میں اکیلا کافی ہوں اور دو کو تم لوگ سنبھال لینا (العیاذ باللہ) اس پہلوان نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات طے کی تھی کہ آپ میرے ساتھ کشتی کریں اگر آپ نے مجھ کو پچھاڑ دیا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ آپ نے پچھاڑ دیا لیکن یہ مسلمان نہ ہوا۔

بہر حال ایمان والوں کے ایمان میں مزید اضافہ ہوا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کچھ فرماتے ہیں وہ وحی خداوندی ہوتی ہے۔ اس میں چوں چرا کی گنجائش نہیں ہے اور کفار نے فرشتوں کی گنتی کا مذاق اُڑا کر اپنے جہنمی ہونے پر مہرِ دوام ثبت کر دی اور پھر ان کی سرکشی وطغیانی اور بڑھ گئی۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ الخ اس سے فرشتوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے کہ صرف اُنیس (۱۹) نہیں ہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں جیسا کہ مسند احمد اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ کسی آسمان میں قدم رکھنے یا بالش کے برابر جگہ خالی نہیں ہے بلکہ تمام آسمان فرشتوں سے پُر ہیں۔ بعض رکوع میں، بعض سجود میں اور بعض قیام میں ہیں۔ ایک روایت میں ہے قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے اے اللہ! ہم آپ کی عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

نہیں نہیں قسم ہے چاند کی○

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ

اور رات کی جب وہ ڈھلے○ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے○ کہ وہ (دوزخ) بڑی بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے○ انسان کو ڈرانے والی ہے○ تم میں سے

مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

ہر ایک کے لئے خواہ کوئی اس کے آگے آئے یا پیچھے ہٹے○ ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروی ہے○ مگر داہنے والے○

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ

باغوں میں ہونگے ایک دوسرے سے پوچھیں گے○ گناہگاروں کی نسبت○ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا○ وہ کہیں گے ہم

الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا

نمازی نہ تھے○ اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے○ اور ہم بکواس کرنے والوں کے ساتھ بکواس کیا کرتے تھے○ اور ہم

نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ

انصاف کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے○ یہاں تک کہ ہمیں موت آپہنچی○ پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی○ پس انہیں

عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ

کیا ہوگا کہ وہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں○ گویا کہ وہ بدکنے والے گدھے ہیں○ جو شیر سے بھاگے ہیں○ بلکہ ہر ایک

كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ

آدمی ان میں سے چاہتا ہے کہ اسے کھلے ہوئے صحیفے دیئے جائیں○ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے○ ہرگز نہیں بیشک

تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ

یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے○ پس جو چاہے اس کو یاد کرلے○ اور کوئی بھی یاد نہیں کر سکتا مگر جبکہ اللہ ہی چاہے وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیئے اور وہی

الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

بخشنے والا ہے○

افاداتِ محمود:

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ الخ اس سے معلوم ہوا کہ جہنم میں لے جانے والے اعمال میں نماز نہ پڑھنا، غریبوں کو کھانا نہ کھلانا اور فضول بحثیں کرنا شامل ہے۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۲ (۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱) آیاتہا ۴۰

آیتیں ۴۰ سورۃ قیامت مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ① وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ② اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ

قیامت کے دن کی قسم ہے ○ اور پشیمان ہونے والے شخص کی قسم ہے ○ کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں

نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ③ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ④ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

جمع نہ کریں گے ○ ہاں ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں ○ بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آیندہ بھی نافرمانی

اَمَامَهٗ ⑤ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ⑥ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑦ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ⑧ وَجُمِعَ

کرتا رہے ○ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا ○ پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی ○ اور چاند بے نور ہو جائے گا ○ اور سورج

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ⑨ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ⑩ كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ

اور چاند اکٹھے کیے جائیں گے ○ اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ○ ہرگز نہیں کہیں پناہ نہیں ○ اس دن آپ کے رب ہی کی طرف

اِلْمُسْتَقَرُّ ⑫ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ⑬ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ⑭

ٹھکانا ہے ○ اس دن انسان کو بتا دیا جائے گا کہ وہ کیا لایا اور کیا چھوڑ آیا ○ بلکہ انسان اپنے اوپر خود شاہد ہے ○

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ⑮ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ⑯ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ⑰

گو وہ کتنے ہی بہانے پیش کرے ○ آپ (وحی کے ختم ہونے سے پہلے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجیے تاکہ آپ اسے جلدی جلدی لیں ○ بیشک اس کا جمع کرنا

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ⑱ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ⑲ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ⑳ وَتَذَرُوْنَ

اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے ○ پھر جب ہم اس کی قرأت کر چکیں تو اس کی قرأت کا اتباع کیجیے ○ پھر بیشک اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے ○ ہرگز نہیں

الْاٰخِرَةَ ㉑ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ㉒ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ㉓ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ㉔

بلکہ تم تو دنیا کو چاہتے ہو ○ اور آخرت کو چھوڑتے ہو ○ کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے ○ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے ○ اور کتنے چہرے اس دن اداس ہوں گے ○

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ㉕ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ㉖ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ㉗ وَّظَنَّ

خیال کر رہے ہوں گے کہ انکے ساتھ کمر توڑنے والی سختی کی جائے گی ○ نہیں نہیں جب جان گلے تک پہنچ جائے گی ○ اور لوگ کہیں گے کوئی جھاڑنے والا ہے ○

اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ

اور وہ خیال کریگا کہ یہ وقت جدائی کا ہے○ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جائے گی○ تیرے رب کی طرف اس دن چلنا ہوگا○ پھر نہ تو اس نے

وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾

تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی○ بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا○ پھر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا○ (اے انسان) تیرے لئے افسوس پر افسوس ہے○

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ

پھر تیرے لئے افسوس پر افسوس ہے○ کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا○ کیا وہ ٹپکتی منی کی ایک

يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾

بوند نہ تھا○ پھر وہ لوتھڑا بنا پھر اللہ نے اسے بنا کر ٹھیک کیا○ پھر اس نے مرد و عورت کا جوڑا بنایا○

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

پھر کیا وہ اللہ مردے زندہ کر دینے پر قادر نہیں ہے○

افاداتِ محمود:

اقسام نفس

نفس امارہ جو انسانوں کو معاصی اور نافرمانیوں پر برانگیختہ کرتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ یوسف میں ارشاد ہے:

ان النفس لا مارۃ بالسوء الا مارحم ربی ۔ بے شک نفس برائی پر اُبھارنے والا ہے، سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم کرے۔

نفس حسب عادت طاعت یا معصیت کا خوگر ہوتا ہے۔ جیسی پرورش ہوگی، ویسے اعمال سرزد ہوں گے۔ جیسے حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت سلیمہ و اسلامیہ لے کر دنیا میں قدم رکھتا ہے، لیکن اس کے ماں باپ (اور ماحول) اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ پھر بسا اوقات گناہ کا زنگ اتنا راسخ ہو جاتا ہے کہ ماحول میں گناہ اور اسباب گناہ نہ ہونے کے باوجود انسان معاصی کا شکار ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو سرکش اور سرکردہ شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، لیکن ہزاروں لوگ پھر بھی معاصی میں مبتلا رہتے ہیں۔ گیارہ مہینے جب گناہوں کی عادتیں جڑیں پکڑتی رہیں۔ اب ان کا چھوڑنا اتنا سہل کہاں، مگر مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد رمضان المبارک میں صوم و صلوٰۃ اور قیام اللیل کی پابندی کرتے دکھائی دیتی ہے۔ یہ اُن پر اللہ کا فضل ہے۔

دوسرے نمبر پر "نفس لوامۃ" ہے جو انسان کو معاصی اور نافرمانیوں پر مسلسل ملامت کرتا رہتا ہے۔ یعنی اگر نفس امارہ پر محنت کی جائے تو وہ نفس لوامہ بن جاتا ہے۔ اگر انسان سے گناہ کا صدور ہو جائے تو کھٹکا رہتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ مومن ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ تیری نیکی تجھ کو بھلی معلوم ہو اور گناہ تیرے دل میں کھٹکے۔

اور نفس مطمئنہ وہ ہے جس سے کہ گناہ کا صدور ہی نہ ہو۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ الخ

ربط

(۱) ماقبل آیات میں بتلایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ انسان کی بوسیدہ ہڈیوں کو جمع فرمادے اور تمام اعمال خواہ از قبیل خیر ہوں یا شر سب اس کے ہاں محفوظ ہیں اور قیامت کے دن جزا و سزا ان اعمال پر مرتب ہوگی۔ ابتدا میں جب وحی نازل ہوتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریلؑ کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے۔ اس خیال سے کہ مبادا جبریلؑ واپس چلے جائیں اور وحی کا کوئی حصہ چھوٹ جائے۔ اس صورت میں جو مشقت آپؐ کو اٹھانی پڑتی تھی وہ ظاہر ہے، کیونکہ استاد اگر اپنی بات پوری کردے اور بعد میں آدمی اُسے دہرائے تو یہ سہل ہے، لیکن پڑھانے اور بتانے والے نے اگر اپنی بات مکمل نہ کی اور سامع ہر آدھی اور ادھوری بات دوہرانا شروع کردے تو اس سے سامع کو بڑی دقت ہوتی ہے کہ گزشتہ کو محفوظ کرنا ہے اور نئی کو کما حقہ سننا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا کہ جب قیامت کے دن ہم لاکھوں کروڑوں انسانوں کو ان کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دیں گے اور یہ سب کچھ ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہیں تو قرآن کریم اور وحی کو آپ کے سینہ میں محفوظ کرنا ہمارے لیے کیا مشکل ہے۔ آپ فکر نہ فرمائیں۔ یہ ہم آپ کے سینے میں محفوظ کرلیں گے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے کہ حدیث "لھا ظھر وبطن" کی رو سے آیات کے جو مطالب و فرامین ہیں وہ ظاہر بھی ہیں جو کہ مراد اُولیٰ ہیں اور باطن بھی ہیں جو کہ مراد ثانوی ہیں۔ پھر سیاق و سباق میں کبھی ربط ہوتا ہے، کبھی نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ظاہری معنیٰ ہی مراد ہے۔

حضرت سعید ابن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ جب حضورؐ پر وحی نازل ہوتی تھی تو محفوظ کرنے کے لیے آپؐ بہت مشقت اٹھاتے تھے اور جبریل کی قرأۃ کے ساتھ ساتھ آپؐ بھی ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ یہ حدیث بیان فرماتے ہوئے حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے کہا کہ میں آپؐ کے سامنے اپنے ہونٹوں کو ویسا ہی حرکت دیتا ہوں جیسا کہ میں نے اللہ کے رسولؐ کے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے دیکھے تھے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ جب اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو وہ بھی حضرت ابن عباسؓ کی طرح اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ (ابن کثیر) گویا یہ حدیث مسلسل بتحریک الشفتین ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ ماقبل آیات میں احوال قیامت بیان ہو رہے تھے۔ ممکن تھا کہ حضورؐ سے کوئی سوال کرتا کہ قیامت کب آئے گی؟ اور آپؐ اپنی منشا کے مطابق جواب دے دیتے تو اللہ تعالیٰ نے پیشگی ارشاد فرما دیا کہ آپ اپنی طرف سے کچھ نہ فرمایئے۔ ہم جو کچھ آپؐ کو بتائیں گے آپؐ اس کی پیروی فرمائیں اور وہی جواب مرحمت فرمائیں تا کہ آپ کو آئندہ معذرت کرنے یا مضمون تبدیل کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ واللہ اعلم

رکوعاتها ۲ (۷۶) سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ (۹۸) آیاتها ۳۱

آیتیں ۳۱ سورۃ دہر مدنی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا خَلَقْنَا

انسان پر ضرور ایک زمانہ ایسا بھی آیا ہے کہ اس کا کہیں کچھ بھی ذکر نہ تھا ○ بیشک ہم نے انسان کو

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ② اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ

ایک مرکب بوند سے پیدا کیا ہم اس کی آزمائش کرنا چاہتے تھے پس ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنا دیا ○ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھایا

اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④ اِنَّ

یا تو وہ شکر گزار ہے اور یا ناشکرا ○ بیشک ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دھکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ بیشک

الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

نیک ایسی شراب کے پیالے پئیں گے جس میں چشمہ کافور کی آمیزش ہوگی ○ وہ ایک چشمہ ہوگا جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے اس کو آسانی سے

تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦ وَيُطْعِمُوْنَ

بہا کر لے جائیں گے ○ وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی مصیبت ہر جگہ پھیلی ہوئی ہوگی ○ اور وہ

الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ

اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ○ ہم جو تمہیں کھلاتے ہیں تو خاص اللہ کے لئے نہ ہمیں تم سے

جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ⑩ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ

بدلہ لینا مقصود ہے اور نہ شکر گزاری ○ ہم تو اپنے رب سے ایک اداس (اور) ہولناک دن سے ڈرتے ہیں ○ پس اللہ اس

شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ⑪ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ⑫

دن کی مصیبت سے انہیں بچا لے گا اور ان کے سامنے تازگی اور خوشی لائے گا ○ اور ان کے صبر کے بدلے ان کو جنت اور ریشمی پوشاکیں دے گا ○

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ⑬ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ

اس میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے نہ وہاں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سردی ○ اور ان پر اس کے

ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ

سائے جھک رہے ہوں گے اور پھلوں کے گوشے بہت ہی قریب لٹک رہے ہونگے ○ اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخوروں کا دور

قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چل رہا ہوگا ○ شیشے بھی چاندی کے شیشے جو ایک خاص انداز پر ڈھالے گئے ہوں گے ○ اور انہیں وہاں ایسی شراب کا پیالہ پلایا جائے گا جس میں

زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا

سونٹھ کی آمیزش ہوگی ○ وہ وہاں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے ○ اور ان کے پاس سدا رہنے والے لڑکے (خادم) گھومتے ہونگے جب

رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾

تو ان کو دیکھے گا تو خیال کرے گا کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں ○ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمت اور بڑی سلطنت دیکھے گا ○

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ

ان پر باریک سبز اور موٹے ریشم کے لباس ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور انہیں ان کا رب

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

پاک شراب پلائے گا ○ بیشک یہ تمہارے (نیک اعمال کا) بدلہ ہے اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی ○ بیشک ہم نے ہی آپ پر یہ

الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ

قرآن تھوڑا تھوڑا اتارا ہے ○ پھر آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کیا کریں اور ان میں سے کسی بدکار یا ناشکرے کا کہنا نہ مانا کریں ○ اور اپنے

رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

رب کا نام صبح اور شام یاد کیا کریں ○ اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کو سجدہ کیجئے اور رات میں دیر تک اس کی تسبیح کیجئے ○ بیشک یہ

يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ

لوگ دنیا کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑتے ہیں ○ ہم ہی نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کر دیئے

وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

اور جب ہم چاہیں ان جیسے ان کے بدلے اور لا سکتے ہیں ○ بیشک یہ ایک نصیحت ہے پس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ

اور تم جب ہی چاہو گے جب اللہ چاہے گا بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے ○ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں

رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾	ع
داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے تو اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے○	

افاداتِ محمود:

فضیلت وشانِ نزول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ دہر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک حبشیؓ آیا۔ حضورؐ نے اس سے کہا کہ جو پوچھنا ہے، پوچھ لے اور سمجھ لے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ہم پر یہ فضیلت دی ہے کہ آپ لوگوں کی رنگتیں اور صورتیں خوبصورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو شرفِ نبوت بھی عطا فرمایا ہے۔ اب آپ ارشاد فرمائیے کہ اگر میں بھی اُن تمام چیزوں پر ایمان لے آؤں جن پر آپ ایمان لا چکے ہیں اور میں بھی اسی طرح عمل کرتا رہوں جیسا کہ آپ عمل فرماتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں گا؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جی ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ سیاہ رنگ والے لوگوں کا سفید رنگ جنت میں ایک ہزار سال کے فاصلے پر سے نظر آئے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا گویا وہ اللہ کے عہد و ذمہ میں آ گیا اور جو شخص ''سبحان اللہ وبحمدہٗ'' کہے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دیں گے۔

ایک شخص نے حضورؐ سے پوچھا کہ حضورؐ ان حالات (نیکیوں کی کثرت) میں ہم ہلاک کیونکر ہو سکتے ہیں؟ (ہماری تو بخشش یقینی ہوگئی) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن بعض لوگ اتنے نیک اعمال لے کر آئیں گے کہ اگر وہ اعمال پہاڑ پر رکھ دیے جائیں تو ان کے بوجھ اور ثقل سے پہاڑ دب جائے، لیکن جب ان اعمال کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گنی جائیں گی یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اعمال کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا تو نعمتوں کے مقابلہ میں نیک اعمال کم پڑ جائیں گے، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر رحم فرمائے یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے اعمال کا وزن پورا رکھے تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ دہر نازل فرمائی۔ پھر اس حبشی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ۔ کیا جنت میں میری آنکھیں وہ کچھ دیکھیں گی جو آپ کی آنکھیں دیکھیں گی؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہاں تو وہ حبشی رونے لگا یہاں تک کہ روتے روتے اس کی جان نکل گئی۔ راوی حدیث حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ اللہ کے رسولؐ اس کو قبر میں درست کر رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے حضورؐ نے فرمایا کہ جنت کا شوق اس کے لیے جان لیوا ثابت ہوا۔ (ابن کثیر بحوالہ طبرانی)

سورۂ دہر، جس کا دوسرا نام سورۂ انسان بھی ہے، میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو یاد دلایا ہے کہ ایک زمانہ تجھ پر ایسا

گزرا کہ تو موجود ہی نہیں تھا۔ پھر مختلف مراحل طے کرتا ہوا اور مختلف منازل سے مختلف شکلوں میں گزرتا ہوا یہاں تک پہنچا کہ سمجھ بوجھ والا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے عقل سلیم نصب فرمائی۔ اپنی معرفت وتعارف کے لیے کائنات کے ایک ایک ذرّے کو شاہد موجود بنایا۔ ان تمام باتوں کا تقاضا یہ تھا کہ انسان اپنے رب کو پہچان لیتا اور جہنم کی ہولناکیوں سے بچ کر جنت کے سرسبز وشاداب باغات' محلات اور اس میں موجود حور وغلمان کا مستحق ٹھہرتا، لیکن انسان مختلف گروہوں میں بٹ گئے اور بہت سے انسان حصول مقصد میں ناکام ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کا تذکرہ ایسے بلیغ انداز میں فرمایا ہے کہ گویا ساری نعمتیں سامنے کی حقیقتیں ہیں۔ آخری حصے میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ آپ اپنا مشن جاری رکھیں۔ ولید بن مغیرہ جیسے بدباطن اور بدکردار لوگوں کی پرواہ مت کریں اور قیامت تک آنے والے تمام مبلغین اسلام کو یہی قانون اپنانا چاہیے۔ وہ اسی صورت میں کامیاب رہ سکیں گے۔ واللہ اعلم

سورۃ المرسلات مکیۃ ۳۳

آیتیں ۵۰ سورۃ مرسلت مکی ہے رکوع ۲

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۝١ فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ۝٢ وَالنَّاشِرَاتِ نَشْرًا ۝٣ فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا ۝٤

ان ہواؤں کی قسم ہے جو نفع پہنچانے کیلئے بھیجی جاتی ہیں۝ پھر ان ہواؤں کی جو تندی سے چلتی ہیں۝ اور ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں۝ پھر ان ہواؤں کی جو

فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا ۝٥ عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ۝٦ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۝٧ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۝٨

بادلوں کو متفرق کردیتی ہیں۝ پھر ان ہواؤں کی جو (دل میں) اللہ کی یاد کی القا کرتی ہیں۝ الزام اتارنے یا ڈرانے کے لیے۝ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے۝

وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ۝٩ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ۝١١ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۝١٢

پس جب ستارے بے نور کردیئے جائیں گے۝ اور جب آسمان پھٹ جائیں گے۝ اور جب پہاڑ اڑائے جائیں گے۝ اور جب رسول وقت معین پر جمع کئے جائینگے۝ کس دن

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٤ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝١٥ أَلَمْ

کے لئے تاخیر کی گئی تھی۝ فیصلہ کے دن کے لئے۝ اور آپ کو کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیا ہے۝ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۝ کیا ہم نے

نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝١٦ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝١٧ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝١٨ وَيْلٌ

پہلوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا۝ پھر ہم ان کے پیچھے دوسروں کو چلائیں گے۝ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں۝ اس دن

يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝١٩ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ۝٢٠ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝٢١ إِلَىٰ

جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۝ کیا ہم نے تمہیں ایک ذلیل پانی سے نہیں پیدا کیا۝ پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ ٹھکانے میں رکھ دیا۝ ایک

قَدَرٍ مَعْلُومٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ۝٢٣ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝٢٤ أَلَمْ

معین اندازے تک۝ پھر ہم نے اندازہ لگایا تو ہم تو کیسے اچھے اندازہ لگانے والے ہیں۝ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۝ کیا ہم نے

نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ۝٢٦ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ

زمین کو جمع کرنے والی نہیں بنایا۝ زندوں اور مردوں کو۝ اور ہم نے اس میں مضبوط اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور ہم نے تمہیں

مَاءً فُرَاتًا ۝٢٧ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝٢٨ انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝٢٩

میٹھا پانی پلایا۝ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۝ اس (دوزخ) کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۝

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِىْ
ایک سائبان کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں○ نہ وہ سایہ کرے اور نہ تپش سے بچائے○ بیشک وہ محل جیسے
بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ
انگارے پھینکے گی○ گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے○ یہ وہ دن ہے جس میں
لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾
بات بھی نہ کرسکیں گے○ اور نہ انہیں عذر کرنے کی اجازت ہوگی○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے○
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ
یہ فیصلہ کا دن ہے ہم تمہیں اور پہلوں کو جمع کریں گے○ پس اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو مجھ پر کر دیکھو○ اس دن
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾
جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے○

ع ۱

افاداتِ محمود:

مرسلات کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں، لیکن افضل اور اصدق علی المدلول یہ ہے کہ ''مرسلات'' سے ہوائیں مراد ہیں۔

ثَلٰثِ شُعَبٍ یعنی جہنم کی آگ کا دھواں اُٹھے گا تو اُوپر سے سائبان کی مانند ہوگا۔ یہ دھواں دائیں اور بائیں طرف بھی ہوگا۔ اس طرح اس کی تین شاخیں ہوں گی۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾

اونٹ کے ساتھ تشبیہ عرض میں ہے یا اونچائی میں یا رنگ میں۔ یہاں صفر سے مراد سواد یعنی سیاہ رنگ ہے کیونکہ جہنم کی چنگاری اور شعلے سیاہ ہوں گے اور زرد ہونے میں تشبیہ ہے کہ جہنم کی چنگاریاں اور شعلے زرد ہوں گے جیسے زرد رنگ کے اونٹ۔ واللہ اعلم

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾
بیشک پرہیزگار ٹھنڈی چھاؤں اور چشموں میں ہوں گے○ اور میووں میں جو وہ چاہیں گے○
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ
مزے سے کھاؤ اور پیو ان کاموں کے بدلے جو تم کرتے رہے○ بیشک ہم اسی طرح نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں○ اس دن جھٹلانے
لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾
والوں کے لئے تباہی ہے○ کھاؤ اور چند روز فائدہ اٹھاؤ بیشک تم مجرم ہو○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے○
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ
اور جب ان سے کہا جاتا تھا کہ رکوع کرو تو رکوع نہ کرتے تھے○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے○ پس اس کے
حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾
بعد کس بات پر ایمان لائیں گے○

افاداتِ محمود:

اس سورت کے اختتام پر ''اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَآ اَنْزَلَ'' پڑھنا چاہیے۔

سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ

آیتیں ۴۰ سورت نبا مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا

کس چیز کی بابت وہ آپس میں سوال کرتے ہیں؟ اس بڑی خبر کے متعلق ○ جس میں وہ اختلاف کررہے ہیں ○ ہرگز ایسا نہیں

سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾

عنقریب وہ جان لیں گے ○ پھر ہرگز ایسا نہیں عنقریب وہ جان لیں گے ○ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا ○ اور پہاڑوں کو میخیں ○

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا

اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا ○ اور تمہاری نیند کو راحت کا باعث بنایا ○ اور رات کو پردہ پوش بنایا ○ اور دن کو روزی

النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا

کمانے کے لئے بنایا ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سات سخت (آسمان) بنائے ○ اور ایک جگمگاتا ہوا چراغ بنایا ○ اور ہم نے

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ

بادلوں سے زور کا پانی اتارا ○ تاکہ ہم اس سے اناج اور گھاس اگائیں ○ اور گھنے باغ اگائیں ○ بیشک

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ

فیصلہ کا دن معین ہو چکا ہے ○ جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم گروہ درگروہ چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھولا جائے گا

السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ

تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے ○ اور پہاڑ اڑائے جائیں گے تو ریت ہو جائیں گے ○ بیشک دوزخ گھات میں

مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

لگی ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانا ہے ○ کہ وہ اس میں ہمیشہ پڑے رہیں گے ○ نہ وہاں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

اور نہ کسی پینے کی چیز کا ○ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ ○ پورا پورا بدلہ ملے گا ○ بیشک وہ حساب کی امید

حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ
نہ رکھتے تھے○ اور ہماری آیتوں کو بہت جھٹلایا کرتے تھے○ اور ہم نے ہر چیز کو کتاب میں شمار کر رکھا ہے○ پس چکھو سو ہم تمہارے لئے
نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع
عذاب ہی زیادہ کرتے رہیں گے○

افاداتِ محمود:

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾

مشرکین مکہ اور بعض دیگر لوگ منکرین قیامت تھے۔ وہ ازراہ مذاق ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ وہ قیامت کب آئے گی؟ وہ قیامت جلدی کیوں نہیں آتی؟ پھر اس میں بھی رجماً بالغیب اختلاف کرتے تھے۔ کوئی کہتا کہ جسم اور روح دونوں اُٹھیں گے۔ کوئی کہتا کہ جزا و سزا کا تعلق صرف ارواح سے ہوگا، نہ کہ اجسام سے۔ وقوع قیامت کے متعلق دو گروہ ہو گئے۔ بعض مان گئے اور بعض نے انکار کر دیا۔ آگے اس سورت میں قدرت کے دلائل ظاہرہ و باہرہ بیان کرنے کے بعد جنت و جہنم کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا۔

سورۂ مرسلات سے ربط: سورۂ مرسلات میں قیامت کے دن کو یوم الفصل کہا گیا۔ یہاں بھی فرمایا: ''اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾'' وہاں فرمایا وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ یہاں فرمایا وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وہاں فرمایا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ یہاں فرمایا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وہاں فرمایا لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ یہاں فرمایا لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ الغرض ان دونوں سورتوں کے مضامین اس قدر مشابہ اور مشترک ہیں کہ سورۂ نباء سورۂ مرسلات کا تتمہ معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾
بیشک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے○ باغ اور انگور○ اور نو جوان ہم عمر عورتیں○
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً
اور پیالے چھلکتے ہوئے○ نہ وہاں بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ○ آپ کے رب کی طرف سے حسب اعمال
حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾
بدلہ عطا ہوگا○ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بڑا مہربان کہ وہ اس سے بات نہیں کر سکیں گے○
یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ
جس دن جبرائیل اور سب فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے کوئی نہیں بولے گا مگر وہ جس کو رحمٰن اجازت دے گا اور وہ بات
صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ
ٹھیک کہے گا○ یہ یقینی دن ہے پس جو چاہے اپنے رب کے ہاں ٹھکانا بنالے○ بیشک ہم نے تمہیں ایک عنقریب
عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ
آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا اور کافر کہے گا اے کاش میں مٹی
تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
ہو گیا ہوتا○

ع

افاداتِ محمود:

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ یہاں روح سے کیا مراد ہے؟ اس میں حضرات مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱) انسانی ارواح مراد ہیں (۲) انسان مراد ہیں (۳) روح سے مراد اللہ تعالیٰ کی کوئی ایسی مخلوق ہے جو کھاتی پیتی ہے لیکن نہ انسان ہیں اور نہ فرشتے (۴) روح سے مراد حضرت جبریلؑ ہیں (۵) روح سے مراد قرآن کریم ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَاِذْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا بہرحال مراد جو بھی ہو لیکن اس سے قیامت کے دن کی شدت و ہولناکی معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ

آیتیں ۴۶ سورت نازعٰت مکی ہے رکوع ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳ فَالسّٰبِقٰتِ

جوڑوں میں گھس کر نکالنے والوں کی قسم۝ اور بند کھولنے والوں کی۝ اور تیزی سے تیرنے والوں کی۝ پھر دوڑ کر آگے

سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۝۶ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ ۝۷

بڑھ جانے والوں کی۝ پھر ہر امر کی تدبیر کرنے والوں کی۝ جس دن کانپنے والی کانپے گی۝ اس کے پیچھے آنے والی پیچھے آئے گی۝

قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۝۸ اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ ۝۹ یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی

کئی دل اس دن دھڑک رہے ہوں گے۝ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۝ وہ کہتے ہیں کیا ہم پہلی حالت میں لوٹائے

الْحَافِرَۃِ ۝۱۰ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ۝۱۱ قَالُوْا تِلْکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا

جائیں گے۝ کیا جب ہم بوسیدہ ہو جائیں گے۝ کہتے ہیں کہ یہ تو اس وقت خسارہ کا لوٹنا ہوگا۝ پھر وہ واقعہ

ھِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۝۱۳ فَاِذَا ھُمْ بِالسَّاھِرَۃِ ۝۱۴ ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ۝۱۵ اِذْ

صرف ایک ہی ہیبت ناک آواز ہے۝ پس وہ اسی وقت میدان میں آموجود ہوں گے۝ آپ کو موسیٰ کا حال معلوم ہوا ہے۝ جبکہ

نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝۱۶ اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی ۝۱۷ فَقُلْ

مقدس وادی طوٰی میں اس کے رب نے اسے پکارا۝ فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سرکشی کی ہے۝ پس کہو

ھَلْ لَّکَ اِلٰٓی اَنْ تَزَکّٰی ۝۱۸ وَاَھْدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخْشٰی ۝۱۹ فَاَرٰىہُ الْاٰیَۃَ الْکُبْرٰی ۝۲۰

کیا تیری خواہش ہے کہ تو پاک ہو۝ اور میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں کہ تو ڈرے۝ پس اس نے اس کو بڑی نشانی دکھائی۝

فَکَذَّبَ وَعَصٰی ۝۲۱ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰی ۝۲۲ فَحَشَرَ فَنَادٰی ۝۲۳ فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ۝۲۴

تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۝ پھر کوشش کرتا ہوا واپس لوٹا۝ پھر اس نے سب کو جمع کیا پھر پکارا۝ پھر کہا کہ میں تمہارا سب سے برتر رب ہوں۝

فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ۝۲۵ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۝۲۶

پھر اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۝ بیشک اس میں اس کے لئے عبرت ہے جو ڈرتا ہے۝

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ

کیا تمہارا بنانا بڑی بات ہے یا آسمان کا؟ جس کو ہم نے بنایا○ اس کی چھت بلند کی پھر اس کو سنوارا○ اور اس کی رات

لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا

اندھیری کی اور اس کے دن کو ظاہر کیا○ اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا○ اس سے اس کا پانی اور اس کا

وَمَرْعٰهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

چارا نکالا○ اور پہاڑوں کو خوب جما دیا○ تمہارے لئے اور تمہارے چارپایوں کے لئے سامان حیات ہے○ پس جب وہ

الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

بڑا حادثہ آئے گا○ جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا○ اور ہر دیکھنے والے کے لئے دوزخ

لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾

سامنے لائی جائے گی○ سو جس نے سرکشی کی○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی○ سو بیشک اس کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے○

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہش سے روکا○ سو بیشک اس کا ٹھکانا

الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿۴۳﴾

بہشت ہی ہے○ آپ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہوگا؟○ آپ کو اس کے ذکر سے کیا واسطہ○

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

اس کے علم کی انتہا آپ کے رب ہی کی طرف ہے○ بیشک آپ تو صرف اس کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہے○ جس دن اسے دیکھ لیں گے

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾ ع

(تو یہی سمجھیں گے کہ دنیا میں) گویا ہم ایک شام یا اس کی صبح تک ٹھیرے تھے○

افاداتِ محمود:

سورۂ نازعات کے شروع میں بعض دوسری سورتوں کی طرح قسمیں کھائی گئی ہیں۔

پانچ سورتوں کے شروع میں متعدد قسمیں کھائی گئیں ہیں۔

(۱) سورۃ الصّٰفّٰت (۲) سورۃ الذّٰریٰت (۳) سورۃ المرسلات (۴) سورۃ النّٰزعٰت (۵) سورۃ العٰدیٰت

سورۂ الصّٰفّٰت میں مقسم بہ کی تین صفات مذکور ہیں۔ سورۃ الذّٰریٰت میں چار صفات مذکور ہیں اور سورۃ

المرسلات میں پانچ صفات اور سورۃ النازعٰت میں بھی پانچ اور سورۃ الذریٰت میں پانچ صفات مذکور ہیں۔

آ گے سورۂ النازعٰت میں وہی مضامین ذرا دوسرے انداز میں بیان فرمائے گئے ہیں جو سورۂ نباء میں بیان ہوئے تھے۔ یعنی آسمان وزمین جیسے قدرت کے بڑے بڑے شاہکاروں کی تخلیق۔ پھر آ گے اہل جنت اور اہل جہنم اور قیامت کا بیان ہے۔

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پہلی آیت میں نفخہ اولیٰ اور دوسری آیت میں نفخہ ثانیہ مراد ہے۔

عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ دوسری قراءۃ میں نَاخِرَۃً ہے۔ اس میں مشرکین مکہ کے استبعاد کا بیان ہے کہ وہ قیامت کے دن دوبارہ زندگی اور حشر نشر کو نہایت ہی بعید خیال کرتے تھے۔

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ فرعون نے ابتدائی طور پر یہ کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ اس کے چالیس سال بعد ربوبیت کا دعویٰ کر دیا حضرت ابن عباسؓ سے ایسا ہی منقول ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ الخ اب تو قیامت کے دن کو دیکھنے کے لیے جلدی کرتے ہیں اور آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی لیکن جب یہ لوگ اپنی قبروں اور مدفنوں سے اُٹھائے جائیں گے تو یہ دُنیا کی زندگی کو نہایت ہی قلیل ومختصر خیال کریں گے۔ عَشِيَّةً سے مراد ظہر اور عصر کا درمیانی وقت ہے اور ضُحٰی سے مراد طلوعِ آفتاب سے لے کر نصف النہار تک وقت ہے۔ بہر حال آپ کے ذمہ وقت کے تعین کی ضرورت نہیں ہے کہ کب آئے گی۔ البتہ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ قیامت آئے گی۔

رکوعہا ۱ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۸۰ آیاتہا ۴۲

آیتیں ۴۲ سورت عبس مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝۱ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝۲ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝۳ اَوْ يَذَّكَّرُ

پیغمبر چین بجبیں ہوئے اور منہ موڑ لیا ○ کہ ان کے پاس ایک اندھا آیا ○ اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید وہ پاک ہو جائے ○ یا وہ نصیحت

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝۴ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝۵ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۶ وَمَا عَلَيْكَ

پکڑے تو اس کو نصیحت نفع دے ○ لیکن وہ جو پروا نہیں کرتا ○ سو آپ اس کے لئے توجہ کرتے ہیں ○ حالانکہ آپ پر اس کے نہ سدھرنے کا

اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۸ وَهُوَ يَخْشٰى ۝۹ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰ كَلَّآ

کوئی الزام نہیں ○ اور لیکن جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا ○ اور وہ ڈر رہا ہے ○ تو آپ اس سے بے پروائی کرتے ہیں ○ ایسا نہیں چاہیئے

اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴

بیشک یہ تو ایک نصیحت ہے ○ پس جو چاہے اس کو یاد کرے ○ وہ عزت والے صحیفوں میں ہے ○ جو بلند مرتبہ اور پاک ہیں ○

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝۱۶ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝۱۷ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ

ان لکھنے والوں کے ہاتھ میں ○ جو بڑے بزرگ نیکوکار ہیں ○ انسان پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے ○ اس نے کس چیز سے

خَلَقَهٗ ۝۱۸ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۰ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱

اس کو بنایا ○ ایک بوند سے اس کو بنایا پھر اس کا اندازہ ٹھہرایا ○ پھر اس پر راستہ آسان کر دیا ○ پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں رکھوایا ○

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝۲۲ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝۲۳ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى

پھر جب چاہے گا اس کو اٹھا کھڑا کرے گا ○ ایسا نہیں چاہیئے اس نے تعمیل نہیں کی جو اس کو حکم دیا تھا ○ پس انسان کو اپنے کھانے کی طرف

طَعَامِهٖٓ ۝۲۴ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝۲۵ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝۲۶ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

غور کرنا چاہیئے ○ کہ ہم نے اوپر سے مینہ برسایا ○ پھر ہم نے زمین کو چیر کر پھاڑا ○ پھر ہم نے اس میں

حَبًّا ۝۲۷ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝۲۸ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝۲۹ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝۳۰ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝۳۱

اناج اگایا ○ اور انگور اور ترکاریاں ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغ ○ اور میوے اور گھاس ○

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
تمہارے لئے اور تمہارے چارپایوں کے لئے سامانِ حیات ○ پھر جس وقت کانوں کا بہرا کرنے والا شور برپا ہوگا ○ جس دن آدمی اپنے
أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ
بھائی سے بھاگے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ○ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے ○ ہر شخص کی ایسی حالت ہوگی جو اس کو اوروں کی طرف سے بے پروا
يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا
کردے گی ○ کچھ چہرے اس دن چمک رہے ہوں گے ہنستے ہوئے خوش و خرم ○ اور کچھ چہرے اس دن ایسے ہوں گے کہ
غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾
ان پر گرد پڑی ہوگی ○ ان پر سیاہی چھا رہی ہوگی ○ یہی لوگ ہیں منکر نافرمان ○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل اور حضرت عباسؓ تینوں کو بٹھا کر انھیں کو دین اسلام کی دعوت دے رہے تھے اور دین متین کی حقانیت سمجھا رہے تھے۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ آ گئے۔ یہ نابینا صحابی تھے۔ انھوں نے حضورؐ سے ایک آیت کے الفاظ یا مفہوم سے متعلق پوچھا کہ حضورؐ اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو دیا ہے۔ اس میں سے مجھ کو سکھا دیجیے۔ اثنائے کلام میں حضرت عبداللہؓ کی یہ مداخلت اللہ کے رسولؐ کو ناگوار گزری اور آپؐ کے چہرہ انور پر ناراضی کے آثار صاف نظر آنے لگے۔ حضورؐ برابر عظمائے قریش کی طرف متوجہ رہے اور اُن سے گفتگو فرماتے رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ مجلس ختم ہوگئی اور آپ گھر تشریف لے جانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ عبس نازل فرمادی اور آپؐ کو بتلا دیا کہ یہی شخص حقیقت میں پاک ہونے والا اور گناہوں سے بچنے والا ہے۔ آپ کو اس کی طرف توجہ کرنا چاہیے تھی اور جس لمحہ یہ آپؐ سے حصول علم کے خواست گار تھے۔ اسی وقت ان کو فیض نبوت سے مستفید ہونے کا موقع ملنا چاہیے تھا۔ (ابن کثیر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عدل وانصاف کسی پر مخفی نہیں۔ گھر کے اندر اور گھر سے باہر، پھر مسلمان ہوں یا غیر مسلم، آزاد ہوں یا قیدی جیسے اسیرانِ بدر، بلکہ ذرا آگے بڑھ کر جانوروں نے بھی آپؐ سے مالک کی ظالمانہ روش کی شکایت کی تو آپؐ نے وہاں بھی انصاف وعدل کی وہ مثالیں قائم فرمائیں جو اپنی مثال آپ اور رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ اس خاص واقعہ میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات تھی کہ میں

اس وقت رؤسائے مکہ سے محوِ گفتگو ہوں ان لوگوں کے ایمان لے آنے سے سینکڑوں انسانوں میں تبدیلی یا کم از کم ان کے شر سے بچنے کا قوی امکان ہے۔ رہی بات حضرت عبداللہؓ کی تو یہ قدیم مسلمان ہیں۔ اگر اس وقت ان کی نہ سنی گئی تو کیا ہوا پھر کسی وقت سنی جا سکتی ہے۔ ان کی بات قدرے تاخیر سے سنی گئی تو بھی کچھ حرج نہیں، البتہ رؤسائے قریش سے جاری گفتگو کا تسلسل ٹوٹ گیا تو یہ لوگ پھر ہاتھ نہیں آئیں گے۔

حضرت عبداللہؓ جو باوجود نابینا ہونے کے سچے طالب اور اخلاص کی دولت سے مالا مال تھے۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ سے فرمایا کہ آپ کو اس کی طرف متوجہ ہونا چاہیے تھا۔ یہ طالب صادق تھا اور رؤسائے قریش کو نصیحت آپ فرما ہی چکے ہیں، بلکہ آپ نے دعوت و تبلیغ کا حق ادا فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی قریب آتا ہے اور دین کو اپناتا ہے تو اس کا بھلا ہوگا اور خدانخواستہ اگر اپنے مغرورانہ و متکبرانہ روش پر قائم رہتے ہیں تو ''خسر الدنیا والآخرۃ'' کا مصداق بنیں گے۔ اس واقعہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن ام مکتومؓ کی بہت قدر فرماتے تھے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾

سورۃ کے آخر میں قیامت کے دن کی ہولناکی کا بیان ہے کہ ماں باپ، بہن بھائیوں اور دیگر قریبی عزیزوں کے درمیان رشتہ کتنا مقدس اور پائیدار ہوتا ہے، لیکن یہ لوگ ایک دوسرے کے کام نہ آ سکیں گے۔ یاد رہے کہ حضرات انبیاءؑ علماء اور صلحاء کی سفارشیں و شفاعتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ نہ بدن پر کپڑا ہوگا، نہ پیر میں جوتا ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ یا حضرت سودہؓ نے پوچھا کہ حضورؐ یہ کیا ماجرا ہوگا کہ مرد و عورتیں مخلوط بغیر لباس کے میدانِ حشر کی طرف جائیں گے؟ آپؐ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ انسان اپنے نامہ اعمال، جنت اور جہنم کے سلسلہ میں اس قدر پریشان و مبہوت ہوں گے کہ کیا مجال کہ کوئی کسی کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھ سکے۔

اعاذنا اللہ من اھوال یوم الحشر واللہ اعلم

آیاتها ۲۹ (۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۷) ركوعها ۱

آیتیں ۲۹ سورت التکویر مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا

جب سورج کی روشنی لپیٹی جائے○ اور جب ستارے گر جائیں○ اور جب پہاڑ چلائے جائیں○ اور جب

الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٥ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَإِذَا

دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں○ اور جب جنگلی جانور اکٹھے ہو جائیں○ اور جب سمندر جوش دیئے جائیں○ اور جب

النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَإِذَا

جانیں جسموں سے ملائی جائیں○ اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے○ کہ کس گناہ پر ماری گئی تھی○ اور جب

الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَإِذَا

اعمال نامے کھل جائیں○ اور آسمان کا پوست اتارا جائے○ اور جب دوزخ دھکائی جائے○ اور جب

الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ

جنت قریب لائی جائے○ تو ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے○ پس میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے○ سیدھے چلنے والے

الْكُنَّسِ ۝١٦ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ

غیب ہو جانے والے ستاروں کی○ اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے○ اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے○ بیشک یہ قرآن ایک معزز رسول کا

كَرِيمٍ ۝١٩ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝٢٠ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝٢١ وَمَا صَاحِبُكُمْ

لایا ہوا ہے○ جو بڑا طاقتور ہے عرش کے مالک کے نزدیک بڑے رتبہ والا ہے○ وہاں کا سردار امانت دار ہے○ اور تمہارا رفیق کوئی

بِمَجْنُونٍ ۝٢٢ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝٢٣ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝٢٤ وَمَا هُوَ

دیوانہ نہیں ہے○ اور اس نے اس کو کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے○ اور وہ غیب کی باتوں پر بخیل نہیں ہے○ اور وہ کسی

بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝٢٥ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝٢٦ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝٢٧ لِمَنْ شَاءَ

شیطان مردود کا قول نہیں ہے○ پس تم کہاں چلے جا رہے ہو○ یہ تو جہان بھر کے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے○ اس کے لئے جو

مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ؕ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۹﴾ ع

تم میں سیدھا چلنا چاہے ○ اور تم تو جب ہی چاہو گے کہ جب اللہ چاہے گا جو تمام جہان کا رب ہے ○

افاداتِ محمود:

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات بھلی لگے کہ وہ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ سورۂ تکویر کو پڑھے۔ (ابن کثیر)

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۙ﴿۱﴾ قیامت کے دن چاند سورج بے نور ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرما کر جس کام پہ مقرر فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا۔

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۙ﴿۴﴾

عربوں کے ہاں محض اونٹنی ہی بہت قیمتی چیز سمجھی جاتی تھی۔ پھر جب وہ گابھن ہو تو کیا ہی بات ہے، لیکن قیامت کے دن ہر شخص ایسا فکر مند ہوگا کہ اگر گابھن اونٹنی ہی سامنے ہو گی تو کوئی بھی اس کی طرف التفات نہیں کرے گا۔

وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۙ﴿۵﴾

دنیا میں تو ہر بڑا جانور چھوٹے کا اور ہر زبردست زیردست کا دشمن ہے۔ پلک جھپکنے میں اس کو لقمہ بنا لیتا ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے، مگر قیامت کی شدت کے باعث تمام چرند پرند اکٹھے ہوں گے اور کوئی کسی سے کسی قسم کا تعارض نہیں کرے گا۔

وَاِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۙ﴿۶﴾

قیامت کے دن دریا بھڑکائے جائیں گے۔ حضرت علیؓ نے ایک یہودی سے پوچھا تھا۔ این الجہنم؟ جہنم کہاں ہے؟ اس نے کہا "البحر" یعنی دریا ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا میں اس کو سچا ہی خیال کرتا ہوں کہ قیامت کے دن دریا بھڑکائے جائیں گے۔

وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۙ﴿۸﴾

اسلام سے قبل ایک قبیح رسم یہ تھی کہ وہ لوگ دوسرے لوگوں کو لڑکیوں کا رشتہ دینا اپنی عزت وعظمت کے خلاف سمجھتے تھے۔ اس لیے ان معصوم جانوں کو زندہ درگور کرنا سہل جانتے تھے۔ ویسے تو عام گناہوں کے متعلق باز پرس ہو گی، لیکن اس گناہ کی شدت قبح اور برائی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اس اہتمام سے ذکر فرمایا گیا۔ حضرت قیس ابن عاصمؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اپنی بارہ یا تیرہ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا ہے۔ (اب میرے لیے کیا حکم ہے؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک کی طرف سے ایک لونڈی آزاد کرو۔ اس نے ہر

ایک کی طرف سے ایک ایک لونڈی آزاد کی پھر اگلے سال سو اونٹنیاں لے کر آ گئے کہ یہ میرے گزشتہ گناہ کا کفارہ ہے جو میں نے اپنی بچیوں پر ظلم کیا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ الخ

ہمارے ہاں قرآن کریم دو واسطوں سے پہنچا ہے۔ ایک واسطہ حضرت جبریلؑ کا ہے جو قرآن کریم لے کر آنے والے تھے اور دوسرا واسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جن پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت ساری قسمیں کھا کر سفیر اور منزل علیہ دونوں کی حیثیت واضح فرمادی۔ پہلے تو حضرت جبریلؑ کی صفات کا بیان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لانے کے لیے مقرر کردہ ایلچی اور رسول ہیں۔ پھر ٹھکانہ بھی ان کا عرش کے پاس ہے۔ اور وہ فرشتوں میں قابل تقلید ہیں۔ وہ امین ہیں، انھوں نے وحی کے معاملہ میں کسی قسم کے تساہل، تغافل اور خیانت کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام، من وعن اور کما حقہٗ اللہ کے رسولوں کو پہنچاتے رہے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۞

یہاں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات طیبات کا بیان ہے، چالیس سال تک تم لوگوں نے حضورؐ کی زندگی کے مختلف شعبوں کا مشاہدہ کیا۔ آپ اچھے رشتہ دار، اچھے میزبان، اچھے پڑوسی، عیادت کرنے والے، مسافروں، یتیموں اور بیواؤں کے سروں پر دست شفقت رکھنے والے کی حیثیت سے آپ کو لوگوں نے دیکھا اور آزمایا ہے۔ تم ہی لوگوں نے ان کو صادق اور امین کا لقب دیا ہے۔ ان (حضورؐ) کی گفتگو نہایت ہی حکیمانہ اور دانائی پر مبنی ہے۔ آپ پر جنوں وغیرہ کے اثرات کا دور دور تک نام ونشان نہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن باتوں کا علم دیا اور غیب کی جن باتوں پر آپ کو مطلع فرمایا خواہ وہ قرآن کریم ہو جیسا کہ حضرت قتادہؒ کا قول ہے یا دیگر باتیں جو عقائد وغیرہ سے متعلق ہیں جیسے اشراط الساعۃ اور میدانِ حشر، جنت وجہنم کے متعلق آپؐ نے بہت سی باتوں کی اطلاع دی ہے۔ یہ سب حق اور حقائق ہیں۔ واللہ اعلم

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۞

اس سے مراد وہی روایت ہے جو سورۂ نجم میں مذکور ہے۔ ''وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى''

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۸۲ رکوعها ۱

آیتیں ۱۹ سورت انفطار مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳

جب آسمان پھٹ جائے گا ۝ اور جب ستارے جھڑ جائیں ۝ اور جب سمندر اُبل پڑیں ۝

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يٰاَيُّهَا

اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں ۝ تب ہر شخص جان لے گا کہ کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑ آیا ۝ اے انسان

الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْ

تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے مغرور کر دیا ۝ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے ٹھیک کیا پھر تجھے برابر کیا ۝ جس

اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ

صورت میں چاہا تیرے اعضاء کو جوڑ دیا ۝ نہیں نہیں بلکہ تم جزا کو نہیں مانتے ۝ اور بیشک تم پر

لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳

محافظ ہیں ۝ عزت والے اعمال لکھنے والے ۝ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ۝ بیشک نیک لوگ نعمت میں ہوں گے ۝

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶

اور بیشک نافرمان دوزخ میں ہوں گے ۝ انصاف کے دن اس میں داخل ہوں گے ۝ اور وہ اس سے کہیں جانے نہ پائیں گے ۝

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ

اور تجھے کیا معلوم انصاف کا دن کیا ہے ۝ پھر تجھے کیا خبر کہ انصاف کا دن کیا ہے ۝ جس دن

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹

کوئی کسی کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے گا اور اس دن اللہ ہی کا حکم ہوگا ۝

افاداتِ محمود:

اس سورت میں بھی قیامت کے منظر اور پھر جزا و سزا کا بیان ہے۔ جیسا کہ سورۃ التکویر میں مفصل بیان ہوا۔

گویا یہ دونوں ایک جان دو قالب ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو نہایت ہی عجیب و غریب انداز میں جھنجوڑا ہے کہ جب تجھے معلوم ہے کہ تیرا رب کریم ہے، رحیم اور حلیم ہے تو تجھ کو حیا آنی چاہیے کہ اتنا بڑا عظمت شان والا اللہ اگر اپنے فضل و کرم سے حلم و بردباری کا مظاہرہ فرمارہا ہے تو آپ کو اس کا مطیع و فرماں بردار بندہ بن کر وقت گزارنا چاہیے تھا۔ صغائر و کبائر سے اجتناب کلی کرنا چاہیے تھا، لیکن تو نے جب یہ دیکھا کہ قہار و جبار بادشاہ ہر فعل بد پر فی الفور سزا اور گرفت علی المعصیۃ پر باوجود قدرت کاملہ رکھنے کے سزا نہیں دیتا تو اپنی سرکشی و کجروی میں مزید بڑھنے لگا، حالانکہ اس کی گرفت سے کون چھوٹ سکتا ہے؟ دیر ہوسکتی ہے، لیکن اندھیر نہیں۔ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے اعمال نوٹ کرنے کے لیے مقرر ہیں اور دو فرشتے حفاظت کے لیے مقرر ہیں جو آگے اور پیچھے سے حوادث سے حفاظت کرتے ہیں، لیکن جب تقدیر کا فیصلہ آتا ہے تو یہ دونوں پاس سے ہٹ جاتے ہیں اور جو فرشتے اعمال نوٹ کرنے کے لیے مقرر ہیں، ایک دائیں اور ایک بائیں، دائیں جانب والا فرشتہ نیک اعمال نوٹ کرتا ہے اور بائیں جانب والا برے اعمال نوٹ کرتا ہے۔ نیک اعمال نوٹ کرنے والا فرشتہ دوسرے پر امیر مقرر کیا گیا ہے۔ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں جانب والا فرشتہ دائیں جانب والے فرشتے سے پوچھتا ہے کہ کیا اس شخص کے گناہ لکھوں؟ وہ کہتا ہے نہیں ابھی صبر کر۔ ہوسکتا ہے، وہ توبہ استغفار کرلے۔ جب تین بار پوچھ لیتا ہے تب دائیں جانب والا فرشتہ گناہ تحریر کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے (بوجہ حیا کے) تم لوگوں سے تین وقتوں میں الگ تھلگ ہوجاتے ہیں۔

قضائے حاجت کے وقت (۲) مباشرت کے وقت (۳) اور غسل کے وقت۔ لہٰذا غسل کے وقت انسان کو چاہیے کہ دیوار کی آڑ یا کسی بھی مناسب سے پردے کا اہتمام کرے۔

وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شے کا مالک و متصرف ہوگا۔ تمام فیصلے وقضیے اس کے حکم سے طے پائیں گے اور کسی کے پاس کوئی اختیار نہ ہوگا۔ رہی انبیاء اور صلحاء کی سفارش، سو وہ اُسی کے اذن و اجازت سے مشروط ہے۔

كما مر غير مرة واللہ اعلم

رکوعہا ۱ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن مَكِّيَّةٌ ۸۶ آیاتہا ۳۶

آیتیں ۳۶ سورت مطففین مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲ وَاِذَا

کم تولنے والوں کے لئے تباہی ہے۞ وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کرلیں تو پورا لیں۞ اور جب

كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۳ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِيَوْمٍ

ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۞ کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے۞ اس بڑے

عَظِيْمٍ ۝۵ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ

دن کے لئے۞ جس دن سب لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۞ ہرگز ایسا نہیں چاہیے بیشک نافرمانوں کے اعمال نامے

سِجِّيْنٍ ۝۷ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰

سجین میں ہیں۞ اور آپ کو کیا خبر کہ سجین کیا ہے۞ ایک دفتر ہے جس میں لکھا جاتا ہے۞ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے۞

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲

وہ جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۞ اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے بڑھا ہوا گنہگار ہے۞

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے پہلوں کی کہانیاں ہیں۞ ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں سے ان کے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵ ثُمَّ اِنَّهُمْ

دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۞ ہرگز نہیں بیشک وہ اپنے رب سے اس دن روک دیئے جائیں گے۞ پھر بیشک وہ

لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۷ كَلَّآ اِنَّ

دوزخ میں گرنے والے ہیں۞ پھر کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے تھے۞ ہرگز نہیں بیشک

كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝۱۸ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۲۰ يَّشْهَدُهُ

نیکوں کے اعمال نامے علیین میں ہیں۞ اور آپ کو کیا خبر کی علیین کیا ہے۞ ایک دفتر ہے جس میں لکھا جاتا ہے۞ اسے مقرب

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ
فرشتے دیکھتے ہیں ○ بیشک نیکوکار جنت میں ہوں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○ آپ ان کے چہروں میں نعمت کی تازگی
النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
معلوم کریں گے ○ ان کو خاص شراب مہر لگی ہوئی پلائی جائے گی ○ اس کی مہر مشک کی ہوگی اور رغبت کرنے والوں کو اس کی
الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
رغبت کرنی چاہیے ○ اور اس میں تسنیم ملی ہوگی ○ وہ ایک چشمہ ہے اس میں سے مقرب پئیں گے ○ بیشک نافرمان
اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾
(دنیا میں) ایمان داروں سے ہنسی کیا کرتے تھے ○ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھ سے اشارہ کرتے تھے ○
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾
اور جب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کے جاتے تو ہنستے ہوئے جاتے تھے ○ اور جب ان دیکھتے تو کہتے بیشک یہی گمراہ ہیں ○
وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى
حالانکہ وہ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ○ پس آج وہ لوگ جو ایمان لائے کفار سے ہنس رہے ہوں گے ○ تختوں پر
الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع
بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○ آیا کافروں کو بدلہ دیا گیا ہے ان کے اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے ○

افاداتِ محمود:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو لوگ ماپ تول میں بہت نقصان اٹھا رہے تھے۔ جب کسی سے لیتے تھے تو پورا ماپ تول کر لیتے تھے (جیسا کہ ''اکتالوا'' باب افتعال اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے) اور جب ماپ تول کر دوسروں کو ان کا حق دیتے تھے تو کم ماپ اور وزن کر کے دیتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمادی۔ (ابن کثیر)

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں بھی خصوصیت سے ناپ تول میں کمی کی بیماری پائی جاتی تھی۔ حضرت شعیبؑ نے بار بار ان کو سمجھایا ''اوفوا الکیل'' کہ اپنا ماپ تول صحیح رکھو۔ افسوس کہ آج بھی بہت سے مسلمان اس موذی و مہلک بیماری کا شکار ہیں۔ کم تولنا، ملاوٹ کرنا، کم تول تو عام ہے بعض لوگ باٹ ہی چھوٹے رکھتے ہیں۔ یہ دنیوی و اخروی نقصان و خسران کا سبب ہے۔ یہ لوگ نہ کسی ناصح و واعظ کی بات پر کان دھرتے ہیں، نہ ان کی عقل و خرد اس دائمی خسارے کا ادراک کر رہی ہے، بلکہ الٹا زہر کو تریاق سمجھ رہے ہیں۔ فأشتكي الى الله

بہر حال تطفیف (حقوق کی پامالی) جیسے حقوق العباد میں مذموم ہے، اسی طرح حقوق اللہ اور حقوق الحیوانیہ میں بھی مذموم ہے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

کیا ان کم تولنے اور کم ناپنے والوں کو یہ خیال نہیں آتا کہ کل رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ذرّے ذرّے کا حساب لیا جائے گا تو یہ لوگ ہزاروں لاکھوں انسانوں کے مقروض ہوں گے۔ اُس وقت خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر الغفاریؓ سے فرمایا کہ اس دن تیرا کیا حال ہوگا جس دن لوگ دنیا کے دنوں کے اعتبار سے تین سو سال اللہ کے حکم کے مطابق کھڑے رہیں گے۔ نہ آسمان سے ان کے ہاں کوئی خبر آئے گی اور نہ ہی ان کو کسی بات کا حکم دیا جائے گا (بلکہ اتنا طویل عرصہ انتظار میں ہی رہیں گے) حضرت بشیرؓ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگوں گا۔ حضورؐ نے فرمایا جب تو رات کو بستر پر لیٹے تو قیامت کے دن کے کرب وغم اور برے حساب سے پناہ مانگا کر (ابن کثیر)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ الخ

کتاب الفجار اور کتاب الابرار سے مراد دونوں فریقوں کے اعمال کے دفتر ہیں۔ ابرار کے دفتر ساتویں آسمان کے اوپر اور فجار کے دفتر ساتویں زمین کے نیچے ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم

رکوعہا ﴿۸۴ سورۃ الانشقاق مکیۃ ۸۳﴾ آیاتہا

آیتیں ۲۵ سورت انشقاق مکی ہے رکوع ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ

جب آسمان پھٹ جائے گا ۞ اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ اسی لائق ہے ۞ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی ۞ اور جو کچھ اس میں ہے

مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ

ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ۞ اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور اسی لائق ہے ۞ اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کام میں

كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا

کوشش کر رہا ہے پھر اس سے جا ملے گا ۞ پھر جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ۞ تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب

يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾

لیا جائے گا ۞ اور وہ اپنے اہل و عیال میں خوش واپس آئے گا ۞ اور لیکن جس کو نامہ اعمال پیٹھ پیچھے سے دیا گیا ۞

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ

تو وہ موت کو پکارے گا ۞ اور دوزخ میں داخل ہوگا ۞ بیشک وہ اپنے اہل و عیال میں بڑا خوش و خرم تھا ۞ بیشک اس نے سمجھ لیا تھا کہ

اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا

ہرگز نہ لوٹ کر جائے گا ۞ کیوں نہیں بیشک اس کا رب تو اس کو دیکھ رہا تھا ۞ پس شام کی سرخی کی قسم ہے ۞ اور رات کی جو کچھ

وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

اس نے سمیٹا ۞ اور چاند کی جب کہ وہ پورا ہو جائے ۞ کہ تمہیں ایک منزل سے دوسری منزل پر چڑھنا ہوگا ۞ پھر انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے ۞

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ

اور جب ان پر قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے ۞ بلکہ جو لوگ منکر ہیں جھٹلاتے ہیں ۞ اور اللہ

اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

خوب جانتا ہے وہ جو (دل میں) محفوظ رکھتے ہیں ۞ پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو ۞ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾
نیک عمل کئے۔ ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

ع

افاداتِ محمود:

حضرت ابو ہریرہؓ نے عشاء کی نماز میں سورۃ انشقاق پڑھی اور سجدہ کیا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا، تو آپ فرمانے لگے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز عشاء میں) سجدہ کیا تھا۔ میں اب بھی سجدہ کرتا رہوں گا، یہاں تک کہ میں حضورؐ سے جاملوں (یعنی مرتے دم تک اس عمل پر قائم رہوں گا) (ابن کثیر)

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ کسی نماز میں یہ دعا فرمارہے تھے۔

اللهم حاسبني حسابا يسيرا الخ

اے اللہ میرے ساتھ آسان حساب فرما۔ میں نے پوچھا یارسول اللہؐ آسان حساب کیسے ہوگا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے نامہ اعمال میں (گناہ کوتاہیاں وغیرہ) دیکھے تو اس سے درگزر فرمادے۔ آگے فرمایا

من نوقش الحساب يا عائشة هلك

اے عائشہ! جس کے ساتھ کرید کرید کر حساب کیا گیا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ (ابن کثیر) واللہ اعلم

(۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷)

آیتیں ۲۲ سورت بروج مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ

آسمان کی قسم ہے جس میں برج ہیں○ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے○ اور اس دن کی جو حاضر ہوتا ہے اور اس کی کہ جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں○

الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

خندقوں والے ہلاک ہوئے○ جس میں آگ تھی بہت ایندھن والی○ جبکہ وہ اس کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے○ اور وہ ایمانداروں سے

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾

جو کچھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے○ اور ان سے اسی کا تو بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ زبردست خوبیوں والے پر ایمان لائے تھے○

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

وہ کہ جس کے قبضہ میں آسمان اور زمین ہیں اور اللہ ہر چیز پر شاہد ہے○ بیشک جنھوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ

ایمان دار مردوں اور ایماندار عورتوں کو ستایا پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

جلانے والا عذاب ہے○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے باغ ہیں جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾

نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے○ بیشک تیرے رب کی پکڑ بھی سخت ہے○

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾

بیشک وہی پہلے پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کرے گا○ اور وہی ہے بخشنے والا محبت کرنے والا○ عرش کا مالک بڑی شان والا○

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿١٨﴾ بَلِ

جو چاہے کرنے والا○ کیا آپ کے پاس لشکروں کا حال پہنچا○ فرعون اور ثمود کے○ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ
منکر تو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ہر طرف سے ان کو گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ
قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾
قرآن ہے بڑی شان والا ○ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا ہے) ○

ع ۱

افاداتِ محمود:

بروج سے یا تو وہ مشہور برج مراد ہیں جو آفتاب سال بھر میں طے کرتا ہے یا بڑے بڑے راستے مراد ہیں جن سے فرشتوں کا گزر ہوتا ہے۔

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ قیامت کا دن۔ شَاهِدٍ جمعہ کا دن۔ وَّمَشْهُوْدٍ عرفہ کا دن۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾

یعنی ہلاک ہو گئے خندقوں والے۔ یہاں قُتِلَ لُعِنَ کے معنی میں ہے یعنی اُن ظالم لوگوں پر خدا کی لعنت ہو جنہوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ آگ کی خندقیں کھودنے اور ان میں لوگوں کو جلانے والوں کے متعلق مفسرین حضرات نے متعدد واقعات نقل فرمائے ہیں جو مفہوم میں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔ ہم یہاں حافظ ابن کثیرؒ کے نقل کردہ واقعہ پر اکتفا کرتے ہیں جو صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے (گزشتہ اُمتوں) لوگوں میں ایک کافر بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ ساحر مرنے کے قریب ہوا تو اُس نے بادشاہ سے کہا کہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں اور موت کے قریب پہنچ گیا ہوں، لہٰذا مجھ کو کوئی ہونہار لڑکا لا دیجیے تاکہ میں اس کو اپنا علم سکھا دوں۔ بادشاہ نے اس کو ایک لڑکا دے دیا جسے وہ جادو سکھاتا تھا۔ اس بادشاہ اور جادوگر کے درمیان راستہ میں ایک راہب تھا جو اس وقت کے دین حق پر تھا۔ اتفاق سے لڑکے نے اس کے پاس بھی آنا جانا شروع کر دیا۔ اُس کو راہب کی باتیں اچھی لگیں۔ اب جب لڑکا ساحر کے پاس جاتا تو راہب کے ہاں بیٹھنے کی وجہ سے دیر ہو جاتی۔ وہ ملامت کرتا اور واپسی پر بادشاہ کے پاس جاتا۔ وہاں بھی دیر ہو جاتی تو وہ ملامت کرتا۔ لڑکے نے اس بات کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے یہ مشورہ دیا کہ جب ساحر تجھ کو تاخیر سے آنے کی وجہ سے سزا دینے لگے تو اسے کہنا کہ میں گھر سے ہی لیٹ آیا ہوں اور جب گھر والے تاخیر کے باعث سزا دینے اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگیں تو ان سے کہنا کہ ساحر کے ہاں سے لیٹ آیا ہوں۔ ایک دن یہ لڑکا راستہ سے گزر رہا تھا۔ دیکھا کہ ایک خطرناک جانور نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے اور لوگ بڑے پریشان ہیں۔ اس لڑکے نے کہا کہ آج میں یہ تحقیق کر لوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں راہب کا معاملہ سچا ہے یا ساحر کا۔ راوی کہتا ہے کہ اس لڑکے نے پتھر ہاتھ میں لیا اور کہا کہ اے اللہ اگر راہب کا دین سچا ہے تو یہ درندہ اس پتھر سے مر جائے۔ جب پتھر درندے کو مارا تو وہ مر گیا اور لوگوں کی آمد و رفت کے لیے راستہ کھل گیا۔ جب

راہب کو اس بات کا پتا چلا تو لڑکے سے کہا کہ تو مجھ سے افضل ہے۔ تو کسی آزمائش میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اگر تو پکڑا جائے تو لوگوں کو میرا نام نہ بتانا۔ اب لڑکا مادرزاد نابینا کے لیے دعا کرتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔ برص کے بیمار کے لیے دعا کرتا تو وہ اچھا ہو جاتا۔ الغرض جس قسم کے بیمار کے لیے دعا کرتا، وہ ٹھیک ہو جاتا۔

بادشاہ کے حاشیہ نشینوں میں سے ایک نابینا تھا۔ اس کو جب معلوم ہوا تو وہ بھی اس لڑکے کے پاس بہت کچھ قیمتی تحفے تحائف لے کر پہنچا اور لڑکے سے کہنے لگا کہ آپ مجھے شفا دیجیے۔ لڑکے نے کہا کہ شفا میں نہیں دیتا، بلکہ خداوند قدوس ہی شفا عطا دیتا ہے۔ اگر تو اس پر ایمان لے آئے گا تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ لڑکے نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کی بینائی لوٹ آئی۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس جگہ بیٹھ گیا جہاں روز بیٹھتا تھا۔ بادشاہ نے اسے بینا دیکھا تو پوچھا کہ تیری بینائی تجھ پر کس نے لوٹائی؟ کہنے لگا ''رَبی'' میرے رب نے' بادشاہ نے کہا۔ میں نے؟ (یعنی کیا تو رب مجھ کو سمجھتا ہے) اس نے کہا نہیں، بلکہ میرا اور تیرا رب تو اللہ ہی ہے۔ بادشاہ نے تعجب کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا میرے سوا تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا جی ہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو اذیتیں دینا شروع کر دیں اور تفتیش جاری رکھی۔ آخر کار اس شخص نے اس لڑکے کے متعلق بتلا دیا جس کی دعا سے اس کی بینائی لوٹ آئی تھی۔ بادشاہ نے اس کو بلوایا اور پوچھا کہ تو جادو میں اتنا ماہر ہو گیا کہ مادرزاد نابینا اور کوڑھ کے بیمار کو بھی صحت یاب بنا دیتا ہے؟ اس لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دیتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی سب بیماروں کو شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کیا وہ میں ہوں؟ اس لڑکے نے کہا نہیں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا میرے سوا تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔ بادشاہ نے اس کو بھی اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ اس نے راہب کے متعلق بتا دیا (کہ یہ سب کچھ میں نے ان سے سیکھا ہے)

بادشاہ نے راہب کو بلوایا اور کہا کہ اپنا دین چھوڑ دے، لیکن راہب اپنے دین پر قائم رہا تو اس کے سر پر آری رکھی، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیے۔ پھر اپنے درباری سابق نابینا سے کہا کہ تو بھی اس دین کو چھوڑ دے۔ لیکن اس کے انکار پر اس کے بھی دو ٹکڑے کر دیے۔ لڑکے کے متعلق کچھ لوگوں سے کہا کہ اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ۔ اگر اس دین سے انکار کرے تو فبہا، ورنہ اس کو پہاڑ کی بلندی سے گرا کر ہلاک کر دو۔ جب وہ لوگ اس کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو اس نے دعا مانگی ''اللھم اکفینھم بما شئت'' اے اللہ تو کسی انداز سے ان لوگوں کے مقابلہ میں میری کفایت و مدد فرما۔ پہاڑ پہ زلزلہ آیا۔ وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے اور لڑکا صحیح سالم واپس آ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا بنا۔ لڑکے نے کہا کہ ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی (اور وہ ہلاک ہو گئے) بادشاہ نے لوگوں کی ایک اور جماعت کے ساتھ اس لڑکے کو ایک بڑی کشتی میں روانہ کر دیا اور لوگوں سے کہا کہ جب تم دریا کے اندر یعنی گہرائی تک چلے جاؤ تو اس کو کہہ دینا کہ اپنے دین سے پھر جائے، ورنہ

اس کو دریا میں غرق کر کے ہلاک کر دینا۔ وہ لوگ اس کو لے گئے۔ اس لڑکے نے وہی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور لڑکا صحیح سالم بادشاہ کے پاس واپس آ گیا۔ بادشاہ کے پوچھنے پر لڑکے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور ان سب کو ہلاک کر دیا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ جو طریقہ میں تمہیں بتلاؤں گا وہ اپنا کر ہی تم مجھ کو مار سکتے ہو ورنہ نہیں۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ لڑکے نے کہا وہ یہ ہے کہ آپ تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کریں اور مجھے کسی شہتیر نما لکڑی پر لٹکا دیں اور میرے ہی ترکش سے تیر لے کر میری طرف پھینکیں۔ پھینکتے وقت یہ دعا پڑھیں ''بسم اللہ رب الغلام '' یعنی اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔ اگر یوں کرو گے تو مجھے مارنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا۔ وہ شہید ہو گیا۔ اس وقت اس نے اپنا ہاتھ زخمی کنپٹی پر رکھا ہوا تھا۔ اب تمام لوگ یک زبان بول اُٹھے۔

امنا برب الغلام

ہم سب ایمان لے آئے لڑکے کے رب پر۔ درباریوں نے بادشاہ سے کہا کہ لیجیے جس چیز سے آپ ڈر رہے تھے وہی ہوا۔ سارے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تمام لوگوں کو اسلام سے اور دین حق سے پھیرنے کے لیے بادشاہ نے جگہ جگہ گلیوں اور کوچوں میں خندقیں کھدوائیں۔ ان میں آگ جلائی گئی۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ یا تو دین حق سے پھر جاؤ ورنہ خندق میں ڈال دیے جانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ آخر میں ایک ایسی عورت آئی جس کی گود میں دودھ پیتا بچہ تھا اُس کی وجہ سے وہ گھبرا رہی تھی کہ اپنی جان کی تو خیر ہے لیکن اس معصوم کو لے کر آگ میں کیسے کو دوں گی۔ بحکم خداوندی وہ نونہال بول پڑا۔

اصبری یا اماہ فانک علی الحق

اماں جان صبر کیجیے بے شک آپ حق پر ہیں (یعنی میری پروا کیے بغیر ایمان کی حفاظت کے لیے تجھ کو آگ کی خندق میں کود پڑنا چاہیے۔ (ابن کثیر تفسیر سورۃ البروج)

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ الخ

یہاں سے اب ضابطہ کلیہ بتا دیا کہ جو بھی ایمان والوں کو اذیتیں دیں گے اور بغیر ایمان و توبہ کے ان کی موت آئے گی تو ایسے لوگوں کو شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۸۶ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۳۶ آیاتہا

آیتیں ۱۷ سورت طارق مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ
آسمان کی قسم ہے اور رات کو آنے والے کی ۝ اور آپ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے ۝ وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے ۝ ایسی کوئی بھی جان
لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ
نہیں کہ جس پر ایک محافظ مقرر نہ ہو ۝ پس انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۝ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ۝ جو پیٹھ
مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا
اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان میں سے نکلتا ہے ۝ بیشک وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے ۝ جس دن بھید ظاہر کیے جائیں گے ۝ تو
لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝
اس کے لئے نہ کوئی طاقت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ۝ آسمان بارش والے کی قسم ہے ۝ اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے ۝
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ
بیشک قرآن قطعی بات ہے ۝ اور وہ ہنسی کی بات نہیں ہے ۝ بیشک وہ ایک تدبیر کر رہے ہیں ۝ اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں ۝ پس
الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝
کافروں کو تھوڑے دنوں کی مہلت دے دو ۝

ع

افاداتِ محمود:

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝

طارق سے مراد یا تو ایک خاص تارا ہے جو مغرب کی جانب غروب آفتاب کے فوراً بعد نکلتا ہے۔ یا اس سے مراد رات کو آنے والا مہمان ہے۔

من بين الصلب والترائب

بعض کے نزدیک پورا جسم مراد ہے کیونکہ وہ پیٹھ اور سینے کے درمیان ہے اور بعض کے ہاں صلب سے مراد

باپ کی پشت اور ''ترائب'' سے مراد ماں کی چھاتیاں ہیں۔ سورۂ بروج کے آخر میں بھی قرآن کریم کا ذکر تھا اور سورۂ طارق کے آخر میں بھی قرآن کریم کا ذکر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾

صحیح بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دُنیا میں جس نوعیت کا دھوکا کیا ہوگا اس نوعیت کا جھنڈا اس کے سرین پر لگا ہوگا اور ساتھ ساتھ ایک بتانے والا ہوگا جو اس غدر اور گناہ کے متعلق لوگوں کو بتاتا پھرے گا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾

اگر چلنے اور حرکت کرنے کے معنی میں ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ آسمان جو حرکت والا ہے یعنی ایک جگہ سے حرکت شروع کرتا ہے۔ گھومتے گھومتے پھر اسی جگہ آ جاتا ہے۔ جیسا کہ صاحب بیضاوی نے لکھا ہے، لیکن یہ نظریہ آج کل کی سائنس کے خلاف ہے۔ یا مراد مطر اور بارش ہے کہ بار بار آسمان سے بارشیں برستی ہیں۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۱ — ۸۷ سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّةٌ ۸ — آیاتہا ۱۹

آیتیں ۱۹ سورت اعلیٰ مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝۲ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝۳

اپنے رب کے نام کی تسبیح کیا کر جو سب سے اعلیٰ ہے ۝ وہ جس نے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا ۝ اور جس نے اندازہ ٹھہرایا پھر راہ دکھائی ۝

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝۴ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝۵ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝۶

اور وہ جس نے چارہ نکالا ۝ پھر اس کو خشک چورا سیاہ کر دیا ۝ البتہ ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے ۝

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝۷ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝۸ فَذَكِّرْ اِنْ

مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر ظاہر اور چھپی بات کو جانتا ہے ۝ اور ہم آپ کو آسان شریعت کے سمجھنے کی توفیق دینگے ۝ پس آپ نصیحت کیجئے

نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱ الَّذِيْ يَصْلَى

اگر نصیحت فائدہ دے ۝ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ جلدی سمجھ جائے گا ۝ اور اس سے بڑا بدنصیب الگ رہے گا ۝ جو سخت آگ میں

النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ

داخل ہوگا ۝ پھر اس میں نہ تو مرے گا اور نہ جیئے گا ۝ بیشک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہوگیا ۝ اور اپنے

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷

رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی ۝ بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ۝ حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ پائیدار ہے ۝

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹ ع

بیشک یہی پہلے صحیفوں میں ہے ۝ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ۝

افاداتِ محمود:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت سے بہت محبت فرماتے تھے۔ (مسند احمد)

اور نبی کریمؐ اس سورت کو نماز جمعہ وعیدین میں پڑھتے تھے۔ (مسلم، ترمذی)

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ

یہ استثناء یا تو نسخ سے متعلق ہے یعنی آپ کے پاس جو وحی آئے گی وہ آپ بھولیں گے نہیں، مگر جس حصے کو اللہ تعالیٰ منسوخ فرمانا چاہیں۔ وہ آپ کو چھوڑنا پڑے گی خواہ تلاوۃً ہو یا حکماً یا اس استثناء کا تعلق اختیار خداوندی سے ہے کہ آپ وحی کے کسی حصہ کو نہیں بھولیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اس وحی کو آپ کے دل و دماغ میں محفوظ کر لیتا ہے، ورنہ وہ اس بات پہ بدستور قادر ہے کہ آپ سے کسی حصے کو بھلا دے۔

لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾

یہاں ارتفاع نقیضین یعنی دو متضاد چیزوں کا یکجا ہونے کا سوال نہ کیا جائے کیونکہ دونوں کی جہتیں مختلف ہیں۔ واللہ اعلم

(۸۸) سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۸)

آیتیں ۲۶ سورت غاشیہ مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۞ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۞ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۞ تَصْلٰى

کیا آپ کے پاس سب پر چھا جانے والی (قیامت) کا حال پہنچا ۞ کئی چہروں پر اس دن ذلت برس رہی ہوگی ۞ محنت کرنے والے تھکنے والے ۞

نَارًا حَامِيَةً ۞ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۞ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۞

دہکتی ہوئی آگ میں گریں گے ۞ انہیں ابلتے ہوئے چشمے سے پلایا جائے گا ۞ ان کیلئے کوئی کھانا سوائے کانٹے دار جھاڑی کے نہ ہوگا ۞

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۞ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۞ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۞

جو نہ فربہ کرتی ہے اور نہ بھوک کو دور کرتی ہے ۞ کئی منہ اس دن ہشاش بشاش ہوں گے ۞ اپنی کوشش سے خوش ہوں گے ۞

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۞ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۞ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۞ فِيْهَا سُرُرٌ

اونچے باغ میں ہوں گے ۞ وہاں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ۞ وہاں ایک چشمہ جاری ہوگا ۞ وہاں اونچے اونچے

مَّرْفُوْعَةٌ ۞ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۞ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۞ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۞

تخت ہوں گے ۞ اور آبخورے سامنے چنے ہوئے ۞ اور گاؤ تکیے قطار سے لگے ہوئے ۞ اور مخملی فرش بچھے ہوئے ۞

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۞ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۞ وَاِلَى

پھر کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے ہیں ۞ اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کئے گئے ہیں ۞ اور

الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۞ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۞ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۞

پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں ۞ اور زمین کی طرف کہ کیسی بچھائی گئی ہے ۞ پس آپ نصیحت کیجئے بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں ۞

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۞ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۞ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں ۞ مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا ۞ سو اسے اللہ بہت بڑا عذاب

الْاَكْبَرَ ۞ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۞ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۞

دے گا ۞ بیشک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے ۞ پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے ۞

افاداتِ محمود:

سورۂ اعلیٰ کے ساتھ اس سورت کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ وعیدین میں پڑھتے تھے۔

الْغَاشِيَةِ ①

قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ لفظی معنی ہیں ڈھانپنے والی۔ قیامت یقیناً ہر اعتبار سے لوگوں کو ڈھانپ لے گی۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ③ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ④

بہت سے لوگ اعمال شاقہ کرنے کے باوجود جہنم میں چلے جائیں گے۔ جیسا کہ بہت سے غیر مسلم ریاضتیں کرتے ہیں۔ اس میں ان مسلمانوں کے لیے بھی تنبیہ ہے جو خلاف سنت اعمال کرتے اور بدعات کی بھرمار کے ساتھ اعمال شاقہ کرتے ہیں۔ حضرت ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ ایک گرجا گھر کے قریب سے گزر رہے تھے۔ وہاں کے راہب کو آواز دی۔ جب وہ دروازہ پر آیا تو حضرت فاروق اعظمؓ اس کو دیکھ کر رونے لگے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا مجھ کو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت یاد آ گئی ہے۔ وہی مجھے رلا رہی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ یہ شخص گرجا میں ریاضتیں اور مشقتیں کر رہا ہے، لیکن ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس کی تمام ریاضتیں اکارت ہیں۔ (ابن کثیر)

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ⑰

یہاں سے الوہیت باری تعالیٰ اور توحید باری تعالیٰ پر عقلی دلائل ہیں کہ ذرا غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی اونٹ میں تمہارے لیے کیا فوائد رکھے ہیں۔ اتنا بڑا عجیب الخلقت جانور ہے لیکن ایک بچہ اس کی مہار پکڑ کر جہاں مرضی ہو لے جائے۔ پھر دورانِ سفر وہ کتنی صعوبتیں برداشت کرتا ہے اور کتنے لق ودق صحراؤں کو گرمی میں سردی میں طے کرتا ہے۔ پھر تم اونٹنیوں کا دودھ کام میں لاتے ہو۔ گوشت کھاتے ہو، بال بھی کام میں لاتے ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اسی طرح آسمان زمین اور پہاڑ ہیں جن میں سینکڑوں فوائد ہیں۔

مسند احمد میں بروایت حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں تو حضورؐ سے زیادہ سوالات سے منع کیا گیا تھا۔ لہٰذا ہمیں یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ دیہاتی لوگ آ کر حضور سے سوالات کریں اور ہم سنیں تو ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے محمدؐ آپ کا فرستادہ ہمارے پاس آیا اور ہمیں یہ بات بتلائی کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اُس نے سچ کہا۔ سائل نے پوچھا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ پھر پوچھا زمین کس نے پیدا کی؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ سائل نے پوچھا پہاڑوں کو زمین پر کس نے نصب کیا اور جو کچھ پہاڑوں میں

ہیں ان کو کس نے بنایا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ تو سائل نے کہا میں آپ کو اس اللہ کا واسطہ دے کر جس نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا اور پہاڑوں کو زمین پر نصب فرمایا۔ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سائل نے پوچھا آپؐ کے فرستادہ نے یہ بھی ہمیں بتلایا ہے کہ رات دن ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں؟ حضور نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ سائل نے پوچھا میں آپ کو اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سائل نے کہا آپ کے فرستادہ نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ سائل نے کہا میں آپ کو اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کیا یہ حکم آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ سائل نے کہا آپ کے فرستادہ نے ہمیں یہ بھی بتلایا ہے کہ جو حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

راوی کا بیان ہے کہ جب وہ جانے لگا تو کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں ان باتوں میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو یہ ضرور جنت میں چلا جائے گا۔ بہرحال مذکورہ بالا آیت میں خصوصیت سے چار چیزوں کو ذکر فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ عرب لوگ اُونٹوں پر سفر کرتے ہوئے زمین پر چلتے تھے۔ اُوپر آسمان ہوتا تھا اور اردگرد پہاڑ ہوتے تھے۔ پھر اونٹ اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کے لیے بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ یعنی اونٹ کے حالات سے اہل جنت اور اہل جہنم دونوں کے حالات کا استنباط کیا جا سکتا ہے جیسے اونٹ کو نکیل ڈال کر لے جایا جاتا ہے اسی طرح اہل جہنم زنجیروں اور بیڑیوں میں لے جائے جائیں گے اور جس طرح اونٹ خاردار وکانٹادار درختوں کو کھاتا ہے پھر دوران سفر اگر سڑا ہوا بدبودار پانی بھی میسر آ جائے تو پیتا ہے اسی طرح اہل جہنم کو زقوم وغیرہ کھلایا جائے گا اور جہنم کا گرم پانی جہنمیوں کی پیپ وغیرہ پلائی جائے گی۔

لیکن اونٹ میں بہت سے منافع وفوائد بھی ہیں۔ اس کا اُون کام آتا ہے۔ دودھ سے مکھن وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ کھال بھی کارآمد ہے۔ اونٹ کی ہڈیاں بطور علاج بھی مستعمل ہیں۔ اس کا خشک گوبر جلا کر اس کی راکھ خون روکنے کے لیے مفید ہے۔ اونٹ کے یہ حالات اہل جنت کے حالات سے مشابہہ ہیں۔ اُونٹ کئی دن کے لیے پانی کو ذخیرہ بھی کر لیتا ہے۔ خوراک بھی ذخیرہ کر لیتا ہے۔ اکثر غزوات اور غزوات کے علاوہ بھی حضور اور صحابہ کرامؓ سفر اونٹ پر فرماتے تھے اور عام جانوروں کے مقابلے میں یہ ایک جگہ نہیں بلکہ تین جگہ ذبح ہوتا ہے۔ جسے ذبح نہیں بلکہ نحر کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۱ (۸۹ سورۃ الفجر مکیۃ ۱۰) آیاتہا ۳۰

آیتیں ۳۰ — سورت فجر مکی ہے — رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝٤ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ

فجر کی قسم ہے ۝ اور دس راتوں کی ۝ اور جفت اور طاق کی ۝ اور رات کی جب وہ گزر جائے ۝ ان چیزوں کی قسم عقلمندوں کے

لِّذِيْ حِجْرٍ ۝٥ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

واسطے معتبر ہے ۝ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا ۝ جو نسل ارم سے ستونوں والے تھے ۝ کہ ان جیسا

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٨ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝٩ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١٠

شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا ۝ اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے پتھروں کو وادی میں تراشا تھا ۝ اور فرعون میخوں والے کے ساتھ ۝

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

ان سب نے ملک میں سرکشی کی ۝ پھر انہوں نے بہت فساد پھیلایا ۝ پھر ان پر تیرے رب نے عذاب کا

عَذَابٍ ۝١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ

کوڑا پھینکا ۝ بیشک آپ کا رب تاک میں ہے ۝ لیکن انسان تو ایسا ہے کہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے پھر اسے عزت

وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ

اور نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے ۝ لیکن جب اسے آزماتا ہے اس پر اس کی روزی تنگ کرتا ہے تو کہتا ہے

رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝١٦ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝١٧ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝١٨

میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ۝ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ۝ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو ۝

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝١٩ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

اور میت کا ترکہ سب سمیٹ کر کھا جاتے ہو ۝ اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ۝ ہرگز نہیں جب زمین کوٹ کوٹ کر

دَكًّا دَكًّا ۝٢١ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝٢٢ وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ

ریزہ ریزہ کر دی جائے گی ۝ اور آپ کے رب کا (تخت) آجائے گا اور فرشتے بھی صف بستہ چلے آئیں گے ۝ اور اس دن دوزخ لائی جائے گی

يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾
اس دن انسان سمجھے گا اور اس وقت اس کو سمجھنا کیا فائدہ دے گا ○ کہے گا اے کاش میں اپنی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجتا ○
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ
پس اس دن اس کا سا عذاب کوئی بھی نہ دے گا ○ اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا ہو گا ○ (ارشاد ہو گا) اے
الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾
اطمینان والی روح ○ اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ○ پس میرے بندوں میں شامل ہو ○
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾
اور میری جنت میں داخل ہو ○

ع

افاداتِ محمود:

ربط

سورۂ غاشیہ میں قیامت کے دن کا بیان تھا کہ اس دن لوگوں کے دو طبقے ہوں گے۔ ایک اہل جہنم ہوں گے۔ ''تَصْلٰى نَارًا'' سے وہ طبقہ مراد ہے۔ دوسرا طبقہ اہل جنت کا ہوگا۔ ''وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾'' میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح سورۃ فجر میں ''يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾'' میں نافرمان انسان کا ذکر ہے اور يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الخ میں نفس مطمئنہ رکھنے والے مومنوں کا ذکر ہے۔

سورۃ فجر اصل میں ایک شبہ کے ازالہ کے لیے نازل کی گئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اگر اعمال صالحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت اور شان ربوبیت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان کے معاصی اور سیئات سے اللہ تعالیٰ کی شان متاثر نہیں ہوتی، نہ ہی اس کے رحمت کے خزانے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک صحیح حدیث میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انسان کے تمام اعمال واحوال کا علم ہے۔ پھر جزا وسزا کا کیا مطلب ہے؟ یعنی جزا وسزا میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا فائدہ ہے، نہ نقصان؟ تو اس سورۃ میں اس شبہہ کا ازالہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کمال علم اور کمال قدرت کے ساتھ حکیم بھی تو ہے، لہٰذا جزا وسزا کے قانون میں بہت ساری حکمتیں ہیں۔

انسان کے تین احوال ہیں۔ (۱) دنیا (۲) برزخ (۳) آخرت۔

دنیا میں انسان محتاج ہے۔ بہت ساری حاجتیں اور کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ آخرت کے لیے توشہ جمع کرنے کا مکلف ہے کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ جمع کرتا رہے۔ برزخ جو کہ بعد الموت اور قبل قیام الساعۃ کا درمیانی عرصہ ہے۔ اس عرصہ میں اعمال ومشاغل تو نہیں ہیں خود کچھ عمل نہیں کرسکتا۔

نہ اعمالِ خیر نہ شر، لیکن اعمال میں اضافے کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ اگر اُس نے کوئی ایسا کارِ خیر کیا جو متعدی ہے تو مرنے کے بعد بھی اس کارِ خیر کی برکت سے اس کے اعمال صالحہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے یہ مضمون ثابت ہے اور اگر خدانخواستہ انسان نے اپنی زندگی میں کوئی برا عمل شروع کیا جو متعدی تھا۔ اس کی دیکھا دیکھی لوگ اس کو کرنے لگے تو مرنے کے بعد بھی اس کے گناہوں اور سیئات میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ ہر قتل ناحق میں سے گناہ کا کچھ حصہ قابیل کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ دنیا میں قتل ناحق کا موجد تھا۔

جب قیامت کا وقت ہوگا تو انسان مکمل طور پر فارغ ہو جائے گا۔ اعمال صالحہ یا معاصی وغیرہ میں اضافہ مکمل طور پر بند ہو جائے گا۔ گویا تمام اعمال پر مہر لگ جائے گی۔ اب تو جزا و سزا کا میدان ہے جس کا ایک عرصہ سے انتظار تھا۔ جیسا کہ "اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ" سے معلوم ہوتا ہے۔ الغرض انسان کا دنیا میں آنا پھر کچھ عرصہ برزخ میں اور پھر قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے دربار خداوندی میں کھڑا ہونا، اس میں بہت ساری حکمتیں ہیں جن سے اصل مقصد انسان کی ابتلا اور آزمائش ہے۔

اما شاکراً و اما کفوراً

اب قیامت آنے کے لیے لوگ منتظر ہیں کہ نہ معلوم کب آجائے، لیکن آئے گی ضرور اور راسخ العقیدہ لوگ اس کے انتظار میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فجر میں جتنی چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں ان سب کا انتظار کیا جاتا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۝۱

فجر سے مراد معروف وقت ہے۔ فجر کا انتظار اکثر حیوانات چرند، پرند اور انسانوں کو ہوتا ہے حتیٰ کہ فقیر اور مسکین بھی بھیک مانگنے کے لیے فجر کے منتظر رہتے ہیں۔

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲

اور دس راتوں کی قسم۔ دس راتوں سے مراد یا تو ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں جن کا سال بھر حجاج کرام اور دیگر لوگوں کو انتظار رہتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ذی الحج کی ابتدائی دس راتوں میں اعمال کی جتنی فضیلت ہے اور کسی رات میں نہیں ہے یا دس راتوں سے مراد محرم الحرام کی ابتدائی دس راتیں ہیں یا رمضان المبارک کا پہلا عشرہ مراد ہے۔ اس کا بھی سال بھر لوگوں کو انتظار رہتا ہے۔

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳

(۱) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ولیالٍ عشر" سے مراد ذی الحج کی دس راتیں ہیں۔ الوتر سے مراد عرفہ اور الشفع سے مراد یوم النحر ہے۔ (۲) حضرت عطاؒ سے منقول ہے کہ شفع سے مراد عرفہ اور وتر سے عید الاضحیٰ کی رات مراد ہے۔ (۳) شفع سے مراد ایام تشریق کا درمیانی دن ہے اور وتر سے مراد آخری دن ہے۔ (۴) شفع اور وتر سے مراد اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے جو شفع بھی ہے اور وتر بھی۔ (۵) وتر سے مراد خود اللہ تعالیٰ ہیں اور شفع سے مراد اس کی مخلوق ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے "ان اللہ وتر یحب الوتر"

(۶) شفع اور وتر سے مراد عدد ہے جس میں جفت اور طاق دونوں ہوتے ہیں۔ (۷) حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت میں ہے کہ شفع اور وتر سے مراد نماز ہے۔ اس میں جفت بھی ہے جیسے فجر، ظہر وغیرہ اور طاق بھی ہے جیسے مغرب اور وتر نمازیں۔

نوٹ: توجیہ ۲ میں شفع سے مراد جو یوم عرفہ ہے وہ آنے والی رات سمیت مراد ہے۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝

رات کے چلنے سے مراد یا تو وہ چیزیں ہیں جو رات میں چلتی ہیں۔ لہٰذا ظرف کا ذکر ہے، مگر اس سے مراد مظروف ہے جیسے کہا جاتا ہے "نهاره صائم وليله قائم" اس کا دن روزہ دار اور اس کی رات قیام کرنے والی ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ شخص دن کو روزہ اور رات کو شب بیداری کرتا ہے یا مراد مزدلفہ کی رات ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝

اِرَمَ، عــــاد سے بدل ہے۔ ارم اور عاد اس قوم کے بڑوں میں سے ہیں ان کے نام پر ایک شہر بنایا گیا تھا۔ آگے "التی جو اسم موصول اور مثلھا میں ضمیر مونث ہے وہ باعتبار قبیلہ ہے۔ قوم عاد کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ہودؑ کو مبعوث فرمایا تھا، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی کی اور اللہ کے رسول کی بات نہیں مانی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شدید طوفان اور آندھی سے ان کو ہلاک کر دیا اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے باعث عبرت بنا دیا۔ یہ لوگ بڑے قد آور اور زبردست تھے، لیکن نافرمانی سے عذاب خداوندی کا شکار ہو گئے۔

اسی طرح قوم ثمود اور قوم فرعون کا حال ہوا کہ مسلسل نافرمانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔

وَجِائْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے

يؤتى الجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام ومع كل زمام سبعون الف ملك

قیامت کے دن جہنم اس طرح لائی جائے گی کہ اس کو ستر ہزار لگام دیے گئے ہوں گے اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ خطاب قیامت کے دن ایمان والوں سے کیا جائے گا اور ان کو خوشخبری دی جائے گی، لیکن زیادہ راجح یہ ہے کہ یہ خطاب موت کے وقت خوش قسمت اور خوش بخت لوگوں سے ہوتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ فرشتے جب مومن کی روح قبض کرتے ہیں تو جنت کے کفن اور خوشبو ساتھ لے کر آتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں **اخرجي الى روح و ريحان ورب غير غضبان** ۔ وہ شان عظمت و وقار کے ساتھ اس کی روح قبض کرتے ہیں۔ پھر اسی عظمت و شان کے ساتھ اس کو لے جاتے ہیں۔ اس کی نماز جنازہ، تجہیز و تدفین میں ہزاروں فرشتے شریک ہوتے ہیں۔ **اللهم اجعلنا منهم**

(۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵)

آیتیں ۲۰ | سورت بلد مکی ہے | رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَآ أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ وَأَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳ لَقَدْ

اس شہر کی قسم ہے ۝ حالانکہ آپ اس شہر میں مقیم ہیں ۝ اور باپ کی اور اس کی اولاد کی قسم ہے ۝ کہ بیشک

خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ أَهْلَكْتُ

ہم نے انسان کو مصیبت میں پیدا کیا ہے ۝ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کوئی بھی ہرگز قابو نہ پا سکے گا ۝ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں

مَالًا لُّبَدًا ۝۶ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ أَحَدٌ ۝۷ أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸ وَلِسَانًا

مال برباد کر ڈالا ۝ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے بھی نہیں دیکھا ۝ کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں ۝ اور زبان

وَّشَفَتَيْنِ ۝۹ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲

اور دو ہونٹ ۝ اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھائے ۝ پس وہ (دین کی) گھاٹی میں سے نہ ہو کر نکلا ۝ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے ۝

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳ أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵ أَوْ مِسْكِيْنًا

گردن کا چھوڑانا ۝ یا بھوک کے دن میں کھلانا ۝ کسی رشتہ دار یتیم کو ۝ یا کسی خاک نشین

ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷

مسکین کو ۝ پھر وہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور رحم کرنے کی وصیت کی ۝

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۱۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝۱۹

یہی لوگ دائیں والے ہیں ۝ اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا وہی بائیں والے ہیں ۝

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰

انہیں پر چاروں طرف سے بند کی ہوئی آگ ہو گی ۝

افاداتِ محمود:

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳

والد سے مراد حضرت آدمؑ اور ولد سے مراد تمام ابن آدم ہیں۔

اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اس میں ولید بن مغیرہ جیسے ناشکروں کی طرف اشارہ ہے۔

جن لوگوں کا مال راہ خدا میں خرچ ہوتا ہے وہ خوش قسمت ہیں اور جن لوگوں کا مال فاسد میں جیسے رقص و سرور، سینما بینی، فواحش اور شراب نوشی وغیرہ میں خرچ ہوتا ہے وہ بڑے بد بخت ہیں۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝

آنکھیں اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں۔ ان سے انسان کے ہزاروں اعمال صالحہ وابستہ ہیں۔ اسی طرح زبان کا حال ہے۔ تلاوت، ذکر اللہ، ہر کلمہ خیر جو انسان کہتا ہے وہ زبان سے متعلق ہے۔ اسی طرح ہونٹ ہیں۔ ہونٹ منہ کے لیے زینت بھی ہیں۔ اگر ہونٹ نہ ہوں تو دانت بدنما نظر آئیں گے اور شفتین منہ کے لیے ساتر بھی ہیں۔ یعنی منہ کے لیے پردے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر ہونٹ نہ ہوں تو ہر چیز گرد و غبار وغیرہ براہ راست منہ میں جائے گی۔ اسی طرح بہت سے حروف شفوی ہیں ہونٹ کے بغیر ادا نہیں ہوتے۔ ہونٹ کے بغیر بانسری بھی نہیں بجائی جا سکتی۔ جس پھل کے اندر گٹھلی ہو، آپ ہونٹوں کے ساتھ گٹھلی وغیرہ بلا تکلف باہر پھینک دیتے ہیں۔ بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی ہونٹوں کی مدد سے دودھ چوسنا شروع کر دیتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی ایک ایک نعمت میں متعدد فوائد ہیں۔ تھوڑے سے تدبر اور غور و تفکر سے بہت سے سربستہ راز آپ پر کھل سکتے ہیں۔ فتأمل واللہ اعلم

(۹۱) سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶)

آیتیں ۱۵ سورت شمس مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ② وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ③ وَالَّيْلِ اِذَا

سورج اور اس کی دھوپ کی قسم ہے○ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے○ اور دن کی جب وہ اس کو روشن کردے○ اور رات کی جب کہ

يَغْشٰهَا ④ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ⑤ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ⑥ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ⑦

وہ اس کو ڈھانپ لے○ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اس کو بنایا○ اور زمین اور اس کی جس نے اس کو بچھایا○ اور جان کی اور اس کی جس نے اس کو درست کیا○

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ⑧ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ⑨ وَقَدْ خَابَ مَنْ

پھر اس کو اس کی بدی اور نیکی سمجھائی○ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنی روح کو پاک کرلیا○ اور بیشک وہ غارت ہوا جس نے

دَسّٰهَا ⑩ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ⑪ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ⑫ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ

اس کو آلودہ کرلیا○ ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح کو) جھٹلایا تھا○ جبکہ ان میں کا بڑا بدبخت اٹھا○ پس ان سے اللہ کے رسول نے کہا کہ

اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ⑬ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۥ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے بچو○ پس انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر ان پر ان کے رب نے ان کے گناہوں کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ⑭ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ⑮ ع

بدلے ہلاکت نازل کی پھر ان کو برباد کردیا○ اور اس نے اس کے انجام کی پروا نہ کی○

افاداتِ محمود:

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کی قسم کھائی ہے اور ساتوں اپنے نفع کے اعتبار سے عام ہیں اور بعض چیزیں براہِ راست وقوعِ قیامت پر دلالت کر رہی ہیں جیسے رات کے بعد صبح کا روشن ہونا اور غروب آفتاب کے بعد سورج کا دوبارہ طلوع ہونا۔ جیسے سونے کے بعد دوبارہ جاگنا ایک نئی زندگی ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ⑧

جس طرح پیچھے سورۃ بلد میں گزر چکا کہ اللہ تعالیٰ نے خیر اور شر کے دونوں راستے دکھا دیے۔ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ سے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس میں ایک استعداد رکھی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ بھلے برے کی تمیز کرتا ہے۔ جیسا کہ دنیا کی چیزوں کے متعلق عام مشاہدہ ہے کہ بسا اوقات نیم پاگل لوگ بھی اپنے فائدے کی ہر بات سمجھتے ہیں اور ہر فیصلہ اپنے حق میں کرتے ہیں۔ عام انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ الہام فرمایا ہے کہ وہ خیر و شر کو سمجھ سکے تاکہ جبریہ کی طرح بے عقل لوگ یہ اعتراض نہ کر سکیں کہ انسان تو مجبور محض تھا، لہٰذا اُس کو کسی گناہ اور جرم پر سزا نہیں ہونی چاہیے۔

ایک صحابیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ انسان جو عمل کرتے ہیں یہ تقدیر کے طے شدہ فیصلہ کی روشنی میں کرتے ہیں یا یہ ہے کہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ اب لکھا جاتا ہے اور پہلے سے کچھ نہیں ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تقدیر کے طے شدہ فیصلہ کے مطابق ہی لوگ عمل کرتے ہیں۔ اس نے پھر عرض کیا کہ پھر ہمارے عمل کرنے کا کیا فائدہ؟ (یعنی جو کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے، ہونا تو وہی ہے تو پھر ہم عمل کریں یا نہ کریں بظاہر تو اس پر فلاح و خسران موقوف نہیں ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو (جنت جہنم میں سے) جس جگہ کے لیے پیدا فرمایا ہے اس کے لیے اس طرف چلنا آسان فرما دیتے ہیں۔ (ابن کثیر)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝

اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کی جو قسمیں کھائی تھیں قَدْ اَفْلَحَ ان قسموں کے لیے جواب قسم ہے اور طوالت کلام سے بچنے کے لیے لام تاکید کو حذف کر دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۱ سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ ۹۲ آیاتہا ۲۱

رکوع ۱ سورت لیل مکی ہے آیتیں ۲۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝۱ وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰٓی ۝۳ اِنَّ سَعْیَکُمْ
رات کی قسم ہے جبکہ وہ چھا جائے ۝ اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو ۝ اور اس کی قسم کہ جس نے نر و مادہ کو بنایا ۝ بیشک تمہاری کوشش
لَشَتّٰی ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝۶ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝۷
مختلف ہے ۝ پھر جس نے دیا اور پرہیزگاری کی ۝ اور نیک بات کی تصدیق کی ۝ تو ہم اس کے لئے جنت کی راہیں آسان کردیں گے ۝
وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۝۸ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۝۹ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۝۱۰ وَمَا
اور لیکن جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا ۝ اور نیک بات کو جھٹلایا ۝ تو ہم اس کے لئے جہنم کی راہیں آسان کردیں گے ۝ اور اس کا
یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی ۝۱۱ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْہُدٰی ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی ۝۱۳
مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا جبکہ وہ گڑھے میں گریگا ۝ بیشک ہمارے ذمے راہ دکھانا ہے ۝ اور بیشک ہمارے ہی ہاتھ میں آخرت بھی اور دنیا بھی ہے ۝
فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی ۝۱۴ لَا یَصْلٰىہَآ اِلَّا الْاَشْقَی ۝۱۵ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝۱۶
پس میں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے ۝ جس میں صرف وہی بدبخت داخل ہوگا ۝ جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا ۝
وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی ۝۱۷ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ
اور اس آگ سے وہ بڑا پرہیزگار دور رہے گا ۝ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ وہ پاک ہو جائے ۝ اور اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں کہ
نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی ۝۱۹ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ۝۲۰ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝۲۱ ع
جس کا بدلہ دیا جائے ۝ وہ تو صرف اپنے سب سے برتر رب کی رضامندی کے لئے دیتا ہے ۝ اور وہ عنقریب خوش ہو جائے گا ۝

افاداتِ محمود:

دونوں سورتوں میں مناسبت ظاہر ہے سورۃ الشمس میں بھی نہار کی قسم کھائی گئی تھی اور یہاں بھی۔ وہاں بھی نفس کی دونوں قسموں کا بیان ہوا تھا کہ بعض نفوس تو تقویٰ اور خیرات کے خوگر ہیں اور بعض فسق و فجور و معاصی کے عادی ہیں۔ پھر ان دونوں قسم کے اعمال پر مرتب ہونے والے نتائج کا وہاں بھی بیان ہوا تھا اور یہاں بھی بیان ہوا

ہے۔ اسی طرح وہاں ایک بد بخت کا بیان تھا جس کا نام ''قدار'' تھا اس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے کونچے کاٹ ڈالے تھے اور یہاں بھی ایک بہت بڑے بد بخت کا ذکر ضمناً آیا ہے یعنی امیہ بن خلف کا جو حضرت بلالؓ کا مالک تھا اور ان کو طرح طرح سے ستاتا تھا۔ ایک بار حضرت ابوبکرؓ نے بلالؓ کو ظلم کی اس چکی میں پستے دیکھا تو اُمیۃ بن خلف سے کہنے لگے۔

الا تتقی الله فی هٰذا المسکین

کیا اس مسکین کے متعلق خدا سے نہیں ڈرتا؟ وہ کہنے لگا ''انت افسدته فانقذه مما ترىٰ یعنی تو ہی نے تو اس کو (مسلمان کر کے) خراب کیا ہے۔ لہٰذا اب اگر ہمت ہے تو اِسے چھڑا لے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بلالؓ کے عوض ایک غیر مسلم غلام اُمیہ کو دے دیا اور حضرت بلالؓ کو آزاد کرا لیا۔

ایک لطیف نکتہ: میرے نزدیک ایک ربط یہ بھی ہے کہ سورۃ الشمس میں اس مظلوم کا ذکر تھا جس کی گردن دنیا میں اونچی ہے یعنی صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور سورۃ اللیل میں اس مظلوم کا ذکر ہے جس کی گردن آخرت میں اُونچی ہوگی۔ یعنی حضرت بلالؓ کیونکہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن مؤذنین کی گردنیں تمام لوگوں سے اونچی ہوں گی۔ واللہ اعلم

(۹۳) سورۃ الضحیٰ مکیۃ (۱۱)

آیتیں ۱۱ — سورت ضحیٰ مکی ہے — رکوع ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
وَالضُّحٰىۙ ﴿۱﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰىۙ ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىؕ ﴿۳﴾ وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ
دن کی روشنی کی قسم ہے○ اور رات کی جب چھا جائے○ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بیزار ہوا ہے○ اور البتہ آخرت
لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰىؕ ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰىؕ ﴿۵﴾ اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾
آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے○ اور آپ کا رب آپ کو (اتنا) دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے○ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا پھر جگہ دی○
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰىؕ ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡؕ ﴿۹﴾
اور آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا پھر (شریعت کا) راستہ بتایا○ اور اس نے آپ کو تنگدست پایا پھر غنی کر دیا○ پھر یتیم کو دبایا نہ کرو○
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡؕ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ ع ۱۸
اور سائل کو جھڑکا نہ کرو○ اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

جب نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے حکمت بالغہ کے تحت اس کو کچھ عرصہ کے لیے بند فرما دیا۔ مشرکین کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے رب نے چھوڑ دیا ہے (العیاذ باللہ) انہی دنوں میں آپؐ کسی تکلیف کے باعث دو دن گھر ہی میں رہے۔ باہر تشریف نہ لائے۔ ایک عورت نے کہا کہ محمد کو اس کے شیطان نے چھوڑ دیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ اس عورت کا خیال یہ تھا کہ آپؐ جو کچھ لوگوں کو بتلاتے اور سکھاتے ہیں، وہ آپؐ کو شیطان سکھاتا ہے۔ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے سورہ والضحیٰ نازل فرمائی جس میں صراحۃً آپؐ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ کے رب نے نہ تو آپ کو رخصت کیا ہے اور نہ ہی آپ سے ناراض ہوا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا کچھ عطا فرمائیں گے کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

ربط

سورۃ واللیل سے اس سورۃ کا ربط ظاہر ہے کہ وہاں بھی ایک بندے کو راضی کرنے کا بیان تھا اور وہ بندہ ابوبکر

صدیقؓ تھے اور اس سورت میں بھی ایک بندہ کو راضی اور خوش کرنے کا بیان ہے اور وہ بندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح یہاں ضحیٰ اور لیل کی قسمیں کھائی گئی ہیں اور وہاں بھی لیل ونہار کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔

حضورؐ پر انعامات ثلاثہ اور ان کے شکریے کا حکم

(۱) الایواء بعد الیتم یعنی یتیم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ٹھکانا نصیب فرمایا۔ آپؐ ابھی بطن مادر ہی میں تھے کہ والد کا سایہ عاطفت سر سے اُٹھ گیا۔ پھر عمر مبارک چھ سال تھی کہ والدہ کی شفقت اور مہربانیوں سے محروم ہو گئے۔ اب اپنے دادا خواجہ عبدالمطلب کی کفالت میں آ گئے، لیکن دادا کا شفقت بھرا سایہ بھی آپؐ پر زیادہ دیر نہ رہ سکا۔ جب آپؐ کی عمر مبارک آٹھ سال ہو گئی تو خواجہ عبدالمطلب آپؐ کو حسرت بھری نظر سے دیکھتے دیکھتے انتقال کر گئے۔ ان کی وفات نے پہلے آپؐ کو نہایت وفادار و مہربان چچا ابو طالب کی سرپرستی میں دے دیا۔ پھر آپؐ مسلسل ان چچا کی سرپرستی میں رہے۔ یہاں تک کہ ہجرت سے کچھ عرصہ قبل ان کا بھی انتقال ہو گیا۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے آپ کے قلب مبارک میں بت پرستی، شراب نوشی، جھوٹ، دھوکا، قتل وغیرہ تمام صغائر و کبائر سے نفرت ڈال دی تھی۔ ماحول ان تمام معاصی اور آلائشوں سے آلودہ تھا، لیکن آپ ان تمام گناہوں کو نفرت ہی کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ پھر جب آپؐ جوان ہو گئے تو اپنی قوم سمیت تمام انسانوں کی اصلاح کے لیے پریشان و سرگرداں تھے کہ ان کی اصلاح کن اصولوں کے تحت اور کس نہج پر کی جائے۔ کبھی گھر میں اور کبھی گھر سے باہر غارِ حرا وغیرہ میں آپ ان ہی سوچوں میں گم رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے غارِ حرا میں بذریعہ حضرت جبریلؑ آپ کو نبوت و رسالت کا مژدہ سنایا۔ آپؐ انسانیت کی ہدایت کے لیے جس شریعت اور اصول کے متلاشی تھے۔ آپ کو ان کی باقاعدہ اطلاع ہو گئی۔ اسی شریعت کی روشنی میں آپؐ نے باقاعدہ دعوت و تبلیغ کا آغاز کر دیا اور ۲۳ سال تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

(۳) تیسرا انعام یہ ہے کہ آپ مفلس تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو غنی کر دیا۔ حضورؐ کے غنی ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے مال جمع کیا ہو۔ جائیدادیں بنائی ہوں، بلکہ اُس سے مراد دل کا غنٰی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ غنٰی کثرت مال و ساز و سامان کا نام نہیں، بلکہ اصل غنٰی دل کا غنٰی ہے۔ حضورؐ یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے مسکینوں میں موت دینا اور (قیامت کے دن) مسکینوں ہی میں مجھ کو اُٹھانا۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝

اب انعامات ثلاثہ کا شکریہ ادا کرنے کا بیان ہے، لیکن لف نشر غیر مرتب ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا آیت کا تعلق انعام نمبر ۱ کے ساتھ ہے اور ''وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝'' اس کا تعلق انعام نمبر ۳ کے ساتھ ہے اگر دینے کے لیے

کچھ ہو تو بندہ دے دے۔ ورنہ کہہ دے اللہ آپ کا بھلا کرے۔ سائل کو جھڑکنا اور اذیت پہنچانا حرام ہے۔ حضرت گنگوہیؒ نے لکھا ہے کہ سائل پیشہ ور نہ ہو۔ اگر پیشہ ور ہے تو چونکہ سوال کو پیشہ بنانا حرام ہے، لہٰذا ایسے سائل کو دینا بھی حرام ہے۔ یہ تعاون علی الاثم والعدوان ہے۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن مانگنے والوں کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا اور '' وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ '' اس کا تعلق انعام نمبر ۲ کے ساتھ ہے۔ یعنی نبوت اور اصول شریعت جو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ اب تمام شریعت کو خواہ از قبیل عقائد ہو یا اعمال از قبیل معاملات ہو یا اخلاقیات یہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کیجیے۔ واللہ اعلم

ربعہا ۹۴ سُوْرَةُ الَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ۱۲ رکوعہا

آیتیں ۸ سورت الم نشرح مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ① وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ② الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ③
کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا○ اور کیا آپ سے آپ کا وہ بوجھ نہیں اتار دیا○ جس نے آپ کی کمر جھکا دی تھی○
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۭ④ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ⑤ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۭ⑥ فَاِذَا
اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا○ پس بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے○ بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے○ پس جب
فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ⑧ ع
آپ (تبلیغ احکام سے) فارغ ہوں تو ریاضت کیجئے○ اور اپنے رب کی طرف دل لگائیے○

افاداتِ محمود:

سابقہ سورت میں اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر فرمایا تھا جو حضورؐ پر کیے تھے۔ سورہٴ الم نشرح کا مضمون بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔ حتیٰ کہ بعض روافض تو ان دونوں سورتوں کے درمیان سے بسم اللہ ہٹا دیتے ہیں اور ان دونوں کو ایک سورت قرار دیتے ہیں، لیکن یہ بات عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔ شرح صدر سے مراد عام بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ دین کے لیے کھول دیا تھا اور خاص شقِ صدر کا واقعہ بھی مراد ہو سکتا ہے جو تقریباً چار دفعہ پیش آیا ہے۔ (۱) جب آپؐ کی عمر مبارک ۴ سال تھی۔ حضرت حلیمہؓ کے ہاں شق صدر کا واقعہ ہوا تھا۔ (۲) جب آپ کی عمر مبارک ۱۰ سال تھی۔ (۳) جس رات آپؐ کو خلعت نبوت و رسالت پہنایا گیا۔ (۴) شب معراج میں۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۭ④ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کا آوازہ کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ اعلم تو جبریلؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا "اذا ذکرت ذکرت معی" جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا۔ جیسے اذان میں، تکبیر میں اور عام محاوروں میں بھی جیسے کہتے ہیں کہ مدارس میں طلباء قال اللہ و قال رسول اللہ پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح آسمانی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی عزت سے لکھا گیا ہے اور تمام مذاہب والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت سے لیتے ہیں۔

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ ضابطہ لکھا ہوا ہے کہ جب معرفہ مکرر آتا ہے تو دوسرا پہلے کا عین ہوتا ہے اور جب نکرہ مکرر آتا ہے تو دوسرا پہلے کا غیر ہوتا ہے۔ لہٰذا یہاں دونوں جگہ عسر سے ایک ہی گرانی ومشقت مراد ہے جبکہ یسر سے الگ الگ دو سہولتیں مراد ہیں۔ اس ضمن میں ایک حدیث بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لن یغلب عسر یسرین'' یعنی ایک مشقت دو راحتوں وسہولتوں پر غالب نہیں آ سکتی۔ لہٰذا ایمان والوں پر اگر کوئی آزمائش وتکلیف آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ راحتیں بھی نصیب فرمائیں گے۔ گھبرانا نہیں چاہیے۔ واللہ اعلم

آیاتہا ۹۵ سُوْرَۃُ التِّیْنِ مَکِّیَّۃٌ ۲۸ رکوعہا

آیتیں ۸ سورت تین مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا

انجیر اور زیتون کی قسم ہے ۝ اور طورِ سینا کی ۝ اور اس شہر (مکہ) کی جو امن والا ہے ۝ بیشک ہم نے

الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے ۝ پھر ہم نے اسے سب سے نیچے پھینک دیا ہے ۝ مگر جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ

اور نیک کام کئے سو ان کے لئے تو بے انتہا بدلہ ہے ۝ پھر اس کے بعد آپ کو قیامت کے معاملہ میں کون جھٹلا سکتا ہے ۝ کیا اللہ سب

اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

حاکموں سے بڑا حاکم نہیں (ضرور ہے) ۝

افاداتِ محمود:

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں کی قسم کھائی ہے اور جواب قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہایت ہی خوبصورت سانچے میں ڈھال کر پیدا فرمایا ہے۔ تین اور زیتون سے مراد یا تو پھل ہیں یا وہ دو پہاڑ مراد ہیں جہاں زیتون و انجیر کی پیداوار زیادہ ہے۔ اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور طور سینین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ ہونے کا شرف نصیب ہوا تھا اور بلد امین میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ اس اعتبار سے مذکورہ تمام مقسم بہ اہمیت کے حامل ہیں۔

(۱) زیتون کا پھل اور روغن دونوں چیزیں بڑی قیمتی اور متعدد فوائد پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح انجیر میں ظاہری و روحانی بہت سے فوائد ہیں۔ انجیر غذا بھی ہے، دوا اور پھل بھی۔ (۲) تین سریع الھضم ہے۔ (۳) فاسد مادہ کو تحلیل کر کے پسینہ کے ذریعے خارج کر دیتا ہے۔ (۴) مخرج بلغم بھی ہے۔ (۵) کبد اور طحال کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ بعض پھلوں کا چھلکا اور بعض کی گٹھلی پھینکی جاتی ہے، لیکن انجیر میں سے کوئی چیز پھینکی نہیں جاتی۔ پھر اس کے دانے ایسی ساخت میں بنے ہیں کہ ہر دانہ ایک لقمہ کے برابر

ہے۔ دودانے اکٹھے کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیؓ نے انجیر کا ایک بھرا ہوا تھال پیش کر دیا اور آپ ؐ نے صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیا اور خود بھی تناول فرمایا۔ انجیر بہشتی میوہ ہے۔ جنت کی کھجوروں میں گٹھلی نہ ہوگی۔ روحانی فائدہ یہ ہے کہ انجیر کی فصل سال میں کئی بار ہوتی ہے اور اس کے باغات کھلے میدانوں میں اور پہاڑوں پر ہوتے ہیں۔ زیتون مقوی معدہ ہے۔ بھوک لانے والی ہے۔ زیتون کا پھل پکا ہو تو اس سے آدمی سیر ہو جاتا ہے۔ مقوی اعصاب بھی ہے۔ اس کے بھی متعدد فوائد ہیں۔

جواب قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت خوبصورت بنایا ہے اور اس کی مرضی یہ ہے کہ انسان اعمال صالحہ کر کے جنت میں داخل ہو کہ اس کے قوائے جسمانی وہاں کم و کیف کے اعتبار سے اور زیادہ بڑھیں پھلیں پھولیں جیسا کہ دُنیا میں تھا۔ انسانی جسم کا ہر عضو اور عجیب و غریب خدوخال اس شعر کا مصداق ہیں۔

ففی کل شیئ لہ ایۃ تدل علی انہ واحد

لیکن جب بڑھاپا آتا ہے تو تمام حسن و جمال کافور ہو جاتا ہے۔ چلنے سے قاصر، دیکھنے میں رکاوٹیں، سننے سے محروم، نہ معلوم کیا سے کیا ہو جاتا ہے۔ بہر حال اگر انسان اعمال صالحہ کرے گا تو آنے والی منازل و مناظر میں یہ زیادہ قابل احترام ہوگا اور اس کی شان اور زیادہ بلند ہوگی اور اگر سیأت و معاصی سے اس مختصر زندگی کو آلودہ کیا تو اسفل سافلین کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس کا انجام جانوروں سے بدتر ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

اولئک کالانعام بل ھو اضل الخ

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ۝

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جو شخص سورہ والتین کی تلاوت کرے تو آخری آیت کے جواب میں کہے "وانا علی ذالک لمن الشاھدین" واللہ اعلم

رکوعہا ۱ سورۃ العلق مکیۃ ۹۶ آیاتہا ۱۹

آیتیں ۱۹ سورت علق مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳
اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے سب کو پیدا کیا ۝ انسان کو خون، بستہ سے پیدا کیا ۝ پڑھیے اور آپ کا رب سب سے بڑھ کر کرم والا ہے ۝
الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝۶
جس نے قلم سے سکھایا ۝ انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ۝ ہرگز نہیں بیشک آدمی سرکش ہو جاتا ہے ۝
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰
جبکہ اپنے آپ کو غنی پاتا ہے ۝ بیشک آپ کے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۝ کیا آپ نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۝ ایک بندے کو جبکہ وہ نماز پڑھتا ہے ۝
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۳ اَلَمْ
بھلا دیکھو تو سہی اگر وہ راہ پر ہوتا ۝ یا پرہیزگاری سکھاتا ۝ بھلا دیکھو تو سہی اگر اس نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا ۝ تو کیا
يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝۱۴ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶
وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے ۝ ہرگز ایسا نہیں چاہئے اگر وہ باز نہ آیا تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ۝ پیشانی جھوٹی خطا کار ۝
فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ (السجدۃ)
پس وہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے ۝ ہم بھی موکلین دوزخ کو بلالیں گے ۝ ہرگز ایسا نہیں چاہیے آپ اس کا کہنا مانیے اور سجدہ کیجئے اور قرب حاصل کیجئے ۝

افاداتِ محمود:

صحیحین میں بروایت حضرت عائشہؓ منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا سلسلہ سچے خوابوں کے ذریعہ شروع ہوا پھر آپؐ کو خلوت نشینی پسند آ گئی۔ آپؐ غار حرا میں تشریف لے جاتے چند دن وہاں عبادت میں مصروف رہتے پھر گھر آتے حضرت خدیجہؓ آپؐ کے لیے ضروریات زندگی اور زادراہ کا انتظام فرما دیتیں۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ غار حرا میں آپؐ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ پڑھیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس فرشتے نے مجھے زور سے بھینچا اور کہا پڑھیے۔ میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا

نہیں ہوں۔ تیسری بار خوب دبانے کے بعد اس فرشتے نے کہا ''اقرا بسم ربک الذی خلق الخ / پانچ آیات تک) اس کی وجہ سے حضورؐ کے جسد اطہر پر کپکپی طاری تھی کہ آپ گھر آ گئے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ یقیناً میں اپنی جان کا اندیشہ محسوس کر رہا ہوں۔

حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہ فرمائیں گے۔ کیونکہ مہمان نوازی، سچی گفتار، صلہ رحمی، بے سہاروں کا سہارا بننا اور مشکل وقت میں لوگوں کے ساتھ تعاون کرنا یہ صفات حمیدہ آپؐ میں موجود ہیں۔ پھر حضرت خدیجہؓ آپؐ کو لے کر حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ یہ حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ عمر رسیدہ تھے اور آنکھوں سے نابینا ہو گئے تھے۔ آپ نے تورات وانجیل کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب غار حرا والا تمام واقعہ سنا تو کہنے لگے کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوتا رہا ہے۔ کاش کہ مجھ میں طاقت ہوتی کہ آپ کا دست وبازو بنتا۔ خاص طور پر اس وقت جب آپؐ کی قوم آپ کو مکہ سے نکال باہر کرے گی۔ آپؐ نے تعجب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کیا میری قوم مجھ کو نکال دے گی؟ حضرت ورقہؓ نے کہا: ہاں جو دین آپ لے کر آئے ہیں، اس کی دعوت جس نے بھی دی، قوم نے اس کو نکال دیا ہے۔ اگر میں نے وہ زمانہ پالیا تو میں آپؐ کی بھرپور نصرت کروں گا۔ اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد حضرت ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا نزول موقوف ہو گیا۔ جس کی وجہ سے حضورؐ بہت پریشان رہتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ دوبارہ جب وحی کا نزول شروع ہوا تو پھر وحی مسلسل آتی رہی۔

اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ الَّذِیْ يَنْهٰى سے مراد ابوجہل ہے۔ جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو میں اس کی گردن کو روند ڈالوں گا (العیاذ باللہ) حضورؐ نے فرمایا کہ اگر ابوجہل ایسا کر لیتا تو فرشتے اُسے پکڑ لیتے۔ (بخاری)

ایک موقع پر ابوجہل نے جب حضورؐ سے سخت گفتگو کی تو حضورؐ نے بھی اس کو ڈانٹا۔ ابوجہل کہنے لگا۔ آپ مجھے ڈانٹتے ہیں جبکہ میں بڑے جتھے والا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیتوں میں تنبیہ فرمائی ''فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝'' ابوجہل اپنے جتھے اور کنبے کو بلالے ''سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝'' اور ہم زبانیہ یعنی ان فرشتوں کو بلالیں گے جن کی ڈیوٹی ہی عذاب وسزا دینے کی ہے۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ کس کا جتھہ قوی اور بھاری ہے۔

ابوجہل غزوۂ بدر میں نہایت ہی ذلت کی موت مرا۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف فرماتے ہیں کہ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا کہ اچانک نظر جو پڑی تو دیکھا کہ میرے دائیں بائیں انصار کے دو نوجوان کھڑے ہیں۔ مجھ کو اندیشہ ہوا (کہ نوعمر لڑکوں کے درمیان کمزور سمجھ کر دشمن مجھ کو گھیر نہ لے) میں اسی خیال میں تھا کہ ایک نے مجھے آہستہ سے کہا چچا مجھے ابوجہل دکھاؤ کون سا ہے؟ میں نے کہا میرے بھتیجے ابوجہل کو دیکھ کر کیا کرو گے؟ اُس نوجوان نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر ابوجہل کو دیکھوں تو اُس کو قتل کر دوں یا خود مارا جاؤں اس لیے کہ

مجھ کو خبر ملی ہے کہ ابو جہل رسول اللہ کو سب وشتم کرتا رہتا ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر اس کو دیکھ پاؤں تو میرا سایہ اس کے سایہ سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے جس کی موت پہلے مقدر ہو چکی ہو نہ مر جائے۔ اُن کی یہ گفتگو سن کر دل سے وہ خیال جاتا رہا کہ کاش میں نوعمر لڑکوں کی بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ خیر جب ابو جہل مجھ کو نظر آیا اور میں نے اشارہ سے اُن کو سمجھا دیا تو دونوں شکرے اور باز کی طرح ابو جہل پر دوڑ پڑے اور اس کا کام تمام کیا۔ فللہ الحمد

۹۷ سورۃ القدر مکیۃ ۲۵

آیتیں ۵ سورت قدر مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے○ اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے○ شب قدر

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ

ہزار مہینوں سے بہتر ہے○ اس میں فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر

أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾

کام پر○ وہ صبح روشن ہونے تک سلامتی کی رات ہے○

افادات محمود:

شان نزول

اس سورت کے شان نزول میں حافظ ابن کثیرؒ نے متعدد واقعات نقل فرمائے ہیں، لیکن مآل سب کا ایک ہے، لہٰذا ہم یہاں صرف ایک واقعہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا ذکر صحابہ کرامؓ کے سامنے فرمایا کہ وہ ہزار ماہ برابر رات کو قیام کرتا اور دن بھر دشمنوں سے جہاد کرتا۔ (صحابہ کرامؓ کو اس پر بڑا رشک آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر نازل فرما کر مسلمانوں کو تسلی دی کہ لو تمہیں ایک رات ایسی دی گئی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ یعنی ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہے جو ۸۰ اسّی سال سے زیادہ کا عرصہ بنتا ہے اور اگر یہ راتیں کسی کو زندگی میں ۵۰/۶۰/۷۰ یعنی زیادہ سے زیادہ نصیب ہو جائیں اور ان سے مستفید ہونے کی توفیق بھی مل جائے تو کیا خوب بات ہوگی اور سال بھر کی دیگر عبادتیں تو ان کے علاوہ ہیں کیا ٹھکانہ ہے اس رحیم وکریم رب کی مہربانیوں کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے والا اور نصیحت پکڑنے والا قلب نصیب فرمائے آمین۔

لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ کو مجہول اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور پھر ہر رات سے لوگ مستفید ہو سکیں۔ اگر ایک ہی رات متعین ہو جاتی تو لوگ باقی راتوں کو چھوڑ بیٹھتے اور اب لیلۃ القدر کی تلاش میں تمام طاق راتوں میں جاگتے ہیں اور ان کو عبادات سے زندہ رکھتے ہیں اور یہی شرعاً مطلوب ہے۔ واللہ اعلم

ایاتها ۸ — سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَكِّيَّةٌ ۹۸ — ۱۰۰ — رکوعها ۱

آیتیں ۸ — سورت بینہ مدنی ہے — رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

اہل کتاب میں سے کافر — اور مشرک لوگ — باز آنے والے نہیں تھے — یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی

الْبَيِّنَةُ ① رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ② فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③ وَمَا تَفَرَّقَ

دلیل آئے○ یعنی ایک رسول اللہ کی طرف سے آئے جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے○ جن میں درست مضامین لکھے ہوں○ اور اہل

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا

کتاب نے جو اختلاف کیا — تو واضح دلیل آنے کے بعد○ — اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

اللہ کی عبادت کریں ایک رخ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے — اور نماز قائم کریں — اور زکوۃ دیں

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ

اور یہی محکم دین ہے○ — بیشک جو لوگ اہل کتاب میں سے منکر ہوئے — اور مشرکین — وہ

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دوزخ کی آگ میں ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوقات ہیں○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ⑦ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

کام کئے — یہی لوگ بہترین مخلوقات ہیں○ — ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کے بہشت ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی — وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے — اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے — یہ

لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ⑧

اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے○

افاداتِ محمود:

اس سورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ مسلسل اپنے کفر وعناد پر قائم رہتے ہیں تو آپ غمگین نہ ہوں، بلکہ جو وحی آپ ؐ کی طرف بھیجی جاتی ہے، وہ رفع ملال کا سبب ہوگی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب سورۃ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ نازل ہوگئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ابن کعبؓ سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ یہ سورۃ تجھ کو سناؤں۔ حضرت ابیؓ نے پوچھا حضورؐ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا ہاں تو۔ حضرت ابیؓ رو پڑے۔ پھر حضورؐ نے یہ سورت حضرت ابی ابن کعبؓ کو سنائی۔ اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوگئی کہ بڑوں کو چھوٹوں کے سامنے پڑھنا چاہیے اور وہ اسے خلاف شان نہ سمجھیں۔ مزید برآں حضرت ابی ابن کعب کا مقام بھی معلوم ہوگیا کہ اللہ کی نظر میں وہ تعلیم وتعلم اور حفاظت وحی کے اہل تھے۔

حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ①

یعنی اس عظیم الشان رسول ؐ کی آمد تک تو یہ لوگ مسلسل کفر پر قائم رہے، خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین۔ اس عظیم الشان رسول ؐ کی بعثت اور نزول قرآن کے بعد کاتب ازل نے جن کی قسمت میں ہدایت لکھ دی ہے، وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے اور جن کی قسمت میں کفر پر ہی مرنا مقدر ہو چکا ہے، وہ برابر کفر پر قائم رہیں گے اور سورۃ کے آخر میں دونوں فریقوں کے حق میں جو نتیجہ قیامت کے دن نکلے گا وہ بھی بتلا دیا ہے تا کہ سند رہے۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۱ — ۹۹ سورۃ الزلزال مدنیۃ ۹۳ — آیاتہا ۸

آیتیں ۸ سورت زلزال مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ الْاِنْسَانُ
جب زمین بڑے زور سے ہلا دی جائے گی ۝ اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی ۝ اور انسان کہے گا کہ
مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ
اس کو کیا ہو گیا ۝ اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی ۝ اس لئے کہ آپکا رب اس کو حکم دے گا ۝ اس دن لوگ مختلف
النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ
حالتوں میں لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ۝ پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا ۝ اور
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸ ع
جس نے ذرہ بھر برائی کی ہے وہ اس کو دیکھ لے گا ۝

افاداتِ محمود:

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝

اس سے مراد قیامت کے دن کا زلزلہ ہے۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝

جو کچھ زمین میں ہے، زمین باہر اُگل دے گی۔ جیسے مردے ہیں۔ سونا چاندی وغیرہ۔ یہ نفخہ ثانیہ کے بعد ہوگا۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝

کافر تو بعث کو دیکھ کر ہی گھبرائیں گے کہ کیا ہوا اور دوسرے لوگ اس بات پر تعجب کریں گے کہ زمین کے تمام خزانے سطح زمین پر موجود ہیں، لیکن لینے والا کوئی نہیں۔ کسی میں اس کی طرف التفات کرنے اور دیکھنے کی بھی ہمت نہیں ہے کہ اسی دنیا کی خاطر دنیا میں بھائی بھائی کا گلا کاٹتا رہا۔ رشتے اور ناتے قربان کیے جاتے رہے، لیکن وہاں سوائے کف افسوس ملنے کے اور کیا ہوگا؟

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝

انسان نے جو بھی عمل کیا ہوگا، چھوٹا بڑا خیر یا شر تمام اعمال سامنے آ جائیں گے، لہٰذا کوئی نیکی چھوٹی سمجھ کر ترک نہ کرنا اور کوئی گناہ ہلکا نہ سمجھنا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اتقوا النار ولو بشق تمرة یعنی جہنم کی آگ سے بچو خواہ ایک کھجور ہی (کا صدقہ) کیوں نہ ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا کہ اللہ کے ہاں ان کی بھی باز پرس ہوگی۔ واللہ اعلم

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ

آیتیں ۱۱ سورت عٰدیٰت مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۝ پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں۝ پھر صبح کے وقت دھاوا کرتے ہیں۝ پھر اس وقت

نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى

غبار اڑاتے ہیں۝ پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں۝ بیشک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۝ اور بیشک وہ

ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ

اس بات پر خود شاہد ہے۝ اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۝ پس کیا وہ نہیں جانتا جب اکھاڑا جائے گا

مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ

جو کچھ قبروں میں ہے۝ اور جو دلوں میں ہے وہ ظاہر کیا جائے گا۝ بیشک ان کا رب ان سے اس دن خوب

لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

خبردار ہوگا۝

افاداتِ محمود:

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱

سورت کی ابتدائی پانچ آیات میں اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے اور جواب قسم یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ دونوں باتوں میں مناسبت ظاہر ہے کہ گھوڑا ایک جانور ہے، لیکن مالک اس کو دانہ چارہ کھلاتا اور پانی پلاتا ہے۔ گرمی سردی سے اُس کو بچاتا اور ہر وقت اس کی نگہبانی کرتا ہے تو اس جانور میں اتنی غیرت اور اتنا احساس ہے کہ جب انسان اس پر سوار ہو کر دشمن کا رُخ کرتا ہے تو گھوڑا برابر اس کی چاہت کے مطابق آگے بڑھتا رہتا ہے خواہ گرمی ہو یا سردی۔ سینے پر گولی داغی جا رہی ہو یا تیر اور نیزے پیوست ہو رہے ہوں۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے مالک کا نمک حلال کرنا چاہتا ہے، لیکن افسوس ہے حضرت انسان پر کہ منعم حقیقی اور منعم علی الاطلاق کی لاتعداد نعمتوں میں شب و روز اُلٹتا پلٹتا ہے۔ پھر بھی اس کا شکر ادا نہیں کرتا۔ نہ اوامر کو بجالانے کا خوگر نہ

نواہی سے بچنے اور اجتناب کا اہتمام۔ انسان اگر گھوڑے کی وفاداری پر غور کرے تو شاید سبق حاصل کر لے۔

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝

یہ علت ہے ماقبل کے لیے کہ مال کی محبت میں اندھا ہو کر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ حدیث میں ہے ''حب الدنیا رأس کل خطیئة'' دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

اعاذنا الله من شر الدنیا وما فیها

(۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) رکوعها آیاتها

آیتیں ۱۱ — سورت قارعہ مکی ہے — رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
کھڑکھڑانے والی ۝ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے ۝ اور آپ کو کیا خبر کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے ۝ جس دن لوگ بکھرے ہوئے
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ
پروانوں کی طرح ہوں گے ۝ اور پہاڑ رنگی ہوئی دھنی ہوئی اون کی طرح ہوں گے ۝ تو جس کے اعمال (نیک)
ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸
تول میں زیادہ ہوں گے ۝ تو وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا ۝ اور جس کے اعمال (نیک) تول میں کم ہوں گے ۝
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱
تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا ۝ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ کیا چیز ہے ۝ وہ دھکتی ہوئی آگ ہے ۝

افاداتِ محمود:

قارعۃ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ آگے قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کا بیان ہے کہ لوگ حساب کتاب اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے خوف سے بکھرے ہوئے پروانوں یا ٹڈیوں کی طرح میدان حشر کی طرف جارہے ہوں گے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶

قیامت کے دن چار قسم کے لوگ ہوں گے۔ (۱) وہ لوگ جن کے صرف نیک اعمال ہوں گے وہ بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (۲) جن کی حسنات وسیات برابر ہوں گی۔ ان کا حساب آسان لیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ وہ بھی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ (۳) جن کی حسنات کم اور سیئات غالب ہوں گی، ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ورضا سے متعلق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ عدل وانصاف کا برتاؤ فرمادے تو ابتدائی طور پر ان کو جہنم میں داخل کردیں گے اور وہ گناہوں کی بقدر سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے فضل ورحمت کا معاملہ فرمایا تو ان کی لغزشوں کو معاف فرما کر ابتدا ہی سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ (لا یسئل عما یفعل) (۴) اور جن کی سیئات ہی سیئات ہوں گی اور یہ کفار ہوں گے تو وہ ابتدا ہی سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اعاذنا اللہ منہا

ربعہا ﴿۱۰۲ سورۃ التکاثر مکیۃ ۱۶﴾ رکوعہا

آیتیں ۸ سورت تکاثر مکی ہے رکوع ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ
تمہیں حرص نے غافل کر دیا○ یہاں تک کہ قبریں جادیکھیں○ ایسا نہیں چاہیے آئندہ تم جان لوگے○ پھر ایسا نہیں چاہیے
تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
آئندہ تم جان لوگے○ ایسا نہیں چاہیے کاش تم یقینی طور پر جانتے○ البتہ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے○ پھر تم اسے ضرور بالکل
عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾
یقینی طور پر دیکھو گے○ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا○

ع

افاداتِ محمود:

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

مثل سابق سورت کے اس سورت میں بھی قیامت کا بیان ہے اور وہ موانع جو تیاری قیامت میں رکاوٹ ہیں، ان کی رفع کی ترغیب اور ان میں مبتلا رہنے پر تنبیہ ہے۔ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ باب تفاعل سے ہے جو مقابلے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی انسان کو مال اور کنبے کی بہتات کی حرص اور لالچ نے غفلت میں ڈال دیا ہے۔ ان ہی چیزوں کے بڑھانے اور بہتات کے لیے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ شب و روز یہی محنت، یہی سوچ کہ مال کیسے زیادہ ہوگا مکان کیسے زیادہ ہوں گے۔ فلاں کے ہاں اگر ایک دکان ہے تو میری دو ہونی چاہئیں۔ وقس علیٰ ھذا جب زندگی کے لیل ونہار اسی طرح گزریں گے۔ بھلا اسے موت اور موت کے بعد آنے والے حالات کب یاد رہیں گے۔

حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ﴿۲﴾

حضرات مفسرین نے اس کی دو تفسیریں کی ہیں۔ (۱) ایک یہ ہے کہ مال اور جتھے کی بہتات نے تمھیں غافل کیے رکھا۔ یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی یعنی موت نے آ لیا اور سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ جو وقت اللہ تعالیٰ نے سنبھلنے اور تیاری کے لیے دیا تھا وہ تو غفلت میں گزر گیا۔ اب قبر میں اُترنے کے بعد عمل کا موقع نہیں ہے۔

(۲) دوسری تفسیر یہ ہے کہ بنوسہم اور بنو عبد مناف کسی بات میں اُلجھ گئے اور اپنی اپنی قوم پر فخر کرنے لگے تو بنوسہم نے کہا کہ آؤ اپنے اپنے کنبے کے لوگوں کی قبریں گنتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے ہماری تعداد کتنی زیادہ ہے اور کتنے بڑے بڑے نامور قبیلے سے جاچکے ہیں۔ جب قبریں گنیں تو بنوسہم کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اس صورت میں زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ سے مراد یہ ہوگا کہ کہ مال اور جتھے کی بہتات تمہارے دل و دماغ پر ایسی سوار ہے کہ تم نے تفاخر و مباہات کے طور پر جا کے قبریں بھی گنیں حالانکہ اس سے کیا فائدہ۔

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ مردوں اور قبروں پہ پھول چڑھانا' پکی قبریں بنا کر ان پر سنگ مرمر ضائع کرنا اور دیگر قبیح رسمیں بھی اسی جاہلانہ فخر و مباہات کی کڑیاں ہیں۔ مسلمانوں پر ان سے پرہیز اور گریز لازم ہے۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

تفسیر ابن جریرؒ میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ (مسجد میں) بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان دونوں سے پوچھا کہ اس وقت یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ ہم بھوک کی وجہ سے اس وقت یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ میں بھی بھوک ہی کی وجہ سے آیا ہوں۔ پھر یہ تینوں حضرات چل پڑے یہاں تک کہ ایک انصاری کے گھر پہنچ گئے۔ اُس کی بیوی سے میاں کے متعلق پوچھا وہ کہنے لگی وہ تو میٹھا پانی لینے کے لیے گئے ہوئے ہیں اب آ جائیں گے۔ اتنے میں وہ صاحب بھی آ گئے۔ ان حضرات کو مرحبا کہا اور نہایت ہی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نبی جب کسی کے گھر ملنے کی غرض سے تشریف لے جائے تو زمین پر اس سے بہتر صورت زیارت کی نہیں ہوسکتی۔

پھر اُس نے اپنا مشکیزہ درخت کے ساتھ لٹکایا اور جا کر کھجوروں کے ایسے خوشے توڑ لایا جن میں بالکل پکی ہوئی اور کچھ کچی پکی کھجوریں تھیں۔ ان حضرات نے تناول فرمائیں۔ پھر ٹھنڈا پانی خدمت میں پیش کر کے چھری ہاتھ میں پکڑ لی (کوئی جانور ذبح کرنے کی غرض سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایاک والحلوب'' یعنی دودھ والی بکری وغیرہ ذبح نہ کرنا۔ خیر اُس صحابیؓ نے کسی جانور کو ذبح کر دیا۔ جب ان حضرات نے کھانا کھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ بھوک کی حالت میں گھروں سے چلے تھے اور اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں مل گئیں تو تم سے ان کے متعلق ضروری پوچھ ہوگی۔

ہم شب و روز اللہ تعالیٰ کی ہزار نعمتیں استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رکوعہا ۱ سورۃ العصر مکیۃ ۱۰۳ آیاتہا ۳

آیتیں ۳ سورت العصر مکی ہے رکوع ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
زمانہ کی قسم ہے۔ بیشک انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور حق پر
وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾
قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت کرتے رہے۔

ع ۲۸

افاداتِ محمود:

حضرت عمرو بن عاصؓ اسلام لے آنے سے قبل مسیلمہ کذاب کے ہاں گئے۔ مسیلمہ نے پوچھا کہ آپ لوگوں کے ساتھی (حضرت محمدؐ) پر کوئی نیا کلام نازل ہوا ہے۔ حضرت عمروؓ نے کہا ہاں ایک نہایت ہی بلیغانہ وادیبانہ شان رکھنے والی سورت نازل ہوئی ہے اور پھر سورۂ عصر مکمل سنائی۔ مسیلمہ کذاب نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا کہ مجھ پر بھی اس طرح کا کلام نازل ہوا ہے پھر اس نے چند بے ربط و بے معنی جملے حضرت عمروؓ کو سنائے اور پوچھا کہ عمرو اس کلام کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔ حضرت عمروؓ نے (باوجود مسلمان نہ ہونے کے) کہا کہ اللہ کی قسم تو خوب سمجھتا ہے کہ میں تجھ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں (کہاں قرآنی مضامین جو ظاہری و باطنی حکمتوں سے لبریز ہیں اور کہاں تیری تک بندی) (ابن کثیر)

صحابہ کرام کی جب آپس میں ملاقات ہوتی تھی تو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے قبل ایک دوسرے کو سورۂ عصر سنایا کرتے تھے۔

وَالۡعَصۡرِ ﴿۱﴾

عصر سے مراد یا تو مطلق زمانہ ہے اس کی قسم کھانے کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ عجائبات قدرت پر مشتمل ہے۔ اس سے انسان بہت کچھ عبرت حاصل کرسکتا ہے، بشرطیکہ غور کرے یا مراد خاص عصر کا وقت ہے جو نہایت ہی قیمتی ہے۔

لَفِیۡ خُسۡرٍ ﴿۲﴾

ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور ابولہب وغیرہ نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خسارے والی تجارت اپنائی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر بتلا دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے پیروکار فائدہ میں ہیں۔ ان کی

تجارت بڑی نفع بخش ہے، البتہ تم لوگ دین اسلام سے محروم رہ کر خسارے میں پڑ گئے ہو۔

خسران اس خسارے اور نقصان کو کہا جاتا ہے کہ جس میں اصل پونجی اور رأس المال بھی ضائع ہو جائے۔ اس لیے بعض مفسرین سے منقول ہے کہ ہم نے خسران کا مفہوم ایک برف فروش سے سیکھا۔ وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ لوگو اس شخص کے حال پر رحم کرو جس کا رأس المال پگھل رہا ہے۔ مجھ پر رحم کر کے برف خریدو ورنہ میرا رأس المال یعنی اصل پونجی سے خریدی ہوئی برف پگھل رہی ہے۔ اگر برف نہ بکی تو میرا رأس المال ضائع ہو جائے گا۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اس آیت میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سب کے سب شامل ہیں۔ واللہ اعلم

ركوعها ١ — سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ٣٢ — ١٠٤ — آياتها ٩

آیتیں ۹ — سورت ہمزہ مکی ہے — رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ

ہر غیبت کرنے والے طعنہ دینے والے کے لئے ہلاکت ہے۝ جو مال کو جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۝ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے

اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ

سدا رکھے گا۝ ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا۝ اور آپ کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے۝ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی

الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ

آگ ہے۝ جو دلوں تک جا پہنچتی ہے۝ بیشک وہ ان پر چاروں طرف سے بند کر دی جائے گی۝ لمبے لمبے

مُّمَدَّدَةٍ ۝٩ ع

ستونوں میں۝

افاداتِ محمود:

ماقبل سورت سے مناسبت یہ ہے کہ وہاں جس خسران کا اجمالی ذکر تھا یہاں اس کی تفصیل ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۝١

اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ اور بعض دوسرے لوگ مال و سرداری کے نشہ میں مست ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طعنے دیتے اور آپؐ کی عیب جوئی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خرابی و بربادی ہے ہر طعنہ دینے اور عیب جوئی کرنے والے کے لیے۔ ھمز اور لمز کے متعلق مختلف اقوال ہیں، لیکن سب قریب قریب ہیں۔ (۱) ہمز بالقول اور لمز بالفعل ہوتا ہے۔ (۲) ہمز وہ برائی ہے جو کسی کے سامنے کی جائے اور لمز وہ برائی ہے جو کسی کے پس پشت کی جائے۔ (۳) امام مجاہدؒ سے منقول ہے اگر کسی کی برائی ہاتھ اور آنکھ سے کی جائے تو یہ ہمز ہے اور اگر کسی کی برائی زبان سے کی جائے تو یہ لمز ہے۔

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧

یعنی جہنم کی آگ اتنی سخت ہے کہ گوشت اور ہڈیوں سے گزر کر دلوں تک جا پہنچے گی۔ حدیث میں ہے کہ جو آگ تم لوگ استعمال کرتے ہو، اس کی حرارت جہنم کی آگ سے ستر گنا کم ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ دنیا کی آگ دو دفعہ دریا کے پانی سے دھوئی جا چکی ہے تب قابل استعمال بنی ہے ورنہ تم اس سے کبھی نفع نہ اٹھا سکتے۔ (ابن کثیر)

(۱۰۵) سُوْرَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ (۱۹)

آیتیں ۵ سورت فیل مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾
کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا برتاؤ کیا ○ کیا اس نے ان کی تدبیر کو بے کار نہیں بنا دیا تھا ○
وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ
اور اس نے ان پر غول کے غول پرندے بھیجے ○ جہاں پر پتھر کنکر کی قسم کے پھینکتے تھے ○ پھر انہیں کھائے ہوئے
كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾
بھس کی طرح کر ڈالا ○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

اصحاب فیل کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کی نصرت و مدد فرمائی تھی اور اصحاب فیل کو خائب وخاسر کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ یہ اہل مکہ کی کوئی ذاتی شرافت وقومی برکت نہیں ہے، بلکہ بیت اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت و مدد فرمائی۔ نیز یہ بھی بتلایا گیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمایا ہے۔ اسی طرح بیت اللہ کے سب سے بزرگ اور عظیم الشان متولی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت فرمائیں گے۔

حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن پر مقرر کردہ حاکم ابرہہ نے بادشاہ کو لکھا کہ میں یمن میں ایک عظیم الشان اور بے مثال گرجا گھر تعمیر کروانا چاہتا ہوں تاکہ لوگ جو مسجد حرام میں حج کے لیے جاتے ہیں، وہ وہاں جانا چھوڑ کر یہاں آنا شروع کر دیں۔ چنانچہ اس نے ایک عجیب وغریب عمارت بنوادی جس کی بلندی کی طرف دیکھنے سے سر سے ٹوپی گر جاتی تھی۔ بلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنا ہمیشہ سے کفر کا شیوہ رہا ہے۔ جب لوگوں کو ابرہہ کی اس نیت فاسد کا پتا چلا تو دوسرے لوگوں کو عموماً اور قریش کو خصوصاً بڑا غصہ آیا جس کے نتیجہ میں بعض نے اس عمارت میں گندگی ڈال دی اور بعض نے اس کے قریب آگ روشن کی۔ اس سے اس عمارت کو آگ لگ گئی اور بڑا نقصان پہنچا۔

ابر ہہ نے قسم کھائی کہ اب میں ایک لشکر جرار لے کر خانہ کعبہ کی طرف جاؤں گا اور جب تک اس کی اینٹ سے اینٹ نہ بجا دوں چین سے نہ بیٹھوں گا۔ چنانچہ وہ ساز و سامان سے لیس ایک خوفناک لشکر لے کر روانہ ہوا۔ راستہ میں عربوں کے چھوٹے چھوٹے قبائل مقابلہ کے لیے نکل آئے، لیکن اس لشکر جرار کے حملوں کی تاب نہ لاتے ہوئے بعض مقتول اور بعض مغلوب ہو جاتے۔ اسی طرح ایک قبیلہ سے انہوں نے نفیل بن حبیب کو گرفتار کر لیا۔ پہلے تو اس کے قتل کا ارادہ تھا، لیکن پھر اس کو اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ تو حجاز کی طرف ہماری رہبری کرے گا۔ یہاں تو ابر ہہ کی لشکر کی رہبری کی، لیکن آگے چل کر اس نے محمود نامی ہاتھی کی بھی خوب رہبری کی جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ ابر ہہ کے لشکر نے مکہ کے قریب بہت سے لوگوں کے اونٹ جو صحرا میں چر رہے تھے قبضے میں لے لیے جن میں ۲۰۰ دو صد اونٹ خواجہ عبدالمطلب کے تھے۔

ابر ہہ نے جب کعبہ کے قریب پڑاؤ ڈالا تو لوگوں سے کہا کہ مکہ کے سرکردہ ارکان اور خانہ کعبہ کے متولیان کو پیغام دیا جائے کہ میں اُن سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ خواجہ عبدالمطلب جب مجلس میں آ گئے تو ان کے حسن و جمال اور رتبی کمال کا اس قدر دبدبہ تھا کہ ابر ہہ ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ جب ترجمان کے ذریعہ خواجہ عبدالمطلب سے پوچھا گیا کہ آپ کس مقصد سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لشکر نے میرے دو صد اونٹ اپنے قبضہ میں لے لیے ہیں۔ میں ان کا مطالبہ کرنے آیا ہوں۔ ابر ہہ نے کہا مجھے تو بڑا تعجب ہوا کہ ہم خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کے لیے آئے ہیں جو تمہارے آباء و اجداد کی نشانی ہے اور تمہیں اونٹوں کی پڑی ہوئی ہے۔ عبدالمطلب نے کہا کہ اونٹوں کا میں مالک ہوں اور بیت اللہ کا مالک موجود ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو بیت اللہ کی حفاظت کرے گا۔ عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر واپس آ گئے اور مکہ والوں سے کہا کہ ان لوگوں پر عذاب نازل ہوگا، لہٰذا تم لوگ مکہ خالی کر کے اپنے بچوں اور جانوروں سمیت پہاڑوں پر چڑھ جاؤ۔ عبدالمطلب نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ خانہ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر دعا مانگی جس میں دو شعر بھی پڑھے تھے جو درج ذیل ہیں۔

لا ھم ان المرأ یم	نع رحله فامنع رحالک
لا یغلبن صلیبھم	ومحالھم ابداً محالک

اے اللہ آدمی اپنی جگہ کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما۔

ان کا صلیب اور ان کی تدبیر تیری تدبیر پر ہرگز غالب نہیں آ سکتی۔

یہ رات گزر گئی اور ابر ہہ کے لشکر نے مکہ کے باہر ہی پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ جب صبح ہوئی اور ان لوگوں نے مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ ویسے تو وہ بہت سارے ہاتھی ساتھ لے کر آئے تھے، لیکن محمود نامی ہاتھی بہت ہی قوی اور عظیم الجثہ تھا۔ ابر ہہ اور اس کے کارندوں کا یہ خیال تھا کہ ہاتھیوں کے گلوں میں رسیاں ڈال دیں گے اور ادھر بیت

اللہ کی دیواروں میں بھی سوراخ کر کے رسیاں ڈال دیں گے۔ جب ہاتھی رسیوں کو کھینچیں گے تو یک لخت بیت اللہ گر جائے گا (العیاذ باللہ) محمود نامی ہاتھی کو کعبہ کی طرف متوجہ کیا تو نفیل بن حبیب، جس کو رہبری کے لیے عبدالعصا بنا کر ہمراہ لائے تھے، نے محمود نامی ہاتھی کے کان میں کہہ دیا کہ ''بیٹھ جا اور جہاں سے آیا ہے عزت کے ساتھ وہیں لوٹ جا۔'' چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ جب یہ لوگ اس کا رخ کسی اور طرف کرتے تو اٹھ کر چل پڑتا اور جب اس کا رخ کعبہ کی طرف کرتے تو بیٹھ جاتا۔ نفیل بن حبیب بھی پہاڑی پر چڑھ کر یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں سمندر کی طرف سے چھوٹے چھوٹے پرندے غول در غول آنے لگے۔ ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں ہوتی تھیں۔ ایک چونچ اور دو پنجوں میں۔ وہ کنکر بندوق کی گولی سے زیادہ سخت اور جوہری ہتھیار سے زیادہ مسموم ثابت ہوئے۔ بہت سے لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور جو بھاگ گئے وہ بھی راستہ میں یا آگے چل کر موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ سورۂ فیل میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ واللہ اعلم

ربعہا ۱۰۶ سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ۲۹ رکوعہا

آیتیں ۴ سورت قریش مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا
اس لئے کہ قریش کو مانوس کر دیا ۝ ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے باعث ۝ ان کو اس گھر کے مالک کی عبادت
الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴
کرنی چاہیے ۝ جس نے ان کو بھوک میں کھلایا اور ان کو خوف سے امن دیا ۝

افاداتِ محمود:

اس سورت کا معنوی طور پر تو پہلی سورت کے ساتھ تعلق ہے ہی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کے مقابلہ میں قریش کی نصرت و مدد فرمائی پھر قریش کو کعبہ کی برکت سے یہ امن نصیب فرمایا کہ یہ سردی اور گرمی میں یمن اور شام کی طرف سفر کر کے ضروریات زندگی لاتے۔ پھر امن وسکون کے ساتھ کھاتے پیتے اور پہنتے۔ جبکہ مکہ سے باہر لوٹ کھسوٹ غصب اور ڈاکہ زنی کا بازار گرم رہتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکر یہ یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اُسی کو پکارا جائے اور کسی کی پرستش نہ کی جائے۔ لفظی تعلق ماقبل کے ساتھ یہ ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ کے صحیفہ میں ان دونوں سورتوں کے درمیان بسم اللہ نہیں ہے، بلکہ دونوں ایک ہی سورت ہیں۔

لِاِيْلٰفِ اس جار ومجرور کے متعلق مختلف اقوال ہیں جن کا خلاصہ دو باتوں میں منحصر ہے۔ (۱) یا تو اس جار و مجرور کا تعلق محذوف عبارت کے ساتھ ہے جو ناشی سورت سابق سے ہے ای حسب عن مکة فیل و اهلکنا اهله لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ الخ یعنی مکہ سے ہاتھی والوں کو روکنا اور پھر ان کو ہلاک کرنا یہ قریش کی محبت کی وجہ سے کیا (۲) یا اس جار و مجرور کا تعلق ''فَلْيَعْبُدُوْا'' صیغہ فعل امر کے ساتھ ہے جو بعد میں واقع ہے اور یہ چونکہ متضمن ہے معنی شرط کو لہٰذا اس وجہ سے فا بھی ساتھ آئی ہے۔ اس سورت میں قریش کی بڑی فضیلت ہے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے قریش کی خصوصیتیں ذکر فرمائیں۔ منجملہ ان میں سے یہ بھی فرمایا کہ ان کے نام کی سورت اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں نازل فرمائی ہے۔ قریش کی اکثریت تجارت پیشہ تھی۔ یہ لوگ سال بھر میں دو دفعہ سفر کرتے تھے۔ ایک سفر گرمی کے موسم میں اور ایک سفر سردی کے موسم اور پھر آرام سے بیٹھ کر سال بھر کھاتے تھے۔ آج بھی دنیا کے گوشے گوشے

سے لوگ حج کے لیے آتے ہیں اور مکے والے سال بھر کی کسر ان دونوں میں نکال دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ نعمت عظمیٰ یاد دلا کر اپنی عبادت اور شرک سے اجتناب کی ترغیب دی ہے۔ اُس زمانے کے اہل مکہ تو چنداں متوجہ نہ ہوئے لیکن یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ آج وہاں اہل توحید کی حکومت ہے اور شائبہ شرک میں برداشت نہیں کرتے، فللّٰہ الحمد

(۱۰۷) سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۷) رکوعها ۱ آیاتها ۷

آیتیں ۷ سورت ماعون مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى
کیا آپ نے اس کو دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے ○ پس وہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ○ اور مسکین کو کھانا
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵
کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ○ پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے ○ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ○
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷ ع
جو دکھلاوا کرتے ہیں ○ اور برتنے کی چیز تک روکتے ہیں ○

افاداتِ محمود:

اس سورت میں عاص بن وائل اور عبداللہ بن اُبی جیسے لوگوں کے اعمال فاسدہ کا بیان ہے کہ اول تو قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں، حساب کتاب اور جزا سزا کا اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔ پھر جن لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی شفقت اور مہربانی ہوتی ہے وہ یتیموں سے اچھا سلوک کرتے ہیں، لیکن یہ خود مسکینوں اور یتیموں کو ظلم کا تختہ مشق بنانے والے یتیموں سے کیا سلوک کریں گے۔ آگے فرمایا جو نمازیں غفلت کے ساتھ پڑھتے ہیں ان کے لیے ہلاکت ہو جو یہ دھیان نہیں کرتے کہ ہم کس کے سامنے کھڑے ہیں اور یہ عبادت کس شان سے ہونی چاہیے۔

صرف نماز ہی کیا، یہ لوگ تو جملہ اعمال ریاکاری اور دکھلاوے کے لیے کرتے ہیں۔ بھلا ایسے اعمال میں کیا برکت ہوگی ایسے اعمال کر کے زندگی سدھرنے کی امید رکھنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم دن بھر میں (۴۰۰) چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ وہ ریاکاروں کے لیے ہے (اعاذنا اللہ منہا) اور وہ مساکین سے کیا سلوک کریں گے اور نمازیں کیا اخلاص سے پڑھیں گے۔ وہ تو چھوٹی چھوٹی چیزیں مثل ماچس، کلہاڑی اور پلیٹ وغیرہ لوگوں سے بوقت ضرورت منع کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسی چیزوں کی غمی خوشی کے موقع پر روزانہ ضرورت پڑتی ہے اور لوگ ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔ کوئی منع نہیں کرتا۔ سوائے ایسے بخیل لوگوں کے جو جنت سے دور اور جہنم سے قریب ہیں۔ واللہ اعلم

سورۃ الکوثر مکیۃ ۱۵ — ۱۰۸ — رکوعہا ۱ — آیاتہا ۳

آیتیں ۳ سورت کوثر مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③

بے شک ہم نے آپ کو کوثر دی ○ پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے ○ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے ○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے بچپن میں انتقال کر گئے تو ابو جہل' ابولہب' کعب بن اشرف اور کفار کی ایک جماعت نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بچے چونکہ فوت ہو چکے ہیں، لہٰذا اب کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ ان کی تحریک ان کی زندگی تک رہے گی اور ان کی وفات کے بعد ان کا کوئی نام لیوا نہ ہوگا (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی کہ ہم نے آپ کو ''کوثر'' سے نوازا۔ کوثر سے ہر خیر بھی مراد لی جاسکتی ہے اور خصوصاً حوض کوثر بھی جس کا ذکر صحیح احادیث میں آیا ہے۔ احادیث سے دو حوض کوثر ثابت ہوتے ہیں۔ ایک جنت میں اور ایک میدان حشر میں۔ ممکن ہے کہ اصل تو جنت والا ہو اور میدان حشر والا میدان حشر ہی کی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے ہو، لہٰذا اس نعمت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی نماز اور قربانی دونوں خالصتاً اللہ کے لیے ہونی چاہئیں۔ مشرکین مکہ کی طرح غیر اللہ کے لیے نہ ہوں۔ وانحر دوسری توجیہات بھی ہیں لیکن نص کے موافق اور لغت عربی کے قریب تر وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ مشرکین مکہ کی عبادتیں مثل نماز اور قربانی وغیرہ غیر اللہ اور بتوں کے نام ہوا کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ آپ کی عبادتیں جیسے خالص لوجہ اللہ ہیں، آپ کو اسی روش پر قائم رہنا چاہیے۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③ الْاَبْتَرُ اصل لغت میں دم بریدہ کو کہتے ہیں جس کی دم کٹ جائے اور عربوں کے عرف عام میں یہ لفظ اس شخص کے لیے استعمال ہوتا تھا جس کی اولاد نہ ہوتی تھی یا فوت ہو جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے چونکہ اپنے لاڈلے نبی کو '' وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ '' کی خوشخبری سنائی تھی۔ الحمد للہ اس وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بعد روئے زمین پر جتنا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لیا گیا ہے اور لیا جاتا ہے نہ کسی اور کا لیا گیا ہے اور نہ لیا جائے گا۔ بنظر انصاف دیکھنے والے خود ہی اس بات کا فیصلہ کرسکیں گے۔ اس پر کسی دلیل اور حجت قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زمین، شجر، حجر، سمندروں کی تہہ میں اور فضاؤں میں گونجنے والا کلمہ اور اذانیں یہ سب ہی شہادت کو کافی ہیں۔ ابتر کہنے والے احمقوں کو کیا معلوم کہ جب آپ کا نام نامی کلمہ کا جزء اذان کا جزو اور نماز کا جزو ہے تو پھر کب ممکن ہوگا کہ آپ کا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

سورۃ الکافرون مکیۃ ۱۸ رکوعہا ۱ آیاتہا ۶

آیتیں ۶ سورت کٰفرون مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ
کہہ دو اے کافرو ○ نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ تم ہی میرے معبود کی
اَعْبُدُ ۝۳ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِيْنُكُمْ
عبادت کرتے ہو ○ اور نہ میں تمہارے معبودوں کی عبادت کروں گا ○ اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کرو گے ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے
وَلِيَ دِيْنِ ۝۶
اور میرے لئے میرا دین ○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

ابن جریر طبری وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ مشرکین مکہ کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہا کہ آیئے اس بات پر صلح کر لیتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے لیے ہم آپ سے مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کچھ عرصہ کے لیے آپ ہمارے ساتھ مل کر ان بتوں کی پرستش کریں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک کروں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ میرے محبوبؐ ان کو دوٹوک الفاظ میں سمجھا دیجیے تاکہ کسی کے دل میں ایسی صلح، جو سراسر فساد اور بغاوت پر مبنی ہو، کی طمع اور امید پیدا ہی نہ ہو۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے خوب وضاحت سے سمجھا دیا کہ نبی اور اتباعِ نبی نہ بالفعل شرک کے مرتکب ہو سکتے ہیں اور نہ بالقوۃ۔ کیونکہ نبی کو تو بھیجا ہی شرک کے مٹانے کے لیے تھا۔ اگر نبی ہی شرک کا ارتکاب کرے تو معلوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب غلط تھا (العیاذ باللہ) لہٰذا ایسی صلح جو پر از فساد ہو اور ایسی شراکت جو مبنی بر کفر و شرارت ہو نہ نبی کو اس کی دعوت دو اور نہ نبی سے ایسی اُمید رکھو، بلکہ " لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ " والے ضابطے پر عمل ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ لہٰذا اُن کی شقاوت ظاہر کرنے کے لیے یہ آیات نازل ہوئیں۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۱ سورۃ النصر مدنیۃ ۱۱۰ آیاتہا ۳

آیتیں ۳ سورت نصر مدنی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
جب اللہ کی مدد اور فتح آچکی ۝ اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے
أَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝۳
دیکھ لیا ۝ تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے معافی مانگئے بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۝

افاداتِ محمود:

حافظ ابن کثیر نے بروایت بخاری اور ابن ابی حاتم نقل کیا ہے کہ عرب قبائل یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی قوم کے ساتھ معاملہ دیکھو۔ اگر یہ اپنی قوم پر غالب آگئے اور مکہ مکرمہ فتح ہوگیا تو یہ نبی ہیں۔ پھر ان کے ہاتھ پہ مسلمان ہو جانا چاہیے۔ چنانچہ جب ۸ھ میں مکہ مکرمہ فتح ہوا تو پھر قبائل عرب فوج در فوج اور جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

حضرت فاروق اعظمؓ حضرت ابن عباسؓ کو بدری اور بزرگ صحابہ کے درمیان بٹھاتے تھے۔ بعض لوگوں نے دبی آواز میں کہا ہوگا کہ یہ (ابن عباسؓ) تو ہمارے بچوں کا ہم عمر ہے اور اس کے ہم عمر ہمارے بھی لڑکے ہیں۔ گویا باوجود کم عمری کے بڑوں میں بیٹھنا اور رائے دینا ناپسند کیا۔ فاروق اعظمؓ نے یہ احوال بھانپ لیے۔ ایک دن جب بڑے بڑے حضرات تشریف فرما تھے، آپ نے حضرت ابن عباسؓ کو بھی پاس بیٹھنے کی دعوت دی۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ "فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ" کا کیا مطلب ہے؟ بعض لوگ تو خاموش رہے اور بعض نے کہا کہ بس حضورؐ کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی تسبیح اور استغفار کا حکم ہے۔ پھر ابن عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ تیرا کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا "فیہ اجل رسول اللہ" اس میں اللہ کے رسول کی رحلت اور وفات کی طرف اشارہ ہے۔ جس مقصد کے لیے آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا، وہ مقصد پورا ہوگیا، لہٰذا اب کثرت تسبیح واستغفار کے ساتھ آخرت کے سفر کے لیے تیاری کیجیے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا: "میں بھی اس کا یہی مطلب جانتا ہوں جو تو نے بتلا دیا"۔ حدیث میں ہے کہ اس سورت کے نازل

ہونے کے بعد حضورؐ نے تسبیح اور استغفار کا خوب اہتمام فرمایا، اور ہم سب کے لیے اس میں درس عبرت ہے کہ انسان اگر کسی طرح محسوس کرے کہ آخری وقت ہے تو اس کو عام اوقات سے زیادہ نیک اعمال میں لگ جانا چاہیے۔ خصوصاً تسبیح اور استغفار میں۔ واللہ اعلم

(۱۱۱) سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ (۶) رکوعھا ۱ آیاتھا ۵

آیتیں ۵ سورت لہب مکی ہے رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲
ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا○ اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا○
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِىْ جِيْدِهَا
وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑے گا○ اور اس کی عورت بھی جو ایندھن اٹھائے پھرتی تھی○ اس کی گردن میں
حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵
مونج کی رسّی ہے○

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

ابولہب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ اس کا نام عبدالعزیٰ اور کنیت ابوعتبہ اور لقب ابولہب ہے۔ لہب عربی میں آگ کے شعلے کو کہتے ہیں ابولہب کا چہرۂ نہایت ہی روشن اور سرخ تھا، اس وجہ سے ابولہب کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ حضورؐ کے چچا ہونے کے باوجود حضورؐ سے اس کو اور اس کی بیوی ام جمیل جس کا نام ارویٰ تھا کو بڑی گہری دشمنی تھی۔ مسند احمد میں ربیعہ بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ذوالمجاز بازار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ لوگوں سے فرما رہے ہیں۔ ''یاایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا یعنی لا الا اللہ پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے۔ لوگ حضور کے پاس جمع ہوتے تھے، لیکن پیچھے پیچھے ایک نہایت روشن چہرے والا شخص لوگوں سے کہتا تھا کہ یہ (محمدؐ) شخص بے دین جھوٹا ہے (العیاذ باللہ) حضورؐ جہاں تشریف لے جاتے تھے وہ پیچھے ہوتا تھا۔ جب میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ اس کا چچا ہے۔ اسی طرح ایک بار آپؐ نے بطحا کے قریب پہاڑی پر چڑھ کر ''واصباحاہ'' کی آواز لگائی تو تمام قریش آپؐ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا کہ اگر میں تم لوگوں کو کہوں کہ صبح یا شام کو دشمن تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم تصدیق کرو گے یا تکذیب؟ سب نے کہا تصدیق کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا ''فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید'' پھر

میں تم لوگوں کے پاس ایک سخت عذاب کے متعلق ڈرسنانے کے لیے آیا ہوں۔ ابولہب نے کہا تھا الهذا جمعتنا؟ تبالک'' یعنی کیا آپ نے ہمیں اسی بات کے لیے اکٹھا کیا تھا آپ کا برا ہو (العیاذ باللہ)

اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمادی۔ ابولہب اور اس کی بیوی کو جواب مل گیا اور آئندہ کے لیے بھی ان کی عاقبت بتلائی گئی کہ جیسے دُنیا میں ابولہب کی بیوی ابولہب کے گستاخانہ کردار کے لیے معین ومددگار ثابت ہوئی، اسی طرح آخرت میں بھی جہنم کی آگ بھڑکانے میں معین ومددگار ثابت ہوگی۔ دنیا میں جب ام جمیل کی موت واقع ہوئی تو گلے میں رسی کا پھندا پڑ گیا تھا اور آخرت میں بھی یہی صورت حال ہوگی۔ ابولہب کو تو ایسی بددعا لگی کہ اس کے جسم پر ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا۔ گھر والوں نے باہر ایک طرف ڈال دیا۔ بدبو کی وجہ سے کوئی قریب نہ جاسکتا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ مرا تو چند حبشیوں نے اجرت پر اُس کے لیے گڑھا کھودا اور اس میں ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دی تھی۔

حضور جب دین اسلام کی دعوت دیتے تھے تو یہ الفاظ کہتے تھے۔ قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا اس کو بہت سے مولوی اور خطیب حضرات تفلحون پڑھتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جواب امر ہے جس سے نون جمع کا ساقط ہونا قانوناً ناگزیر ہے۔ واللہ اعلم

رکوعہا ۱ سورۃ الاخلاص مکیۃ ۲۲ ۱۱۲ آیاتہا ۴

آیتیں ۴ سورت اخلاص مکی ہے رکوع ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔
قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ
کہہ دو وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ○ اور اس کے برابر کا
لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾
کوئی نہیں ہے ○

ع

افاداتِ محمود:

شانِ نزول

ابن کثیرؒ نے بروایت حضرت اُبی بن کعبؓ نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند مشرکین آ گئے کہ آپ اپنے رب کا نسب بیان کریں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمادی کہ نہ اس کی اولاد ہے، نہ وہ کسی سے پیدا شدہ ہے، نہ اس جیسا کائنات میں کوئی اور موجود ہے۔

فضیلت

سورۂ اخلاص کے متعلق حضورؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ حضور اکرمؐ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱﴾ اور دوسری رکعت میں قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ پڑھتے تھے۔ اسی طرح مغرب کی دوسنتوں میں آپ اکثر ان ہی دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے اور طواف کے بعد جو دو رکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہیں، اس میں بھی آپؐ ان دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ۱۱ بار سورۂ اخلاص پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محل جنت میں تیار فرمادیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا حضورؐ پھر تو ہم اپنے لیے جنت میں بہت سارے محل بنوالیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا عمرؓ اللہ کے خزانے بڑے وسیع ہیں۔

اس سورت میں چونکہ توحید کا مضمون ایک بلیغانہ انداز میں بیان ہوا ہے لہٰذا جو شخص اس کو کثرت سے پڑھے گا اور اس کے پڑھنے پر مداومت کرے گا تو وہ رفتہ رفتہ شرک کی آلودگیوں سے پاک ہو جائے گا اور راسخ العقیدہ مسلمان بن جائے گا۔ واللہ اعلم

آیاتہا ۵ ‏ ١١٣ سورۃ الفلق مکیۃ ٢٠ ‏ رکوعہا ١

آیتیں ۵ ‏ سورت فلق مکی ہے ‏ رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③

کہہ دو صبح کے پیدا کرنے والے کی پناہ مانگتا ہوں○ اس کی مخلوقات کے شر سے○ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے○

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے○ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے○

آیاتہا ٦ ‏ ١١٤ سورۃ الناس مکیۃ ٢١ ‏ رکوعہا ١

آیتیں ٦ ‏ سورت ناس مکی ہے ‏ رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ

کہہ دو میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آیا○ لوگوں کے بادشاہ کی○ لوگوں کے معبود کی○ اس شیطان کے

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ

شر سے جو وسوسہ ڈال کر چھپ جاتا ہے○ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے○ جنوں

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

اور انسانوں میں سے○

افاداتِ محمود:

سورۂ فلق میں تعوذ ایک ہے اور مقابلہ میں چار شر ہیں۔

(۱) فلق، پھوٹنے کے معنی میں ہے۔ رات کا اندھیرا جب ختم ہونے کو ہوتا ہے اور پھر صبح کی روشنی نمودار ہوتی

ہے اس کو فلق کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ فلق بمعنی خلق ہے۔ یعنی پناہ چاہتا ہوں مخلوق کے رب کی۔ حضرت کعب الاحبار سے منقول ہے کہ فلق جہنم میں ایک گھر ہے۔ جب اس کا دروازہ کھلتا ہے تو شدت حرارت کی وجہ سے تمام اہل جہنم چیخ پڑتے ہیں۔ بعض دیگر لوگوں سے منقول ہے کہ فلق جہنم کی تہہ میں ایک کنواں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ فلق جہنم کے ناموں میں سے ایک نام ہے لیکن سہل اور محقق بات یہ ہے کہ فلق صبح کی روشنی کے معنی میں ہے۔

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ تمام مخلوق کی شر سے۔

وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور اندھیرے کی شر سے جب وہ سمٹ آئے۔ امام مجاہدؒ سے منقول ہے کہ اس سے مراد غروب آفتاب ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو چاند دکھلایا۔ جب وہ طلوع ہو رہا تھا اور پھر فرمایا کہ یہ جب غروب ہونے لگے تو اس کی شر سے پناہ مانگ۔ بہرحال مآل سب کا ایک ہے کیونکہ ساحرانہ اعمال اکثر راتوں کو ہوتے ہیں۔

وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۝ اور گرھوں میں پھونکنے والیوں کی شر سے، مراد جادو کرنے والی عورتیں ہیں۔ امام مجاہدؒ اور حضرت عکرمہؒ سے یہی منقول ہے۔

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ حاسد لوگ اپنے لیے کچھ نہیں مانگتے۔ بلکہ ہمیشہ اس بات سے جلتے اور سڑتے ہیں کہ فلاں کے پاس یہ نعمت کیوں ہے۔ اس کے پاس سے یہ نعمتیں سلب ہو جائیں اور یہ محروم ولاچار ہو کر بیٹھ جائے۔ اگر اپنے لیے کوئی مانگے کہ اے اللہ! آپ نے جیسے اپنے فلاں بندے کو نوازا ہے مجھے بھی ایسی نعمتیں عطا فرما تو یہ غبطہ ہے جو کہ اسلام میں جائز ہے۔

سورۂ ناس میں پناہ ایک ہے جس کی شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔ وہ بھی ایک ہے اور جس رب کے ذریعہ پناہ مانگی گئی ہے اس کی صفات ثلاثہ مذکور ہیں۔

بِرَبِّ النَّاسِ میں ناس سے مراد نابالغ اور تربیت کے محتاج لوگ ہیں۔

مَلِكِ النَّاسِ میں ناس سے سرکش اور نافرمان لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ جن کو بادشاہ کنٹرول کرتا ہے۔

اِلٰـهِ النَّاسِ بوڑھے اور بزرگ لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔

الۡخَنَّاسِ ۝ پیچھے کو ہٹنے والا۔ جب انسان غافل ہوتا ہے تو شیطان اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور انسان کو برابر بہکاتا اور پھسلاتا ہے اور جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان فوراً پیچھے کو ہٹ جاتا ہے۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان لگایا ہوا ہے جو اس کو گمراہ کرتا ہے۔ صحابہؓ نے کہا حضورؐ آپ کے ساتھ بھی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی وہ مسلمان ہو گیا۔ اب بجز خیر کے مجھے اور کچھ نہیں کہتا۔

شانِ نزول

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور دیگر صحابہؓ سے منقول ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک یہودی لڑکا وقتاً فوقتاً آیا کرتا تھا۔ بعض یہود نے اور لبید بن اعصم نے جو کہ یہود کا حلیف تھا، اس کو بہلا اور پھسلا کر اس کے ذریعے حضورؐ کی ریش مبارک یا سر مبارک کے بال حاصل کر لیے جو اکثر کنگھا کرتے وقت کنگھی میں رہ جاتے تھے۔ انھوں نے ان بالوں کے ذریعے آپؐ پر جادو کر دیا۔ گیارہ گرہیں دے دیں اور سوئیاں بھی چبھو دیں اور اس کو کھجور کے کھوکھلے تنے میں رکھ کر اوپر سے ڈھانپ کر ذروان نامی کنویں میں رکھ کر اوپر ایک وزنی پتھر رکھ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا اتنا سا اثر ہوا کہ ایک تو آپ کے سر مبارک کے بال کچھ گرنے لگے اور کچھ نسیان کا غلبہ ہوا کہ ایک کام آپ نے کیا نہیں ہوتا تھا، لیکن خیال فرماتے تھے کہ میں نے کیا یا اس کے برعکس۔ چھ مہینے یہ کیفیت طاری رہی۔ اس کے بعد آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی (فرشتے) آئے۔ ایک آپ کے سر اور دوسرا پاؤں کی جانب بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا ان کو (محمدؐ) کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہوا ہے۔ پوچھا کس نے کیا ہے؟ کہنے لگا بنی زریق کے ایک شخص لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کہاں ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ذروان کنویں میں ہے۔ چنانچہ حضورؐ جب خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمانے لگے میری بیماری کی اطلاع مجھ کو میرے رب نے کر دی۔ پھر حضورؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو بھیجا کہ وہاں سے بال اٹھا کر لے آئیں۔ اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرما دیں۔ حضرتؐ ایک آیت پڑھتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ ان دونوں سورتوں کی گیارہ آیتیں آپ نے پڑھیں۔ اس بال کی گیارہ گرہیں تھیں جو سب کی سب کھل گئیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

کأنما انشط من عقال یعنی گویا میں رسیوں میں جکڑا ہوا تھا اور وہ اب کھل گئیں اور میرا جسم بالکل ہلکا ہو گیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

بعض صحابہؓ نے حضورؐ سے اجازت مانگی کہ حضور ہم اس خبیث کا سر قلم کرنا چاہتے ہیں۔ سبحان اللہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا مجھ کو میرے رب نے شفا دے دی ہے اور اب میں اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام لینا پسند نہیں کرتا۔ حکومت مسلمانوں کی تھی اور یہودی ذمی تھے۔

معوذتین میں شفاء ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ابتدا میں یہ خیال تھا کہ شاید یہ دونوں سورتیں قرآن کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ ردِ سحر وغیرہ کے لیے دعا ہیں۔ جیسے احادیث میں بہت ساری دعائیں آپؐ سے منقول ہیں، لیکن خود حضورؐ سے ان دونوں سورتوں کی تلاوت، نمازوں میں اور نمازوں کے علاوہ بھی ثابت ہے اور جمہور صحابہ کے ہاں یہ قرآن کی سورتیں ہیں اور تمام مصاحف میں مکتوب و منقول ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت ابن مسعودؓ کا رجوع الی مذہب جمہور الصحابۃ

ثابت ہے فلا یرد شیء۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ ہر بیماری میں ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ آخر میں جب آپ کی بیماری نے شدت اختیار کی تو میں یہ دونوں سورتیں پڑھ کر آپ ہی کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیر لیتی تھی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرنا برکت کی غرض سے تھا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم والفراغ من تبییض المسودة لسبع خلون من جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

فلله الحمد اولاً واخرا والصلوٰة علی أھلها بدایةً ونهایةً